



31

پوسٹاں کے

مع فرہنگ

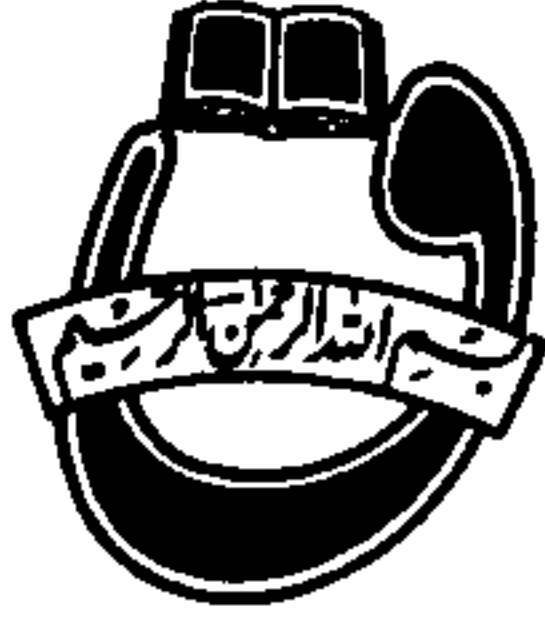
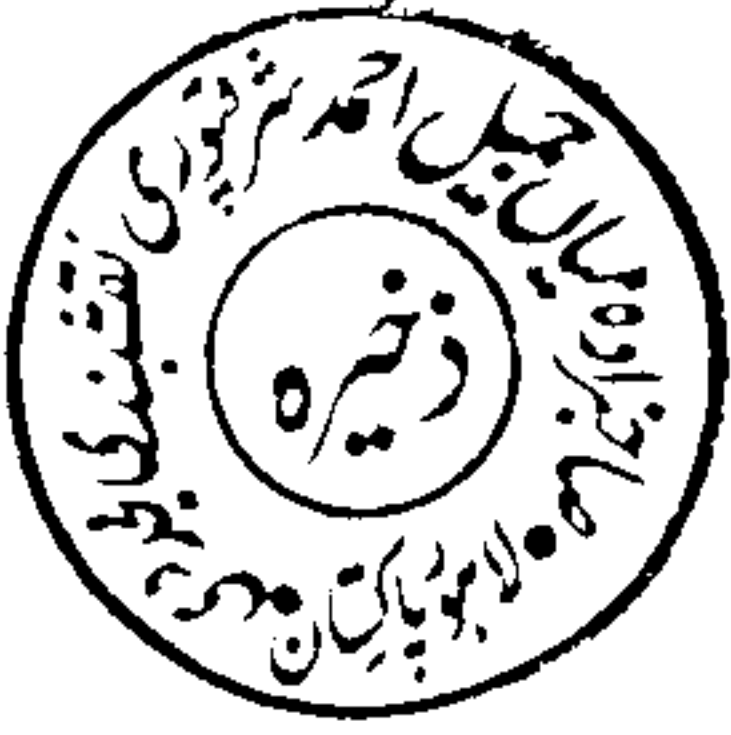
بہ تحشیہ مولانا قاضی سجاد حسین صاحب

ناشر

قدیمی کتب خانہ

مقابل آرام باغ - کراچی ۱





بوستان سعدی

ترجمہ مولانا قاضی سجاد حسین صاحب



ناشر

مدیر مکتبہ اہل بیت (ع)

مقابل آرام باغ کراچی ۷۱

60218

اس ایڈیشن کی خصوصیات

ارادتمندانِ شیخ سعدیؒ کی خدمت میں تحفہ ”بوستاں“ پیش کیا جا رہا ہے۔ فارسی ادب کی اس عظیم کتاب کے بہت سے ایڈیشن شائع ہوئے ہیں، لیکن ہم نے اس ایڈیشن کو سابقہ اور وجودہ ایڈیشنوں سے بہتر بنانے کے لیے مندرجہ ذیل التزامات کئے ہیں:

۱۔ ”بوستاں“ کے مستند نسخوں کو سامنے رکھ کر مروجہ نسخوں کی اغلاط کو درست کیا گیا ہے۔

۲۔ ”بوستاں“ کے عام نسخوں میں یائے معروف اور یائے مجهول کی کتابت میں کوئی فرق نہیں تھا،

در نہ نون غنہ اور نون ساکن میں کوئی امتیاز تھا۔ ہم نے یہ التزام کیا ہے کہ یائے معروف کو گول (ی)

در یائے مجهول کو لبادے (ے) لکھا ہے۔ نیز نون غنہ پر نقطہ نہیں لگایا ہے اور نون ساکن پر نقطہ لگایا ہے

س سے دونوں میں امتیاز ہو گیا ہے۔

۳۔ جو حروف ایسے ہیں کہ ان کے حرکات بدل جانے سے معنی بدل جاتے ہیں، ان پر حرکتیں لگا دی

ہیں، اور جہاں کہیں اضافت ہے اس کو حرکتِ اضافت کے ذریعہ ظاہر کیا گیا ہے۔

۴۔ سابقہ و مروجہ ایڈیشنوں کے حواشی سے موجودہ دور کے طلبہ استفادہ نہیں کر سکتے تھے۔

اس ایڈیشن میں آسان اردو زبان میں ایسے طور پر حاشیہ لکھا گیا ہے کہ ہر مشکل لفظ کا ترجمہ

ہو جائے اور شعر کا مطلب آسانی سمجھ میں آجائے۔ اس کے علاوہ مفرد کا جمع اور جمع کا مفرد بھی بیان

کر دیا گیا ہے۔

۵۔ ”بوستاں“ کے بعض اشعار میں اختلافات پائے جاتے ہیں۔ ایسے اختلاف کی صورت میں

وہی شعر لیا گیا ہے جو سب سے زیادہ مستند اور موزوں تھا۔

۶۔ "بوستاں" کے مروجہ نسخوں میں فہرست مضامین شامل نہیں تھی۔ قارئین کی سہولت کے لیے ہم نے کتاب کے شروع میں فہرست ابواب و حکایات شامل کر دی ہے تاکہ اگر کوئی مخصوص مضمون تلاش کرنا ہو تو وہ آسانی نکالا جاسکے۔

۷۔ کتاب کے شروع میں شیخ سعدیؒ کی مختصر سوانح حیات بھی شامل کی جا رہی ہے جو باوجود مختصر ہونے کے مفید معلومات پر مشتمل ہے۔

۸۔ طلبہ کی سہولت کی خاطر کتاب کے آخر میں مشکل الفاظ کی شرح کے لیے ایک فرہنگ لگا دی

گئی ہے۔

۹۔ کتاب کی اہمیت کے پیش نظر اس کی کتابت و طباعت اور کاغذ کا معیار بلند رکھا گیا ہے اور

کتاب کو خوبصورت انداز میں شائع کیا گیا ہے۔

ان التزامات کے بعد امید ہے کہ قارئین اس نسخہ "بوستاں" کو سب سے عمدہ، مفید اور صحیح

پائیں گے۔

معراج محمد
قریبی صاحب دہلی



پیش لفظ

انسان مرنے، ٹٹنے، فنا ہو جانے کے لئے پیدا ہوا ہے، مگر کچھ انسان ایسے بھی ہوتے ہیں، جو مرنے، میٹ جانے، فنا ہو جانے پر بھی مُردہ تاریخ کے صفحات اور زندہ انسانوں کے دلوں میں زندہ رہتے ہیں۔ یہ خوش بخت انسان وہی ہوتے ہیں، جن پر فضل الہی کسی کمال کو ارزاں کر دیتا ہے اور یہ انسان اس کمال کی بدولت حیات جاودانی سے شاد کام ہو جاتے ہیں۔

شیخ سعدی بھی ایسے ہی محبوب من اللہ خوش بخت انسان تھے۔ انھیں مرنے صدیاں بیت گئیں، مگر آج بھی ویسے ہی زندہ ہیں، جیسے اپنی زندگی میں زندہ تھے، بلکہ امتدادِ زمانہ کے ساتھ ان کی یہ بعد از موت زندگی ہی نہیں بلکہ شہرت، مقبولیت، محبوبیت بھی ممتد ہوتی جاتی ہے۔ دنیا کے باکمال اہل قلم میں کم ہی آدمی اس خوش نصیبی میں شیخ سعدی کے شریک کہے جاسکتے ہیں۔

حکمت الہی کے بھید کون جان سکتا ہے؟ اکثر بڑے آدمیوں کی طرح شیخ بھی کمبختی میں باپ کے سائے سے محروم ہو گیا تھا، لیکن فطرتِ سلیم تھی اور گھر میں دینداری کی فضا تھی، اس لئے شیخ کی اٹھان، دینداری و پرہیزگاری پر ہوئی۔ آخر عمر تک اس کی زندگی بے داغ رہی۔ عبادت، زہد، تصوف کا اس پر غلبہ رہا۔

لیکن شیخ شاعر تھا، پیدائشی و فطری شاعر، اس لئے قد قتی طور پر اس کے حواس بیدار تھے اور ادراکِ حُسن میں از حد حساس، فطری شاعروں کی طرح شیخ بھی زہد و اتقا کے ساتھ حُسن سے کما حقہ متاثر ہوتا اور اپنی کوثر و تسنیم میں دھلی ہوئی زبان سے

حسن کے بیان و شرح میں ڈوب جایا کرتا۔

پھر شیخ ستیاح بھی تھا، ایسا ستیاح نہیں کہ آنکھیں بند کئے زمین ناپ آئے۔ شیخ کی ستیاحی، دنیا کا گہرا معائنہ اور ٹھوس مطالعہ تھا۔ آدمی فطری شاعر ہو اور کھلی آنکھوں سے دنیا کی سیر بھی کر لے، تو ظاہر ہے کہ بے ارادہ بھی سب آدمیوں سے الگ آدمی بن جائے گا۔

شیخ بھی ایک ایسا ہی الگ آدمی بن گیا تھا۔ اس کی دنیا سب آدمیوں سے الگ تھلگ خود اپنی بنائی ہوئی دنیا تھی۔ وہ اپنی اس دنیا کا شہنشاہ تھا اور بے خوف و خطر سلطانی کرتا تھا۔

لیکن ہر بڑے آدمی کی طرح شیخ کو بھی حاسدوں، معترضوں، نکتہ چینیوں کی چھریاں کھانا پڑیں۔ الحاد، زندقہ، حسن پرستی و رندی کی ہمتیں تراشی گئیں، لیکن شیخ کی دنیا ان دنیا داروں سے کہیں ارفع و اعلیٰ و اشرف تھی۔ وہ اپنی دنیا میں مگن تھا۔ اس کی دنیا تقویٰ و طہارت، محاسبہ نفس و اصلاح خلق کی دنیا تھی۔ اس دنیا پر سلطانی کرنے والا شیخ بھلا لوگوں کی دشنام و غوغا سے کب متاثر ہو سکتا تھا؟ برابر اپنے کاموں میں مصروف رہا۔ تصنیف و تالیف اس کا من بھاتا مشغلہ تھا اور وہ اپنے قلم و صحائف میں مستغرق رہتا۔

شیخ کے لئے سب سے بڑی ابتلا یہ تھی کہ بادشاہوں کے دربار میں کبھی کبھی جانا پڑتا تھا، مگر شیخ اس ابتلا میں بھی پورا اُترا۔ مدحیہ قصیدے تو اس نے لکھے، مگر دوسرے شاعروں کی طرح خوشامد، تملق، چاپلوسی، جھوٹ سے اس کا دامن آلود نہ ہونے پایا۔ بوستاں میں فرماتا ہے :-

دلیر آدمی سعدیاد رسخن
چو تیغے بدست است فتحے بکن
بگو آنچه دانی کہ حق گفتہ بہ
نہ رشوت ستانی و نہ رشوہ دہ

طبع بند و دفترِ حکمت بشوے طبع بگسل دہرچہ خواہی بگوسے
 شیخ بزروردیا جاتا تھا کہ بادشاہوں کی تعریف میں زمین، آسمان کے قلابے
 ملا دو۔ دولت پھٹ پڑے گی! شیخ کا جواب ہمیشہ ایک ہی ہوتا "آزاد گردن بھی
 کسی کے آگے جھک سکتی ہے؟"

شیخ کی زندگی پر قناعت کی چھاپ سب سے ابھری نظر آتی ہے، مگر شیخ کے
 نزدیک قناعت کا مفہوم، ہم عصر علماء و صوفیاء سے مختلف تھا۔ ان بزرگوں کی قناعت
 یہ تھی کہ امرار سے تو بچا جائے، لیکن غریبوں کی کمائی پر گُل چھڑے اٹائے جائیں۔ اس غلط
 روی کا نتیجہ یہ نکلا کہ اکثر علماء و مشائخ شاہی درباروں اور چاہلو سیوں سے دور رہے، مگر عوام
 کو اپنا رزاق سمجھ کر ان کی خوشامد و چاہلوسی میں لگ گئے۔ ان کی پسندیدہ بدعتوں کو سرانے
 لگے۔ ان کی بیہودگیوں کے مدح خواں بن گئے۔ آخر وہی ہوا جو ہونا تھا۔ عوام بے مہار ہو کر
 دین و شریعت کے جادے سے ہٹ گئے اور اپنی خرافات ہی کو حق و ہدایات سمجھ بیٹھے۔
 آج تک مصلحین اس فساد کے ازالے میں سرگرم ہیں، مگر کامیابی دور ہے۔

ہمارے شیخ کی قناعت ایسی نہ تھی۔ اس زمانے میں بھی خوشحالی و تو نگری بدترین
 ذلتوں سے حاصل ہوتی تھی۔ خوشامد، ذلتِ نفس، منافقت، ریاکاری، زمانہ سازی، ان
 ننگِ انسانیتِ خصلتوں میں پختہ ہوئے بغیر آدمی آسودگی حاصل نہیں کر سکتا تھا، لیکن
 مولانا نعمانیؒ کے لفظوں میں شیخ کے بعض اشعار کا ترجمہ ملاحظہ ہو:-

"تم قناعت اختیار کرو گے، تو تم کو بادشاہ و فقیر یکساں نظر آئیں گے تم بادشاہ
 کے آگے کیوں سر جھکاتے ہو، طبع چھوڑ دو، تم خود بادشاہ ہو، جو شخص طبع چھوڑ دے گا وہ
 اپنے آپ کو غلام اور خانہ زاد نہیں لکھ سکتا۔ نفسِ امارہ انسان کو ذلیل کرتا ہے۔ اگر تم کو
 عقل ہے تو نفس کی عزت کرو، تم کو زمین پر پڑ کر سوراہنا چاہیے، لیکن قالین کے لئے
 کسی کے آگے زمین نہیں چومنی چاہیے"

شیخ کی گلستاں کی طرح بوستاں کو بھی قبولِ عام حاصل ہو گیا اور گلستاں کی طرح بوستاں نے بھی رہتی دنیا تک دوام و خلوص کا مرتبہ حاصل کر لیا۔ دنیا کی وہ کون متمدن زبان ہے جس میں بوستاں کا ترجمہ نہیں ہوا اور دنیا کا وہ کون مہذب خط ہے جو گلستاں کے ساتھ بوستاں پر حیرت و استعجاب سے سر نہیں ڈھن رہا ہے۔ شیخ کے کمالات، اس کی معجزانہ جادو بیانی، اس کی بلند و برتر شاعری، غزل، اخلاقی تعلیم، حکیمانہ موفکائیوں میں اس کے فن پر گفتگو کرنا سچ مچ سورج کو چراغ دکھانا ہے۔

یہاں اس دیباچے کے مختصر صفحوں نے مجالِ کلام کا دائرہ محدود کر دیا ہے۔ شیخ کی سوانح اور علمی فضائل و کمالات سے واقفیت پیدا کرنے والوں کو مولانا حالی کی "حیاتِ سعدی" اور مولانا شبلی کی "شعرِ اعجم" پڑھنا چاہیے۔

سجاد حسین

صدر مدرس مدرسہ عالیہ فتح پوری دہلی



مختصر سوانح شیخ سعدیؒ

معراج محمد

آپ کا نام شرف الدین، لقب مُصلح الدین اور تخلص سعدی ہے جو کہ آپ نے بادشاہ شیراز اتابک سعد زنگی کے نام کی نسبت سے اختیار کیا۔ اسی کے ہاں آپ کے والد عبداللہ شیرازی ملازم تھے۔ آپ کے سن ولادت میں اختلاف ہے، بعض ۵۸۹ھ بیان کرتے ہیں اور بعض اس سے بہت پہلے ۵۵۷ھ قرار دیتے ہیں۔ شیخ کے والد متشرع اور خدا ترس انسان تھے، اور گھر میں دینداری کا ماحول تھا۔ لہذا بچپن ہی سے انہیں روزہ نماز کے مسائل یاد کر دیئے گئے تھے اور ابتدائے عمر سے ہی ان میں عبادت، شب بیداری اور تلاوت کلام پاک کا شوق پیدا ہو گیا تھا۔ والد نے ان کی اخلاقی تربیت میں بھی کوئی کسر اٹھانہ رکھی، لیکن شیخ کی بعض تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کمسنی میں ہی یتیم ہو گئے تھے اور اس کے بعد ان کی والدہ نے ان کی تربیت کی جو شیخ کی جوانی تک زندہ رہیں۔

شیراز اس زمانہ میں ایک اہم علمی مرکز تھا اور اس کے علمی ماحول نے شیخ کے دل میں تحصیل علم کا شوق پیدا کر دیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے ابتدائی تعلیم وہیں پائی، لیکن اب وہ علاقہ سیاسی ابتری کا شکار ہو گیا تھا۔ لہذا انھوں نے اعلیٰ تعلیم بغداد جا کر مدرسہ نظامیہ میں حاصل کی۔ اسکے علاوہ وہاں کے مقتدر علماء مثلاً علامہ ابو الفرج ابن الجوزی وغیرہ سے بھی کسب فیض کیا اور تصوف و سلوک میں شیخ شہاب الدین سہروردی کے مرید ہوئے۔

تذکرہ نویسوں نے ان کی عمر کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے، تیس برس تحصیل علم کی اور تیس برس مختلف ممالک کی سیاحت کی، اور بقیہ عمر بیٹھ کر جمعیتِ خاطر اور یادِ الہی کا لطف حاصل کیا۔

تحصیلِ علم سے نارغ ہو کر شیخ نے درویشی اختیار کی اور میدانِ سیاحت میں قدم رکھا تاکہ دنیا و اہل دنیا کا مشاہدہ و مطالعہ کیا جائے، اور جو کچھ کتابوں میں پڑھا ہے اس کا تجربہ حاصل کیا جائے۔ چنانچہ مدت تک شام اور بیت المقدس کے جنگلوں میں رہے۔ صعوبتیں جھیل کر لمبے لمبے سفر کئے، چودہ حج کئے جن میں دس پایادہ تھے، ملک ملک کی سیر کی حتیٰ کہ ہندوستان بھی آئے۔

طویل سیاحت کے بعد شیخ سعدی بڑھاپے میں وطن واپس آئے جہاں اب نئے بادشاہ قلیق خاں ابو بکر بن سعد بن زنگی (۶۲۳-۶۵۸ھ) نے امن و امان قائم کر لیا تھا۔ یہ بادشاہ اور اس کا بیٹا شہزادہ سعد بن ابی بکر "بوستان" و "گلستان" میں شیخ کے مدوح ہیں۔ لیکن شیخ سعدی عام شاعروں کی طرح صرف دعا و ثنا پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ ساتھ ساتھ کچھ وعظ و نصیحت بھی کرتے جاتے ہیں، اسی لیے سرکاری درباروں میں ان کی خاطر خواہ پذیرائی نہیں ہوتی تھی لیکن وہ نوجوانی سے ہی اپنے کلام و شاعری کی بدولت عوام اور ذی علم حلقوں میں مقبول و مشہور تھے اور عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ شیراز واپس آ کر شیخ نے شہر سے تین میل دور مقام دلکشا سے کچھ فاصلہ پر پہاڑ کے دامن میں ایک خانقاہ بنوائی اور بقیہ عمر وہیں خلوت گزری ہو کر گزاری۔ معتقدین وہیں حاضر ہو کر ملاقات کرتے۔ بالآخر آپ اسی خانقاہ میں جو اب سعدیہ کہلاتی ہے تقریباً ۱۲ برس کی عمر میں ۶۹۱ھ میں راگراٹے عالم بقا ہوئے۔ لفظ خاص سے تاریخ و قات نکلتی ہے۔

شیخ سعدی نے "بوستان" بغداد کی تباہی سے ایک سال قبل ۶۵۵ھ میں نظم کی ہے، "اور گلستان" ۶۵۶ھ میں تصنیف کی ہے۔ ان کے علاوہ بہت سے قصائد و غزلیات بھی یادگار چھوڑے ہیں۔ ان کی کلیات تقریباً ۲۰ ہزار ابیات پر مشتمل ہے لیکن متذکرہ بالا دو تصانیف یعنی "بوستان" و "گلستان" اپنے پیرایہ بیان و طرزِ ادا، فصاحت و بلاغت، روانی و زیبائی، دلربائی و جادو بیانی اور حکمت و معرفت میں ایسی ہیں کہ نہ صرف فارسی زبان بلکہ کسی اور زبان میں بھی ان کی نظیر نہیں ملتی۔ یہی وجہ ہے کہ اگرچہ ان کو تصنیف کئے ہوئے ساڑھے سات سو برس گزر چکے ہیں لیکن یہ آج بھی اسی طرح تعلیم یافتہ لوگوں میں مقبول اور طلبہ و مدارس میں متداول چلی آ رہی ہیں اور دنیا کی بہت سی زبانوں میں انکے ترجمے ہو چکے ہیں اور امید ہے کہ ان دونوں کی خوشبو دنیا میں تادیر اسی طرح مہکتی رہے گی۔



﴿﴾ فہرست ابواب و حکایات بوستان ﴿﴾

صفحہ	خلاصہ مضمون	صفحہ	خلاصہ مضمون
۳۰	قول: مرارحت از زندگی دوش بود	۱	حمد باری تعالیٰ
۳۰	حکایت و راخبار شاہان پیشینہ بہست	۴	نعت سرور کائنات علیہ افضل الصلوات
۳۱	حکایت شنیدم کہ بگر بست سلطان روم	۶	سبب نظم کتاب
۳۲	حکایت خدا دوست نامی در اقصائے شام	۸	ذکر محامداتابک ابوبکر بن سعد زنگی
۳۲	گفتار: مہاز و رمندی مکن بر کہہاں	۱۰	مدح شاہزادۃ اسلام سعد بن ابی بکر بن سعد
۳۲	حکایت چنان قحط سالی شد اندر مشرق	۱۱	باب اول در عدل و رائے تدبیر چہاں داری
۳۶	حکایت شبے و دو خلق آتشے بر فروخت	۱۲	حکایت یکی دیدم از عرصہ رودبار
۳۶	گفتار: خبر داری از خسروان عجم	۱۳	پند دادن کسری ہرمزرا
۳۷	حکایت شنیدم کہ در مرزے از باختر	۱۴	پند دادن خسرو شیرویہ را
۳۹	حکایت یکے بر سر شاخ و بن می برید	۱۵	حکایت چہ خوش گفت بازارگان اسیر
۴۰	صفت جمعیت اوقات در ویش راضی	۱۵	حکایت شنیدم کہ شاپور دم در کشید
۴۰	حکایت شنیدم کہ یکبارہ در دجلہ	۱۸	حکایت در تدبیر پادشاہان تاخیر کردن ریاست
۴۱	نصیحت در معنی نکوکاری و بدکاری و عاقبت آن	۲۲	مثل: مرا بلیس را دید شخصے بخواب
۴۱	حکایت گریزے بچاہے در افتادہ بود	۲۵	گفتار: نہ بر حکم شرع آب خوردن خطاست
۴۲	حکایت حکایت کنت از یکے نیک مرد	۲۶	حکایت شنیدم کہ فرماندہے دادگر
۴۳	حکایت یکے پندی داد فرزند را	۲۷	حکایت شنیدم کہ ہمیشہ فرخ سرشت
۴۴	گفتار: الا تا بغفلت نخسی کہ لوم	۲۷	حکایت شنیدم کہ دارائے فرخ تبار
۴۴	حکایت یکے را حکایت کنند از ملوک	۲۸	گفتار: تو کہ بشنوی نالہ دادخواہ
۴۵	گفتار: جہاں اے سپر ملک جاوید نیست	۲۹	حکایت خبر یافت گردن کتھے در عراق
۴۶	حکایت شنیدم کہ در مصر میراجل	۲۹	حکایت یکے از بزرگان اہل تمیز

صفحہ	خلاصہ مضمون	صفحہ	خلاصہ مضمون	
۶۷	حکایت عابد با شیا و شوخ دیدہ	۴۶	حکایت قزل ارسلان قلعه سخت داشت	
۶۸	حکایت پدر مسک و فرزند جوانمرد	۴۷	حکایت چنین گفت شوریدہ در عجم	
۶۹	مثل	۴۷	حکایت چو ایلرسلان جاں بجاں بخش داد	
۶۹	باز آدم بحکایت فرزند خلف	۴۸	حکایت بزرگے جفا پیشہ در حد غور	
۷۰	حکایت اندر راحت رسانیدن بہم سایگان	۵۱	حکایت چو دور خلافت بماموں رسید	
۷۰	حکایت شنیدیم کہ مردے براہ حجاز	۵۲	حکایت شنیدیم کہ از نیک مردے فقیر	
۷۱	حکایت بسر ہنگ سلطان چنین گفت زن	۵۲	حکایت یکے مشت زن بخت روزی نداشت	
۷۱	حکایت کریم تنگ دست با سائل	۵۵	حکایت حکایت کنداز جفا گسترے	
۷۳	حکایت در معنی احسان با خلق خدا	۵۶	گفتار: ہمی تا بر آید بتدبیر کار	
۷۴	حکایت بنالید در ویشی از صنع حال	۵۸	گفتار: دلاور کہ ہارے تہور نمود	
۷۵	حکایت یکے سیرت نیک مرداں شنو	۵۹	گفتار: بہ پیکار دشمن دلیراں فرست	
۷۶	گفتار اندر جوانمردی و ثمرہ آں	۶۰	حکایت چہ خوش گفت گر گیس بفرزند خویش	
۷۶	حکایت در معنی صید کردن دلہا با احسان	۶۰	گفتار: دوتن پرور اے شاہ کہتر نواز	
۷۷	حکایت در ویش بار و باہ	۶۰	گفتار: بگویم ز جنگ بداندیش ترس	
۷۸	حکایت عابد بخیل	۶۱	گفتار: میان دو بد خواہ کوتاہ دست	
۷۹	حکایت حاتم طائی و صفت جوانمردی وے	۶۱	گفتار اندر ملاطفت دشمن از رستے عاقبت اندیشی	
۸۰	حکایت در آرزو کردن پادشاہین حاتم را بہ آزاد مردی	۶۲	گفتار اندر حذر کردن از دشمنی کہ در طاعت آید	
۸۳	حکایت دختر حاتم در روزگار پیغمبر علیہ السلام	۶۲	باب دوم در احسان	
۸۳	حکایت در آزاد مردی حاتم و ذکر پادشاہ السلام	۶۴	گفتار اندر نواختن تیمان رحمت بر حال ایشان	
۸۴	حکایت در علم پادشاہان	۶۵	حکایت در ثمرہ نیکو کاری	
۸۵	حکایت تو انگر سفلہ و در ویش صاحب دل	۶۶	حکایت در اخلاق پیغمبران	
۸۶	گفتار اندر دلداری خلقے ز نابرسند بہ اہل دلے	۶۷	گفتار اندر احسان با مردم نیک و بد	

صفحہ	خلاصہ مضمون	صفحہ	خلاصہ مضمون
۱۰۴	حکایت در معنی عزت محبوب در نظر محب	۸۶	حکایت دریں معنی
۱۰۵	حکایت مجنون و صدق محبت او بایلی	۸۶	حکایت ہم دریں معنی
۱۰۵	حکایت سلطان محمود و صدق محبت او و سیرت ایاز	۸۸	حکایت پدر بخیل و فرزند لا ابالی
۱۰۶	حکایت در معنی قدم درست مرواں	۸۹	حکایت احسان اندک و ثمره آن بے نہایت
۱۰۷	گفتار اندر معنی فنائے موجودات با کبریاے باری عزوجل	۹۰	حکایت در معنی ثمره نیکو کاری
۱۰۸	حکایت دہقان در لشکر سلطان	۹۱	گفتار اندر مہیت ملوک و سیاست ملک
۱۰۹	حکایت کرم شب تاب	۹۲	گفتار در معنی احسان با کسے کہ سزاوار نباشد
۱۰۹	حکایت دانشمند با تا تک سعد بن زنگی	۹۳	گفتار اندر پیش بینی و عاقبت اندیشی
۱۰۹	حکایت مرد حق شناس	۹۳	باب سوم در عشق
۱۱۰	حکایت صاحب نظر پارسا	۹۴	گفتار اندر ثبوت عشق حقیقی بدلیل مجازی
۱۱۱	گفتار اندر سماع اہل دل و تقریر حق و باطل آن	۹۵	حکایت گدازادہ با پادشاہ زادہ
۱۱۲	حکایت شکر لب جوآنے نے آموختے	۹۷	حکایت در معنی فنائے اہل محبت
۱۱۳	حکایت کسے گفت پروانہ را کاسے حقیر	۹۷	حکایت در معنی اشتغال اہل محبت
۱۱۴	مخاطبہ شمع و پروانہ	۹۷	حکایت در معنی غلبہ وجود و سلطنت عشق
۱۱۵	باب چہارم در تواضع	۱۰۰	حکایت فدا شدن اہل محبت و ہلاک انعمیت شمرن
۱۱۶	حکایت دریں معنی	۱۰۰	حکایت در صبر و ثبات روندگان
۱۱۶	حکایت در معنی نظر مردان حق در خویشین بختارت	۱۰۱	حکایت در معنی آنکہ طالب صادق بجای برنگرد
۱۱۷	حکایت سلطان بایزید بسطامی در تواضع	۱۰۲	حکایت یکے در نشاپور دانی چہ گفت
۱۱۷	گفتار در عجب و عاقبت آن و شکستگی و برکت آن	۱۰۲	حکایت در صبر بر جفای آنکہ از صبر نتوان کرد
۱۱۸	حکایت عیسی علیہ السلام و عابدنا پارسا	۱۰۳	حکایت یکم روز بر بندہ دل بسوخت
۱۲۱	حکایت دانشمند در روش و قاضی متکبر	۱۰۳	حکایت در معنی اختیار در دربر در ماں از قبل دست
۱۲۳	حکایت در توبہ کردن بادشاہ زادہ شہر گنج	۱۰۴	حکایت در معنی استیلائے عشق بر عقل

صفحہ	خلاصہ مضمون	صفحہ	خلاصہ مضمون
۱۲۵	باب پنجم در رصنا	۱۲۶	حکایت طواف غسل
۱۲۶	گفتار در صبر و رضا و تسلیم بحکم قضا	۱۲۷	حکایت در معنی تواضع نیکمردان
۱۲۶	حکایت شاطر سپاہانی	۱۲۸	حکایت در معنی عزت نفس مردان
۱۲۹	حکایت یکے آہنی پنچہ در اردبیل	۱۲۸	حکایت خواجہ نیکوکار و بندہ نافرمان
۱۵۰	حکایت طبیب و کُرد	۱۲۹	حکایت معروف کرخی و مسافر رنجور
۱۵۰	حکایت یکے روستائی سقط شد خرش	۱۳۱	حکایت در معنی سفاہت ناپلان و تحمل نیکمردان
۱۵۱	حکایت شنیدم کہ دینارے از مقلبے	۱۳۲	حکایت در گستاخی در ویشاں و علم بادشاہان
۱۵۱	حکایت فرو کوفت پیرے پسر را بچوب	۱۳۵	حکایت اندر مجرومی خویشتن بیناں
۱۵۱	حکایت بلند اخترے نام او بختیار	۱۳۵	حکایت در معنی تسلیم و حق شناسی آں
۱۵۲	حکایت یکے مرد در ویش در خاک کیش	۱۳۶	حکایت در عجز و نیاز مندی صالحان
۱۵۲	حکایت کرگس و زغن	۱۳۷	حکایت حاتم اہم و سیرت او در تواضع
۱۵۳	حکایت چہ خوش گفت شاگرد منسوج بان	۱۳۸	حکایت ناپہر و دزد
۱۵۳	حکایت شکرگرہ بامادر خویش گفت	۱۳۹	حکایت در معنی جفاے دشمن از بہر دوست
۱۵۴	گفتار اندر اخلاص و برکت آں و ریا و آفت آں	۱۳۹	حکایت چہ خوش گفت بہلول فرخندہ خوئے
۱۵۴	حکایت ندانی کہ بابائے کوہی چہ گفت	۱۴۰	حکایت لقمان حکیم بالبغدادی
۱۵۵	حکایت طفل روزہ دار	۱۴۰	حکایت جنید بغدادی و سیرت او در تواضع
۱۵۶	باب ششم در رقناعت	۱۴۱	حکایت پارسا و بربط زن
۱۵۸	حکایت مرا حاجیے شانہ حاج داد	۱۴۱	حکایت در معنی صبر مردان بر جفاے ناپلان
۱۵۹	حکایت یکے باطع پیش خوارزم شاہ	۱۴۳	حکایت امیر المومنین علی و سیرت او در تواضع
۱۶۰	حکایت یکے راتب آمد ز صاحبلاں	۱۴۳	حکایت امیر المومنین عمر بن الخطاب
۱۶۰	حکایت در مذلت بسیار خوردن	۱۴۴	حکایت یکے خوب کردار خوشخوئے بود
۱۶۱	حکایت شکم صوفیے رازبوں کرد و فرج	۱۴۴	حکایت ذوالنون مصری و شکستگی او

صفحہ	خلاصہ مضمون	صفحہ	خلاصہ مضمون
۱۷۵	حکایت کسے گفت پنہاشتم طبیعت است	۱۶۱	حکایت یکے نیشکر داشت در طبعی
۱۷۶	حکایت مراد نظامیہ اور اربود	۱۶۲	حکایت امیر ختن جامہ از حریر
۱۷۶	حکایت کسے گفت حجاج خوشخوارہ ایست	۱۶۲	حکایت یکے نان خورش جز پیانے نہ داشت
۱۷۷	حکایت شنیدم کہ از پارسیاں یکے	۱۶۲	حکایت یکے گر بہ درخانہ زال بود
۱۷۷	حکایت بطفے درم رغبت روزہ خاست	۱۶۳	حکایت مرد کوتاہ نظر وزن عالی ہمت
۱۷۸	حکایت طریقت شناسان ثابت قدم	۱۶۴	حکایت ربا خوارے از مرد بانے فتاد
۱۷۸	حکایت چہ خوش گفت دیوانہ مرغزی	۱۶۴	حکایت شنیدم کہ صاحب دلے نیکمرد
۱۷۹	حکایت سر کس شنیدم کہ غیبت رواست	۱۶۴	حکایت یکے سلطنت ران صاحب شکوہ
۱۷۹	حکایت شنیدم کہ دزدے در آندزدشت	۱۶۵	گفتار اندر صبر بر ناتوانی بامید بہروزی
۱۷۹	حکایت یکے گفت با صوفیے باصفا	۱۶۶	حکایت در معنی آسانی در پٹے دشواری
۱۸۰	حکایت فریدوں وزیرے پسندیدہ داشت	۱۶۷	باب ہفتم در تربیت
۱۸۱	حکایت زن خوب فرمانبر پارسا	۱۶۸	گفتار اندر فضیلت خاموشی و جلالت خوشین دار
۱۸۳	حکایت جوانے ز ناساز گاری جفت	۱۶۹	حکایت در حفظ اسرار
۱۸۳	گفتار در بیان تربیت اولاد	۱۷۰	حکایت سلامت جاہل در حجاب خاموشی
۱۸۵	حکایت شبے دعوتے بود در کوئے من	۱۷۱	حکایت یکے ناسزا گفت در وقت جنگ
۱۸۵	گفتار در احترام از صحبت امرداں	۱۷۱	حکایت عنصر الہسرنیک رنجور بود
۱۸۶	حکایت دریں شہر بارے بسعم رسید	۱۷۲	حکایت شنیدم کہ در بزم ترکان مست
۱۸۷	حکایت گروے نشیند با خوش پسر	۱۷۲	مثل
۱۸۷	حکایت یکے صورتے دید صاحب جمال	۱۷۳	حکایت در معنی راحت خاموشی و آفت بسیار سخنی
۱۸۸	گفتار در عدم التفات بر قول اہل دنیا	۱۷۴	حکایت در فضیلت ستر پوشی
۱۹۰	حکایت غلامے بہ مصر اندرم بندہ بود	۱۷۵	حکایت بداندر حق مردم نیک و بد
۱۹۱	حکایت جوانے ہنرمند فرزانه بود	۱۷۵	حکایت زباں کرد شخصے بغیبت دراز

صفحہ	خلاصہ مضمون	صفحہ	خلاصہ مضمون
۲۱۴	حکایت یکے پار سائیرت حق پرست	۱۹۲	باب ہشتم در شکر
۲۱۵	حکایت عداوت در میان دو شخص	۱۹۴	حکایت جوانے سراندرائے مادر بتافت
۲۱۶	حکایت پدر و دختر	۱۹۵	گفتار اندر صنع باری در ترکیب خلقت انساں
۲۱۶	موعظت و پند	۱۹۵	حکایت نبرائے زمانے زاد ہم فتاد
۲۱۸	حکایت در عالم طفولیت	۱۹۶	گفتار اندر نظر در صنع باری تعالیٰ
۲۲۰	حکایت یکے برد با پادشاہے ستیز	۱۹۷	حکایت یکے گوش کودک بمالید سخت
۲۲۰	حکایت یکے مال مردم بہ تبلیس خورد	۱۹۷	گفتار اندر نظر حال ناتواں و شکر نعمت حق تعالیٰ
۲۲۱	حکایت گل آلودہ ماہ مسجد گرفت	۱۹۸	حکایت سلطان طفل باہندہے پاسبان
۲۲۲	حکایت ہی یادم آید ز عہد صغر	۱۹۹	حکایت یکے راعس دست بر بستہ بود
۲۲۲	حکایت مست خرمن سوز	۲۰۰	حکایت برہنہ تنے یک درم دام کرد
۲۲۳	حکایت یکے متفق بود بر منکرے	۲۰۰	حکایت یکے کرد بر پار سائے گذر
۲۲۳	حکایت ز لیخا چو گوشت از مئے عشق مست	۲۰۰	حکایت زرہ باز پس ماندہ می گریست
۲۲۴	حکایت پلیدی کند گر بہ بر جاتے پاک	۲۰۰	حکایت نقیبے بر افتادہ مستے گذشت
۲۲۵	حکایت غریب آدم در سواد حبش	۲۰۱	گفتار اندر نظر صاحب دلاں در حق نذر اسباب
۲۲۵	حکایت یکے را بچوگاں شہ دامغاں	۲۰۳	گفتار در سابقہ حکم ازل و توفیق خیر
۲۲۶	حکایت بھنعا درم طفلی اندر گذشت	۲۰۳	حکایت سفر ہندوستان و ضلالت بت پرستان
۲۲۷	باب دہم در مناجات	۲۰۸	باب نہم در توبہ
۲۲۸	حکایت تنم می بلرزد چو یاد آورم	۲۰۹	حکایت پیر مرد و تھم روزگار جوانی
۲۲۹	حکایت بیہ چردہ را کسے زشت خواند	۲۱۰	حکایت کہن سالے آمد بنزد طبیب
۲۳۰	حکایت چو خوش گفت در ویش کوتاہ دست	۲۱۱	گفتار اندر غنیمت شمردن قوت جوانی پیش از ضعف پیری
۲۳۰	حکایت مغے در بروی از جہاں بستہ بود	۲۱۲	حکایت در معنی ادراک پیش از فوت
۲۳۱	حکایت مست و مؤذن	۲۱۲	حکایت قضا زندہ را رگ جاں برید
۲۳۲	فرہنگ "بوستان"	۲۱۴	حکایت فروخت جم رایکے ناز نہیں

۱۰ بنام۔ یہ شہسوار کے قائم مقام ہے۔

جہاں گیہاں کا مرتب ہے۔

حکیم۔ یعنی وہ حکیم جس نے زبان کو قوت کی گویائی

بخشی۔ خداوند۔ مالک
دستگیر۔ مددگار۔ یوز۔

بوزن سوزش عذر۔

عزیزے۔ یعنی جو عزت والا

خدا کے دربار سے منہ

موڑیگا اس کو کسی جگہ

عزت نصیب نہ ہوگی۔

گردن فراز۔ یعنی باقدت

نیاز۔ عاجزی۔ گردن

کشاں۔ شکریہ بفرور۔ فوراً

عذر آورد

توبہ کرنے

والے

جور۔ ظلم۔

خشم۔ غصہ۔ زشت۔

بد۔ ماجری۔ گذشتہ۔

در نوشت۔ یعنی معاف

کردیتا ہے۔ کتے۔ یعنی

بیٹا۔ بے۔ بہت خویش

رشتہ دار۔ بیگانگان۔

غیر بندہ۔ خادم۔ چاکر

چست۔ عزیز۔ عزت والا

عذر آورد۔ آقا۔

رفیقاں۔ دوست۔

شرفیق۔ مہربان۔ فرسنگ۔ تین میل۔ لشکری۔ سپاہی۔ لشکر کش۔ سپہ سالار۔ بالا و پست۔ یعنی آسمان و زمین۔ عصیاں۔ نافرمانی۔

کے دو کون۔ دو جہاں۔ بحر۔ سمندر۔ علم۔ بر دباری۔

کے دو کون۔ دو جہاں۔ بحر۔ سمندر۔ علم۔ بر دباری۔

کے دو کون۔ دو جہاں۔ بحر۔ سمندر۔ علم۔ بر دباری۔

کے دو کون۔ دو جہاں۔ بحر۔ سمندر۔ علم۔ بر دباری۔

کے دو کون۔ دو جہاں۔ بحر۔ سمندر۔ علم۔ بر دباری۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حکیم سخن در زباں آفریں
کریم خطا بخش پوزش پذیر
بہر در کہ شد پیش عزت نیافت
بدر گاہ او بر زمین نیاز
نہ عذر آورد را براند بجور
چو باز آمدی ماجرا در نوشت
پدر بیگماں خشم گیرد بے
چو بیگانگانش براند پیش
عزیزش ندارد خداوندگار
بفرسنگ بگریزد ازوے رفیق
شود شاہ لشکر کش ازوے بری
بعضیاں در رزق بر کس نہ بست
گنہ بیند و پرده پوشد حکم

بشام جہاندار جاں آفریں
خداوند بخشنده دستگیر
عزیزے کہ ہر کنز درش سر بتافت
سر پادشاہان گردن فرار
نہ گردن کشاں را بکیرد بفرور
وگر خشم گیرد بگردار زشت
اگر با پدر جنگ جوید کسے
وگر خویش را رضی نباشد ز خویش
وگر بندہ چاکر نیاید بکار
وگر بر رفیقاں نباشد شفیق
وگر ترک خدمت کند لشکری
ولیکن خداوند بالا و پست
دو کونش یکے قطرہ در بحر علم

بجاء۔ ضد و جنس۔ یعنی نہ اللہ جیسے نہ اس کے مقابلہ کا۔ پرستار۔ عبادت گزار۔
 امر۔ حکم۔ پہن۔ چوڑا۔ سیرغ۔ ایک فرضی جانور۔

ادیم زمین سفر عام اوست
 اگر بر جفا پیشہ بشتا فتنے
 بری ذاتش از تہمت ضد و جنس
 پرستار امرش ہمہ چیز و کس
 چناں پہن خوان کرم گسترد
 لطیف کرم گستر کار ساز
 مرا اورا رسد کبریا و منی
 یکے را بسر بر نہد تاج بخت
 کلاہ سعادت یکے بر سرش
 گلستاں کند آتش بر خلیل
 گر آنست منشور احسان اوست
 پس پردہ بیند عملہائے بد
 بہتدید اگر بر کشد تیغ حکم
 و گرد در دہد یک صلایے کرم
 بدرگاہ لطف و بزرگیش بر
 فروماندگان را بر حمت قریب
 براحوال نابودہ علمش بصیر
 بقدرت نگہدار بالا و شیب
 نہ مستغنی از طاعتش پشت کس

ہے گویا اس کے سروں
 میں تین پرندوں کے
 ننگ ہیں۔ قاف نام
 پہاڑ قسمت۔ نصیب۔ لطیف
 ہریان مدارا۔ دارندہ
 کبریا۔ بڑائی۔ منی۔ خودی
 غنی بے نیاز۔ اندر۔
 زیادہ ہے۔ تخت۔ یعنی
 تخت شاہی۔ سعادت
 نیک بختی۔ کلیم۔ گڈری۔
 شقاوت۔
 بد بختی۔
 بر۔ تن۔
 گلستاں۔
 باغ۔ خلیل حضرت ابراہیم
 ظیل اللہ۔ گروہ ہے۔
 یعنی فرعون کے لشکر
 جو حضرت موسیٰ کے تقاب
 میں دریائیل میں تھے
 تھے۔ آن۔ یعنی گلستاں
 منشور۔ فرمان۔ این۔
 یعنی آگ میں داخل کر دینا
 تویح۔ سزل کے حکمنامہ کی
 ہر۔ آلائی۔ نعمتیں۔

چہ دشمن بریں خمان یغما چہ دوست
 کہ از دست قہرش اماں یافتے
 غنی ملکش از طاعت جن انس
 بنی آدم و مرغ و مور و مگس
 کہ سیرغ در قاف قسمت خورد
 کہ دارائے خلقت دانائے راز
 کہ ملکش قدیمت و ذاتش غنی
 یکے را بجاک اندر آرد ز تخت
 گلیم شقاوت یکے در برش
 گروہ ہے باتش بر در آب نیل
 ورا نیست تویح فرمان اوست
 ہمہ پردہ پوشد بالائے خود
 مانند کروہیاں صم و حکم
 عزازیل گوید نصیبے برم
 بزرگان نہ سادہ بزرگی ز سر
 تضرع کنان را بدعوت مجیب
 با سرار ناگفتہ لطفش خیر
 خداوند دیواں روز حسیب
 نہ بر حرف او جائے انگشت کس

تہدید۔ دہکی۔ کروہیاں۔ ملائکہ کی وہ جماعت جنکا تدبیر دنیا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ صم۔ بہرے۔ حکم۔ گونگے۔ صلا۔ صلا۔ عزازیل
 شیطان۔ نصیب۔ حصہ۔ ب۔ و بر جب کجا استعمال ہوں تو اول یا دوم کو زیادہ قرار دیا جائیگا۔ بزرگان۔ یعنی بڑے لوگ بھی فروتنی اختیار
 کرتے ہیں تضرع۔ عاجزی۔ مجیب۔ قبول کر نیوالا۔ نابودہ۔ جنکا دنیا میں وجود نہیں ہے۔ لطف۔ باریک بینی۔ شیب۔ نشیب کا مخفف ہے

قدی کے نکو کار نیکی پسند
زمشرق بمغرب مہ و آفتاب
زمیں از تب لرزہ آمد ستوہ
وہد لطفہ را صورتے چوں بری
نہد لعل و فیروزہ در صلب سنگ
زا بر افگند قطرة سوئے یم
ازاں قطره لولوتے لالا کند
برو علم پاک ذرہ پوشیدہ نیست
مھیان کن روزے مارو مور
بامرش وجود از عدم نقش بست
وگرہ بکتم عدم در برد
جہاں مشفق بر اہیتش
بشر ماورائے جلالش نیافت
نہ بروج ذاتش پر مرغ و ہم
دریں ورطہ کشتی فرو شد ہزار
چہ شبہا نشتم دریں سیر گم
محیط است علم ملک بر بیط
نہ ادراک در کتبہ ذاتش رسد
تواں در بلاغت بسجاں رسید

بجلاک قضا در رحم نقش بند
رواں کرد و گستر دگیتی بر آب
فرو کوفت بردامنش میخ کوہ
کہ کردست بر آب صورت گری
گل لعل در شاخ پیروزہ رنگ
ز صلب آورد لطفہ در شکم
وزیں صورتے سرو بالا کند
کہ پیدا و پنہاں بہ نزدش یکیست
وگر چند پیداست و پا اندوزور
کہ داند جزا و کردن از نیست بہت
وزا نجا بصحرائے محشر برد
فرو ماند در کتبہ ماہیتش
بصر منتہائے جلالش نیافت
نہ در ذیل و صفش رسد دست ہم
کہ پیدا نشد تختہ بر کنار
کہ دہشت گرفت استینم کہ تم
قیاس تو بروے نگر دو محیط
نہ فکر ت بغور صفاتش رسد
نہ در کتبہ بچوں سجاں رسید

صورت گری۔ نقاشی صلب
سخت۔ گل لعل۔ یعنی لعل
کے رنگ کا پھول فیروزہ
رنگ شاخ میں پیدا ہوا
ہے۔ یم۔ سمندر۔ صلب
پشت۔ ازاں۔ یعنی وہ
قطرہ جو سمندر میں گرتا ہے
لالا۔ روشن۔ وزیں۔
یعنی وہ قطرہ جو شکم مادر
میں جاتا ہے۔ مار۔ سانپ
مور۔ چوٹی۔

وگر یعنی
اگرچہ سانپ
بے دست پا
ہے اور چوٹی بے زود
ہے۔ لعل نقش بست۔
پیدا ہوا۔ دگرہ۔ یعنی
انسان موجود ہونے کے بعد
پھر معدوم ہو جاتا ہے
اور پھر اس کو میدان
حشر میں حاضر ہونا ہے
الہیت۔ خدائی۔ کتبہ۔
حقیقت۔ جلالش یعنی
اللہ کی جلالی صفات

جلالش۔ اللہ کی جلالی صفات۔ اوج۔ بلندی۔ ذیل۔ دامن۔ ورطہ۔ بہنور۔ شبہا۔ بہت سی راتیں۔ تم۔ کھڑا ہو۔
محیط است یعنی دہشت نے کہا۔ ملک۔ خدا۔ بیط۔ زمین یا مجرورات۔ ادراک۔ علم۔ کتبہ۔ حقیقت۔ غور۔ گہرائی۔ سجاں۔ عرب کا مشہور
صحیح۔ بچوں۔ بیٹاں۔ سجاں۔ پاک ذات۔

سلف خاصان۔ انبیاء اولیاء۔ بلا اخصی یعنی ان کو بھی کہنا پڑا ہے کہ اسے خدا ہم تیری تعریف تیری شایان شان نہیں کر سکتے۔ مرکب سواری۔ سپر انداختن۔ عاجز ہو جانا۔ سالک۔ ولی۔ دربار گشت۔ واپسی کا دروازہ۔ ساغر۔ یعنی شراب معرفہ

کاجام۔ دارو۔ دوا۔ باز یعنی وہ ولی جس کو ابھی تک نور معرفت حاصل نہیں ہوا۔ دیدار باز۔ کھلی ہوئی آنکھیں گنج قارون یعنی معرفت خداوندی کا خزانہ۔ دگر بردہ یعنی معرفت خداوندی حاصل ہوئی بحر خون یعنی دریائے عشق کشتی۔

یعنی سفینہ عقل۔ این زمیں۔

یعنی میدان معرفت۔ اسپ را پے کرون۔ گھوڑے کے سر کا ٹٹا تاکہ وہ رفتار کے قابل نہ رہے۔ تامل غورو فکر۔ عہد است۔ وہ پیمان جو خدا نے ازل میں بندگی کا لیا تھا۔

بدیں جا یعنی مرتبہ عشق یقین یعنی ذات و صفا

کہ خاصان ہیں رہ فرس اندہ اندہ نہ ہر جلتے مرکب تو اس تاختن و گرسا کے محرم راز گشت کسے را دریں بزم ساغر دہند یکے باز را دیدہ بردوختہ است کسے رہ سوتے گنج قارون نبرد مردم دریں موج دریائے خون اگر طابی کیس زمیں طے کنم تامل در آئینہ دل کنی مگر بوی از عشق مست کند بہ پائے طلب رہ بدیخا بری بدو دلقیں پردہ ہائے خیال و گمرکب عقل را پویہ نیست دریں بحر جز مرد داعی زرفت کسانے کہ زمیں راہ برگشتہ اند خلافت پیمبر کسے راہ گزید میندار سعدی کہ راہ صفا

بلا اخصی از تک فروماندہ اند کہ جاہا سپر باید انداختن بہ بندند بروے دربار گشت کہ داروئے بیہوشی شش درویند یکے دیدہ ہا بازو پر سوختہ است و گمر بردہ باز پیروں نبرد کز و کس نبردہ ست کشتی بروں نخست اسپ باز آمدن پے کنیا صفائی بتدریج حاصل کنی طلبگار عہد الستت کند وزیخا بیال محبت پری نماںد سرا پردہ الاحبال عنانش بگیرد تحمیر کہ ایست گم آں شد کہ ونبال را عی زرفت برفتند بسیار و سر گشتہ اند کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید تو اس رفت جز بر پے مصطفی

در نعت سرور کائنات علیہ افضل الصلوات

کریم الشیخ یا جمیل الشیم نبی البر یا شفیع الامم

کا۔ سر پردہ۔ خیمہ کے دروازے کا پردہ۔ مرکب۔ سواری۔ تیر۔ را و سلوک کا ایک ایسا مرتبہ ہے جس میں سالک کم ہو کر رہ جاوے داعی یعنی پیغمبر خدا۔ را عی یعنی پیغمبر خدا۔ زمیں راہ۔ یعنی آنحضرت کا اتباع۔ منزل مقصود۔ راہ صفا۔ نجات کا راستہ۔ پے قدم کریم السویا۔ آنحضرت شریفانہ عادتوں والے پسندیدہ خصلتوں والے ہیں۔ تمام دنیا کے لئے نبی اور امتوں کی سفارش کرنے والے ہیں

۱۰ ہیبٹ۔ اترنے کی جگہ۔ خواجہ۔ سردار۔ بعث و نشر۔ قیامت۔ کلیہ۔ یعنی آپ معراج میں خدا سے ہمکلام ہوئے۔ ہمہ نور۔ یعنی تمام کائنات آنحضرت کے نور سے پیدا ہوئی ہے۔

ایامِ رسل پیشوائے سبیل
شفیع الوریٰ خواجہ بعث و نشر
کلمے کہ چرخ فلک طورِ اوست
تیمے کہ ناگردہ قرآن درست
چو عزمش بر آہنخت شمشیرِ بیم
چو صیتش در افواہ دنیا فتاد
بلا قامت لات بشکست خرد
نہ از لات و عزّی بر آورد گرد
شبے بر نشست از فلک برگزشت
چنان گرم در تیبہ قربت براند
بدو گفت سالار بیت الحرام
چو در دوستی مخلص یافتی
بگفتا فراتر مجالم نماند
اگر یکسرموئے بر تر پریم
نماند بعضیاں کسے در گرو
چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
درود ملک بر روان تو باد
نخستیں ابو بکر پیر مرید
خرد مند عثمان شب زندہ دار

ایمن خدا ہیبٹ جب سبیل
امام الہدیٰ صدر دیوان حشر
ہمہ نور ہا پر تو نور اوست
کتب خانہ مجند ملت بشست
بعجز میان قسرد و نسیم
ترزل در ایوان کسری فتاد
باعزاز دیں آب عزّی برد
کہ توریت و انجیل نسوخ کرد
تکلمین و جاہ از ملک در گذشت
کہ در سدرہ جب سبیل از وہا زماند
کہ اے حامل وحی بر تر خرام
عنانم ز صحبت چرا تافتی
بماندم کہ نیروئے بالم نماند
فروع تجلی بسوزد پریم
کہ دارد چین سید پیشرو
علیک السلام لے نبی الورا
برا صحاب و بر پیروان تو باد
عمر پنجہ بزنج دیو مرید
چہارم علی شاہ دلدل سوار

پھر بھی اللہ نے آپ کو وہ علم دیا جس نے پہلے تمام مذہبی علوم نسوخ کر دیئے عزم۔ ارادہ۔ بعجز۔ شوقِ فقر کے معجزہ کی طرف اشارہ ہے۔ صیت۔ شہرہ۔ افواہ۔ فوہ کی جمع منہ۔ ترزل۔ آنحضرت کی پیدائش کے روز کسری کے قلعہ کے کنگرے زلزلہ سے گر گئے تھے۔ بلا۔ یعنی لا الہ الا اللہ کے ذریعہ۔ شکست خرد۔ یعنی ریزہ ریزہ کر دیا۔ آب۔ رونق۔ لات معنی عرب کے مشہور بت تھے۔ نہ۔ یعنی نہ کہ صرف۔ گرد بر آوردن۔ ڈھا ڈھانا۔ کہ۔ بلکہ۔ شبے۔ یعنی شب معراج۔ تکلمین و جاہ۔ مرتبہ۔ ملک۔ یعنی حضرت

جبرئیل بھی اللہ نے آپ کو وہ علم دیا جس نے پہلے تمام مذہبی علوم نسوخ کر دیئے عزم۔ ارادہ۔ بعجز۔ شوقِ فقر کے معجزہ کی طرف اشارہ ہے۔ صیت۔ شہرہ۔ افواہ۔ فوہ کی جمع منہ۔ ترزل۔ آنحضرت کی پیدائش کے روز کسری کے قلعہ کے کنگرے زلزلہ سے گر گئے تھے۔ بلا۔ یعنی لا الہ الا اللہ کے ذریعہ۔ شکست خرد۔ یعنی ریزہ ریزہ کر دیا۔ آب۔ رونق۔ لات معنی عرب کے مشہور بت تھے۔ نہ۔ یعنی نہ کہ صرف۔ گرد بر آوردن۔ ڈھا ڈھانا۔ کہ۔ بلکہ۔ شبے۔ یعنی شب معراج۔ تکلمین و جاہ۔ مرتبہ۔ ملک۔ یعنی حضرت

۶ دعا قبول فرمائے یا نہ فرمائے تجھے اختیار ہے میں

۶ لہ نبی فاطمہ حسنین کی اولاد۔ قول ایمان۔ کلمہ طیبہ۔ اگر یعنی تو میری

کہ بر قول ایماں کلمہ خاتمہ
من و دست ہوا مان آل رسول
ز قدر رفیعت بدرگاہ حے
بہمان دارالسلامت طفیل
ز میں بوس قدر توجہ برل کرد
تو مخلوق آدم ہنوز آب و نخل
وگر ہرچہ موجود شد فرع تست
کہ والا تری زانچہ من گویمت
شائے تو ظہ و لیس بس ست
علیک الصلوٰۃ الے نبی والسلام

خدایا بحق نبی فاطمہ
اگر دعوتم رد کنی و قبول
چہ کم کرد دے صدر فرخندہ پے
کہ باشند مشتے گدایان خلیل
خدایت ثنا گفت و تجلیل کرد
بلند آسماں پیش قدرت نخل
تو اصل وجود آدمی از نخست
نداغم کدا میں سخن گویمت
ترا عزیز لولاک تمکین بس ست
چہ وصفت کند سعدے ناتمام

بہر حال آل رسول کا دیکھنا
نہ چھوڑو نگا۔ پتے خصلت
یعنی جی قیوم دارالسلامت
بہشت طفیل۔ طفیل۔
تجلیل تعظیم کرنا۔ زمین
بوس۔ بوسندہ زمین۔
قدر۔ مرتبہ۔ نخل۔ شرمندہ
تو مخلوق۔ حدیث میں ہے
میں نبی تھا۔ اور آدمی
وقت طہی کا پتلا تھے
تو اصل وجود۔

حدیث میں
ہے سب سے
پہلے اللہ نے

میرا نور پیدا فرمایا۔ لولاک
حدیث میں ہے اللہ نے
آنحضرت سے فرمایا اگر تو
نہ ہوتا تو میں زمین و آسمان
پیدا نہ کرتا۔ ظہ و لیسین۔
سورۃ ظہ و لیسین میں آنحضرت
کی تعریف ہے۔ اقصار۔
اطراف۔ بس۔ یعنی بہت
سی صحبتیں حاصل کیں۔
تمتع۔ نفع اندوزی۔ خرم

سَبَبِ نَظْمِ کِتَابِ

بسر بردم ایام باہر کسے
زہر خرمی خوشہ یافتم
ندیدم کہ رحمت براں خاک باد
برایہ نغمہ خاطر از شام و روم
تہید ست رفتن سوئے دوستاں
بر دوستاں ارغمانے برند
سخنہائے شیریں تر از قند ہست

در اقصائے عالم گشتم بسے
تمتع زہر گوشہ یافتم
چو پایکان شیر از خاکی نہاد
تولائے مردان ایں پاک بوم
در بیخ آدم زان ہمہ بوستاں
بدل گفتم از مصر قند آورند
مرا اگر تہی بود از ان قند دست

انبار۔ کہ رحمت۔ خدا اس سرزمین پر رحمت نازل فرمائے۔ تولائے۔ دوستی۔ پاک بوم۔ یعنی شیراز۔ بوستان۔ یعنی شام و روم۔ مصر۔ قند مصری
مشہور ہے۔ بر۔ نزدیک۔ ارغمان۔ تحفہ۔

نہ قندے کہ مردم بصورت خورند
چولیں کاخ دولت پیردا ختم
یکے باب عدلست و تدبیر و رائے
دوم باب احساں نہادوم اسال
سوم باب عشقت و مستی و شور
چهارم تواضع رضا پنجم
ہفتم دراز عالم تربیت
ہم راہ توبہ است و راہ صواب
روز ہمایون و سال سعید
ز ششصد فزوں بود بجاہ پنج
الاے خردمند فرخندہ خوی
قباگر حریرست و گر پرنیاں
تو گر پرنیانی بایدانکوشش
تنام بسرمایہ فضل خویش
شنیدم کہ در روز امید و بیم
تو نیز از بدے بنیم در سخن
چو بیتے پسند آیدت از ہزار
ہمانا کہ در پارس انشا من
چو بانگ دہل ہو کم از دور بود

کہ ارباب معنی بکاغذ برند
برودہ دراز تربیت ساختم
نگہبانے خلق و ترس خدائے
کہ محسن کند فضل حق را سپاس
نہ عشقے کہ بندند بر خود بزور
ششم ذکر مرد قناعت گزین
ہفتم دراز شکر بر عافیت
دہم در مناجات و ختم کتاب
بتاریخ فرخ میان دو عید
کہ پر در شد این نام بردار گنج
ہنرمند نشنیدہ ام عیب جوی
بناچار حشوش بود در میاں
کرم کار فرما و حشوم بپوشش
بدریوزہ آوردہ ام دست پیش
بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم
بخلق جہاں آفرین کارکن
بمردی کہ دست از تعنت بدار
چو مشک ست بے قیمت از خشن
بعیبہ درم عیب مستور بود

کتاب کے دس باب ہیں
اساس - بنیاد - کہ -
تا کہ سپاس - شکر گزار
عشق بعبت خداوندی
مستی و شور - تصوف کا
مقام حیرت - ختم کتاب -
یعنی یہ بوستان ۱۰۰
ہجری میں جمعہ کے روز
ذیقعد کے مہینہ میں ختم
ہوئی - قباگر - یعنی قبا
کسی کپڑے کی
ہوا میں
بہراؤ ہوتا
ہے - ۱۰
پرنیاں - ایک قسم کا شہین
کپڑا ہے - دریوزہ - ...
گداگری - روز امید و بیم
روز قیامت - خلق اخلاق
بمردی - تجھے اپنی اودیت
کی قسم - تعنت - عیب
جوئی - ہمانا - یقیناً - چو -
یعنی جس طرح ختن میں
مشک بے قدر ہے اسی
طرح میرا کلام پارس میں

عیبہ - گھڑی -

لہ فلفل بہندوستان۔ سرخ مرچ بہندوستان کی پیداوار ہے۔

استخوان۔ یعنی چھوڑا کی گھٹلی۔ تابک۔ استاد کو

کہتے ہیں۔ سعد بن زنگی
سنجر کا اتالیق تھا۔ مراطیح
زین نوع۔ یعنی مجھ اپنی اس
کتاب میں بادشاہوں کی
مدح سرائی منظور نہیں۔

صرف اس لئے بادشاہ کا
ذکر کر دیا ہے کہ بعد میں آنے
والے کہہ سکیں کہ سعدی
فلاں بادشاہ کے زمانہ میں
تھا۔ کہ سید۔ آنحضرت

نے نوشیروان
کے زمانہ
میں اپنی
ولادت پر

فخر فرمایا ہے۔ چو بوبکر۔
مراد ابن سعد ہے لہ
جہاں۔ بزرگ۔ اسے
جہاں۔ یعنی اہل جہاں۔

اس کشور۔ یعنی بوبکر کے
مالک محروسہ۔ فطوبی۔
خوشحال وہ دروازہ
جو خانہ کعبہ کی طرح ہے۔

جس کے اطراف میں لوگ
دور دور از راستہ سے

گل آورد سعدی سو بوستان
چو خرما بشیرنی اندودہ پوست

مراطیح زین نوع خواہاں نبود
ولے نظم کردم بتام فلاں
کہ سعدی کہ گوئے بلاغت نبود
سزد گردورش بنام چناں
جہاندار دین پرورد داد گر
سر سرفرازان وتاج مہاں
گرازفتنہ آید کسے در پناہ
فطوبی لباب کبیت العتیق
ندیم چنیں گنج و ملک و سر پر
نیامد برش دردناک غمے
طلبکار خیرست وامیدوار
کلہ گوشہ بر آسمان بریں
زگردن فرازاں تو اضع نکوست
اگر زیر دستے بیفتد چہ خاست
نہ ذکر جمیالش نہاں میرود

سیر مدحت بادشاہاں نبود
مگر باز گویند صاحب دلاں
در ایام بوبکر بن سعد بود
کہ سید بدوران نوشین واں
نیامد چو بوبکر بعد از عمر
بدوران عدلش بنام جہاں
ندارد جزایں کشور آرامگاہ
حوالیہ من کل فوج عتیق
کہ وقفست بر طفل و درویش و پر
کہ تنہا دبر خاطرش مرہے
خدایا امیدیکہ دارد بر آر
ہنوز از تو اضع سرش بر زمین
گداگر تو اضع کند خوتے اوست
زبردست افتادہ مرد خداست
کہ صیت کرم در جہاں میرود

کتے ہیں۔ کہ وقفست۔ یعنی ہر شخص سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ نیامد۔ وہ ہر درد مند کا غمگسار ہے۔ کلہ گوشہ۔ یعنی اگرچہ وہ بہت ہی بلند مرتبہ پر
پہنچی متواضع ہے۔ زبردست۔ کمزور۔ بیفتد۔ تو اضع کرے۔ صیت۔ شہرہ۔

چنوتے خردمند فرخ نہاد
 نہ بسینی در ایام اورنجہ
 کس ایں رسم و ترتیب و آئین
 از اں پیش حق پایگاہش قویست
 چناں سایہ گسترد بر عالمے
 ہمہ وقت مردم ز جور زماں
 در ایام عدل تو اے شہریار
 بعہد تو می بینم آرام خلق
 ہم از بخت فرخندہ فرجام تست
 کہ تا بر فلک ماہ و خورشید هست
 بلوک از کونامی اندوختند
 تو در سیرت پادشاہی خویش
 سکندر بدیوار روین و سنگ
 ترا سدیا جوج کفر از ز رست
 زباں آورے کاندریں امن و داد
 ز ہے بحر بختیش و کان جود
 بروں بنیم اوصاف شاہ از حساب
 گراں جملہ را سعدی املا کند
 فروماندم از شکر چندیں کرم

نذر وہ جہاں تا جہانست یاد
 کہ نالذربیداد سر پنجہ
 فریدون با آن شکوہ این ندید
 کہ دست ضعیفاں بجاہش قویست
 کہ ز اے نیندیشد از رستمے
 بنالند و از گردش آسماں،
 نذر و شکایت کس از روزگار
 پس از تو ندانم سرا انجام خلق
 کہ تاریخ سعدی در ایام تست
 دریں دفترت ذکر جاوید هست
 ز پیشینگان سیرت آموختند
 سبق بردی از پادشاہان پیش،
 بگرد از جہاں راہ یا جوج تنگ
 نہ روئیں چو دیوار اسکندرست
 سپاست نگویذ بانس مباد
 کہ مستظہر نذاز وجودت وجود
 ننگجد دریں تندمیداں کتاب
 مگر دفترے دیگر انشا کنند
 ہماں بہ کہ دست دعا گستم

پانچاگاہ۔ مرتبہ۔ جاہ۔
 مرتبہ۔ زائے۔ یعنی
 کمزور کو قوی کا ڈر نہیں ہے۔
 شہریار۔ بادشاہ۔
 ہم از بخت۔ یعنی تیری
 نیک بنتی ہے کہ سعدی
 جیسا تیرے زمانہ میں پیدا
 ہوا۔ تا بر فلک۔ یعنی
 قیامت تک۔ آموختند۔
 یعنی خوبیاں اُنکی ذاتی
 نہ تھیں۔۔

پادشاہا
 پیش۔
 ترکستان کے

بادشاہ جو کہ اکثر ظالم
 تھے اُسے روئیں۔ تانبہ
 یا جوج۔ ایک مفسد قوم
 تھی جس کی روک کے
 لئے سکندر نے سد بنائی
 تھی۔ از ز رست چنگیز کو
 کی فوج کو روپیہ دے کر
 ملک کو تباہی سے بچالیا
 زباں آور۔ فصیح آدمی
 از وجودت۔ یعنی تمام

موجودات کو تیری ذات سے قوت ہے۔ اطار۔ بول کر لکھانا۔

جہانت بکام و فلک یار باد
 بلند اخترت عالم افروختہ
 غم از گردش روزگار ت مباد
 کہ بر خاطر پادشاہاں ہے
 دل و کشورت جمع و معمور باد
 تننت باد پیوستہ چوں دین درست
 درونت بتائید حق شاد باد
 جہاں آفرین بر تو رحمت کناد
 ہیمنت بس از کردگار مجید
 ز رفت از جہاں سعد زنگی بدر
 عجب نیست این فرع زان اصل پاک
 خدایا بر آں تربت نامدار
 گراز سعد زنگی مثل ماند و باد

جہاں آفرینت نگہدار باد
 زوال اختر دشمننت سوختہ
 وز اندیشہ بردگ غبارت مباد
 پریشاں کند خاطر عالمے
 ز ملکیت پراگندگی دور باد
 بدانندیش را دل چو تدبیر سست
 دل و دین واقیبت آباد باد
 و گر ہرچہ گویم فسانست و باد
 کہ توفیق خیرت بود بر مزید
 کہ چوں تو خلف نام بردار کرد
 کہ جانش با وجہت و ہمیش بخاک
 بفضلت کہ باران رحمت بیار
 فلک یا در سعد بو بکر باد

لہ کام مقصد -
 وز اندیشہ یعنی دل پر
 فکر کا غبار نہ پڑے تم -
 غم معمور - آباد فسا -
 بے اصل کہانی - مزید -
 زیادتی - خلف - جانشین -
 آوج یعنی بہشت -

بفضلت -
 نتیجہ اپنی
 بزرگی
 کی قسم -
 مثل - کہاوت - یاد -
 یادگاری - بتدبیر و پیر -
 یعنی اس میں بوز مہوں

در مدح شاہزادہ اسلام سعد بن ابی بکر بن سعد گوید

جوان جوان بخت روشن ضمیر
 بدانس بزرگ و بہت بلند
 ز ہے دولت مادر روزگار
 بدست کرم آب دریا سبرد

بدولت جوان و بتدبیر سپر
 باز و دلیر و بدل ہو شمنند
 کہ رودے چنیں پرورد در کنار
 برفعت محلّ ثریا سبرد

کی سی تدبیر ہے - رود -
 یعنی فرزند - بدست کرم
 یعنی اس کی سخاوت کے
 مقابلہ میں دریا پیچ ہو گیا

۱۱ چشم دولت۔ یعنی تمام بادشاہوں کی نگاہیں تجھ سے لگی ہیں۔

صدف۔ سیپی۔ یکدانہ۔
دریکتا۔ درکنون۔
چھپا ہوا موتی۔ پیرایہ
آرایش۔ آسیب۔
صدرہ۔ آفاق۔ یعنی
تمام جہان۔ گرامی۔
بزرگ۔ مقیم۔ یعنی ثابت
قدم۔ دوران۔ گردش
بہشتی درخت۔ یعنی شجر
طوبی۔ خیر بیگانہ دان۔
یعنی اس خاندان
کی خیریت
ہیں جو

ہمہ شہر پاران گردن فرراز
نہ آں قدر دارد کہ یکدانہ در
کہ پیرایہ سلطنت خانہ
پیرسیناز آسیب چشم بدش
بتوفیق طاعت گرامی کنش
مرادش بدنیا و عقبی برار
زدوران گیتی گزندت مباد
پسرنامجوی و پدر نامدار
کہ باشند بدگوئے اینخانداں
زہے ملک و دولت کہ پایندہ باد

زہے چشم دولت بروئے تو یا
صدف را کہ بینی ز دروانہ پر
تو آں درکنون یک دانہ
نگہدار یارب بحشم خودش
خدایا در آفاق نامی کنش
مقیمش در انصاف و تقوی بد
غم از دشمن ناپسندت مباد
بہشتی درخت آورد چو توبار
ازاں خاندان خیر بیگانہ داں
زہے دین و دانش زہے عدل و دان

باب اول در عدل و رای و تدبیر جہانداری

اس خاندان
کا بدخواہ ہو۔ زہے۔
کلمہ تحسین ہے۔ قیاس۔
اندازہ۔ سپاس۔
شکر۔ ظل۔ سایہ۔ برو۔
کامیاب۔ سرش سبز۔
یعنی جوانی کی وجہ سے
اس کے سر کے بال کالے
رہیں۔ حقائق شنو۔
یعنی جبکہ مدوح حقیقت
آگاہ ہے تو ظہیر فاریابی

چہ خدمت گزار و زبان سپاس
کہ آسائیں خلق در ظل اوست
بتوفیق طاعت دلش زندہ دار
سرش سبز و دلش برحمت سفید
اگر صدق داری بیار و بیا
تو حق گوی و خسر و حقائق شنو
ہنی زیر پائے قزل ارسلان

نگنجد کر ہائے حق در قیاس
خدایا تو ایں شاہ درویش دوست
بسے بر سر خلق پایندہ دار
برو مندوار از درخت امید
براہ تکلف مرو سعیدیا
تو منزل شناسی و شہ راہ رو
چہ حاجت کہ نہ کرسی آسماں

کے بے اصل مہانوں کی جو اس نے قزل ارسلان کی تعریف میں کئے ہیں۔ تجھے کیا ضرورت ہے۔

لہ گو۔ یعنی بادشاہ کو
غریب کی تعلیم نہ دے۔
آستان۔ درگاہ خداوندی
لبس۔ لباسِ مخلص
بے پایا۔ کشورِ خدا۔
یعنی صاحبِ ملک۔
چہ بر خیزد۔ کیا ہو سکتا
ہے۔ لطف۔ مہربانی۔
بسوز۔ یعنی سوز دل سے
گردن کشاں۔ شکر۔
نہے۔ یعنی

وہی
بادشاہ
لائی تحسین

ہے جو اپنے خادموں کا
آقا اور اپنے آقا کا خلو
بنار ہے۔ عرصہ۔ میدان
رودبار۔ قزوین و
گیلان کے درمیان
ایک شہر ہے۔ پلنگ
تیندوا۔ کہ۔ یعنی خون
کی وجہ سے پیرجم گئے۔
لہ شگفت۔ عجب۔
داور۔ خدا۔ یاد۔
مددگار۔ گام۔ قدم۔

بگور وئے اخلاص بر خاک نہ
کہ اینست سر جادۂ راستاں
کلاہِ خداوندی از سر بنہ
چو درویشِ مخلص بر آور خروش
توانا بر درویشِ پرور توئی
یکے از گدایانِ این در گہم
مگر دستِ لطفت شود پار من
وگر نہ چہ خیر آید از من بکس
اگر میکنی پادشاہی بروز
تو بر آستانِ عبادت سرت
خداوند را بندۂ حق گزار

مکو پائے عزت بر افلاک نہ
بطاعت بنہ چہرہ بر آستان
اگر بندۂ سر بریں در بنہ
چو طاعت کنی لبس شاہی میوش
کہ پروردگارِ توانگر توئی
نہ کشور خدایم نہ فرماں دہم
چہ بر خیزد از دست و کردار من
تو بر خیر و نیکی دہم دسترس
دعا کن بشب چوں گدایاں بسوز
مگر بستہ گردن کشاں بر درت
زہے بندگاں را خداوندگار

حکایت

کہ پیش آدم بر پلنگے سوار
کہ ترسیدم پائے رقتن بہ نسبت
کہ سعدی مدارا نیچہ دیدی شگفت
کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو، سپح
خدایش نگہبان ویاور بود
کہ در دستِ دشمن گزارد ترا
بنہ گام و کامیکہ خواہی بیاب

یکے دیدم از عرصہ رودبار
چناں ہنول از انحال بر من نشست
بستم کناں دست برب گرفت
تو ہم گردن از حکم داور سپح
چو خسرو بفرمانِ داور بود
محالست چوں دوست دارد ترا
رہ اینست رواز طریقت متاب

۱۳ تزرع رواں - جانکنی - دیار - ملک - شبان - چرواہا - پاس

نصیحت کے سود مند آیدش کہ گفتار سعدی پسند آیدش

پند دادن کسرے ہر مزر

شنیدم کہ در وقت تزرع رواں
کہ خاطر نگہدار درویش باش
نیا ساید اندر دیار تو کس
نیاید بسزدیک دانا پسند
برو پاس درویش محتاج دار
رعیت چو بیند و سلطان درخت
مکن تا توانی دل خلق ریش
اگر جاوہ بایست مستقیم
گزند کسانش نیاید پسند
وگر در سرشت سے این خوبی نیست
اگر پائے بندی رضا پیش گیر
فراخی دران مرزو کشور خواه
زمت تکبران دلاور بر سر
وگر کشور آباد بسند بخواب
خرابی و بدنامی آید ز جور
رعیت نشاید بہ بیداد کشت

بہر مزچین گفت نوشین رواں
نہ در بند آسایش خویش باش
چو آسایش خویش خواہی و بس
شبان خفتہ و گرگ درگوسفند
کہ شاہ از رعیت بود تا جدار
درخت اے پسر باشد از بیخ بخت
وگر میکنی میکنی بیخ خویش
رہ پارسیاں امیدست و بیم
کہ ترسد کہ در ملکش آید گزند
در آں کشور آسودگی بوئے نیست
وگر یک سوارہ سر خویش گیر
کہ دلتنگ بینی رعیت ز شاہ
از آں کو ترسد ز داور بر سر
کہ دارد دل اہل کشور خراب
بزرگان رسند این سخن را بغور
کہ مرسلطنت را پناہند و پشت

نگہداشت - ریش -
زخم وزخمی میکنی بیخ -
اپنی جڑ اکھاڑیگا مستقیم
سیدھا رہ پارسیاں
بزرگ اللہ سے خوف و
امید کی حالت میں زندگی
گذارتے ہیں - گزند -
مصیبت - کسان -
یعنی رعایا - کشور - ملک
اگر پائے بندی - یعنی
اگر انسان صفا
حشر و خدا
ہے تو اس
کوسب کی
رضامندی حاصل کرنی
چاہئے - اگر تنہا ہے تو اسے
اپنا اختیار ہے - مرز -
زمین - مستکبران دلاور
یعنی مغرور بہادروں سے
سلطنت کے امور متعلق
نہ کرے - آزاں کو -
جو خدا سے نہ ڈریں ان
سے ڈرتا رہے - کشور آباد
میںد بخواب - چونکہ تعبیر

عموماً لٹی ہوتی ہے تو مطلب یہ ہوا کہ ملک کی تباہی وہ شخص دیکھے گا جو اہل ملک کو ناراض رکھیگا - کہ برائے علت ہے پشت - مددگار

لہ دہقان۔ چودھری۔ مروت نباشد۔ جس سے نیکی حاصل ہوتی

ہو اس سے بدی کرنا خلاف انسانیت ہے

۱۲

مراعات دہقان کن از بہر خویش
مروت نباشد بدی با کسے

کہ مزدور خوشدل کند کار بیش
کز و نیکی دیدہ باشی بسے

پند دادن خسرو و شیر و پیرا

شنیدم کہ خسرو و شیر و پیرا گفت
یراں باش تا ہر چہ نیت کنی
پس اے سپر گردن از عقل و رای
گریز در عیث ز بیداد گر
بسے بر نیاید کہ بنیاد خود
خرابی کند شیر و شمشیر زن
چراغے کہ بیوہ ز نے بر فروخت
وزاں پہرہ در تر در آفاق کیست
چو نوبت رسد زیں جہاں غرتیش
بدونیک مردم چو می بگذرند
خدا ترس را بر رعیت گسار
بداندیش تست آن و خونخوار خلق
ریاست بدست کسلنے خطاست
نکو کار پرور نہ بیند بدی
مکافات دشمن ہماشش مکن

دراں دم کہ چشمش ز دیدن بخت
نظر در صلاح رعیت کنی
کہ مردم ز دستت نہ پند پای
کند نام ز شش بگیتی سر
بلند آنکہ بہاد بنیاد بد
نہ چنداںکہ دو دل طفل وزن
بسے دیدہ باشی کہ شہرے نسبت
کہ در ملک رانی بانصاف نسبت
ترجم فرستند بر تربتش
ہماں بہ کہ نامت بہ نیکی برند
کہ معمار ملکست پر مہینگار
کہ نفع توجوید در آزار خلق
کہ از دست شاں دستہا بر خداست
چو بد پروری خصم جان خودی
کہ بخشش بر آوردہ باید زبن

خسرو۔ پرویز کے بیٹے کا
نام ہے۔ شیر و پیرا۔ یعنی شیر
کی مانند۔ کہ چشمش۔
یعنی مرتے وقت صلاح
بہبودی پہنچ۔ یعنی
بے عقلی کے کام نہ کرنا۔
رعایا مطیع رہے گی۔
سمر۔ قصہ کہانی۔
بسے بر نیاید۔ زیادہ
وقت نہیں گذرتا
دو دل۔

بد دعا۔
بر فروخت۔
یعنی آہ وزاری

کے ذریعہ۔ شہرے نسبت
ویران ہو گیا۔ بہرہ ور۔
نصیبہ ور۔ نوبت۔ باری
ترجم۔ دعا رحمت۔ تربت
قبر۔ بدونیک۔ یعنی جبکہ
نیک و بد سب کو مرنا
تو بہتر ہے کہ تیرا نام
تیرے بعد نیکی سے لیا جا
متمار۔ آباد کرنے والا۔
بداندیش۔ یعنی جو دوسرے

کو ستا کر تیرا نفع چاہے وہ تیرا خیر خواہ نہیں ہے۔ دستہا بر خدا۔ یعنی اس سے پناہ چاہنے کے لئے۔ خصم۔ دشمن۔ مکافات۔ بدلہ۔

مکن صبر بر عامل ظلم دوست
سرگرم باید ہسم اوکل برید

چہ از فریبی بایدش کند پوست
انہ چوں گو سفندان مردم درید

حکایت

چہ خوش گفت بازارگان اسیر
چہ مردانگی آید از رہسزناں
شہنشاہ کہ بازارگان راجست
کے آجاد گر ہوشمنداں روند
نکو بایت نام ونیکی قبول
بزرگان مسافر بجاں پرورند
تہہ گرداں مملکت عنقریب
غریب آشنا باش وسیلح دوست
نکو دار ضیف و مسافر عزیز
زیگانہ پرہیز کردن نکوست
قدیمان خود را بیفزای قدر
چو خدمت گزاریت گردو کہن
گراوراہم دست خدمت بست

چو گردش گرفتند دزدان بہ تیسر
چہ مردان لشکر چہ خیل زناں
در خمیر بر شہر و لشکر بست
چو آوازہ رسم بد بشتونند،
نکو دار بازارگان و رسول
کہ نام نکوئی بعالم برند
کزو خاطر آزرده آید غریب
کہ سیاح جلاب نام نکوست
وز آسبب شاں بر خدر باش نیز
کہ دشمن تو اں بود درزی دوست
کہ ہرگز نیاید ز پرورده غدر
حق سالیانش فرامش مکن
ترا بر کرم ہچناں دست ہست

حکایت

شنیدم کہ شاپور دم در کشید
چو شد حالش از بینوائی تباہ

چو خسرو بر آسمش قلم در کشید
نبشت این حکایت بنزدیک شاہ

بر آسمش - یعنی ملازمت سے اُس کو بر طرف کر دیا - بینوائی - مفلسی -

یعنی سپاہی اور عورت
برابر تو ایسے لشکر سے کیا
فائدہ - خست - زخمی کیا
رسم بد - بر اطور - نکو بایت
یعنی جس بادشاہ کو نیک
نام رہنا ہے اُسے تاجر و
اور قاصدوں سے بہتر
سلوک کرنا چاہئے -
کہ نام نکوئی - نیک نامی
مسافروں کے ذریعہ پہنچتی

۱۰
غریب - مسافر
سیاح - مسافر
جلاب - نقل کرنے والا -
ضیف - جہان - آسبب
تکلیف - خدر - بجاؤ -
زنی - لباس - قدیمان
یعنی پرانے میل جول والے
عذر - دھوکا - سالیانہ -
وہ تنخواہ جو سالانہ دیکھا
ہرم - بڑھاپا - کرم - مہربانی
شاپور - خسرو کا وزیر جس نے
شیریں کو اس سے ملایا تھا

۱۶

۱۶

کہ اے شاہِ آفاق گستر بعدل
چو بندل تو کردم جولے خویش
غریبے کہ پرقتنہ باشد سرش
تو گر خشم بروے زانی رواست
وگر پارسی باشدش زاد بوم
ہم آنجا امانش مدہ تا بچاشت
کہ گویند برگشتہ باد آں زمیں
عمل گرد ہی مردِ منعش شناس
چو مفلس فرورد گردن بدوشش
چو مشرف دودست از امانت بداشت
ورا و نیز در ساخت با خاطرش
خدا ترس باید امانت گزار
بیفتشاں و بشمار و عاقل نشیں
دو بجنس دیرینہ را ہم قلم
چہ دانی کہ ہمدست گردند و یار
چو دزدان زہم باک دارند و ہم
یکے را کہ معزول کردی زجا
بر آوردن کام امیدوار
نویسنده را کن ستونِ عمل

اگر من نماندم تو مانی بفضل
بہنگام پیری مرا نم زبیش
میا زار و بیروں کن از کشورش
کہ خود خوتے بد شمنش در قفاست
بصنعاش مفرست و سقلاب روم
نشايد بلا بردگر گس گماشت
کز مردم آید بیروں چنین،
کہ مفلس ندارد ز سلطان ہراس
از و بر نیاید دگر جز خروشش
بباید برو ناظرے بر گماشت
ز مشرف عمل بر کن و ناظرش
ایں گز تو ترسد امینش مدار
کہ از صدیکے را نہ بینی امیں
نباید فرستاد بجا بہم
یکے دزد باشد یکے پردہ دار
رود در میاں کاروانے سلیم
چو چندے بر آید بہ بخشش گناہ
بہ از قید بندی شکستن ہزار
نیفتد نہ سب و طناب اہل

بذل تو کردم۔ بڑے کاموں
میں صرف کی۔ مرا تم۔
مجھے نہ ہٹا۔ غریب۔
غیر ملکی۔ کشور۔ ملک۔
خشم زانی۔ عتاب نازل
نہ کرے۔ قفا۔ گدھی۔
زاد بوم۔ یعنی بوم زاد۔
صغار۔ مین کا دار۔
سقلاب۔ ترکستان کا
ایک شہر ہے۔ بچاشت

یعنی چاشت
کے وقت
تک بھی
اس کو زندہ

نہ چھوڑے برگشتہ باد۔
بر یاد ہو۔ منعم۔ با آبرو
چو مفلس۔ اگر مفلس نے
خیانت کی تو اس سے
کچھ وصول نہ ہو سکیگا۔
ناظر۔ نگراں۔ ز مشرف
یعنی دونوں کو معزول
کر دے۔ عاقل نشیں۔
پھر بھی نگرانی رکھنا
ہم قلم۔ شریک کار۔

ہمدست۔ ساتھی۔ چو دزدان یعنی جب چوروں میں باہمی اطمینان نہ ہو تب ہی قافلہ بچ سکتا ہے۔ چندے بر آید۔ کچھ دن گزرنے پر
نویسنده را۔ یعنی ماہر آدمی پر کام میں اعتماد کرو۔ تاکہ اسے غلطی کہا کرتے ہیں۔ امید قطع کرنیکی نوبت ہی نہ آئے۔

بفرمان بران بر شہ داد گر
 گمش میزند تا شود دردناک
 چون زمی کنی خصم گردد دلیر
 درشتی و زمی بہم در بہست
 جو آمد و خوش خلق و بخشندہ باش
 چو یاد آیدت عہد شاہان پیش
 نیامد کس اندر جہاں کو بماند
 مرد آنکہ ماند پس ازوے بجائے
 ہر آنکو ماند از پیش یادگار
 و گرفت و ایثار و خیرش ماند
 چو خواہی کہ نامت بود در جہاں
 ہمیں کام و ناز و طرب داشتند
 یکے نام نیکو سب دراز جہاں
 بسمع رضا مشنوایدائے کس
 گنہگار را عذر نیماں بنہ
 گر آید گنہگارے اندر پناہ
 چو بارے بگفتند و شنیدند
 و گر بند و بندش نیاید بکار
 چو خشم آیدت بر گناہ کسے

پدر و ارخشم آورد بر پسر
 گہے میکند آیش از دیدہ پاک
 و گر خشم گیری شوند از تو سیر
 چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہست
 چو حق بر تو پاشد تو بر خلق پاش
 ہمیں نقش بر خواں پس از عہد خویش
 مگر آں کز و نام نیکو بماند
 پل و خانی و خوان و مہاں ہر آئے
 درخت و چو دیش نیاورد بار
 نشاید پس مرگش احمد خواند
 مکن نام نیک بزرگاں نہاں
 باخر بر رفتند و بگذاشتند
 یکے رسم بد ماند از و جب آو داں
 و گر گفتہ آید بغورش برش
 چو ز بہار خواہند ز بہار وہ
 نہ شرطست کشتن باؤل گناہ
 و گر گوشمالش بزندان و بند
 درخت خبیثست بخیش بر آر
 تا نل کنش در عقوبت بسے

شوند از تو سیر۔ سب کے
 دل بھر جائیں گے۔
 رگ زن۔ فصد کھولنے
 والا۔ بر تو پاشد۔ یعنی
 خدا جب تجھے نوازے۔
 ہمیں نقش۔ یعنی تجھے
 بھی تیرے بعد نیکی یا بدی
 سے یاد کریں گے۔ مگر آں
 یعنی جس کا نیک نام باقی
 ہے وہی زندہ جاوید رہے۔
 مرد آنکہ۔
 یعنی جس
 کی کوئی
 اچھی یادگار
 باقی ہے وہ مردہ نہیں ہے
 درخت۔ یعنی وہ بے ثمر
 درخت کی طرح ہے۔ ایثار
 دوسروں کے لئے قربانی
 کرنا۔ احمد۔ فاتحہ۔ ہمیں۔
 جس طرح تیرے لئے اسباب
 عیش و ہیا ہیں۔
 جاو داں ہمیشہ۔ غور۔
 گہرائی۔ نیماں۔ بھول
 ز بہار۔ تو بہ۔ نہ شرط۔

منزوی نہیں ہے۔ چو بارے۔ یعنی اول نصیحت پھر نصیحت نہ مانے تو پھر فنا۔ عقوبت۔ سزا

کہ سہلست لعل بدخشاں شکست

شکستہ نشاید دگر بارہ بست

حکایت درتدیر پادشاہاں و تاخیر کردن درسیاست

ز دریائے عمان برآمد کسے
عرب دیدہ و ترک تاجیک و روم
جہاں گشتہ و دانش اندوختہ
ہیکل قوی چوں تناور درخت
دو صدر رقعہ بالائے ہم دوختہ
بشہرے درآمد ز دریا کسار
کہ طبعے نکونامی اندیش داشت
بشستند خد متگزاران شاہ
جو بر آستان ملک بر نہاد
زرقم دریں مملکت منزل
ندیدم کسے سرگراں از شراب
ملک را ہمیں ملک پیر ایس
سخن گفت و دامان گوہر فشانہ
پسند آمدش حسن گفتار مرد
زرش داد و گوہر بشکر قدوم
بگفت آنچه پرسیدش از سرگذشت

سفر کردہ ہامون و دریا بسے
زہر جنس در نفس پاکش علوم
سفر کردہ و صحبت آموختہ
ولیکن فروماند بے برگ سخت
ز حراق و او در میاں سوختہ
بزرگے دراں ناحیت شہر یار
سر عجز بر پائے درویش داشت
سر و تن بجمامش از گردِ راہ
نیایش کناں دست بر بر نہاد
کز آسیب آنرودہ دیدم دلے
مگر ہم خرابات دیدم خراب
کہ راضی نگرو و بازار کس
بنطقے کہ شد آستین بر فشانہ
بزد خودش خواند و اکرام کرد
پرسیدش از گوہر و زاد بوم
بقربت زد بگر کساں در گذشت

۱۸ کہ سہلست لعل بدخشاں شکست۔ تورنا
آسان ہے جوڑنا شکل
ہے۔ عمان۔ مشہور سمند
ہے۔ ہامون۔ صحرا۔
تاجیک۔ عرب و روم
کے علاوہ نسلیں۔ دانش
حکمت۔ ہیکل۔ جسم و صورت
بے برگ۔ بے سامان۔
رقعہ۔ پیوند۔ حراق۔
سوختنی کپڑا۔ شہر یار
پادشاہ۔ عجز
عاجزی
سر و تن
بشستند کا
مفعول ہے۔ نیایش۔
ستایش۔ بر۔ سینہ
آسیب۔ صدمہ۔
سرگراں۔ بدست۔
خرابات۔ میخانہ۔ پیر ایس
آرایش۔ آستین بر فشانہ
— جوہم گیا۔ قدوم۔
تشریف آوری۔ گوہر۔
یعنی نسب۔ زاد بوم۔
وطن۔ بگفت۔ یعنی اس

خوبی سے جوابات دینے کہ تقرب شاہی میں اس کا مرتبہ دوسروں سے بڑھ گیا۔

ملے رائے زد۔ سوچا۔ دستور۔ وزیر۔ تدبیر۔ رفتہ رفتہ۔ انجمن۔ مجلس۔ سستی۔ کمزوری۔ بقدر ہنر۔ اس کی قابلیت کے مطابق۔
 اس کا مرتبہ ہونا چاہیے۔ برد۔ یعنی جواز مودہ کلہ

ملک بادلِ خوشن رائے زد
 و لیکن بتدریج تا انجمن
 بعقلش بسبب نخست آزمود
 برد بردل از جورِ غم بارہا
 چو قاضی بفکرت نوید سچل
 نظر کن چو سو فارداری شبست
 چو یوسف کے در صلاح و نیز
 پیام تا بر نیاید بسے
 زہر نوعی اخلاق او کشف کرد
 نکو سیرتیش دید و روشن قیاس
 برای از بزرگان ہش دید بیش
 چناں حکمت و معرفت کار بست
 در آورد ملکہ بزیر قلم
 زبان ہمہ حرف گیراں بست
 حسودیکہ یک جو خیانت ندید
 ز روشن دلش ملک پر تو گرفت
 ندید آن خرد مند را رخنہ
 امین و بدانیش طشتند و مور
 ملک را دو خورشید طلعت غلام

کہ دستور ملک این چنینے سزدا
 بستن نختند بر برای من
 بقدر ہنر یا یکا ہش فسزود
 کہ نا آزمودہ کند کار ہا
 نگر دزد ستار بندان خجل
 نہ انکہ کہ پرتاب کردی زدست
 بیکسال باید کہ گردد عزیز
 نشاید رسیدن بغور کسے
 خرد مند پاکیزہ دیں بود مرد
 سخن سچ و مقدار مردم شناس
 نشانیش ز بردست دستور خویش
 کہ در امر و نہیش درونے نخست
 کز و بر وجودے نیامد الم
 کہ حرفے بدش بر نیاید زدست
 بکارش نیامد چو گندم طلید
 وزیر کہن را غم نو گرفت
 کہ دروے تواند زدن طعنہ
 نشاید در و رخنہ کردن بزور
 بسر بر کہ بستہ بودے مدام

دستار بندان۔ فضلاء۔
 نظر کن یعنی تیر چالنے سے
 قبل غور کر لینا چاہیے۔
 چو یوسف۔ حضرت یوسف
 اپنی قابلیت کی وجہ سے
 ایک سال ہی میں عزیز
 مصر بن گئے تھے۔ غور۔
 گہرائی۔ لے کشف کرد۔
 معلوم کیا۔ سیرت۔
 عادت۔ روشن۔ قیاس۔
 سمجھدار۔۔۔
 بہش۔
 محفت۔
 ہوش۔
 اگر دیدہ بیش۔ پڑھا جائے
 ورنہ بصورت دیدہ بیش
 یعنی بہتر و اش سے مز
 ہے۔ زبردست۔ بالا۔
 درونے نخست۔ کسی کا
 دل نہ توڑا۔ زیر قلم۔
 زیر حکم۔ حرف گیر عینجہ
 بکارش نیامد۔ یعنی
 اس کا ترپنا اس کے
 لئے مفید نہ ہوا۔ گندم۔

محض جو کی مناسبت سے استعمال کر دیا ہے۔ پرتو۔ سایہ۔ رخنہ۔ خرابی۔ امین۔ اور بدانیش کی مثال طشت اور چینی کی سی
 ہے۔ طلعت چہرہ۔ دیدار۔ مدام۔ ہمیشہ۔

۱۵ آرزو دیگر یعنی ان دونوں جیسا کوئی تیسرا نہ تھا۔ دو صورت یعنی

۲۰

ایک دوسرے سے اس قدر مشابہ تھا۔ جیسا کہ

آئینہ دیکھنے والا اور
اس کا عکس۔ شمشاد
بن۔ شمشاد قد۔ ہوا آقا
دوست۔ میل۔ میلان۔
بشر۔ یعنی شرارت سے۔
زا سایش یعنی بدو
دیکھے چین نہ آتا۔ سادہ
رو۔ امر۔ غرض۔ یعنی
نفسانی۔ ہیبت۔ رعب۔
شتمہ۔ قلیل۔ سامان۔

قد۔ آبرو۔
س۔
خیال۔
۱۰
سفر

کردگان۔ یعنی غیر ملکی۔
لا ابالی۔ بے پروا۔
خیرہ۔ بے شرم۔ ایوان
محل۔ مگر۔ اگر میں خاموش
رہوں تو تم کو کام کہلاؤ۔
پندار۔ وہم و گمان۔
گوش داشت۔ دیکھ
رہا تھا۔ بنا خوبتر۔ برائی
کے ساتھ۔ کہ بد مرد یعنی
ہر شخص کی زبان پر۔

جلد آگیا۔ دست یافت۔ موقع ملا۔

دو پاکیزہ سپیکر جو حورو پری
دو صورت کہ گفتی یکے نسبت پیش
سخنہائے دانامی شیریں سخن
چو دیدند کاوصاف خلقش نکوست
دروہم اثر کرد میل بشر
از آسایش انگہ خبر داشتے
چو خواہی کہ قدرت بماند بلند
وگر خود نباشد غرض در میاں
وزیر اندرین شمشہ راہ برد
کہ این راندا نم چه خوانند و کیست
شنیدم کہ بابتد گانش سرست
سفر کردگان لا ابالی زیند
نشايد چنین خیرہ روئے تباہ
مگر نعمت شہ فراموش کنم
بہ پندار نتوان سخن گفت زود
ز فرمانبرام کسے گوش داشت
من این گفتم اکنون ملک راستی
بنا خوبتر صورتے شرح داد
بداندیش بر خوردہ چوں دست یافت

چو خورشید و ماہ از سہ دیگر بری
نمودہ در آئینہ ہمتائے خویش
گرفت اندراں ہر دو شمشاد بن
بطبعش ہوا خواہ گشتند و دوست
نہ میلے چو کوتاہ بیناں بشر
کہ در روئے ایشان نظر داشتے
دل لے خواجہ در سادہ ریاں بلند
حذر کن کہ دارد ہیبت زیاں
بجبت این حکایت بر شاہ برد
نخواہد بسا ماں دریں ملک ز نسبت
خیانت پسندست و شہوت پرست
کہ پروردہ ملک و دولت نیند
کہ بدنامی آرد در ایوان شاہ
کہ بنیم تباہی و خامش کنم
نگفتم ترا تا یقینم نبود
کزیناں دو ملکتین در اغوش داشت
چناں کا ز مودم تو نیز آزمای
کہ بدم در انیک روزے مباد
درون بزرگان با آتش بتافت

مخرده تو او آتش افروختن
 ملک را چنان گرم کرد این خسرت
 غضب دست در خون برودش داشت
 که پروده کشتن نه مردی بود
 میازار پرورده خویش کشتن
 بنعمت نبالیست پروردش
 ازوتا ہنر با یقینت نشد
 کنوں تا یقینت نگر دو گناہ
 ملک در دل این راز پوشیدہ داشت
 دست کے خرد مند زندان راز
 نظر کرد پوشیدہ در کار مرد
 کہ ناگہ نظر زری یکے بندہ کرد
 دو کس را کہ با ہم بود جان بخش
 تو دانی کہ صاحب نظر زیر
 ملک را گمان بدی راست شد
 ہم از حسن تدبیر و رائے تمام
 ترا من خرد مند پیدا شتم
 گماں برد دست زیرک و ہوشمند
 چنین مرتفع پایہ جائے تو نیست

پس آنکہ درخت کہن سوختن
 کہ جوشش بر آمد چو منجل بسر
 ولیکن سکون دست در پیش داشت
 ستم در پے داد سردی بود
 چو تیر تو دارد بہ تیرش مزن
 چو خواہی بہ بیداد خوں خوردش
 در ایوان شاہی قرینت نشد
 بگفتار دشمن گزندش مجواہ
 کہ قول حکیمان نبوشیدہ داشت
 چو گفتی نیاید بزنجیر باز
 خلل دید در برای ہشیار مرد
 پری بہرہ در زیر لب خندہ کرد
 حکایت کنانند و ایشان خموش
 نگر دو جو مستقی از دجلہ سیر
 بسودا پروشمان خواست شد
 باہستگی گفتش اے نیک نام
 بر اسرار ملکیت امیں داشتتم
 نہ انتمت خیرہ و ناپسند
 گناہ از من آمد خطائے تو نیست

۱۔ منجل۔ درانتی۔ ستم
 ۲۔ در پے داد۔ انعام کے
 بعد ظلم بدی ہے۔ تیر
 ۳۔ تو دارد۔ تیری پناہ میں
 ہے۔ بیداد۔ ظلم۔ قرین
 ہنشین۔ گزند نقصان
 ۴۔ این راز یعنی چلی
 ۵۔ دل است۔ یہ حکما کا
 مقولہ ہے خلل عیب
 ۶۔ کہ خلل کا بیان ہے۔
 ۷۔ زری۔ جانب۔ خندہ
 ۸۔ زیر لب
 ۹۔ حکایت
 ۱۰۔ یعنی اشاروں
 ۱۱۔ اشاروں میں بات ہوجانی
 ہے۔ ۱۲۔ نظر زیر
 ۱۳۔ دزدیدہ نگاہی۔ مستقی
 ۱۴۔ جسے استقار کا مرصن
 ہو۔ دجلہ۔ بغداد کا
 مشہور دریا۔ راست
 شد۔ یقین ہو گیا۔ سودا
 ۱۵۔ غصہ۔ جنون۔ اسرار
 ۱۶۔ راز۔ زیرک۔ عقلمند
 ۱۷۔ خیرہ۔ بیجا۔ مرتفع پایہ
 ۱۸۔ بلند مرتبہ۔

۱۵ بد گہر۔ بد اصل۔ لاجرم۔

لا محالہ۔ حرم۔ مگر خسرو۔
بادشاہ۔ باگ۔ خون۔
بہتر۔ زیادہ ہے۔ کہ۔
کدام۔ کائیک وزیر۔
یعنی معزول شدہ وزیر
نے کہا ہے۔ تعقل۔ بہنا
حجت مگیر۔ یعنی ابے لائل
سے کوئی فائدہ نہیں۔
تبسم کناں۔ یعنی نئے دوز
نے ہستے ہوئے بیگفت
تعجب۔ جز۔

سوائے
زیر دست
ماحت۔ ۱۵

نگیرد بد دست۔ دست
نہیں بنا سکتا۔ عزت
ذل۔ ذلت۔ حدیث۔
قصہ۔ صنوبر۔ ایک قسم
کا سرو ہے۔ سہمن۔
ہولناک۔ گرابہ۔ حمام
میں ہولناک تصویریں
منقش کرتے تھے۔ بر
اندا ختم۔ دشمنی کی علت
ہے۔ کیس۔ کینہ۔ علت۔
یعنی حسد۔

کہ چون بد گہر پر ورم لاجرم
بر آورد سر مرد بسیار دال
مرا چون بود دامن از جرم پاک
بخاطر برم ہرگز ایس ظن ز رفت
شہنشاہ بر آشفت کائیک وزیر
تبسم کناں دست بر لب گرفت
حسودیکہ بئید بجائے خودم
من آن ساعت انگاشتم دشمنش
چو سلطان فضیلت نہد برویم
مرا تا قیامت نگیرد بد دست
برینت بگویم حدیثے درست

خیانت روادار دم در حرم
چنین گفت با خسرو کاروان
نیاید ز خبث بداندیش پاک
ندانم کہ گفت اینچہ بر من ز رفت
تعقل بئندیش و حجت مگیر
کز و ہر چہ گوید نیاید شکفت
کجا بر زباں آورد جسز بدم
کہ نشانند شہ زیر دست نمنش
ندانکہ دشمن بود در پیس
چو بئید کہ در عزم من ذل اوست
اگر گوش بآبندہ داری نخست

مثل

مرا بلیس را دید شخصے بخواب
نظر کرد و گفت اے نظیرِ تیر
ترا سہمن روئے پنداشتند
بخندید و گفت آن نہ شکل نیست
بر انداختم بیخ شاں از بہشت
مرا بچنین نام نیک ست لیک

بقامت صنوبر بروی آفتاب
ندانند خلق از جمالت خیر
بگر ما بہ در زشت بنگاشتند
ولیکن قلم در کف دشمنست
کنوئم بکین می نگارند زشت
ز علت نگوید بداندیش نیک

لے آتش برحیت بے آبرو کر دیا۔ فرسنگ تین میل۔ دلاور۔ یعنی بے قصور

آدمی بات کہنے میں جری

ہوتا ہے۔ عاقل۔ کارندہ

غش۔ کھوٹ۔ رفع۔

حساب کتاب۔ دیوانیا۔

دفتری۔ گرد۔ چکر لگانے

خیر۔ حیران۔ سہ سہ

دست نشانہ غضناک

ہوا۔ زرق۔ حیلہ۔ نہ

آخر۔ کیا میں نے اپنی آنکھ

سے نہیں دیکھا۔ زمرہ۔

جماعت۔ کہ

حکمت۔

جملہ دعا۔

ہے۔ دستگاہ

طاقت۔ آہو و لعب۔

کھیل کود۔ شکیب۔ صبر

گلفام۔ گلزنگ۔ بلورین

بلور کی مانند۔ سہ

درغایم یعنی زندگی کے

آخری لمحات گزار رہا ہوں

دوکل۔ نکلہ۔ جعد۔ غور

بال۔ شہزنگ۔ سیاہ

قد۔ موتی دانت مراد

ہیں۔ جسر۔ پل۔

بفرسنگ باید ز مکرشس گرخت
 دلاور بود در سخن بیگناہ
 مرا از ہمہ حرف گسراں چہ غم
 نیندیشد از رفع دیوانیاں
 کہ سنگ ترازوئے بارش کمست
 سردست فرمانبری بر نشانند
 زجر مسیکہ دارد نکردد بری
 نہ آخر چشم خودت دیدہ ام
 نمی باشدت جز در اینان نگاہ
 حقست این سخن حق نشاید ہفت
 کہ حکمت رواں باد و دولت قوی
 بحسرت کند در تو انگر نگاہ
 بلہو و لعب زندگانی برفت
 کہ سرمایہ داران حسند و زیب
 بلورینم از خوبی اندام بود
 کہ موکم چون پنبہ ست بود کم بدن
 قبادر براز ناز کی تنگ بود
 چو دیوارے از خشت سہیں بسک
 بیفتاد یکیک چو جسر کہن

وزیرے کہ جاہ من آتش برحیت
 ولیکن نیندیشم از خشم شاہ
 چو حرفم بر آید درست از قلم
 نیاوردہ عاقل غش اندرمیاں
 اگر محتسب گردد آنرا غمست
 تلک در سخن گفتنش خیرہ ماند
 کہ مجرم بزرق وزباں آوری
 ز خصمت ہمانا کہ نشنیدہ ام
 کزین زمرہ حلق دربار گاہ
 بخندید مرد سخن گوی و گفت
 دریں نکتہ رہست اگر بشنوی
 نہ بیند کہ درویش بیدستگاہ
 مراد دستگاہ جوانی برفت
 ز دیدار ایناں ندارم شکیب
 مرا بچنین چہرہ گلفام بود
 درغایم رشت باید کفن
 مرا بچنین جعد شہزنگ بود
 دوزستہ درم دردہاں داشت جا
 کنوم نگہ کن بوقت سخن

در این سال بجزرت چرانسگرم
 برفت از من آن روز ہائے عزیز
 چو دانشور این در معنی بسفت
 در ارکان دولت نگہ کرد شاہ
 کسے را نظر سوئے شاہد رواست
 بعقل ارنہ آہستگی کردے
 بہ تندی سبک دست بردن تیغ
 ز صاحب غرض تا سخن نشنوی
 نکونام را جاہ و شریف مال
 بتدبیر دستور دانشورش
 بعدل و کرم سالہا ملک راند
 چنین پادشاہاں کہ دیں پرورند
 از اناں نہ بیسم دریں عہد کس
 خدو خرد مند فرخ نہاد
 ہیشیہ درختی تو اسے پادشاہ
 طمع بود در بخت نیک اخترم
 خرد گفت دولت نہ بخشد ہمای
 خدایا بر حمت نظر کردہ
 دعا گوئے این دولت مندہ وار

کہ عمر تلف کردہ یاد آورم
 بسایاں رسد ناگہ این روز نیز
 بگفت این کزاں بہ محالست گفت
 کزیں خوبتر لفظ و معنی مخواہ
 کہ داند بدیں شاہدی عذر خواہ
 بگفتار خصمش بیازردے
 بدنداں برو پشت دست در یغ
 کہ گر کار بندی پشیمان شوی
 بیفزود و بدگوی را گوشمال
 بہ نیکی بشد نام در کشورش
 برفت و نکونامی ازوے بماند
 بیازوے دیں گوئے دولت برند
 و گر بہت بوکر سعدت و بس
 کہ شاخ امیدش برو مند باد
 کہ افگندہ سایہ یکسالہ راہ
 کہ بال ہمای افگند بر سرم
 گر اقبال خواہی دریں سایہ آئی
 کہ این سایہ بر خلق گستردہ
 خدایا تو این سایہ پایندہ وار

لہ پایاں۔ آخر۔ آیں
 کزاں یعنی اس سے بہتر
 جواب نہیں ہو سکتا۔۔
 شاہد معشوق کہ داند۔
 جو اس طرح کی عذر خواہی
 کرے۔ بدندان۔ یعنی
 افسوس کرنا پڑتا ہے۔
 لہ کار بندی۔ تو عمل
 کرے گا۔ نکونام۔ یعنی
 نیا وزیر۔ بدگو۔ یعنی
 پرا نا وزیر۔

بشد۔
 یعنی
 بادشاہ کا

نام مشہور ہوا۔ گوئے
 بردن۔ بڑھ جانا۔ خدیو۔
 بادشاہ۔ کہ شاخ۔ جملہ
 دعائیہ ہے لہ بہشتی
 درخت۔ شجرہ طوبیٰ جس کا
 سایہ ایک سال کی مدت
 میں طے ہو سکیگا۔ طمع۔
 امید۔ ہما۔ ایک فرضی
 جانور ہے جس کے سر پر
 سے گذرتا ہے وہ بادشاہ

ہو جاتا ہے۔ آیں سایہ۔ منصف بادشاہ۔

۱۵ صوابست۔ دعلکے بعد پھر اس مضمون کی طرف رجوع کیا ہے۔

صوابست پیش از گشش بند کرد
خداوند فرماں و رای و شکوہ
سر پر عنبر و راز تحمل تہی
نگویم چو جنگ آوری پائدار
تحمل کند هر کرا عقل هست
چو لشکر بروں تاخت خشم از نمیں
نہ دیدم چنین دیوزیر فلک

کہ نتوان سر کشتم پیوند کرد
ز غوغائے مردم نگر دستوہ
حرامش بود تاج شاہ منشی
چو خشم آیدت عقل بر جای دار
نہ عقلے کہ خشمش کند زیر دست
نہ انصاف ماند نہ تقویٰ نہ دیں
کز و میگزیرند چندیں ملک

گفتار

نہ بر حکم شرع آب خوردن خطاست
اگر شرع فتویٰ دہد بر ہلاک
و گردانی اندر تبارش کساں
گنہ بود مرد دستمگاہ را
تنت زور مندست و لشکر گراں
کہ وے بر حصارے گریز و بلند
نظر کن در احوال زندانیان
چو بازار گان در دیارت ببرد
گزاں پس کہ پروے بگریند زار
کہ مسکین در اقلیم غربت ببرد

و گر خون بفتویٰ بریزی رواست
الا تا نداری ز گشتمش باک
برایشان بختای و راحت رساں
چہ تاواں زن و طفل بیچارہ را
ولیکن در اقلیم دشمن مراں
رسد کشورے بیگنہ را گزند
کہ ممکن بود بیگنہ در میاں
بمالش خستاست بود دست ببرد
بہم باز گویند خویش و تبار
متاع کزو ماند ظالم ببرد

شکوہ۔ دبدبہ۔ ستوہ۔
عاجز۔ نگویم یعنی لڑائی
میں بہادری دکھانا تو
کوئی کمال نہیں اس نے
میں اس کے بارے میں
کچھ نہیں کہتا ہوں بہاد
تو وہ ہے جو غصہ پی جائے
نہ عقلے۔ جو عقل غصہ سے
مغلوب نہ ہو کین۔ گھا۔
۱۵ دیو۔ یعنی غصہ۔

ملک۔ یعنی
تقویٰ اور
دینداری
نہ بی حکم کیا حکم
شرع کے برخلاف پانی پینا
گناہ نہیں ہے در رمضان
میں (الآ۔ ہرگز۔ باک۔
خطرہ۔ و گردانی۔ اگر
کسی مجرم کو قتل کرنے سے
اس کے خاندان کی تباہی
کا اندیشہ ہے تو ان کی
راحت کا بندوبست
کردو۔ ۱۵ تمگاہ۔ تمگر۔
تاوان۔ جرم۔ وے۔

یعنی دشمن۔ کشور۔ یعنی رعایا زندانیان۔ قیدی خستاست۔ کینہ پن۔ غربت۔ مسافت۔ متاع۔ سامان۔ ۱۵ نون ضرورت شرعی کی وجہ سے ساکن ہے

۱۵ بے پدر یتیم۔ بسا۔ یعنی بچاس سالہ نیکنامی ایک دن میں بر باد

ہو جاتی ہے۔ جاوید نام۔ جس کا نام نیکی کی

۲۶

وز آہ دل درد مندش خد
کریک نام ز شش کنڈ پانال
تطاول نکر دند بر مال عام
چو مال از تو انگر ستانگداست
ز پہلوئے مسکین شکر پر نکر

بیندیش از اطفال بے پدر
بسا نام نیکوئے پنجاہ سال
پسندیدہ کاران جاوید نام
بر آفاق گرسر بسر بادشاست
بمرد از تہیدستی آزاد مرد

وجہ سے ہمیشہ رہیگا۔
تطاول۔ دست دراز
مرد۔ یعنی بہادر مزنا پسند
کرتا ہے غریب کو ستا کر
پیٹ بھرنا گوارا نہیں
کرتا۔ ۱۵ دور آستر۔
یعنی اس کا ابرا استری
طرح کم قیمت تھا۔ زویا۔
یعنی دیبا کے ابرے کی۔

حکایت

قباداشته ہر دور و آستر
قبلتے زویاے چینی بدوز
وزیں بگذری زینے آرایشست
کہ زینت کنم بر خود و تخت و تاج
بمردی کجا دفع دشمن کنم
ولیکن خزینہ نہ تنہا مراست
نہ از بہر آئین و زیور بود
ندارد حدود ولایت نگاہ
بلک باج و دہ یک چرا میخورد
چہ اقبال بینی در اں تخت و تاج
بر د مرغ دوں دانہ از پیش مولد
بکام دل دوستان بر خوری

شنیدم کہ فرماندے دادگر
یکے گفتش اے خسرو نیکروز
بگفت این قدر سترو آسایشست
نہ از بہر آں بیستام خیراج
چو بچوں زناں عہد در تن کنم
مرا ہم ز صد گونہ آزد ہوواست
خزائن پر از بہر شکر بود
سپاہی کہ خوشدل نباشد ز شاہ
چو دشمن خرد و ستانی برد
مخالف خرس برد و سلطان خراج
مروت نباشد بر افتادہ زور
رعیت درختست گر پروری

ستر چھپاؤ۔ خراج۔
زمینوں کا
لگان۔
عہد۔
کپڑوں کا
جوڑا۔ آڑ۔ خواہش۔
خزینہ۔ خزانہ۔ آئین و
زیور۔ زیب و زینت۔
حدود ولایت۔ ملکی
سرحدیں۔ ۱۳ روٹیا
دہقان۔ باج۔ خراج۔
دہیک۔ دسوانس۔
مخالف۔ یعنی غنیم۔ مروت
شرافت۔ برد۔ یعنی
چینی کا دانہ پس بہت

پزند چکتا ہے۔ بکام دل دوستان۔ یعنی دوستوں کی حسب منشا۔

بہ بیرحمی از بیخ و بارش کن
کساں بر خورد از جوانی و بخت
اگر زیر دستی در آید ز پای
چو شاید گرفتن بسرمی دیار
بردی کہ ملک سر اسر زمین

کہ نادان کند حیث بر خویشتن
کہ بر زیر دستاں نگیرند سخت
حذر کن ز نالیدنش بر خدای
بہ پیکار خوں از مسامے میار
نیرزد کہ خونے چکد بر زمین

حکایت

شنیدم کہ جمشید فرخ بہر شت
بدیں چشمہ چوں ما بسے دم زدند
گرفتیم عالم بردی و زور
چو بردشمنی باشدت دسترس
عدو زندہ سر گشته پیر امت

بسر چشمہ برسنگے نوشت
برقند چوں چشم بر ہم زدند
ولیکن نسردیم با خود بگور
مرنجانش کورا ہمیں غصہ بس
بہ از خون او گشته در گردنت

حکایت

شنیدم کہ دار آئے فرخ تبار
دواں آمدش گلہ بلانے پیش
بصحرادر از دشمنان دار پاک
بر آورد چوپان بد دل خروش
من آنم کہ اسپان شہ پرورم

ز لشکر جدا ماند روز شکار
شہنشاہ بر آورد تعلق ز کیش
کہ در خانہ باشد گل از خار پاک
کہ دشمن نسیم در ہلاکم مکوشش
بخدمت دریں مرغزار آورم

ملک۔ مسام۔ بال کی
جر۔ بر دی۔ یعنی ایک
جان ضائع کر کے تمام
دنیا کی حکومت حاصل
کرنا بہ مناسب نہیں ہے۔
۱۷ جمشید۔ مشہور بادشاہ
ہے جس نے سینکڑوں سال
حکومت کی اور پھر ضحاک
کے ہاتھوں مارا گیا۔ بسر
چشمہ۔ ایک چشمہ پر کتبہ
لگایا چوں ما۔

مجبہ جیسے
گر قسیم۔
یعنی زور سے

حکومت تو حاصل کر لی
تبر میں ساتھ نہ لجا سکو گا
ہمیں غصہ۔ یعنی تیری
فتمندی کا۔ پیر امن۔

گردا گرد۔ لے دانا۔
ایران کا مشہور بادشاہ
جو سکندری جنگ میں اپنے
لشکروں کے ہاتھ سے مارا
گیا۔ تبار۔ خاندان۔ گلہ
بان۔ چرواہا۔ تعلق تیر

بے پیکان۔ کیش۔ ترکش۔ کہ درخانہ۔ گھر میں پھولوں کی حفاظت کے لئے خاردار باڑھ کی ضرورت نہیں ہے۔ بددل۔ خوفزدہ۔ مرغ۔

شاو اب سبزہ۔ زار۔ جگہ۔

ملہ دل رفتہ یعنی دل کو اطمینان ہو گیا۔ نکو ہیدہ رای۔ بد عقل۔ سر و شش۔ حضرت جبرئیل یا مہر پیغامبر فرشتہ۔ زہ۔ یعنی میں نے چہ کان تک کھینچ لیا تھا۔ مرعی۔ چراگاہ۔ کہ دشمن۔ یعنی دوست دشمن میں امتیاز نہ کرے۔ ہنتر۔ سردار۔ کہتر۔ چھوٹا۔ ملہ حضرت

بخندید و گفت ای نکو ہیدہ رای
وگر نہ زہ آوردہ بودم بگوش
نصیحت زیاراں نشاید نہفت
کہ دشمن نداند شہنشاہ دوست
کہ ہر کہترے را بدانی کہ کیست
ز خیل و چراگاہ پر سیدہ
نمیدانیم از بداندیش باز
کہ اسپے بروں آرم از صد ہزار
تو ہم گلہ بخوش داری بیای
کہ تدبیر شاہ از شبان کم بود

ملک را دل رفتہ آمد بجای
ترا یاوری کرد فرخ سر و شش
نہ جان مرعی بخندید و گفت
نہ تدبیر محمود و رلے نکوست
چنانست در ہتری شہ طریت
مر ابارہا در حضرت دیدہ
کنونت بہر آدم پیش باز
تو ائم من اسے نامور شہ یار
مرا گلہ بانی بعقلست و رای
دراں دار ملک از خلل غم بود

در بار خیل۔ گھوڑے
نمی دانیم۔ یعنی تو مجھے دشمن
سے ممتاز نہ کر سکا۔ باز۔
جدا۔ کہ اسپے۔ یعنی اپنا
گھوڑا لاکھوں میں پہچان
لوں۔ دار ملک۔۔۔۔۔
دار السلطنت۔ شبان۔
چرواہا۔ بکیوان۔ تیری
خواجگاہ کی چھڑوانی تو
زحل ستارے کے پاس ہے

یعنی مظلوموں
سے دور
ہے ملہ
خروش

گفتار

بکیواں برت گلہ خوا بگاہ
اگر داد خوا ہے بر آرد خروش
کہ ہر جور کو میکند جور تست
کہ دہقان ناداں کہ سگ پرورید
چو تیغ بدستت فتحے بکن
نہ رشوت ستانی و نہ عشوہ وہ
طمع بگسل و ہر چہ خوا ہی بگوی

تو کے بشنوی نالہ داد خواہ
چنان حسب کا یہ فغانت بگوش
کہ نالہ ز ظالم کہ در دور تست
نہ سگ دامن کاروانے درید
دلیر آمدی سعدیا در سخن
بگو آنچه دانی کہ حق گفتہ بہ
زباں بند و دفتر حکمت بشوی

پیچ و پکار۔ کہ ہر جور یعنی
تیرے دور میں کسی ظالم
کا ظلم کرنا تیرا ہی ظلم کرنا ہے
کیونکہ تو اسے ظلم سے نہ روک
سکا۔ کہ دہقان۔ بلکہ
دہقان چو تیغ۔ یعنی
سچی بات۔ عشوہ۔ فریب
زباں بند یعنی اپنے دفتر
سے مانائی کی باتیں دھو
ڈال اور زبان بند کرے

ورنہ لہجہ کو چھوڑ کر بے دریغ نصیحت کر۔

حکایت

خبر یافت گردن گشے در عراق
تو ہم بردے ہستی امیدوار
دل در منداں بر آور ز بند
پریشانی خاطر دادخواہ
تو خفته خنک در حرم نیمروز
ستاندہ داداں کس خداست

کہ میگفت مسکینے از زیر طاق
پس امید بردر نشیناں برار
کہ ہرگز نباشد دولت در دمند
بر اندازد از مملکت پادشاہ
غریب از بروں گو بگرما بسوز
کہ نتواند از پادشہ دادخواست

حکایت

یکے از بزرگان اہل تمیز
کہ بودش نگینے بر انگشتری
بشب گفتی آن جرم گیتی فروز
قضارا در آمدیکے خشک سال
چو در مردم آرام و قوت ندید
چو بیند کسے ز ہر در کام خلق
بفرمود و بفر و خندش بسیم
بیک ہفتہ نقدش بتاراج داد
بریدند بروے ملامت کناں
شنیدم کہ میگفت و بارانِ دمع

حکایت کنیز ابن عبدالعزیز
فروماندہ در قیمتش جو ہری،
درے بود در روشنائی چوروز
کہ شد بد رسیمائے مردم ہلال،
خود آسودہ بودن مروت ندید
گیش بگذرد آب نوشیں بخلق
کہ رحم آمدش بر غریب و یتیم
بدرویش و مسکین و محتاج داد
کہ دیگر بدستت نیاید چناں
بعارضن فرمید و پیش چو شمع

زوال سلطنت کا سبب
ہو جاتی ہے گو - گو کہ -
ستاندہ یعنی بادشاہ
مظلوم کی فریاد نہیں سنتا
تو خدا اس سے بدلہ لیتا ہے
سے ابن عبدالعزیز عمر
بنو امیہ کے مشہور خلیفہ -
فروماندہ یعنی بہت پیش
قیمت تھا جرم - جرم مراد
نگ ہے - کہ شد - یعنی

انسانوں کا
چو دھویں
رات جیسا
چاند سا چہرہ
ہلال بن گیا - مروت -
انسانیت - کام - خلق -
سے آب نوشیں - شیریں پانی
سیم - سکہ راج الوقت -
بتاراج داد - لٹایا - برید -
طحنے دیا - دمع - آنسو -
عارضن - رخسارہ - چو
شمع - یعنی جس طرح شمع
پلگتی ہے اور آنسو گرتی
ہے -

دل شہری از ناتوانی فگار
نشايد دل خلقے اندوہ گیں
گزیند بر آسایش خویشتن
بشادی خویش از غم دیگران
نہ پندارم آسودہ خستہ فقیر
بخسند مردم با آرام و ناز
اتا بک ابو بکر بن سعد راست
نہ بسند بگر قامت مہوشان
کہ در مجلسے یسر و دندوش

کہ زشتت پیرایہ بر شہریار
مرا شاید انگشتی بے نکلیں
خنک آنکہ آسایش مردوزن
نکردند رغبت ہنس پر وراں
اگر خوش بخسید ملک بر سریر
وگر زندہ دار دشب دیر یاز
بگدائیں سیرت وراہ راست
کس از فتنہ در پار س دیگر نشانی
یکے پنج بیتیم خوش آمد بگوش

۱۰ پیرایہ - عزیمت شاید
۱۱ ہنرمند لوگ دوسرے
۱۲ کی تباہی سے اپنے عیش
۱۳ کو پسند نہیں کرتے - سریر
۱۴ تخت - ۱۵ زندہ دارو
۱۶ یعنی بادشاہ رات کو
۱۷ رعایا کی خاطر جاگے - دیر یاز
۱۸ دراز - قامت - قد -
۱۹ ماہوش - چاند جیسا
۲۰ معشوق -

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

قول

کہ آں ماہ رویم در آغوش بود
بدو گفتم اے سر و پیش تو لپت
چو گلبن بخت و جو گلبل بگوی
بیا وز منے لعل دوشیں بیار
مرا فتنہ خوانی و گوی محفت
نہ بیند گرفتہ بیدار کس

مرا راحت از زندگی دوش بود
مرا اورا چو دیدم سر از خواب مست
دے ز گس از خواب نوشیں نشوی
چہ میخسی اے فتنہ روزگار
نگہ کرد شوریدہ از خواب و گفت
در ایام سلطان روشن نفس

۱۰ کے ساتھ بطور تکیہ کلام
۱۱ مستعمل ہو جاتا ہے -
۱۲ دوش - گذشتہ شب -
۱۳ آئے تیرے قدم کے مقابلہ
۱۴ میں سر و بھی پست ہے
۱۵ ز گس - یعنی آنکھ -
۱۶ نوشیں - شیریں گلبن -
۱۷ پھولوں کی ڈالی - لعل -
۱۸ سرخ - شوریدہ - پریشا
۱۹ پیشینہ - گذشتہ -
۲۰ تکہ - ابن زنگی شیراز کا مشہور بادشاہ -

حکایت

کہ چون تکہ بر تخت زنگی نشست

در اخبار شاہان پیشینہ ہست

بدورانش از کس نیاززد کس
چنین گفت بیکره بصاحب دے
چومی بگذرد ملک و جاہ و سریر
بخوایم بکج عبادت نشست
چو بشیند دانائے روشن نفس
طریقت بحر خدمت خلق نیست
تو بر تخت سلطانتے خویش باش
بصدق و ارادت میاں بستہ وار
قدم باید اندر طریقت نہ دم
بزرگاں کہ نقد صفا داشتند

سبق برد گر خود ہمیں بود و بس
کہ عمر بسر رفت بیجا صلے
نبرد از جہاں دولت الا فقیر
کہ دریا ہم این پیروزے کہ هست
بہ تندی بر آشفقت کلے نکلے بس
بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست
باخلاق پاکیزہ درویش باش
ز طامات و دعوی زباں بستہ وار
کہ اصلے ندارد دم بے قدم
چنین خسرقہ زیر قبا داشتند

حکایت

شنیدم کہ بگریست سلطان روم
کہ پایا ہم از دست دشمن نماند
بسے جہد کردم کہ فرزند من
کنوں دشمن بد گہر دست یافت
چہ تدبیر سازم چہ چارہ کشم
بر آشفقت دانا کہ این گریہ چسپیت
ولایت چہ باشد غم خویش خور

بر نیک سرے ز اہل علوم
جز این قلعہ و شہر با من نماند
پس از من بود سرور انجمن
سر دست مردی و جہدم بتانت
کہ از غم بفرسود جان و تنم
بریں عقل و ہمت بیاید گریست
کہ از عمر بہتر شد و بیشتر

۱۰ سابق برد یعنی شاہان گذشتہ پر فوقیت کے لئے صرف اس کی ہی خصلت کافی تھی بیکرہ ایکبار۔

چومی بگذرد یعنی جبکہ دنیا فانی ہے ساتھ جانیوالی نہیں تو مجھے گوشہ تنہائی میں بیٹھکر عبادت کرنی چاہیے جو میرے کام ہے۔
گھ۔ بر آشفقت۔ غصہ ہو گیا۔ طریقت۔ یعنی اصل تصوف خلق خدا کی خدمت ہے۔ نہ کہ گڈری

۱۰ میں اصلے پر ٹھیکر تسبیح خوانی کرنا۔

۱۰ تو بر۔ یعنی شاہی میں گدائی کر۔

طامات۔ دینگیں۔ قدم۔ یعنی عمل۔ دم۔ یعنی دعوی

خرقہ۔ گڈری۔ سہ پایاں طاقت۔ جہد۔ کوشش

سرور۔ سرور۔ بد گہر۔ بد اصل۔ کہ غم۔ غم جان

۱۰ وتن کو گھٹسار ہے۔ ولایت۔ ملک۔ کہ از عمر۔ یعنی عمر کا بہتر اور زیادہ حصہ گذر گیا

۳۲

۱۰۔ تیرا اس۔ تیری زندگی کے لئے جو کچھ ہے وہ کافی ہے۔ اگر ہوشمند۔ یعنی جسکو خود اپنی فکر ہے تو اس کی فکر میں نہ پڑ۔ خواہ وہ دانا ہو یا نادان۔
 ۱۱۔ مشقت۔ یعنی حکومت جیسی چیز جس کی ابتداء بھی خراب اور انتہا بھی خراب۔ اس کا زوال رنج کرنے کے لائق نہیں۔

چورفتی جہاں جلے دیگر کست
 غم او مخور کو غم خود خورد
 گرفتن بشمشیر و بگذاشتن
 کہ بعد از تو باشد غم خود خورد
 باندیشہ تدبیر رفتن بساز
 کہ گردند بر زیر دستاں رستم
 نماید بجز ملک ایزد تعال
 کہ گیتی ہمیں جلے جاوید نیست
 پس ازوے بچندیں شود پایمال
 دما دم رسد رختش بر رواں
 تو اں گفت با اہل دل کو بماند
 کہ بیشک بر کامرانی خوری
 منازل بمقدار احساں دہند
 بدرگاہ حق منزلت پیشتر
 پیوشد ہی مرد نا کردہ کار
 تنورے چنیں گرم و ناں نہ بست
 کہ سستی بود تخم نا کاشتن

۱۲۔ تیرا اس قدر تا بمائی بست
 اگر ہوشمند ست اگر بخورد
 مشقت نیرزد جہاں داشتن
 تو تدبیر خود کن کہ آں پر خورد
 بدیں پنج روزہ اقامت مناز
 کر ادانی از خسروان عجم
 کہ در تخت و ملکش نیامد زوال
 کہ ا جاوداں ماندن امید نیست
 کہ اسیم وزر ماند و گنج و مال
 وزاں کس کہ خیرے بماند رواں
 بزرگی کز و نام نسیکو بماند
 الا تا درخت کرم پروری
 کرم کن کہ فردا کہ دیواں ہند
 یکے را کہ سعی قدم بیشتر
 یکے باز پس خائن و شر مسار
 بہل تا بندداں برد پشت دست
 بدانی کہ غلہ برداشتن

۱۳۔ پنج روزہ اقامت۔
 ۱۴۔ زندگی۔ رفتن۔ موت۔
 ۱۵۔ عجم۔ عرب کے علاوہ۔ ایزد۔
 تعالیٰ۔ خدا۔ کرا۔ کسی کو
 بھی گیتی۔ دنیا۔ جاوید۔
 ہمیشہ۔ کرا۔ یعنی ہر کرا۔
 چندین۔ چند دفعہ۔ دما دم۔
 لمحہ بہ لمحہ۔ رواں۔ روح
 الا۔ آگاہ۔ تا۔ البتہ۔
 دیواں۔ یعنی اعمال نامہ۔

۱۶۔ منازل
 ۱۷۔ جنت کی
 قیام گاہیں
 احساں۔

۱۸۔ عبادت کا اخلاص۔
 ۱۹۔ باز پس۔ پس ماندہ۔
 ۲۰۔ پیوشد۔ یعنی پوشیدہ۔
 بہل۔ ٹہر جا۔ تنور۔ یعنی
 تنور تیار تیار و نی نہ پکا
 اسباب عبادت ہیا
 اور زاد آخرت تیار نہ کیا
 بدانی۔ جب غلہ کٹنے کا
 وقت آئیگا تب پتہ چلے
 گا کہ تخم ریزی نہ کرنا کتنی

۲۱۔ بے وقوفی تھی۔ اقصا۔ اطراف۔ کنج۔ گوشہ۔

حکایت

گرفت از جہاں کنج غارے مقام

خدا دوست نامی در اقصا شام

بصبرش دریاں کچھ تاریک جای
 بزرگان نہادند سر بردار
 تمنا کند عارف پاکباز
 چو ہر ساعتش نفس گوید بدہ
 دریاں مرزکیں پیر ہشیار بود
 کہ ہر ناتواں را کہ دریافتے
 جہان سوز و بے رحمت و خیرہ کش
 گروہے برفتند زان ظلم و عار
 گروہے بماندند مسکین و ریش
 بد ظلم جانتیکہ گردد دراز
 بیدار کشید آندے گاہ گاہ
 ملک نوبتے گفتش اے نیکیجت
 مرا با تو دانی سر دوستیت
 گرفتتم کہ سالار کشور نیم
 نگویم فضیلت ہم بر کسے
 شنید این سخن عابد ہوشیار
 وجودت پریشانے مخلق از دوست
 تو با دوستداران من دشمنی
 گرافتد ہی دوستی با منت

بکچھ قناعت فرورفتہ پای
 کہ درمی نیامد بدر ہا سرش
 بدرپوزہ از خویشتن ترک آرز
 بخواری بگرداندش دہ بدہ
 یکے مرزبان ستمکار بود
 بسر پنجگی پنجہ بر تافتے
 ز تلخیش روی جہانے ترش
 بردند نام بدش در دیار
 پس چرخہ نفرین گرفتند پیش
 نہ بینی لب مردم از خندہ باز
 خدا دوست دروے نکرے نگاہ
 بنفرت ز مادر کش روتے سخت
 ترا دشمنی با من از بہر چلیست
 بعزت ز درویش کمت تر نیم
 چنان باش با من کہ باہر کسے
 بر آشفقت و گفت اے ملک ہوشدار
 ندارم پریشانے مخلق دوست
 نہ پندار مت دوستدار منی
 مگر آن کہ دارد خدا دشمنت

حرص اُسے شہر بشہرنے
 پھرتی ہے - مرز - زمین -
 مرزبان - زمینوں کا نگراں
 لے سوجگی - طاقت -
 بے خیرہ کش - بیگناہ
 قتل کرنے والا - دیار -
 ملک - ریش - زخمی -
 چرخہ - مجمع - ہاتھ -
 آندے - یعنی وہ ظالم
 حکمران - ملک - وہی ظالم
 حاکم - مرد دوستی
 دوستی کا
 خیال -
 سالار کشور -
 تمام جہان کا بادشاہ -
 نگویم - میں یہ نہیں کہتا کہ
 مجھے کسی سے بہتر سمجھو - -
 ہوشدار - یعنی لغو باتیں
 نہ کر - وجودت - تیرے
 وجود سے خلق خدا پریشان
 ہے - دوستداران من
 یعنی خلق خدا - گرافتد -
 اگر اتفاقاً میری تیری دوستی
 ہو بھی جائے - مگر خدا سے
 تو تیری دشمنی ہے -

خواب دشمن دشمن دوست دوست	خدا دوست را گریب زند پوستان
کہ شہرے بچسپند از و تنگدل	عجب دارم از خواب آن سنگدل
بفضل و ترحم میاں بند و کوش	الا گر ہنر داری و عقل و ہوش

جو خدا کا دوست ہے۔
اگر لوگ اس کے ٹکڑے
بھی کر دیں تو بھی وہ اپنے
دوست کے دشمن کو دوست
نہیں بنا سکتا۔ بیان بند
مستعد ہو جا۔ مہ۔ بڑا۔

گفتار

کہ بریک نظم می مانند جہاں،	جہا زور مندی مکن بر کہساں
کہ گردست پابد بر آید، ہیج،	سر نیچہ ناتواں بر پیج،
کہ عاجز شوی گرد آئی ز پائی،	مہر گفتمت پائے مردم ز جانی
خزینہ تھی بہ کہ مردم برج،	دل دوستاں جمع بہتر کہ گنج،
کہ افتد کہ در پالیش افقی بسے	میسند از در پائی کار کسے
کہ روزے تو انا تر از وے شوی	تجمل کن اے ناتواں از قوی،
کہ بازوے ہمت بہ از دست زو	بہمت بر آرز ستیزندہ شور
کہ دندان ظالم بخواہند کند	لب خشک مظلوم را گو مخند
چہ داند شب پاسبان چوں گنشت	بیانگ دہل خواجہ بیدار گشت
نسوزد دلش بر خریش ریش	خورد کاروانے غم بار خویش
چو افتادہ بینی چرا باستی	گرفتم کز افتادگان نیستی
کہ سستی بود زین سخن در گذشت	برینت بگویم یکے سر گذشت

کہ چھوٹا۔ نظم۔ طریقہ۔
پیچ۔ معمولی چیز۔ پا از جا
توین کرنا۔ لہ کہ گنج۔
از گنج۔ کہ مردم۔ از مرد۔
درہا افگندن
کسی کو
بیکار چھوڑنا
ستیزندہ۔

لڑنے والا۔ شور۔
ہلاکت۔ عجز۔ گو۔ یعنی ہر
دیکھنے والے کو کہدے۔
دل۔ نگہبانوں کا قاعدہ
تھا کہ شب بھر کی نگرانی
کرنے کے بعد نقارہ بجا کر
پھر سوتے تھے۔ ایستی۔
تو کھڑا کیوں رہا مد کیوں
نہ کی۔ دمشق۔ شام کا
دارالسلطنت۔ کہ

حکایت

کہ یاراں فراموشس کردند عشق	چناں قحط سالی شد اندر دمشق
----------------------------	----------------------------

یاراں۔ پریشانی و بد حالی میں انسان سب کچھ بھول جاتا ہے۔

چناں آسماں بر زمین شد بخیل
 بخوشید سر چشمہ ہائے قدیم
 نبودے بجز آہ بیوہ ز نے
 چو درویش بے برگ دیدم درخت
 نہ بر کوہ سبزی نہ در باغ شمع
 در اں حال پیش آدم دوستے
 شکفت آدم کو قوی حال بود
 بدو گفتم اے یار پاکیزہ خوی
 بغرید بر من کہ عقلت کجاست
 نہ بینی کہ سختی بغایت رسید
 نہ بار اں ہی آید از آسماں،
 بدو گفتم آخر ترا باک نیست
 گرازی نیستی دیگرے شد ہلاک
 نگہ کرد درنجیدہ در من فقیہ
 کہ مردار چہ بر سا حلتست آفریق
 من از بسینوائی نیم روی زرد
 نخواہم کہ بپند خرد مندر ریش
 بجد اللہ ارچہ ز ریش لمینم
 منقص بود عیش اں تندرست

کہ لب تر نکردند زرع و خیل
 مانند آب جز آب چشم تیمم،
 اگر بر شدے دودے از روز نے
 قوی بازواں سست و در ماندہ سخت
 بلخ بوستاں خورد و مردم بلخ،
 از و ماندہ بر استخوان پوستے
 خداوند جاہ و زر و مال بود
 چہ در ماندگی پیشت آمد بگوی
 چو دانی و پرسی سوالت خطاست
 مشقت بحد نہایت رسید
 نہ بر میسر دود فریاد خواں
 کشد ز ہر جا نیکہ تریاک نیست
 ترا ہست بطراز طوفاں چہ با
 نگہ کردن عالم اندر سفیہ
 نیا ساید و دوستانش غریق
 غم بینوایاں دلم خستہ کرد
 نہ بر عضو مردم نہ بر عضو خویش
 چو ریشے بہ بنیم بلرز و تنم
 کہ باشد پہلوئے بیمار سست

رہا - بنودے - یعنی کسی
 گھر میں کھانا نہ پکاتا تھا کہ
 دھواں بلند ہو۔ البتہ
 آہوں کا دھواں۔۔۔
 تھا۔ درخت - یعنی درخت
 بھی درویش کی طرح
 بے برگ دیکھے۔ شمع
 شمع - بلخ - بلخ - پورے
 یعنی صرف ہڈی چمڑا رہ
 گیا تھا - شکفت - عجب
 غریب - ہنسنا۔
 غایت۔
 انتہا۔
 نہ بر - یعنی دعا
 قبول نہیں ہوتی ہے۔
 تریاک - زہر کی مشہور
 دوا۔ لہ ترا ہست۔
 تو مال دار ہے - سفیہ -
 بے وقوف - غریق - ڈوبا
 ہوا - بینوائی - بے سامانی
 نخواہم - یعنی یہ بات
 ناپسندیدہ ہے کہ عقلمند
 انسان اپنے یا دوسرے
 کے عضو پر زخم پسند کرے

ریش - زخم و زخمی - منقص - کٹا

سہ کام - خلق کیے - یعنی دوستوں میں سے کسی ایک کو اگر تو جیلانی نہ

بیچئے - دود - یعنی آہ - بغداد - باغ داد -

۳۶

چو بینم کہ درویش مسکین خورد
یکے را بزنداں بری دوستان
بگام اندرم لقمہ زہہست و درد
بجا ماندش عیش در بوستان

یعنی انصاف کا باغ -

نوشیرواں ہفتہ میں

ایک دن اس میں عام

مظلوموں کو باریابی بخشا

تھا - لہذا ترا خود - یعنی

تجھے صرف اپنا ہی غم

تھا - سرایت - سرائے

تو - معدہ تنگ کردن

کھلنے سے بھر لینا - بتہ

سنگ - بھوک کی

وجہ سے -

خون -

یعنی خون

دل - رنجور -

رنجیدہ - اور علامت

فاعل ہے جیسے مزدور -

دستور - گنجور - رنجور

دار - مثل بیمار - تنگدل

نرم دل - لہذا از پسند -

یعنی پیچھے رہ گئے ہیں -

خارکش - لکڑہارا -

کس - مرد معقول -

بسنده - کافی - اگر خار

کاری - اگر تو نے کلٹے

بوتے ہیں - سمن - ماوراء النہر میں ایک خاص پھول ہے - ندروی - تونہ کلٹے گا - روستائی - دیہاتی -

حکایت

شبے دودِ خلق آتشے بر فروخت
یکے شکر گفت اندراں خاک خورد
شہنازیدم کہ بغداد نیچے بسوخت
کہ دکان مارا گزندے نبود
ترا خود غم خویشتن بود و بس
و گرچہ سرایت بود بر کنار
چو بیند کساں بر شکم بستہ سنگ
چو بیند کہ درویش خوں میخورد
کہ می پچد از غصہ رنجور وار
نخسید کہ و اما ندگاں از پسند
چو بیند در گل خارکش
ز گفتار سعدیش حرفے بس ست
اگر خار کاری سمن ندروی

گفتار

خبر داری از خسروانِ عجم
نہ آں شوکت و پادشائی بماند
کہ گردند بر زیر دستاں ستم
نہ آں ظلم بر روستائی بماند

بوتے ہیں - سمن - ماوراء النہر میں ایک خاص پھول ہے - ندروی - تونہ کلٹے گا - روستائی - دیہاتی -

خطابیں کہ بردستِ ظالم برفت
 خنک روزِ محشر تن دادگر
 بقومے کہ نیکی پسند و خداے
 چو خواهد کہ ویراں شود عالی
 سگالند از نیکمرداں حذر
 بزرگی از ودان و منت شناس
 نہ خود خواندہ در کتابِ مجید
 اگر شکر کردی بریں ملک و مال
 و گر جو در پادشاهی کنسی
 حرامست بر پادشہ خواب خوش
 میازار عامی بیک خرد لہ
 چو پر خاش بیند و بیداد ازو
 بد انجام رفت و بداندیشہ کرد
 نہ خواہی کہ نفرس کنند از پست

جہاں ماند او با مظالم برفت
 کہ در سایہ عرش دار و مقرر
 دہد خسروے عادلِ نیک راے
 کند ملک در پنچہ ظالمے
 کہ خشمِ خدا نیست بیدادگر
 کہ ز اہل شود نعمت ناسپاس
 کہ در شکر نعمت شود بر مزید
 ہمالے و ملکہ رسی بی زوال
 پس از پادشاہی گدائی کنسی
 چو باشد ضعیف از قوی بارکش
 کہ سلطان شبانست و عامی گلہ
 شبان نیست گر گت فریاد ازو
 کہ بازیر دستاں جفا پیشہ کرد
 نکو باش تا بد نکوید کست

حکایت

شنیدم کہ در مرزے از باختر
 سپہدار و گردن کش و پلٹن
 پدید دورا سہگن مرد یافت

برادر دو بودند از یک پدر
 نکوروی و دانا و شمشیر زن
 طلبکارِ جولاں و ناورد یافت

خنک۔ حدیث میں ہے
 منصف بادشاہ قیامت
 کے دن خدا کے سایہ میں ہوگا
 بقومے جس قوم پر خدا
 کا کرم ہوتا ہے اس کے
 لئے اللہ تعالیٰ منصف
 بادشاہ مقدر فرمادیتے
 ہیں کہ خشمِ خدا۔ ظالم
 بادشاہ خدا کا قہر ہے۔
 اللہ یعنی نعمتِ خداوندی
 پر خدا کا شکر

کرو۔
 ورنہ
 نعمت زائل
 ہو جائے گی۔ نہ خود۔
 قرآن پاک میں ہے اگر
 تم شکر کرو گے ہم زیادہ
 دیں گے۔ چو باشد۔ یعنی
 قوی ضعیف پر ظلم کرے
 اور پادشاہ دادری
 نہ کر سکے۔ خرد لہ۔ رائی
 کا دانہ۔ اللہ شبان
 نیست۔ یعنی وہ بادشاہ
 نگہبان نہیں ہے بلکہ

دندانہ ہے۔ بد انجام۔ یعنی جو کوئی کمزوروں پر ظلم کرتا ہے اس کا برا انجام ہوتا ہے۔ از پست۔ یعنی تیرے مرنگے بعد۔ باختر۔ مغرب۔
 از یک پدر۔ یعنی حقیقی بھائی تھے۔ سپہدار۔ دارندہ سپاہ۔ شمشیر زن۔ بہادر۔ سہگن۔ ہولناک۔ ناورد۔ جنگ۔

لہ برفت۔ یعنی مرتے وقت قسمت۔ حصہ۔ نصیب۔ حصہ۔ کیں۔

۳۸ لکینہ۔ روزگارے شرد۔ یعنی چند روز جیا۔

بہر یک پسراں نصیبے بداد
بہ بیچار شمیر کیں برکشند
بجاں آفریں جان شیریں سپرد
وفاتش فرولبت دست عمل
کہ سجد و مر بود گنج و سپاہ
گرفتند ہر یک یکے راہ پیش
یکے ظلم تا مال گرد آورد
درم داد و تیمار درویش کرد
شب از بہر درویش شبخانہ ساخت
چناں کہ خلایق بہنگام عیش
چو شیر از در عہد بوبکر سعد
کہ شاخ امیدش برو مند باد
پسندیدہ پے بود و فرخندہ خوے
شناکوئے حق بامدادان و شام
کہ شہ داد گر بود درویش سیر
بگویم کہ خارے کہ برگ گلے
نہا دند سر بر خطش سرور راں
بیفزود بر مرد ہتھاں خسراج
بلا رنجت بر جان بیچارگان

برفت آں زمین را دو قسمت نہا
مبادا کہ بریکد کر سرکشند
پدر بعد از اں روزگارے شرد
اجل بگسلاندش طناب آمل
مقرر شد آں مملکت بردوشاہ
بحکم نظر در بہ افتادہ خویش
یکے عدل تا نام نیکو برد
یکے عاطفت سیرت خویش کرد
بنا کردوناں داد و شکر نواخت
خرائین تہی کرد و پر کرد جیش
بگردوں شدے بانگ شادی چور
خدیو خرد مند فرخ نہ ہاد
حکایت شنو کودک نامجوے
ملازم بدلدارے خاص و عام
دراں ملک قاروں برفتے دلیر
نیامد بر آیام او بردے
سر آمد بتا سید ملک از سراں
دگر خواست کافروں کند تخت و تاج
طمع کرد در مال بازارگان

اجل و وفات۔ موت۔
مر۔ حساب و عدد۔ حکم
نظر۔ ہر ایک نے اپنی
عقل کے مطابق ترقی کی
راہ اختیار کی۔ لہ
گرد آورد۔ جمع کرے۔
عاطفت۔ ہربانی۔
بنا کرد۔ تعمیر کی۔ شب
از بہر درویش۔ بہر
شب درویش۔۔
خلایق۔

پبلک۔
رعد۔
کرک۔

شخ امید۔ یعنی اولاد۔
لہ ملازم۔ پیوستہ۔
بامدادان۔ صبح۔ قاروں۔
یعنی مالدار بخیل۔ نیامد۔
یعنی اس کے دور حکومت
میں کسی دل کو کاٹنے
سے تو کیا برگ گل سے بھی
تکلیف نہیں پہنچی۔ سر آمد۔
غالب آگیا۔ سران۔
سرور۔ سر بر خط نہاوں۔

اطاعت کرنا۔ بازارگان۔ تاجر۔

نگویم کہ بدخواہ درویش بود
بامید بیتی نداد و نخورد
کہ تا جمع کرد آن زر از گریزی
شنیدند بازار گاناں خبر
بر بند از آنجا خرید و فروخت
چو قبالتش از دوستی سرتیافت
ستیز فلک یخ و بارش بکند
وفادری جوید چو پیمان گسخت
چو نیکی طمع دارد آن بے صفنا
چو بختش نگوں بود در کاف کن
چو گفتند نیکاں براں نیکرد
گمانش خطا بود و تدبیر مست

حقیقت کہ او دشمن خویش بود
خرد مسند داند کہ ناخوب کرد
پراگندہ شد لشکر از عاجزی
کہ ظلمت در بوم آل بے ہنر
زراعت نیامد رعیت بسوخت
بنا کام دشمن بر و دست یافت
سیم اسپ دشمن دیارش بکند
خراج از کہ خواهد چو دہقان گریخت
کہ باشد دعائے بدش در قفا،
نگردا پنچہ نیکاںش گفتند کن،
تو بر خور کہ بیداد گر بر نخورد
کہ در عدل بودا پنچہ در ظلم جست

حکایت

یکے بر سر شاخ و بن میبرید
بگفتا گر این مرد بد میکند
نصیحت نجاتست اگر بشنوی
کہ فردا بد اور برد خسروے
چو خواہی کہ فردا بوی ہترے

خداوند بہتیاں نگہ کر دو دید
نہ با من کہ بانفس خود میکند
ضعیفاں میفگن بکتف قوی
گدلے کہ پیشیت نیزد جوے
لکن دشمن خویشتن کہترے

یعنی کسی کمتر کو اپنا دشمن نہ بنا۔

رعایا تباہ ہو گئی۔ لہ
نا کام۔ ناچار۔ دست
یافت۔ غالب آ گیا۔
ستیز۔ جنگ۔ سیم اسپ۔
دشمن کے لشکر نے اس کا
ملک تاراج کر دیا۔ پیمان
عہد۔ کہ باشد۔ یعنی،
لوگوں کی بددعائیں اس
کلیچھا کر رہی تھیں۔ کاف
کن۔ کن سے مراد روز
ازل اور اس
کے کان
سے مراد
ابتداء روز
ازل ہے۔ نیک مرد۔
ظالم کو تعریضا کہا گیا ہے
کہ در عدل۔ جو اس کا
مقصد تھا وہ ظلم کی بجائے
عدل سے ہی حاصل ہو سکتا
تھا۔ لہ بر سر شاخ یعنی
نشستہ بود۔ بن۔ یعنی
شاخ کی جڑ۔ کہ۔ بلکہ۔
کتف۔ بازو۔ داور۔ خط
فردا۔ یعنی قیامت۔ کن۔

۱۵ آں گدا۔ یعنی کہتر۔ مکن۔ یعنی کمزور سے پنجہ نہ لڑاؤ۔ اور ایسا نہ کرو کہ

اگر وہ تمہارا پنجہ پھیر دے
تو تمہیں شرمندگی اٹھانی
پڑے۔ بردند۔ یعنی قیامت
میں ہی ان کا تخت و تاج
باقی رہے گا۔ جاہ۔ مرتبہ
ملک درویش۔ یعنی
تسلیم و رضا کی دولت۔
۱۶ سبکبار بلکا۔ تہید۔
یعنی فقیر کو تو صرف روٹی

کی فکر ہوتی ہے لیکن بادشاہ
کو تمام ملک

کی۔
۱۷ نان شام
شام کا کھانا۔

شام۔ ملک ہے۔ غم۔
یعنی رنج و خوشی آتی
ہیں اور ختم ہو جاتی ہیں
برگ۔ مرنیکے بعد ان کا
تصور ہی باقی نہیں رہتا

۱۸ اگر سر فرازی۔ یعنی
مرنیکے بعد شاہ و گدایں

کوئی امتیاز نہیں رہتا۔
۱۹ حبلہ۔ بغداد کا مشہور
دریا۔ کلابہ۔ یعنی بطور

خرق عادت کے کہا۔ فر۔ شان و شوکت۔ قہی۔ سرداری۔ سپہ۔ آسمان۔ نصرت۔ مدد خداوندی۔ بیازو۔ زعبازو۔

بگیر و بکس آں گدا و امنست
کہ گرفت گنندت شوی شرمسار
بیفتادن از دست افتادگان
بفرزانی تاج بردند و تخت
و گراست خواہی ز سعدی شنو

کہ چوں بگذرد بر تو این سلطنت
مکن پنجہ از ناتواناں، بدار
کہ رشتت در چشم آزادگان
بزرگان روشن دل نیک بخت
بدنبالہ راستاں کج مرو

صفت جمعیت اوقات درویش راضی

کہ این تراز ملک درویش نیست
حق اینست و صاحب دلاں بشنوند
تک ہم بقدر چہا نے خورد
چنان خوش بخسید کہ سلطان شام
برگ لیں دواز سر بدر میرود
چہ آں را کہ برگردن آمد خراج
و گرتنگدستی بزنداں درست
نیشاید از یکدگر شاں شناخت

مگو جائے از سلطنت بے نیست
سبکبار مردم سبکتر روند
تہیدست تشویش نمانے خورد
گدا را چو حاصل شود نان شام
غم و شادمانی بسر میرود
چہ آں را کہ بر سر نہاوند تاج
اگر سر فرازی بکیواں درست
دراں دم کا جل بر سر مرد و تاخت

حکایت

شنیدم کہ یکبار در حبلہ
کہ من فر فرماندی داشت
سپہم بدو کرد و نصرت وفاق

سخن گفت با عابدے کلام
بسر بر کلابہ ہی داشت
گرفتم بیازوئے دولت عراق

طمع کردہ بودم کہ کرمان خورم
بکن پنبہ غفلت از گوش ہوش

کہ ناگہ بخوردند کرمان سرم
کہ از مردگان پندت آید گوش

نصیحت در معنی نکوکاری و بدکاری و عاقبت آل

نکو کار مردم نباشد بدش
شر انگیز ہم در سر شر رود
اگر نفع کس در نہاد تو نیست
غلط گفتم ای یار شایسته خوی
چنین آدمی مردہ بہ تنگ را
نہ ہر آدمی زادہ از دہ است
بہ است از دوانسان صاحب خرد
چوانسان نداند بجز خورد و خواب
سوار نگوں بخت بی راہ رو
کسے دانہ نیکم روی نکاشت
نہ ہرگز شنیدیم در عمر خویش،

نور زد کسے بد کہ نیک آیدش
چو کژدم کہ با خانہ کست رود
چنین جوہر و سنگ خارا یکست
کہ نفعت سر آہن و سنگ روی
کہ بروے فضیلت بود سنگ را
کہ دوز آدمی زادہ بد بہ است
نہ انساں کہ در مردم افتد چو دود
کہ امش فضیلت بود برد و آب
پیادہ بر دوز و برستن گرو
کز و خرمین کام دل بر نداشت
کہ بد مرد را نیک کی آید بہ پیش

حکایت

گر گریزے بچاہے در افتادہ بود
بداندیش مردم بجز بد ندید
ہمہ شب ز فریاد و زاری نخت

کہ از ہول او شیر ز مادہ بود
بیفتاد و عاجز تر از خود ندید
یکے بر سرش کوفت سنگے و گفت

گر گریز یعنی پہوان۔ از ہول۔ اس کے ڈر سے ز شیر مادہ بنتا تھا۔ بیفتاد یعنی کنویں میں گر گیا۔

نیک کا انجام بد نہیں ہوتا۔ نور زد۔ نیک ہی کا مستحق نہیں۔ شر انگیز۔ یعنی شریر بچھو کی طرح اپنے گھریں نہیں ٹہرتا ہر دوسروں کو ستلنے کے لئے مارا مارا پھرتا ہے۔ جوہر یعنی طبیعت انسانی یکست۔ بے نفع آدمی پتھر ہے۔ غلط گفتم یعنی بے نفع آدمی پتھر سے بھی بدتر ہے۔ تانبہ۔ لہ تنگ را۔ عیب کی وجہ سے۔ دد۔ دندہ۔ کہ دد۔ بد آدمی سے دندہ بہتر ہے۔ در مردم افتد۔ انسانوں کو بھاڑے۔ دو آب۔ چوبلے۔ زو۔ زاد۔ گرو۔ سبقت۔ نہ ہرگز۔ یعنی برے انسان کا نیک انجام نہیں ہوتا ہے۔

سہ تو ہرگز۔ تو نے کبھی کسی کی مدد نہیں کی۔ فریادرس۔ مددگار۔ تخم نیکو۔ یعنی بدی کا بیج۔ لاجرم۔ لامحالہ۔ بڑ۔ پھل۔ کہ۔ کلام۔ مارا۔ ہم جیسے مظلوم۔ بسر۔ انجام کار۔ سہ نیک محضر۔ نیک خصلت۔

زشت نام۔ بدنام۔ دگر۔ یعنی مخلوق کی

۴۲

تو ہرگز سیدی بفریادرس
ہم تخم نیکو دے کاشتی
کہ برجان ریشیت ہند مر ہے
تو مارا، ہی چاہ کنندی براہ
دو کس چہ کنند از پئے خاص فر عام
یکے تا کند شہ راتازہ حلق
اگر بد کنی چشم نیکی مدار
نہ پندارم اسے در خزاں کشتہ جو
درخت زقوم ارجاں پروری
رطب ناورد چوب خرزہرہ بار

کہ مینخواہی امروز فریادرس
بہیں لاجرم برکہ برداشتی
کہ دلہا ز ریشیت بنالہ ہے
بسر لاجرم درفتادی بچاہ
یکے نیک محضر دگر زشت نام
دگر تا بگردن درافتند خلق
کہ ہرگز نیارد گز انگور بار
کہ گندم ستانی بوقت درو
مپندار ہرگز کز وہ خوری
چہ تخم افکنی برہاں چشم دار

تباہی کی کوشش کرتا
ہے۔ نیارد۔ یعنی جھاؤ
کے درخت پر انگور نہیں
لگتے۔ وقت درو کرنا
کا وقت۔ زقوم۔ تہور کا
درخت۔ بہ۔ ہی۔
رطب۔ تازہ کھجور۔
خرزہرہ۔ بیدستر کا
سادخت ہے۔ چہ تخم۔
یعنی جو تو نے بویا ہے اس

ہی کی توقع
رکھ۔
سہ
حجاج۔ ابن

حکایت

حکایت کنند از یکے نیکم رو
بسر ہنگ دیواں نگہ کرد تیز
چو حجت نماںد جفا جوئے را
بخندید و بگرست مرد خدای
چو دیدش کہ خندید و دیگر گریست
بگفتا ہمیں گریم از روزگار
ہم مخندم از لطف یزدان پاک
یکے گفتش اسے نامور شہر یار

کہ اکرام حجاج یوسف نکر و
کہ تطعش بسیند از ورکش بریز
پیر خاش در ہم کشد روئے را
عجب ماند سنگیں دل تیرہ رای
پرسیدیں خندہ و گریہ چسیت
کہ طفلان بیچارہ دارم چہار
کہ مظلوم رقم نہ ظالم بجاک
مکن دست ازیں پیر وہقاں بد

یوسف مشہور ظالم گور
ہے۔ نطع۔ چڑے کا
بستر چہریتا بچا دیا
جاتا تھا تاکہ مجرم اس پر
قتل کیا جا۔ چو حجت۔
ظالم لاجواب ہو کر
لڑائی پر آمادہ ہو جاتا
ہے۔ عجب ماند۔ حجاج
ہنسنے پر عجب میں پڑ گیا
دیگر گریست۔ ہنسناؤ

پھر رو دیا۔ بیچارہ۔ لاچار۔ کہ مظلوم۔ دنیا سے مظلوم جا رہا ہوں نہ کہ ظالم بن کر۔ دست بردار۔ معاف کر۔

کہ خلقے بد و تکیہ دارند و پشت
بزرگی و عفو و کرم پیشہ کن
مگر دشمن خاندان خودی
پندار و ولہا بدراغ تورش
نخفتست مظلوم از آہش ترس
ترسی کہ پاک اندونے شے
بسودا چناں بروے افشاند
نہ ایلیس بد کرد نیکی ندید
مدر پرودہ کس بہنگام جنگ
مزن بانگ بر شیر مرداں درشت
شنیدم کہ شنید و خوش برخت
بزرگے دراں فکر ت آں شرفخت
دستے پیش بر من سیاست زانند

روانیست خلقے بیکبار کشت
ز خردان اطفالش اندیشہ کن
کہ بر خاندانہا پسندی بدی
کہ روز پس آیدت خیر پیش
زدود دل صبح گاہش ترس
بر آرز سوز جگر یار لے
کہ حجاج را دست حجت بہ نسبت
بر پاک ناید ز تخم پلید
کہ باشد ترانیز در پردہ ننگ
چو با کودکاں بر نیانی بمشت
ز فرمان داور کہ داند گریخت
بجواب اندرون دیدرویش و رفت
عقوبت برو تا قیامت بماند

حکایت

یکے پسند میداد فرزند را
مکن جور بر خردگاں اے پسر
نیترسی اے کودک کم خرد
بخردی درم زور سرنجہ بود
بخوردم یکے مشت زور آوراں

نکو دار پسند خرد مسند را
کہ یک روزت افتد بزرگے بسر
کہ روزے پلنگیت بر ہم درد
دل زیر دستاں ز من رنجہ بود
نکروم دگر زور بر لاعتراں

کہ تیرے آخری دن تیرے
بے بہتری ہوگی۔ دود
دل۔ یعنی آخری شب کی
بد دعائیں۔ لے یا رہے۔
یعنی وہ یارب کہہ کر بد دعا
دے۔ حجاج۔ کے معنی بہت
زیادہ دلیلیں بیان کرنے
والے کے بھی ہیں۔ نہ آئیں
یعنی شیطان کو بدی کا بد
نتیجہ دیکھنا پڑا۔ بر۔ بھل۔

مدر۔ یعنی آنکہ
بر خود نہ
پسندی
بر دیگران پسند
مزن۔ یعنی جبکہ تجھ میں بچوں
کے مقابلہ کی طاقت نہیں
ہے تو پہلوانوں سے نہ بھڑ

ز فرمان۔ تقدیر خداوندی
سے فرار ممکن نہیں ہے۔
گفت۔ یعنی درویش لے
دستے۔ یعنی مجھے تو چند منٹ
کی تکلیف اٹھانی پڑی۔
لیکن حجاج کو ابدی عذاب
ہوگا۔ نکو دار۔ یعنی عقلمند

کا کہا مانو۔ کہ یک روز۔ یعنی تجھے بھی کسی بڑے سے سابقہ پڑتا ہے۔ بر ہم درد۔ چار ڈالیکا۔ درم۔ مجھ میں۔ زیر دستاں۔ مکر دور۔ یکے۔ ایک بار۔ لاغراں۔ مکر دور۔

گفتار

حرامست بر چشم سالار قوم
بترس از زبردستی روزگار
چو داروئے مثلخت دروغ مرص

الاتا لعفلت نخسی کہ نوم
غم زبردستان بخور زینہار
نصیحت کہ خالی بود از غرض

حکایت دریں معنی

کہ بیماری رشتہ کردین چو دوک
کہ میسر در کتریناں حسد
چو ضعف آمد از بیدقے کترست
کہ عمر خداوند جاوید باد
کہ از پار سایاں چنوتے کمست
کہ مقصود حاصل نشد در نفس
کہ رحمت رسد ز آسماں بر زمین
بخواندند سپیر مبارک قدم
کہ در رشتہ چوں سوزم پائے بند
بہ تندی بر آورد بانگ درشت
بخشای و بخشایش حق نگر
اسیرانِ مظلوم در چاہ و بند
کجا بینی از دولت آسایش

یکے را حکایت کشند از بلوک
چنانش در انداخت ضعفِ جسد
کہ شاہ ارچہ بر عرصہ نام آورست
ندیے زمین ملک بوسہ داد
دریں شہر مردے مبارک دست
نبردند پیشش قہات کس
بخواں تا بخواند دعائے بریں
بفرمود تا مہترانِ خدم
بگفتا دعائی کن اے ہوشمند
شنید این سخن پیر خم بودہ پشت
کہ حق مہربانست بر دادگر
دعائے منت کے شود سودمند
تو نا کردہ بر خلق بخشایشے

۱۰ نوم - نیند - سالار
زینہار اور زینہار کا لکھنا
۶ - دفع مرض - یعنی مرض
کو دور کرنے والی - رشتہ
ایک قسم کا پھوڑا ہے -
جس میں سوت کے سے ریشے
پیدا ہوتے ہیں - دوک
تکلا - جسد - جسم - کتریناں
یعنی کمزور صحت والے -
۱۰ شاہ - یعنی شاہ شطرنج

عرصہ - یعنی
بساط
شطرنج
بیدق -
شطرنج کا پیادہ - مبارک
دم - مستجاب الدعوات
قہات - مشکل کام -
نفس - سانس بریں
یعنی مرض - کہ در رشتہ -
یعنی میں اس رشتہ سیاری
کا اس قدر پابند ہو گیا
ہوں جیسا کہ سونے کا
کی - خم بودہ پشت - مگر جھکا
دادگر - منصف -

بیادیت عذرِ خطا خواستن
 کجا دست گیر دعائے ویت
 شنید این سخن شهریارِ عجم
 برنجید بس بادلِ خویش گفت
 بفرمود تا هر که در بند بود
 جہاں دیدہ بعد از دو رکعت نماز
 کہ اے بر فرزند آسمان
 ولی پچناں بر دعا داشت دست
 تو گفتی ز شادی بخوابد پرید
 بفرمود و گنجینه گوهرش
 حق از بہر باطل نشاید ہفت
 مرو با سر رشته بار دیگر
 چو بارے فتادی نگہ دار پای
 ز سعدی شنو کیس سخن راستست

پس از شیخ صالح دعا خواستن
 دعاتے ستمدیدگاں در نیت
 ز خشم و خجالت بر آمد بہم
 چہ رنجِ حقست این کہ درویش گفت
 بفرمائش آزاد کردند زود
 بد اور بر آورد دست نیاز
 بجنکش گرفت بصلاحت باں
 کہ رنجور افتادہ بر پائے جست
 چو طاؤس چوں رشتہ در پانڈید
 نشانند در پای وزیر سرش
 از اں جملہ دامن بیفشانند و گفت
 مبادا کہ دیگر کند رشتہ سر
 کہ یکبار دیگر بلغتہ زوز جای
 نہ ہر بارے افتادہ برخاستست

گفتار

جہاں اے پسر ملک جاوید نیست
 نہ بر باد رفتے سحر گاہ و شام
 باخر ندیدی کہ بر باد رفت

ز دنیا و فاداری امید نیست
 سریر سلیمان علیہ السلام
 خاک آنکہ بادانش و داد رفت

بر باد رفتے۔ ہوا میں اڑتا تھا۔ بر باد رفت۔ تباہ ہو گیا

بیادیت۔ اگر یہ نسخہ مانا جائے تو دال کے اخفام کے ساتھ تاکو ضرورت

کی وجہ سے زبرد پر ہاجلتے
 ورنہ بیادیت کا نسخہ
 درست ہے۔ عذرِ خطا۔
 گناہوں سے توبہ۔ صالح۔
 نیک۔ و سے یعنی صلح۔
 پے پیچھے۔ نجالت۔ شرمندگی
 ہم۔ غم۔ چہ رنج۔ میرے
 رنج کا کیا موقع ہے۔
 جہاں دیدہ۔ یعنی شیخ۔
 لہ بر فرزند۔ بلند کرنے والا
 پچھوڑے۔

۱۰

تو گفتی۔
 رنجور۔ یعنی
 مرصع بادشاہ۔ تو گفتی۔
 یعنی بادشاہ صحت کی خوشی
 میں طاؤس کی طرح رقص
 کرنے لگا۔ با سر رشته۔
 یعنی ظلم نہ کر۔ رشتہ سر۔
 یعنی دوبارہ پھوڑا پیدا
 ہو جا۔ لہ لغز۔ پھلے
 نہ بارے۔ ہر بار گر کر
 سنبھلنا ضروری نہیں
 ہے۔ جاوید۔ ہمیشہ۔

لے گئے دولت ربود۔ بازی لے گیا۔ گرد۔ جمع۔ اجل۔ بزرگ۔

اجل۔ موت۔ چوخور۔ یعنی جب سورج چلتا ہے

کسے زیریں میاں گئے دولت ربود
بکار آمد آنها کہ برداشتند
کہ در بند آسایش خلق بود
نہ گرد آوریدند و بگذاشتند

زرد پڑ جاتا ہے تو دن
کا کوئی حصہ باقی نہیں رہتا
بجز ملک۔ یعنی خدائی
حکومت باقی رہنے والی
ہے زیر لب۔ آہستہ۔
لے عزیز۔ شاہ مصر کا
لقب تھا۔ حاصل۔
انجام کار۔ بر۔ پھل۔
دریں کوش یعنی بخشش
کرنے میں۔ با تو ماند۔

حکایت

شنیدم کہ در مصر میر اجل
جمالش برفت از رخ و نفروز
گزیدند فرز انکاں دست فوت
ہمہ تخت و ملکہ پذیرد زوال
چو نزدیک شد روز عمرش شب
کہ در مصر چوں من عزیزے نبود
جہاں گرد گردم خوردم برش
پسندیدہ رائے کہ بخشید و خورد
دریں کوش تا با تو ماند مقیم
کنڈ خواجہ بر بستر جاں گداز
دراں دم ترا میںہ امید بہت
کہ دستے بچود و کرم کن دراز
کنونت کہ دستت خارے بکن
بتابد بے ماہ و پرویں و ہور

یعنی جو تو
دوسروں
کو دیدیگا
وہ تیرے ساتھ
جائیگا۔ اور جو تیرے
پاس ہے وہ رہ جائیگا۔
کنڈ خواجہ۔ نزع کے وقت
انسان کبھی ایک ہاتھ
دراز کرتا ہے دوسرے
کو بیٹھا ہے سعدی نے
اس کی یہ تشریح فرمائی
کہ گویا ہاتھ دراز کرنا لوگوں
کو سخاوت کی دعوت
ہے اور ہاتھ سمیٹنا گویا

حکایت

قزل ارسلان قلعہ سخت داسر
کہ گردن بالوند بر میفراشت

ظلم و ستم سے ہاتھ کھینچنے کا اشارہ ہے۔ لے بستر جاں گداز۔ بستر مرگ۔ کہ۔ یعنی چونکہ دہشت نے زبان بند کی ہے۔ خارے بکن۔ یعنی کسی کی تکلیف دور کر دے۔ بتابد۔ یعنی یہ نظام کائنات تو باقی رہیگا اور تیرے لئے قبر سے سر اٹھانیکا موقع بھی نہ رہیگا۔ قزل ارسلان۔ مشہور سلجوقی بادشاہ۔ الوند۔ ہمدان کا مشہور پہاڑ۔

نہ اندیشہ از کس نہ حاجت بیج
چنان نادراقتاد در روضۃ
شنیدم کہ مردے مبارک حضور
حقائق شناسے جہانگیر
بجندید کیں قلعہ حرم است
نہ بیش از تو گردن کشاں داشتند
نہ بعد از تو شاہان دیگر برند
زدوران و ملک پدر یاد کن
چنان روزگارش بکنجے نشاند
چونو میدماند از ہمہ چیز و کس
بر مرد ہشیار دنیا خس است

چوز لعت عروساں رہش پیچ پیچ
کہ بر لاجوردی طبق بیضہ
بنزدیک شاہ آمد از راہ دور
بہر مندے آفاق گردیدہ
ولیکن نہ پندارمش محکم ست
دے چند بودند و بگذاشتند
درخت امید ترا بر خوردند
دل از بند اندیشہ آزاد کن
کہ بر یک پیشرش تصرف نماید
امیدش بفضل خدا ماند و بس
کہ ہر مدتے جلتے دیگر کس است

جس کی صحبت با برکت
ہو۔ حقائق شناس۔
صاحب باطن۔ جہانگیر
تجربہ کار۔ حرم۔ مبارک
محکم مضبوط۔ سطح
گردن کشاں۔ یعنی بادشاہ
دم۔ سانس۔ برزند۔
یعنی تیرے بعد اس میں
دوسرے رہیں گے۔
بر۔ پھل۔ اندیشہ یعنی
وحش۔ کج۔

گوشہ۔
پشیز۔
پیسہ۔ بر۔

نزدیک جس۔ یعنی
گھاس پھوس۔ ہر مدتے
ہر زمانہ۔ جلتے۔ یعنی
وہی دنیا۔ گھے شوریدہ۔
دیوانہ۔ کسری۔ خسرو۔

جم۔ جمشید۔ اگر۔ یعنی
تیرا وہی ہے جو تو اس میں
تے خرچ کرے۔ ابرسلا۔
اب۔ یعنی بزرگ۔ اور
ارسلان شیرست یہ

شاہ نشین۔ دیدش۔

حکایت

بکسری کہ اے وارث ملک جم
ترا چوں میسر شدے تاج و تخت
ماند مگر آنچه بخشش بری،

چنین گفت شوریدہ در عجم
اگر ملک برجم بماندے و بخت
اگر گنج قاروں بدست آوری

حکایت

پسر تاج شاہی بسر بر نہاد
نہ جلتے نشستن نہ آماجگاہ
چو دیدش پسر روز دیگر سوار

چو ابر سلاں جاں بجاں بخش داد
تربت سپردندش از تاج و گاہ
چنین گفت دیوانہ بہوشیار

ایک سلجوقی بادشاہ کا لقب تھا۔ بسر بر نہاد۔ یعنی جشن تاج پوشی منایا۔ گاہ۔ تخت شاہی۔ آماجگاہ۔ شاہ نشین۔ دیدش۔

یعنی فقیر نے شہزادہ کو دیکھا۔

۱۰ ہے ملک دوران سرد نشیب
چنین است گردیدن روزگار
چو دیرینہ روزے سر آورد عہد
منہ بر جہاں دل کہ بیگانہ است
نہ لائق بود عیش باد لبرے
نکوئی کن امسال چون وہ تراست

پدر رفت و پائے پسر در رکیب
سبک میر بد عہد نا پاندار
جواں دولتے سر بر آرزو عہد
چو منظر کہ ہر روز در خانہ است
کہ ہر بادادش بود شوہرے
کہ سال دیگر دیکرے وہ خداست

بادشاہی کا زمانہ۔ عہد۔
گوارہ۔ مطرب۔ گویا
جو کسی ایک گھر کا پابند
نہیں ہوتا ہے۔ باداد۔
صبح۔ وہ۔ یعنی ملک۔
جفا پیشہ۔ ظالم۔ غور۔
ملک ہے۔ روستائی۔
دیہاتی علف۔ چارہ۔
روزے دو۔ دو ایک
روز۔ منعم۔ صاحب
نعمت۔ سفلہ۔

حکایت

بزرگے جفا پیشہ تا حد غور
خراں زیر بار گراں بے علف
چو منعم کند سفلہ را روزگار
چو بام بلندش بود خود پرست
شنیدم کہ بارے بعزم شکار
پیالے بدنبال صیدے براند
بہ تنہا ندانست روی ور ہے
خرے دید پوسندہ کارگر
یکے مرد کرد استخوانے بدست
شہنشاہ بر آشفت و گفت ایچوای
چو زور آوری خود نمائی کن
پندش نیامد فرمایہ قول

گرفتے خر روستائی بزور
بروزے دو مسکین شدئے تلف
نہد بر دل تنگ درویش بار
کند بول و خاشاک بر بام لپت
بروں رفت بیدا گر شہر یار
شبش در گرفت از چشم دور ماند
بینداخت ناکام شب دروہے
توانا وزور آورو بار پر۔۔۔
چناں میزدش کا استخوان می شکست
ز حد رفت جورت بریں بیزباں
بر افتادہ زور آزمائی مکن
یکے بانگ بر پادشاہ ز وہول

کینہ۔
چو بام۔
یعنی اگر کسی
خود پرست کے مکان
کی چھت اونچی ہوتی ہو
تو وہ پڑوسیوں کی
پنچی چھت کو خراب کرتا
ہے۔ عزم۔ ارادہ۔
شہر یار۔ بادشاہ۔
صید۔ شکار۔ چشم۔ نوک۔
چاکر۔ دوست۔ وہ۔
گافل۔ پوشندہ۔ تیز رفتا
کارگر۔ بارکش۔ کرد۔

ایک قوم ہے جو ظلم۔ زور آور۔ طاقتور۔ افتادہ۔ کمزور۔ فرمایہ قول۔ کمزور بات۔ ہول۔ خوفناک۔

گرفتم نہ بیہودہ اینکار پیش
 بسا کس کہ پیش تو معذوریست
 تلک را درشت آماز وے خطا
 کہ پندارم از عقل بیگانہ
 بخندید کالے ترک نادان خموش
 نہ دیوانہ خواند کس اورانہ مست
 جہاں جوی گفت اے ستمگاہ مرد
 در او بحر مردے جفا پیش بود
 جزائر ز کردار او پر خروش
 پس آں راز بہر مصلح شکست
 شکستہ متاعے کہ در جزیرتست
 بخندید بہقان روشن ضمیر
 نہ از جہلمی بشکنم پائے خر
 خراین چایکہ لنگ و شمارکش
 تو اوں را نگوئی کہ کشتی گرفت
 نفور جہاں ملک و دولت کہ راند
 ستمگر جفا بر تن خویش کرد
 کہ فردا در اوں محفل نام و ننگ
 نہد بار او را بر گردنش

گناہ۔ نیارد سر۔ سر نہ اٹھا سکیگا۔

برو چوں ندانی پس کار خویش
 چو دایمی از مصلحت دور نیست
 بگفتا بیا تا چہ بینی صواب
 نہ مستی ہمانا کہ دیوانہ
 مگر حال حضرت نیاید بگوش
 چرا کشتے ناتواناں شکست
 چہ دانی کہ خضر آں برائے چہ کرد
 کہ دلہا ازو بحر اندیشہ بود
 جہلمے زوشتش چو دریا بخوش
 کہ سالار ظالم نگیرد بدست
 از اوں بہ کہ در دست دشمن در
 کہ پس حق بدست نیست آ امیر
 کہ از جور سلطان بپدا دگر
 از اوں بہ کہ پیش ملک بارکش
 کہ چوں تا ابد نام زشتی گرفت
 کہ شنت برا و تا قیامت بماند
 نہ بر زیر دستاں درویش کرد
 بگیرد گریباں در شیش بچنگ
 نیارد سر از عار بر گردنش

مصلحت سے ہوگا اور
 وہ اس میں مجرم نہ ہوگا۔
 صواب۔ درست۔

ہمانا۔ گویا۔ اے ترک۔

یعنی الہرسلان۔ لہ مگر۔

یعنی تو نے شاید خضر علیہ

السلام کا حال نہیں سنا

ہے۔ جہاں جوی۔ بادشاہ

جفا پیشہ۔ ظالم۔ جزائر

جزیرے۔ خروش۔ آہ

نفاں۔ کہ سالار

مصلحت

کابیان

ہے۔ متاع۔

سامان۔ جز۔ حفاظت۔

ضمیر۔ دل۔ لہ جہلم

نادانی۔ جور۔ ظلم۔ تیمار

غم۔ زشتی۔ برائی۔

نفور۔ تھوک۔ شنت۔

برائی۔ ستمگر۔ یعنی ظالم

حقیقتاً اپنے اوپر ظلم کرتا

ہے۔ محفل نام و ننگ۔

قیامت۔ جنگ۔ جنگل۔

اوزار۔ وزیر کی جمع بمعنی

سہ گرفتارم۔ میں مان لیتا ہوں۔ کشد۔ یعنی وہ ظالم۔ بد اختر۔ بد نصیب۔ کہ در را حتش۔ جو دوسرے کو ستا کر آرام اٹھائے۔ تنعم۔ عیش و آرام۔ اگر برینہ خیزد۔ یعنی مرجلتے۔ کہ خسپند۔ یہ مردہ دل کی صفت ہے۔ دوسرے پر بند۔ یعنی اس حالت

۵۰

در اں روز بار خراں چوں کشد
 کہ در را حتش رنج دیگر گسست
 کہ شادیش در رنج مردم بود
 کہ خسپند از مردم از رده دل
 بہ بست اسپ سپر بر کز زین نجفت
 ز سودا و اندیشہ خواہش نبرد
 پریشانے شب فراموش کرد
 سحر کہ پئے اسپ بشناختند
 پیادہ دویدند کسر سپاہ
 چو دریاشد از موج لشکر زین
 بخوردند و مجلس بیار استند
 زدہقان دوشینہ یاد آمدش
 بخواری فگندند در پائے تخت
 ندانست بچارہ روئے گریز
 بگفت انجہ گردید در خاطرش
 قلم راز بانہش رواں تر بود
 بنا با کے او تیر تر کش بر بخت
 شب گوردردہ مجالست نجفت
 ہمہ عالم آوازہ جور تست

گرفتارم کہ خرابارش اکتوں کشد
 کہ انصاف پرسی بد اختر گسست
 ہمیں بخروزش تنعم بود
 اگر برنجیزد بہ آن مردہ دل
 شہ این جملہ بشنید و چیزے نگفت
 ہمہ شب ز بیداری اختر شمر د
 چو آواز مرغ سحر گوشش کرد
 سواراں ہمہ شب یزک تاختند
 براں عرصہ بر اسپ دیدند و شا
 بخدمت نہادند سر بر زمین
 بزرگاں نشستند و خواں خواستند
 چو شور طرب در نہاد آمدش
 بفرمود و جستند و بستند سخت
 سپہ دل بر آہ سخت شمشیر تیز
 شمر د آں دم از زندگی آخرش
 نہ بینی کہ چوں کار دبر سر بود
 چو دانست کہ خصم نتوان گریخت
 سہر نا میدی بر آورد و گفت
 زنا ہر بانی کہ در دور تست

میں لیٹ گیا۔ خواہش
 نبرد۔ نیند نہ آئی۔ یزک
 تاختند۔ ڈھونڈتے
 رہے۔ عرصہ۔ میدان۔
 یکسر۔ سب۔ بخدمت
 یعنی آداب شاہی بجائے
 خواں خواستند۔ یعنی
 ناشتہ کا دسترخوان
 بچھوایا۔ شور طرب۔
 خوشی کی زیادتی۔ سہ
 بفرمود۔

بادشاہ
 نے حکم
 دیا۔ فگندند

یعنی اس دیہائی کو۔
 سپہ دل۔ جلاؤ۔
 روی۔ جانب۔ گریوید
 در خاطرش۔ جو اس
 کے دل میں آیا۔ نہ بینی
 یعنی قط لگانے سے قلم
 تیز چلنے لگتا ہے۔ او تیر
 یعنی دیہائی لڑائی پر
 آباد ہو گیا۔ شب گور
 یعنی قتل کی شب کو گھر

میں آرام سے نہیں سویا جاسکتا۔ زنا ہر بانی۔ یہ گفت کا مقولہ ہے۔ ہمہ عالم۔ تمام جہان میں۔ جور۔ ظلم۔

۱۵ نفیر۔ فریاد۔ کہ۔ بلکہ۔ زخلفے یعنی جبکہ صرف میں ہی نہیں بلکہ تمام انسان تجھے ظالم سمجھتے ہیں تو صرف مجھے مارنے سے کیا فائدہ
عجب یعنی مجھے اس پر تعجب ہے کہ صرف میری

۵۱

مالک۔ ۱۵ خست
دیدگاں تجھ نیند کیسے
آجاتی ہے۔ بدآں محض
رو برو تو ریف سے جبکہ
پیٹ پیچھے لوگ برا۔۔
کہیں انسان قابل تر
نہیں ہو سکتا۔ پس چرخ
یعنی پیٹ پیچھے۔ نفیر۔
نفرت۔ گرفت بگوش۔
یعنی بات سنی۔ طالع۔
نصیبہ۔ ہی۔

بہتری۔
بیاموزی۔
یعنی عالموں
کی صحبت سے تو انسان
کو عقل میسر آتی ہی ہے
جاہلوں کی عیب جوئی
سے بھی انسان بہت کچھ
سیکھتا ہے۔ ۱۵ زدن

یعنی انسان کو اپنی اصل
حقیقت دشمنوں کی بانی
ہی معلوم ہو سکتی ہے۔
دوست کو تو برائی بھی
اچھائی نظر آتی ہے۔

کہ خلق ز خلق یکے کشتہ گیر
بکش گرتوانی ہمہ خلق کشت
بالتصاف بیخ نکوشش بکن
نہ بیچارہ بیگنہ کشتن است
کہ نامت بہ نیکی رود در دیار
نخفتہ زد سنت ستم دیدگاں
کہ خلقش ستائند در بارگاہ
پس چرخہ نفس کناں مردوزن
ز سر متے غفلت آمد بہوش
دہی را بخشید و فرماں دہی
نہ چند آنکہ از جاہل عیب جوی
ہر آنچه از تو آید بچشمش نکوست
ملامت کناں دوستدار تواند
کہ یاران خوش طبع شیریں منش
وگر عاقلی یک اشارت بست

نہ من کروم از دست جورت نفیر
عجب کہ منت بردل آمد در
وگر سخت آمد نکوشش ز من
ترا چارہ از ظلم برگشتن است
چو بیداد کردی توقع مدار
ندام کہ چون خست دیدگاں
بداں کے ستودہ شود پادشاہ
چو سود آفریں بر سر انجمن
گرفت این سخن شاہ ظالم بگوش
دراں وہ کہ طالع نمودن ہی
بیاموزی از عالماں عقل و خوی
زدشمن شنو سیرت خود کہ دوست
ستایش سرایاں نہ یار تواند
تر شروبی بہتر کتد سر ز نش
ازیں بہ نصیحت نکوید کست

حکایت

یکے ماہ پیکر کسینزک خرید
بعقل خرد مند بازی کنے
سر انگشتہا کردہ عناب رنگ

چو دور خلافت باموں رسید
بچہر آفتابے بتن گلبنے
بخون عزیزاں فرورودہ جنگ

ستایش سرایاں یعنی خوشامدی لوگ۔ ملامت کناں یعنی میری بات پر نصیحت کرنے والے۔ شیریں منش جنگلی طبیعت میں نرمی ہے۔
وگر عاقلی یعنی عقلمند کے لئے اشارہ کافی ہے۔ دور۔ نوبت۔ ماموں۔ مشہور عباسی خلیفہ۔ بیکر۔ شکل و صورت۔ چہرہ۔ چہرہ۔ گلبن۔
پھولوں کی ڈالی۔ بعقل خرد یعنی عقلمند بھی اس کا دیوانہ ہو جائے۔ عزیزان۔ عاشقان۔

۱۵ برابر ہو۔ یعنی اس کی عابد فریب ابرو پر خضاب ایسا معلوم ہوتا تھا جیسا کہ آفتاب پر دھنک کمان خلوت۔ تنہائی۔ لعبت۔ کھلونا۔ چوہوزا۔ یعنی جس طرح اخروٹ کے دو ٹکڑے کر دئے جاتے

چو قوس قزح بود بر آفتاب
مگر تن در آغوش ماموں نداد
سرس خواست کردن چو جواد
ببند از وبامن مکن خفت و خیز
چہ خصلت زمن تا پسند آمدت
زبوتے دہانت برج اندم
بیکبار بوتے دہاں دمبدم
بشورید و بر خود پچید سخت
دوا کرد و خوشبوی چون غنچه شد
کہ این عیب من گفت یار من او
کہ گوید فلاں خار در راہ تست
جفائے تامست جور قوی
ہنزدانی از جاہلی عیب خویش
کسے را کہ سقمونیہ لائقست
شفا بایت داروئے تلخ نوش
بشہد عبادت بر آمیخت

بر ابروتے عابد فریش خضاب
شب خلوت آن لعبت حور زاد
گرفت آتش خشم دروے عظیم
بلقنا سر اینک بشمشیر تیز
بگفت از کہ بردل گزند آمدت
بگفت ارکشی و رشگانی سرم
کشد تیر پیکار و تیغ ستم
شنید این سخن سرور نیبخت
دلش گر چہ در حال ازور نخہ شد
پری چہرہ را ہنشین کرد و دوست
بنزد من آن کس نکو خواہ تست
بگراہ رفتن نکو مسیروی
ہر آنکہ کہ علیبت نکونید پیش
نگوشہد شیریں شکر فائقست
چہ خوش گفت یگر و دار و فروش
پر ویزن معرفت بخت

لیکن میرے ساتھ ہمیشہ
نہ کر گزند تکلیف۔
خصلت۔ عادت۔
۱۵ زبوتے۔ یعنی تیرے
منہ کی بدبو سے تکلیف
ہے۔ سرور۔ یعنی ماموں
بر خود پچید۔ غصہ ہوا
دوا کرد۔ یعنی اپنی گندہ
دہنی کا علاج کیا۔ پری
چہرہ۔ یعنی وہی لونڈی
نکو خواہ۔

خیر خواہ
نکو میرو
یعنی کسی
گم گشتہ راہ سے یہ
کہنا کہ تیرا راستہ ٹھیک
ہے۔ ۱۵ ہنزدانی۔
یعنی انسان اپنے عیب
کو ہنر سمجھنے لگتا ہے۔ نکو
یعنی جس انسان کو سقمونیہ
دوا یعنی ضروری ہے۔

حکایت

دل آزرده شد پادشاہے کبیر
ز گردن کشتی بروے آشفتم بود

شنیدم کہ از نیکم دے فقیر
مگر بر زبانش حقے رفتہ بود

اس کے سامنے شہد
اور شکر کی تعریفیں مٹا
نہیں۔ دار و فروش۔

یعنی واعظ۔ پرویزن۔ یعنی وہ تلخ دوا تجربہ کی چھلنی سے چھنی ہوئی اور عبادت کے شہد سے بیٹھی کی ہوئی ہو۔ کبیر۔ بڑا۔ مگر۔ شاید
حقے۔ کوئی نصیحت۔ گردن کشتی۔ تکر۔

۱۵ بارگاہ۔ دربار۔ ہفت۔ پوشیدگی۔ این سخن گفت۔ یعنی یہ بات کہنا۔ طاعت۔ عبادت۔ ساعت۔ گھڑی۔ خفیہ۔ پوشیدہ۔ باز۔ زیادہ ہے۔ ظن۔ یعنی اس کا یہ خیال۔ ۵۳ کہ تھوڑی دیر قید میں رہیگا غلط ہے۔ جس۔ قید۔ خسرو۔ بادشاہ۔

۱۵ کہ دنیا۔ یعنی دنیا کی عمر آخرت کے بالمقابل ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ہے۔ خزمی۔ خوشی۔ سربری۔ سر قلم کرے۔ عیال۔ بال بچے۔ بیک ہفتہ۔ یعنی تھوڑی دیر میں۔ پنچ روز۔ یعنی تھوڑی مدت۔ نہ پیش۔ یعنی کیا ایسا نہیں ہوا کہ تجھ سے پہلے لوگوں نے ظلم و ستم کر کے تجھ سے بھی زیادہ دولت جمع کی۔ ۱۳۔ تحسین۔ تعریف۔ گور۔ قبر۔ کیں۔ کہ اس یعنی رسم بدجاہی کرنے والا۔ نہ زیرش۔ یعنی اس کو بھی قبر کی مٹی دبا دیتی ہے۔ دلنگ روی۔ جس کے چہرہ پر رنج کے آثار ہوں۔ قفا۔ گدھی۔ ہراس۔

کہ زور آزمایست بازوئے شاہ مصارع نبود این سخن گفت گفت ز زندان تر رسم کہ یکسا عتست حکایت بگوش تلک باز رفت نداند کہ خواهد در راں جس مرد بگفتا بخسرو بگواسے غلام غم و خزمی پیش درویش نیست نہ گر سربری در دل آید غم مرا اگر عیالست و حراماں و رنج بیک ہفتہ باہم برابر شویم تن خوشتن را با آتش مسوز بہ بیداد کردن جہاں سوختند چو مردی نہ بر گور نفس کنند کہ گویند لعنت براں کیں نہاد نہ زیرش کند عاقبت خاک گور کہ بیروں کنندش زباں از قفا ازیں ہم کہ گفتی ندارم ہر اس کہ دامنم کہ ناگفتہ داند ہے گرم عاقبت خیر باشد چہ غم

بزنداں فرستادش از بارگاہ زیاراں یکے گفتش اندر ہفت رسانیدن امر حق طاعتست ہماں دم کہ در خفیہ لیں راز رفت بخندید کو ظن بہودہ برد غلامے بدرویش برداں پیام کہ دنیا ہمیں ساعتے پیش نیست نہ گردستگیری کنی خسرم ترا اگر سپاست و فرمان و گنج بدروازہ مرگ چوں در شویم منہ دل بریں دولت پنچ روز نہ پیش از تو پیش از تو اند و ختند چناں زی کہ ذکر ت تجھیں کنند نباید بر رسم بد آئیں نہاد و گر سر بر آید خداوند زور بفرمود دلنگ روی از جفا چنین گفت مرد حقائق شناس من از یزبانی ندارم غمے اگر بینوای برم و رسم

خون۔ داند۔ یعنی خدا۔ بینوای۔ فقروفاقہ۔

عروسی بود نوبت ماتم
 اگر ت نیک روزی بود خاتمت

حکایت

یکے مشت زن بخت روزی نداشت
 ز جور شکم گل کشیدے پشت
 مدام از پریشانی روزگار
 گہش جنگ با عالم خیرہ کش
 کہ از دیدن عیش شیرین خلق
 کہ از کار آشفتہ بگریستے
 کساں شہد نوشند مرغ و برہ
 گر انصاف پرسی نہ نیکوست این
 دریغ از فلک شیوہ ساختے
 مگر روزگارے ہو س راندے
 شنیدم کہ روزے زمینے بکافت
 بخاک اندر ش عقد بگسیختے
 دہاں بیزباں پند میگفت و راز
 نہ اینست حال دہن زیر گل
 غم از گردش روزگاراں مدار
 ہماں لحظہ کیں خاطرش روی دا
 کہ اے نفس بے رای و تدبیر و ہش

نہ اسباب شامش ہیانہ چاشت
 کہ روزی محالست خوردن
 دلش محنت آلود تن سوگوار
 کہ از بخت شوریدہ رویش ترش
 فرودیشدے آب تلخش بخلق
 کہ کس دید ازین صعب تر زیستے
 مراروتے ناں می نہ بیند ترہ
 برینہ من و گریہ را پوستین
 کہ گنجے بدست من انداختے
 ز خود گرد محنت بیفشاندے
 عظام ز نخدان بوسیدہ یافت
 گہر ہاتے دندان فرورختے
 کہ اے خواجہ با میرادے بساز
 شکر خوردہ انگار یا خون دل
 کہ جیبا بگرد بے روزگار
 غم از خاطرش رخت یکسو نہاد
 بکش بار تیمار و خود را مکش

گل کشیدے۔ یعنی مٹی
 ڈھوتا تھا۔ مشت۔ یعنی
 پہلوانی۔ مدام۔ ہمیشہ
 عالم۔ زمانہ۔ خیرہ۔ ضعیف
 شوریدہ۔ پریشان۔
 فرودیشدے۔ یعنی تلخ
 گھونٹ پیتا۔ صعب۔
 دشوار۔ ۲۔ برہ بگری
 کاپچہ۔ ترہ۔ ایک قسم
 کی سبزی ہے۔ گریہ را
 پوستین۔

بلی پر
 قدرت
 پوستین ہے۔

دریغ۔ کاش زمانہ کوئی
 ایسی تدبیر کردیتا کہ
 کوئی خزانہ مجھے ملجاتا۔
 بکافت۔ یعنی وہ پہلوان
 زمین کھود رہا تھا۔
 عظام۔ ہڈیاں۔ زرخدا۔
 ٹھوری۔ بوسیدہ۔
 ریزہ۔ ریزہ۔ عقد۔
 یعنی دانتوں کی لڑی
 بمراد محروم۔ ۳

نہ اینست۔ یعنی خواہ شکر خوردہ ہو یا خون دل پینے والا مٹی میں مگر سب یکساں حال ہے۔ خاطر۔ خیال۔ طبیعت۔ ہش۔ ہوش کا
 مخفف ہے۔ بکش۔ دل سے غم کا بوجھ نکالے۔

اگر بندہ بار بر سر برد
 در اں دم کہ حالش دگر گوں شود
 غم و شادمانی ماند و لیک
 کرم پائے دارد نہ دیہیم و تخت
 مکن تکبیر ملک و جاہ و چشم
 زرافشاں چو دنیا بخوای گدا

وگر سر باوج فلک بر برد
 بمرگ از سرش ہر دو بیرون شود
 جزائے عمل ماند و نام نیک
 بدہ کرتو ایں ماند اے نیک بخت
 کہ پیش از تو بود است مبعدا از تو ہم
 کہ سعدی در افشاں گرز زندا

باقی رہیگا کہ بخشش
 یعنی یہ دولت تیرا ساتھ
 نہ دے گی - زرافشاں -
 نصیحت کر - در - یعنی
 نصیحت کے موتی - جفا
 گستر - ظالم - فرماندہ
 حکومت در ایام -
 یعنی اس کے دور حکومت
 کے دن تا ایک تھے دیہیم

حکایت

حکایت کنند از جفا گسترے
 در ایام اور روز مردم چو شام
 ہم روز نیکاں از دور بلا
 گوہے بر شیخ اک روزگار
 کہ اے پیر دانای فرخندہ رای
 بگفتا در یخ آندم نام دوست
 کسے را کہ بینی ز حق بر کراں
 حقت گفتم اے خسرو نیک رای
 بر مرد ناداں نریم علوم
 چو دروے نگیرد عدو داند
 ترا عادت اے پادشہ حق روی
 نگیں نھلتے دارد اے نیک بخت

کہ فرماندہی داشت بر کشورے
 شب ازیم او خواب مردم حرام
 بشب دست پا کاں ازو بردعا
 زد دست ستمگر گسترند زار
 بگو ایں جواں را ترس از خدای
 کہ ہر کس نہ در خورد پیغام دست
 منہ باوے اے خواجہ حق در میاں
 تو اں گفت حق پیش مرد خدای
 کہ ضائع کنسم تخم در شوره بوم
 بر خجد بجان و بر بخا ندوم
 دل مرد حق گوی ازینجا قولیت
 کہ در موم گیرد نہ در سنگ سخت

خون - پا کاں - بزرگ
 دعا - دعائے
 بد - شیخ
 شریعت
 طریقت -
 حقیقت کا جامع انسان
 کہ آے - یعنی شیخ
 سے لوگوں نے جا کر عرض
 کیا - در خورد - لائق -
 کران - کنارہ - خواجہ
 یعنی ابو بکر شیخ سعدی کا
 مدوح خسرو - یعنی ابو بکر
 بر - سامنے - شوره بوم -
 شوریلی زمین - نگیرد -
 یعنی بات اثر نہ کرے -

مرد - یعنی سعدی - نگیں - یعنی نگینہ پر جو نقش ہوتا ہے اس کا اثر موم پر اترتا ہے نہ کہ پتھر پر -

۱۰۰ کہ حفظ - جملہ دعائیں ہے - ترا نیست - یعنی یہ خدا کا فضل ہے -

کہ تجھے کار خیر میں لگا رکھا ہے - معطل - بیکار - گوی - گیند وقت مجموع باد - اوقات پریشان نہوں پایہ - مرتبہ - مرفوع - بلند - رفتنت یعنی دشمن کے مقابلہ میں جانا - مستجاب - مقبول - مدار - خاطر تواضع - کارزار - لطائی - اندیشہ خوف - خشک -

برخبد کہ قزو دست فسن پاسباں کہ حفظ خدا پاسباں تو باد خداوند را فضل و من و سپاس نہ چوں دیگر انت معطل گذارنت و لے گوئے بخشش نہ ہر کس بر بند خدا در تو خوی بہشتی سر شرت قدم ثابت و پایہ مرفوع باد عبادت قبول و دعا مستجاب

عجب نیست گر ظالم از من بجا تو ہم پاسبانی بالانصاف و داد ترا نیست منت زروئے قیاس کہ در کار خیرت بخدمت برداشت ہمہ کس بمیدان کوشش در اند تو حاصل نہ کردی بکوشش بہشت دلت روشن و وقت مجموع باد حیانت خوش و رفتنت بر صواب

گفتار

گو کھرو - بوئس - چا پا لوسی - بوئس - یعنی ہاتھوں کو پوسہ دیکر کام نکال - ۳۳ رستم - اسفندیار کو زیر کرنے کی رسم جیسی تدبیر چاہیے - مراعت - نگہبانی - حذر کن - بچ - برابر و گرہ زدن - ناراضا ہونا - دوست - یعنی اس کا دوست بنجانا بہتر ہے -

مدار لے دشمن بہ از کارزار بہ نعمت بباید در رفتنہ بست بتقوید احساں زبانش بہ بند کہ احساں کند کند دندان تیز چو دستے نشاید گزیدن بوئس کہ اسفندیار شس نجست از کند پس اورا مراعت چناں کن کہ دو کہ از قطرہ سیلاب دیدم بسے کہ دشمن اگر چہ زبوں دوست بہ

ہی تا بر آید بتدبیر کار چو نتواں عدو را بقوت شکست گر اندیشہ داری ز دشمن گزند عدو را بجائے خشک زر بریز بتدبیر شاید جہاں خور دو بوئس بتدبیر رستم در آید بہ بست عدو را بفرصت تو اں کند پوئس حذر کن ز پیکار کمتر کسی مزن تا توانی برابر و گرہ

ہے۔ نہ دوست۔ بہادری نہیں ہے۔

لہ تازہ۔ یعنی تازہ دم۔ ریش۔ زخمی۔ سپاہ۔ لشکر۔ زخود بیشتر۔ جو تھکے سے زیادہ

کہ جنگ۔ از جنگ۔ خلاست۔ جب کوئی تدبیر نہ رہے تو لڑنا درست ہے

بود دشمنش تازہ و دوست ریش
مزن با سپاہ زخود بیشتر
و گرز و توانا تری در نبرد
اگر پیل زوری و گرش چنگ
چو دست از ہمہ چلتے در گست
اگر صلح خواهد عدو سر پیچ ،
کہ گروے بہ بند در کارزار
و راویاتے جنگ آورد در کار
تو ہم جنگ را باش چوں فتنہ خاست
چو با سفلہ کوئی بلطف و خوشی
چو دشمن در آمد بعجز از درت
چو ز بہار خواهد گرم پیش کن
زند بیری پیر کہن بر برگرد
در آزند بنیاد روئیں زبائے
بیندیش در قلب ہیجا مفر
چو بینی کہ لشکر ز ہم دست داد
اگر بر کناری بر فتن بکوشش
و گر خود ہزاری و دشمن دوست
شب تیرہ پنجہ سوار از کیں

کسے کش بود دشمن از دوست پیش
کہ نتوان زوانگشت با بیشتر
نہ مردیست بر ناتوان زور کرد
بزدیک من صلح بہتر کہ جنگ
خلاست بر دن بشمشیر دست
و گر جنگ جوید عنان بر پیچ ،
ترا قدر و ہیبت شود یک ہزار
خواہد بحشر از تو داور حساب
کہ بر کینہ و رہربانی خطاست
فزون گردد شش کبر و گردن کشتی
بدرکن ز دل کین و خشم از سرت
ببخشای و از لکرش اندیشہ کن
کہ کار از مودہ بود سال خورد
جواناں بہ شمشیر و پیراں برائے
چہ دانی کز آن کہ باشد ظفر
بہ تنہامدہ جان شیریں بباد
و گر در میاں لبس دشمن بپوش
چو شب شد در اقلیم دشمن نشت
چو پانصد بشوکت بدر زمین

سر پیچ۔ انکار نہ کر۔ عنان
بر پیچ۔ گھوڑے کی باگ
نہ موز بلکہ جنگ کر سہ
کارزار۔ جنگ۔ داور۔
خدا۔ جنگ را باش جنگ
کہ۔ لطف۔ مہربانی۔ سفلہ
کینہ۔ کبر۔ غور۔ بدرکن۔
کینہ دل سے نکال دے۔
خشم۔ غصہ۔ سہ ز بہار
خواہد۔ امن چاہے۔
لکر۔ چالاک۔
بر برگرد۔
مست پھر۔
روئیں۔ یعنی
مضبوط قلند۔ ہیجا جنگ
مفر۔ پھاؤ کی جگہ۔ ظفر۔
فتحمدی۔ ز ہم دست داد
متفرق ہو گیا۔ بباد دوان
بر باد کرنا۔ لبس دشمن
پوش۔ بھیس بدلے
دوست۔ دو سو۔ اقلیم۔
ملک۔ تیرہ۔ تاریک۔
چو پانصد۔ یعنی دو سو
کی پانچ سو کی سی ہیبت
ہوتی ہے۔

سخت پہلے۔ میان دو لشکر۔ یعنی جب تیرا بمقابل شکر ایک روز کی پوری منزل کر کے تیرے پاس پہنچا تو وہ درماندہ ہو گا تو۔۔۔
 راحت و آرام اٹھتے ہوئے فوراً اس پر ٹوٹ پڑتا۔ چودشمن۔ یعنی دشمن۔ ۵۸ کو شکست دیکر فوراً اس کا پیچھا نہ چھوڑو ورنہ

<p>وہ دوبارہ تیاری کر لیا ہے۔ لیکن خواہ مخواہ دشمن کے پیچھے اپنے مدعا سے دور جانا بھی مناسب نہیں ہے لہ ہو آئینی۔ ورنہ تجھے جنگ کے اس گردوغبار کا سامنا کرنا پڑ جائیگا۔ جو ابر کی طرح ہوگا۔ تیغ۔ ابر۔ تیرے چھوٹا نیزہ۔ تیغ۔ تلوار۔ دنیال پچھا۔ حلقہ۔ گھیرا۔ دلاور۔ بہادر۔ تہور۔ دلیری۔ بیاید۔ یعنی اس کا مرتبہ دلیری کی بقدر بڑھا۔ لہ یا جمع یعنی وہ لشکر جو تعداد میں قوم یا جمع مابوج کی برابر ہو۔۔۔ آسودگی۔ یعنی امن کا وقت۔ سختی۔ یعنی جنگ کا وقت۔ کنون۔ یعنی آسودگی کے وقت۔</p>	<p>چو خواہی بریدن لبشب را ہہا میان دو لشکر چو یک روزہ راند تو آسودہ بر شکر ماندہ زن چودشمن شکستی میفکن علم بسے در قفلے ہزیمت مراں ہوا بینی از گرد ہیجا چو میغ بدنبال غارت نراند سپاہ سپہ را نگہبانے شہر یار</p>	<p>حذر کن سخت از کمیں گاہہا سرخبتہ زور مندش ماند کہ ناداں ستم کرد بر خویشتن کہ بازش نیاید جراحات بہم، نباید کہ دورافتی از یاوراں بگیرند گردت بر وہین و تیغ کہ خالی بماند پس پشت شاہ بہ از جنگ در حلقہ کارزار</p>
--	--	---

گفتار

<p>دلاور کہ بارے تہور نمود کہ بار دگردل نہد بر ہلاک سپاہی در آسودگی خوش بدار کنوں دست مردان جنگی ہوس سپاہی کہ کارش نباشد برگ نواحی ملک از کف بدسگال ملک را بود بر عدو دست چیر بہائے سرخویشتن میخورد چو دارند گنج از سپاہی دریغ</p>	<p>بیاید بمقدارش اندر فرود ندارد ز پیکار یا جوج باک کہ در حالت سختی آید بکار نہ آنکہ کہ دشمن فرو کوفت کوس چرا دل ہند روز ہیجا برگ بلشکر نگہدار و لشکر بمسال چو لشکر دل آسودہ باشد و سیر نہ انصاف باشد کہ سختی برد دریغ آیدش دست بردن بر تیغ</p>	<p>دلاور کہ بارے تہور نمود کہ بار دگردل نہد بر ہلاک سپاہی در آسودگی خوش بدار کنوں دست مردان جنگی ہوس سپاہی کہ کارش نباشد برگ نواحی ملک از کف بدسگال ملک را بود بر عدو دست چیر بہائے سرخویشتن میخورد چو دارند گنج از سپاہی دریغ</p>
--	---	--

کوئس۔ نقارہ۔ برگ۔ ساز و سامان ہیجا۔ جنگ۔ نواحی۔ اطراف۔ نگہدار۔ یعنی اطراف ملک کو چیر۔ غلبہ۔ سیر۔ پیٹ بھرا۔
 بہای۔ قیمت۔ دریغ۔ ممنوع۔ دریغ۔ افسوس۔

چہ مروی کند در صف کارزار
چو دستش ہتی باشد و کارزار

گفتار

بہ پیکار دشمن دلیراں فرست
برائے جہاں دیدگاں کارکن
مترس از جوانان شمشیر زن
جوانان پیل افکن شیرگیر
خردمند باشد جہانگیر مرد
جوانان شایستہ و بخت ور
گرت مملکت باید آراستہ
سہ را مکن پیش و جز کسے
تا بد سگ صید روی از پلنگ
چو پروردہ باشد پرورد شکار
بکشتی و نچپیر و آماج و گوی
بگرا بہ پروردہ و عیش و ناز
دو مردش نشانند بر پشت زین
یکے را کہ دیدی تو در جنگ پشت
مخنت بہ از مرد شمشیر زن

ہزبر اں بناورد شیراں فرست
کہ صید آزمودست گرگ کہن
حذر کن ز پیران بسیار فن
ندانند داستانِ روباہ پیر
کہ بسیار گرم آزمودست و سرد
ز گفتار پیراں نہ بچند سرد
مدہ کار معظم بنو خاستہ
کہ در جنگہا بودہ باشد بسے
ز روبہ رمد شیر نادیدہ جنگ
ترسد چو پیش آیدش کارزار
دلاور شود مرد پر خاش جوی
بر نجد چو بسیند در جنگ باز
بودش زند کودکے بر زمین
بکش گر عدو در مصافش نکشت
کہ روز و غا سہرست با بد چوزن

حکایت

بر آئی بہ تدبیر کہ صید
آزمود۔ پُرانا بھیڑیا۔
شکار کا تجربہ رکھتا ہے
مترس شمشیر زن جوانوں
سے اس قدر نہ ڈرتا کہ
تجربہ کار بوڑھے سے۔
دستان۔ مکر و حیلہ۔
روباہ۔ لومڑی۔ سہ
جہانگیر۔ مرد عقلمند
ہوتا ہے۔ نہ بچند۔ یعنی
نیکخت نوجوان
بوڑھوں
کا کہنا
میں۔ نوحا۔
یعنی نا تجربہ کار۔ سگ صید
شکاری کتا۔ روبہ۔ لومڑی
پروردہ باشد شکار
یعنی شکار کھیلنے کا عادی
ہو۔ نچپیر۔ شکار۔ آماج
نشانہ بازی کا دمدمہ۔
گرا بہ۔ حمام۔ دو مرد
دو آدمیوں کا سہارا
لے کر وہ گھوڑے پر بیٹھا
اس کو ایک بچہ بھی زمین

پر رخ دیگا۔ مصاف۔ میدان جنگ۔ مخنت۔ بھیڑا۔ و غا۔ جنگ۔

لہ گرگین۔ مشہور ایرانی پہلوان قربان۔ کمان کا غلاف کیش۔ ترکش۔ آب۔ آبرو۔ نہ خود یعنی وہ صرف اپنی ہی نہیں بلکہ تمام بہادروں کی تباہی کا سبب بنتا ہے۔ تہور۔ دلیری۔ سفرہ۔ دسترخوان۔ ۶۰۔ ہجاء۔ جنگ۔ ۷۰۔ بجان۔ یعنی دلیری وہی

چو قربان پیکار بر لبست و کیش
مرو آب مردان جنگی مرز
نہ خود را کہ نام آوراں را بکشت
کہ آفتند در حلقہ کارزار
بکوشند در قلب ہجاء بجان
برادر بچنگال دشمن اسیر
ہر میت بجائے غنیمت شمار

چہ خوش گفت گرگین بفرزند خوش
اگر چوں زناں جست خواہی گریز
سوارے کہ بنمود در جنگ پشت
تہور نیاید مگر زان دو یار
دو مجلس وہم سفرہ وہم زباں
کہ تنگ آیدش رفتن از پیش تیر
چو بینی کہ یاراں نباشند یار

دو ساتھی دکھا سکتے ہیں جو متحد ہو کر جان کی بازی لگا دیں۔ اسیر یعنی اگر دشمن کا قیدی ہو جائے تو دوسرے کو بھلا گئے ہو عار محسوس ہوگی۔ ہنز۔ سپائی۔ کہتر نواز۔ غریب پرور۔ اہل بازو بہادر۔ زنام آوراں۔

گفتار

یکے اہل بازو دوم اہل راز
کہ دانا و شمشیر زن پرورند
بروگر بمسیرد ملوای دریغ
نہ مطرب کہ مردی نیاید زن
تو مدہوش ساقی و آواز جنگ
کہ دولت برقتش بازی زو نیست

دو تن پرورے شاہ کہتر نواز
زنام آوراں گوئے دولت برند
ہر آل کو قلم را نورزید و تیغ
قلم زن نگہدار و شمشیر زن
نہ مرد لیست دشمن در اسباب جنگ
بسا اہل دولت بازی نشست

اور عقلمندوں کی سرپرستی کرے گا۔ وہ سبے بازی لجا تیگا۔ ہر آن۔ جو قلم اور تلوار کا دھنی نہیں ہے اس کے مرنے پر افسوس نہ کرو۔ مطرب۔ گلنے بجانے

گفتار

در آوازہ صلح از ویش ترس
چو شب شد سپہ بر سر خفتہ راند

نگویم ز جنگ بدانیش ترس
بسا کس بروز آیت صلح خواند

والا۔ زن۔ یعنی مطرب نہ مرد لیست۔ یعنی دشمن جنگ کی تیاری میں لگا ہوا اور توڑنگ رلیوں میں یہ بڑی بے غیرتی ہے

بسا۔ یعنی کھیل کود کی بازی کے ساتھ سلطنت کو بھی ہار جاتا ہے۔ نگویم۔ دشمن سے صلح کے وقت بہت زیادہ ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ آیت صلح یعنی دن میں وصال صلح ہو جاتا ہے رات کو حملہ کر دیتا ہے۔

۱۵ مرد اوڑھان۔ مرد افکن۔ کہ بستر۔ سچوں پر عورتیں لٹتی ہیں۔ بخیمہ۔ بہادر خیمہ میں بھی ہتھیار رکھو لکر نہیں سوتا۔ بیاید۔ پوشیدہ طور پر جنگ کی تیاری رکھو۔ ورنہ جب دشمن پوشیدہ

کہ بستر بود خوا بگاہ زناں بر مہنہ نشید چو درخانہ زن کہ دشمن نہاں آورد تا ختن یزک سدر و نین لشکر گہست	زرہ پوش خسپند مرد اوڑھان بخیمہ دروں مرد شمشیر زن بیاید نہاں جنگ راستا ختن حذر کار مردان کار آگہست
---	--

گفتار

نہ فرزانگی باشد ایمن نشست شود دست کوتاہ ایساں دراز دگر را بر آورد، دستی دمار بشمشیر تدبیر خویش بریز کہ زندیاں شود پیرہن برنش تو بگذار شمشیر خود در غلاف بر آساید اندر میاں گوسپند تو بادوست بنشین آرام دل	میان دو بدخواہ کوتاہ دست کہ گر ہر دو با ہم سگالت دراز یکے را بہ نیش رنگ مشغول دا اگر دشمنے پیش گیر دستیز برود دوستی گیر بادمنش چو در لشکر دشمن افتد خلاف چو گیر گاں پسند بر ہم گزند چو دشمن بدن شود مشتغل
--	--

گفتار اندر ملاطفت دشمن از روعا قبت اندیشی

نگہدار نہاں رہ آشتی نہاں صلح جویند و پیدا مصاف کہ باشد کہ در پائیت افتد چو گوی	چو شمشیر پیکار برداشتی کہ لشکر کشوفان مغفرت گاف دل مرد میدان نہانی بجوی
--	---

جنگ ولی مرد میدان۔ یعنی مخالف لشکر کے بہادریوں کی خفیہ طور پر بجوئی کرتے رہو۔ ممکن ہے وہ تمہارے ہمنا بن جائیں۔

کم قوت۔ ایمن۔ بے خوف۔
ہر دو با ہم سگالت دراز۔
دونوں ملکر مشورہ کریں
گے۔ دست دراز شد
طاقت ور ہو جانا۔
یزک۔ بکر و حیلہ۔ دمار۔
ہلاکت۔ ستیز۔ جنگ۔
۱۵۔ برود۔ تدبیر کا بیان ہے
باد شمشیر۔ دشمن کے دشمن
سے دوستی کرے۔ تو
بگذار۔ یعنی
اپنی تلوار
میان میں
کر لو۔ تمہیں
لڑنے کی ضرورت نہ ہوگی
چو گرگان جب بھیرے
آپس میں لڑیں تو بکری
محفوظ ہو جاتی ہے ۱۵
مشتغل۔ مشغول۔
چو شمشیر۔ یعنی جنگ کے وقت
بھی صلح کے مشاقتی رہو۔
لشکر کشوف۔ دشمن کے
لشکر کی صفوں کو حیر دلنے
والا۔ مغفرت۔ خود۔ مصاف۔

سہ جنگ۔ جنگ۔ درنگ۔ تاخیر۔ نیمہ۔ یعنی تمہارا لشکر چنبر۔ دائرہ۔ چونکیش۔ اگر ہتھیار ڈالنے والے کے ساتھ چھاسلوک کرنا
 تو دوسرے مخالف بھی ہتھیار ڈال دیں گے۔ ورنہ آخر دم تک لڑتے رہیں گے۔ ۶۲۔ ۱۲ صدرہ۔ سو بار تیس۔ کروڑ
 بداندیش۔ یعنی دشمن کی

بکشتن برش کر دباید درنگ
 بماند گرفتار در چنبر سے
 نہ بینی دگر بندے خویش را
 کہ بر بندیاں زور مندی کند
 کہ خود بودہ باشد بہ بندی اسیر
 چونکیش بداری نہدی دیگر سے
 ازاں بہ کہ صدرہ شیخوں بری

چو سالارے از دشمن افتد جنگ
 کہ افتد گزین نیمہ ہم سرور سے
 و گزشتی این بندے ریش را
 نہ ترسد کہ دورانش بندی کند
 کسے بندیاں را بود دستگیر
 اگر سر نہد بر خطت سرور سے
 و گر خفیہ وہ دل بدست آوری

یٹھی باتوں پر پھر وہ
 نہ کرو۔ زہر شہد میں
 ملایا جاسکتا ہے۔ ۱۲
 کہ مردوستان۔ حزم و
 احتیاط کا تقاضہ ہے کہ
 ایک وقت دوست کو
 بھی دشمن تصور کرو۔
 بسوگند۔ مچھن قسموں
 اعتبار نہ کرو۔ خفیہ طور
 پر اس کے

گفتار اندر حذر کردن از دشمنی کہ در طاعت آید

ز تلبیس ایمن مشوز نہ ہار
 چو یاد آیدش ہر وہیوند خویش
 کہ ممکن بود زہر در انگبیں
 کہ مردوستان را بدشمن شمر د
 کہ بید ہمہ خلق را کیسہ بر
 و راتا توانی بخدمت مگیر
 ترا ہم نداند ز عذرش ہر اس
 نگہبان پنہاں برو بر گمار
 نہ بگسل کہ دیگر نہ بنیش باز
 بگیری بزندانیش سپار

گرت خویش دشمن شود دوستا
 کہ گرد و روش بکین تویش
 بداندیش را لفظ شیریں مبین
 کسے جان از آسیب دشمن برد
 نگہدار دآں شوخ در کیسہ در
 سپاہی کہ عاصی شود در امیر
 ندانست سالار خود را سپاس
 بسوگند و عہد استوارش مدا
 نو آموز را ریسماں کن دراز
 چو اقلیم دشمن بجنگ و حصار

احوال
 کی نگہبانی
 رکھو۔ نو آموز
 نئے ملازم کو ڈھیل تو
 دو۔ لیکن بالکل آزاد نہ
 چھوڑو۔ ورنہ ہاتھ سے
 نکل جائیگا۔ چو اقلیم۔
 یعنی مفتوح ملک کو
 اُس ملک کے قیدیوں
 کے سپرد کرو۔ اس لئے
 کہ اُن میں اور اس
 ملک کے بادشاہ
 میں لامحالہ مخالفت
 موجود ہوگی۔ تب ہی تو بادشاہ نے انہیں قید میں ڈال رکھا تھا۔

۱۰ بندہ قیدی۔ دندان بخوں بردن۔ مصیبت جھیلنا۔ بساماں ترازوے یعنی رعایا کے ساتھ اس سابق بادشاہ سے زیادہ بہتر سلوک کرو۔ کہ اگر یعنی وہ معزول بادشاہ اگر ملک

کہ بندی چو دندان بخوں در برد
چو بر کنندی از دست دشمن در آرد
کہ گریاز کو بد در کار زار۔۔۔
وگر شہریاں را رسانی گزند
مگودشمن تیغ زین بر در دست
بتدیر جنگ بدانندیش کوشش
منہ در میاں راز باہر کسی
سکندر کہ با شرقیاں حرب داور
چو بہن بزاو لستاں خواست شد
اگر جز تو داند کہ عزم تو چہ پیست
کرم کن نہ پر خاش و کیں آوری
چو کارے بر آید بلطف و خوشی
نخواہی کہ باشد دولت در دمند
ببازو توانا نباشد سپاہ
وعلتے ضعیفان امیدوار
ہر آنکہ استعانت بدرویش برد

ز حلقوم بیداد گر خوں خورد
رعیت بساماں ترازوے مدار
بر آرد عام از دماغش و مار
در شہر بر روئے دشمن بند
کہ ہمباز دشمن بشہر اندر دست
مصالح بندیش و نیت بیوش
کہ جاسوس ہمکاسہ دیدم بسے
در خمیہ گویند در غرب داشت
چپ آوازہ افگند و از راست شد
براں رای و دانش بیاید گریست
کہ عالم بزیر نگیں آوری
چہ حاجت بہ تندی و گرد نکشی
دل در دمنداں بر آوز ز بند
بروہمت از ناتواناں بخواہ
ز بازوئے مردے بہ آید بکار
اگر یا فریدوں ز داز پیش برد

باب دوم در احسان

اگر ہوشمندی یعنی گرامی کہ معنی ز صورت بماند بجای

لا محالہ دشمن ملک پر قابض ہو جائیگا۔ کہ ہمباز دشمن یعنی مظلوم رعایا بھی دشمن ہی ہے۔ لہٰذا بداندیش۔ دشمن مصلح۔ بہتر تدبیریں۔ کہ جاسوس یعنی تمھارے دسترخوان کے شریک بھی جاسوسی کا کام کرتے ہیں بہن۔ اسفندیار شاہ ایران کا بیٹا۔

چپ آوازہ افگند۔ یعنی ظاہر تو یہ کیا کہ دائیں سمت کو روانگی ہے اور بائیں سمت کو روانہ ہوا۔ چو کارے یعنی جب کوئی گڑھ ہاتھ سے کھل سکتی ہے تو دانت لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔ نخواہی۔ اگر خود اپنے لئے آرام چاہتے ہو تو دکھی دلوں کو آرام پہنچاؤ۔ ببازو۔ تمھارے

نہیں ہے۔ نخواہی۔ اگر خود اپنے لئے آرام چاہتے ہو تو دکھی دلوں کو آرام پہنچاؤ۔ ببازو۔ تمھارے

لشکر کی طاقت غریبوں کی دعا سے ہے۔ اگر یا فریدوں۔ یعنی فریدون جیسے جابر بادشاہ بھی جیت جائیگا۔ معنی۔ یعنی اخلاق پسندیدہ۔ کہ معنی۔ یعنی اخلاق باقی ہیں اور صورت فانی۔

لہ کر ادائش جس کے باطنی اوصاف اچھے نہیں ہیں وہ نہ عقلمند ہے نہ اس میں تقویٰ و طہارت ہے۔ کسے۔ یعنی قبر میں وہ آرام سے ہے جس سے خلق اللہ آرام پاتے۔ غم خویش۔ اپنی زندگی میں اپنی آخرت کی فکر کر دو ورنہ عزیز و قریب تو اپنی دوڑ

۶۲

بصورت درخش ہیج معنی نبود
 کہ خپند زو مردم آسودہ دل
 بمرودہ نیرد از د از حرص خویش
 کہ بعد از تو بیرون ز فرمان بست
 پراگندگان راز خاطر مہل
 کہ فردا کلیدش نہ در دست بست
 کہ شفقت نیاید ز فرزند و زن
 کہ با خود نصیب بعقبی برد
 بخار و کسے در جہاں پشت من
 کہ فردا بدنہاں بری پشت دست
 کہ ستر خدایت بود پرودہ پوش
 مبادا کہ گردی بدر ہا غریب
 کہ ترسد کہ محتاج گردد بغیر
 کہ بارے دل خستہ باشی مگر
 ز روز فروماندگی یاد کن
 بشکرانہ خواہندہ از درمراں

کر ادائش وجود و تقویٰ نبود
 کسے خپدا آسودہ در زیر گل
 غم خویش در زندگی خور کہ خویش
 زرو نعمت انہوں بدہ کان بست
 خواہی کہ باشی پراگندہ دل
 پریشاں کن امروز گنجینہ چست
 تو با خود بر توشہ خویش تن
 کسے گوئے دولت ز دنیا برد
 بغنچاریگی جز سر انگشت من
 مکن بر کف دست نہ ہر چہ بست
 بی پوشیدن ستر درویش کوش
 مگرداں غریب از درت بے نصیب
 بزرگے رساند محتاج خسر
 بحال دل خستگاں در نگر
 فروماندگان را دروں شاد کن
 نہ خواہندہ بر در دیگران

دھوپ میں لگجائیں گے
 تمہارے بعد تمہارے
 لئے کچھ نہ کر پائیں گے۔
 کان تست۔ زندگی میں
 تو تم خود اپنے مال کے
 مالک ہو۔ ز خاطر مہل۔
 یعنی ضرورت مند کی کا خیال
 رکھو۔ پریشاں کن یعنی
 ضرورت مندوں پر تقسیم
 کر دو۔ ۲۵ چست۔

جلد۔ کلید۔
 یعنی تمہارے
 خزانہ کی
 چابی۔ تو با خود۔

اپنا توشہ آخرت خود تیا
 کر لو نصیب یعنی نیکیوں
 کا حصہ۔ عقبی۔ آخرت۔
 نہ خار۔ دنیا میں کوئی
 کسی کی ہمدردی نہیں
 کرتا تم اپنی ہمدردی کر دو
 مکن۔ تمام دولت نہ
 ٹاؤ ورنہ کل کو افسوس
 کرنا پڑے گا۔ ستر۔
 بدن کا وہ حصہ جس کو

گفتار اندر نواختن تیماں و رحمت بر حالیشاں

غبارش بیفتاں و خاکش بکن

پدر مردہ را سایہ بر سر فلک

چھپایا جاتا ہے۔ غریب۔ مسافر۔ نصیب۔ حصہ۔ محتاج۔ گردد بغیر۔ دوسرے کا محتاج۔ شاد کن۔ خوش کر۔ نہ خواہندہ۔ اگر چاہتا ہے کہ
 دوسروں کے در پر نہ مارا پھرے تو اپنے دروازے سے ضرورت مندوں کو نہ ٹوٹا۔ پدر مردہ۔ یتیم۔

۱۵ بود تازہ۔ یعنی کیا بے جڑ کا درخت ہمیشہ تروتازہ رہ سکتا ہے۔ سرفاگندہ۔ ریجیدہ۔ مدہ۔ اپنے لڑکے کو پیار نہ کرور نہ اس
 یتیم کو اپنا باپ یاد اگر سوچ ہوگا۔ کہ۔ یعنی ۶۵ اس کا ناز کون اٹھاتا ہے۔ کہ بارشس برد۔ اگر یتیم روتلے تو اس کی

کون برداشت کرتا ہے
 الاتانہ گرید۔ یعنی یتیم کو
 نہ رلاؤ اس کے رونے
 سے عرشِ عظیم بل جاتا ہے
 رحمت۔ شفقت۔ سایہ
 خود۔ یعنی یتیم کا باپ۔
 تاجور۔ تاجدار۔
 کنار۔ نخل۔ وجود۔ جسم۔
 چند کس۔ یعنی ماں باپ
 وغیرہ۔ از سر بر فتم پدر۔
 میرے سر سے
 باپ کا
 سایہ اٹھ
 کیا تھا۔۔

بود تازہ بے سنج ہرگز درخت
 مدہ بوسہ بر رویے فرزند خویش
 وگر خشم گیرد کہ بارشس برد
 بلرزد ہمی چوں بگرید یتیم
 بشفقت بیفشانش از چہرہ خاک
 تو در سایہ خوشتن پرورش
 کہ سرد کنار پدر داشتیم
 پریشاں شدے خاطر چند کس
 نباشد کس از دوستانم نصیر
 کہ در طفلی از سر بر فتم پدر

ندانی چہ بودش فروماندہ سخت
 چو بینی یتیم سرفاگندہ پیش
 یتیم ار بگرید کہ نازشس خسرد
 الاتانہ گرید کہ عرشِ عظیم
 برحمت بکن آیش از دیدہ پاک
 اگر سایہ خود برفت از سرش
 من آنکہ سر تاجور داشتیم
 اگر وجودم نشستے نگس
 کنوں گریزنداں برندم اسیر
 مرا باشد از دردِ طفلان خبر

حکایت در شمرہ نیکو کاری

خجند۔ مشہور شہر ہے۔
 کہ خارے۔ یعنی اس
 رئیس نے ایک مرتبہ
 ایک یتیم کے پیر سے کانٹا
 نکالا تھا۔ روضہ بہشت
 کزاں خار۔ اس کانٹے
 کے عوصن بہت سی رختوں
 کے پھول کھلے۔ ۱۵
 کہ رحمت۔ جب انسان
 کسی پر شفقت کرتا ہے

کہ خارے ز پائے یتیمے بکند
 کزاں خار بر من چہ گلہا و مسید
 کہ رحمت بر ندت چو رحمت بری
 کہ من سرورم دیگرے زیر دست
 نہ شمشیر دوراں ہنوز اخلتست
 خداوند را شکر نعمت گزار
 نہ تو چشم داری بدست کسے

کسے دید در خواب صدر خجند
 ہی گفت در روضہ ہامی چمید
 مشوتا توانی ز رحمت بری
 چو انعام کردی مشو خود پرست
 اگر تیغ دورانش انداختست
 چو بینی دعا گوئے دولت ہزار
 کہ چشم از تو دارند مردم بسے

تو رحمتِ خداوندی کا مستحق ہوتا ہے۔ کہ من۔ یہ مغرور ہونے کا بیان ہے۔ کہ چشم۔ یعنی ہزاروں تجھ سے نکلے کریم کے امیدوار ہیں نہ کہ
 توان کا۔

۶۶ کی صفت ہے۔ ابن اسبیل۔ مسافر۔۔۔

گرم خواندہ ام سیرت سروراں غلط گفتہ اخلاق پیغمبروں

حکایت در اخلاق پیغمبروں

نیامد بہاں سرائے خلیل
مگر بنواستے در آید ز راہ
بر اطراف وادی نگہ گرد و دید
سر و مویش از برف پیری سفید
بر رسم کریمان صلائے بگفت
یکے مرد می کن بنان و نمک
کہ دانست خلقش علیہ السلام
بعزت نشاندند پیر ذلیل
نشستند بر ہر طرف ہمگنان
نیامد ز پیرش حدیثے بسبح
چو پیراں نمی بنیت صدق و سوز
کہ نام خداوند روزی بری
کہ بشنیدم از پیر آذر پرست
کہ گہرست پیر تبہ بودہ حال
کہ منکر بود پیش پا کاں پلید
بہدیت ملامت کناں کلمے خلیل

شنیدم کہ یک ہفتہ ابن اسبیل
ز فرزندہ خوبی خوردے پگاہ
بروں رفت و ہر جانبے بنگرید
بہ تنہا یکے در بیاباں چو بید
بدلداریش مہربانے بگفت
کہ اے چشمہائے مرامردمک
نعم گفت و برحسبت و برداشت گام
رقیبان ہماں سرائے خلیل
بفرمود و ترتیب کردند خواں
چو بسم اللہ آغاز کردند سبح
چنین گفتش اے پیر دیرینہ روز
نہ شرطست وقتیکہ روزی خوری
بگفتانہ گیرم طریقت بدست
بدانست پیغمبر نیک فال
بخواری براندش چو بیگانہ دید
سر و مویش آمد از کردگار خلیل

۱۔ گرم یعنی بخشش کرنا بادشاہوں کی عادت ہے نہیں بلکہ یہ پیغمبروں
مہاسرائے۔ نگرخانہ۔
خلیل یعنی حضرت ابراہیم
علیہ السلام۔ فرزندہ۔
مبارک۔ پگاہ۔ صبح۔
بینوا۔ یعنی فقیر۔ وادی
بیابان۔ سہ چو بید۔
یعنی کمزوری سے بید کے
درخت کی طرح لرز رہا۔
رسم عادت۔ کریمان۔
سخی لوگ۔ صلا۔ کھانے
کابلوا۔

۲۔
مردمک
آنکھ کی
پتلی۔ مرد می۔
شرافت۔ گام۔ قدم۔
علیہ السلام۔ یعنی حضرت
ابراہیم۔ رقیبان۔ نگہبان
پیر ذلیل۔ یعنی بوڑھا ہماں
ہمگنان۔ ہمگنان میں ا
کر کے بنا لیا ہے جو ہمہ کی
جمع ہے۔ نیامد پیر۔ یعنی
بوڑھے نے بسم اللہ نہ
پڑھی۔ سہ دیرینہ روز
بوڑھا۔ صدق۔ سچائی۔

سوز یعنی سوز ایمانی۔ نہ شرط است۔ کیا یہ ضروری نہیں ہے۔ طریقت۔ یعنی تیرا دین۔ کہ بشنیدم۔ یعنی ایک پیر آتش پرست سے
اس کی کچھ برائی سن چکا ہوں۔ گہر۔ آتش پرست۔ خواری۔ ذلت۔ بیگانہ۔ یعنی خدا سے منکر۔ برا کردگار۔ خلیل۔

۱۰ منٹس۔ یعنی میں تو اس کو سو سال سے روزی اور جان دے ہوئے ہوں۔ باپس۔ واپس۔ گرہ۔ یعنی یہ سوچ سوچ کر کہ فلاں مکار ہے اور فلاں جھوٹا ہے لوگوں پر اپنے

واعظ علم و ادب بیچ کر
روٹی کھاتا ہے وہ اپنے
کو برباد کرتا ہے۔ لہ
کجا عقل۔ عقل و شرع
کبھی یہ فتویٰ نہیں دے
سکتے کہ کوئی دنیا کے بے

منٹس دادہ صد سالہ روزی و جان
گرا و میسر و پیش آتش سجود
ترانہ آواز و یک زماں
تو باپس چرا میبری دست جو

گفتار اندر احسان بامردم نیک و بد

گرہ بر سر بند احساں مزین
زیاں میکند مرد تفسیر و ان
کجا عقل با شرع فتویٰ دہد
ولیکن تو بستاں کہ صاحب خرد
کہ این زرق و شیدہست آں مکر و فن
کہ علم و ادب میفر و شد بستاں
کہ مرد خرد دین بدنسیا دہد
از ارزاں فروشاں بر رغبت خرد

حکایت عابد با شیا و شوخ دیدہ

زبان دانے آمد بصاحب دلے
یکے سفله را وہ درم بر من بہت
ہمہ شب پریشاں از و حال من
بگرد از سخنہائے خاطر پریش
خدایش مگر تا زما در بزاد
ندانستہ از دست دین آلف
خور از کوہ یگر و ز سر بر نزد
در اندیشہ ام تا کد ام کریم
شنید این سخن پیر فرخ نہاد
کہ محکم فروماندہ ام در گلے
کہ دلنگے از و بردم وہ من بہت
ہمہ روز چوں سایہ و بنال من
در وین دلم چوں در خانہ ریش
جز آں وہ درم چپیز دیگر ندا
نخواندہ بجز باب لای تصرف
کہ آں قلتباں حلقہ بر در نزد
ازاں سنگدل دست گیر و بسیم
درستے دو در آستینش نہاد

اینا دین دے ڈالے۔
وینکن۔ یعنی لیکن اگر کوئی
ایسا کرتا ہی ہے تو فوراً
اُس سے معاملہ کر لے تجھے
یہ سودا ستا
پڑے گا۔
شیا و
مکار۔ زبان زد
یعنی شاعر محکم مضبوط۔
در گل فروماندن۔ دلدل
میں بھنشنا۔ عاجز آجانا
سفله۔ کمینہ۔ درم۔ تین ما
اور چار جو وزن کا ہوتا
دانگ۔ درم کا چھٹا
حصہ ہوتا ہے۔ و بنال۔
پچھاوا۔ لہ خاطر پریش
دل کو پریشان کرنے والی
بات۔ ریش۔ یعنی دل کو
دوب۔
عقل۔

بالوں سے اور دروازہ آمد و رفت سے کھرچ ڈالا ہے۔ خدایش۔ یعنی اُس کو ان درہموں کی ایسی لگی ہوئی ہے گویا کہ جب سے وہ پیدا ہوا
خدا نے ان درہموں کے علاوہ اسے کچھ اور دیا ہی نہیں ہے۔ ندانستہ۔ بالکل جاہل ہے۔ دین کی ایجاد سے بھی واقف نہیں۔ لای تصرف۔
وہ نہ تو لگا۔ اس لفظ سے منصرف اور غیر منصرف کی اصطلاح کی طرف اشارہ ہو جانے سے شمس ایک لطف پیدا ہو گیا۔ خور۔ خورد شید۔

شطرنج کی فردوں کے نام ہیں۔ گوش باشس۔ ستارہ۔ سوخ چشمی۔ بے حیائی سہ سالوس۔ مکرو فریب۔ افسوس گرد یعنی مجھے کوئی افسوس ہوگا۔ گریز مکار۔ یا وہ بیہودہ۔ بدل۔ خرچ۔ آس یعنی نیک۔ دینا۔ آن۔ بد کو دینا۔

خنک یعنی خوش نصیب شہوہ۔ طریقہ۔

مقال۔ گفتگو۔ نہ در چشم یعنی دوسرے شاعروں کی طرح سعدی غزل گو نہیں ہے۔ مگہ خلف۔ جانشین۔ نہ دست برزد گرفت۔ یعنی مٹھی بندہ کی۔ دست ازو بر گرفت یعنی خرچ کیا۔ زردوش یعنی فقیروں اور مسافروں کو پھرتا۔ خر سہند۔

زرافتا در دست افسانہ گوی یکے گفت شیخ این ندانی کہ کیست گدائے کہ بر شیر نرزیں نہد بر آشفست عابد کہ خاموش باش اگر راست بود آنچه پنداشتم اگر شوخ چشمی و سالوس کرد کہ خود را نگہداشتم آبروی بدونیک را بدل کن سیم وزر خنک آنکہ در صحبت عاقلان گرت عقل و رایست و تدبیر و بہت کہ اغلب دریں شیوہ دار و مقال

بروں رفت از انجا چو خورتازہ روی بروگر بمسیر و نباید گریست ابوزید را اسپ و فرزیں نہد تو مرد زباں سستی گوش باش ز خلق آبرویش نگہداشتم الا تانہ پنداری افسوس کرد ز دست چناں گریز یا وہ گوی کہ این کسب خیرست و آن دفع شر بیاموز و اخلاق صاحب دلاں بعزت کنی پند سعدی بگوش نہ در چشم وزلف و بنا گوش نخال

حکایت پدر ممسک و فرزند جو امرد

یکے رفت و دنیا ازو یادگار نہ چوں مسکاں دست بر زر گرفت نہ درویش جا را نماندے برش دل خویش و بیگانہ خر سہند کرد ملامت کنے گفتش اے باد دست بسالے تو اں خرمن اندوختن،

خلف بود صاحب دلے ہوشیار چو آزادگاں دست ازو بر گرفت مسافر بہاں سرای اندرش نہ ہچوں پدر سیم وزر بند کرد بیک رہ پریشاں کن ہرچہ بہت بیک دم نہ مردی بود سوختن،

خوش۔ باد دست۔ فضول خرچ۔ یک رہ۔ ایک مرتبہ۔ خرمن۔ غلہ کا ڈھیر۔

چو در تنگدستی نداری شکیب نگہدار وقت فراخی حسیب

مثل

بدختر چہ خوش گفت بانو تے وہ ہمہ وقت پردار مشک و سبویہ بدینا تو اں آخرت یافتن دوست تہی بر نیاید امید اگر تنگدستی مرو پیش یار تہیدست در خوب رویاں مہدیج و گر ہر چہ داری بگفت بر نہی گدایاں بسی تو ہرگز قوی

کہ روز نوا برگ سختی بس کہ پیوستہ در وہ رواں نسبت جو بزر پنجنہ دیو بر تا فتن بزر بر کنی چشم دیو سفید و لر سیم داری بیا و بسیار کہ بے بیج مردم نیز زدہ بیج گفت وقت حاجت بماند تہی نگر دند و ترسم تو لاغر شوی

باز آدم بحکایت فرزند خلف

چو مناع خیر این حکایت بگفت پراگندہ دل گشت از اں گفتگوے مراد ستگلہ ہے کہ پیر امنست نہ ایشان نخست نگہداشتند بدستم بیفتاد مال پدر ہماں بہ کہ امروز مردم خوردند

ز غیرت جواں مرد رارگ بگفت بر آشت و گفت اے پراگندہ گوے پدر گفت میراث جد نمنست بحسرت مردند و بگذاشتند کہ بعد از من افتد بدست پس کہ فردا پس از من بیغما برزند

سے خرچ کرے۔ بانو۔ بی بی۔ کہ روز نوا۔ یعنی اسباب و سامان کے وقت سختی کے دن کہ لئے

اندوختہ کر لینا چاہئے۔ سبویہ۔ صراحی۔ جو۔ ہنر۔ لٹہ بدینا۔ مال دولت کے ذریعہ انسان آخرت

سکتا ہے اور روپیہ کے ذریعہ قوی پر غالب آسکتا ہے۔ دیو سفید

مشہور ہے کہ رسم نے اس دیو

سے جنگ کر کے اس کو پچھاڑا تھا۔ بیا و بسیار۔ دوست کے گھر جا اور روپیہ پیسہ لالے بیج۔ مفلس۔ بگفت بر نہی۔ خرچ کر ڈالے۔ کف۔ تہلی۔

گدایاں۔ یعنی تیرے دینے سے دنیا کے غریب مالدار نہیں ہو سکتے۔ اور تو مفلس ہو جائیگا۔ لٹہ

مناع۔ روکنے والا۔ رگ بگفت۔ بست ہو گیا۔ بر آشت۔ غضناک ہو گیا۔ پیرامن۔ اطراف و جوانب۔ جد۔ دادا۔ نہ بولنے۔ ہتھیار۔ امروز۔ یعنی زندگی میں میری۔ یغما۔ لوٹ مار۔

۱۰ کسان یعنی ورثاء۔ اصحابِ رای عقلمند۔ فرومایہ۔ مکینہ۔ کان تست۔ تیری ملکیت ہے۔ عقبی۔ آخرت۔ حسرت۔ اداسی۔ ۱۰
 کہ دیگر مخز۔ یعنی اس گلی کے بنیے سے آٹا وغیرہ نہ خریداکر۔ گراہی۔ مائل ہو۔
 ۷۰ کہ آیں۔ یعنی یہ بقال دھوکہ باز ہے۔ نہ از مشتری

نگہ می چہ داری ز بہر کساں
 فرومایہ ماند بحسرت بجای
 کہ بعد از تو بیرون ز فرمان تست
 نخر جان من ورنہ حسرت خوری

خور و پوش و بخشای و راحت رسا
 بر نڈ از جہاں با خود اصحابِ رای
 ز رو نعمت اکنون بدہ کان تست
 بدنیہ توانی کہ عقبی خری

یعنی اس قدر گندہ اور
 بد معاملہ ہے کہ خریدار تو
 اس کے یہاں نظر نہیں
 آتے اور کھیلوں کی کثرت
 سے اُس کا چہرہ نظر نہیں
 آتا۔ صاحب نیاز۔

حکایت اندر راحت رسانیدن بہ مسایک

کہ دیگر مخزنان بقال کوئے
 کہ ایں جو فروش است و گندم نخلے
 بیک ہفتہ رویش ندیدست کس
 بزَن گفت کلے روشنائی بساز
 نہ مردی بود نفع از و اگر رفت
 چو استادۂ دست افتادہ گیر
 خریدار دکان بے رونقند
 گرم پیشہ شاہ مردان علیست

بزارید وقتے زنی پیش شوے
 بیزار گندم فروشاں گراے
 نہ از مشتری کا زو حامِ مگس
 بدلداری آں مرد صاحب نیاز
 بامید ما کلبہ آنجا گرفت
 رہ نیکردان آزادہ گیر
 بخشای کا نانکہ مرد حقند
 جو امر داکر راست خواہی ولیست

ضرورت مند۔ روشنائی۔
 یعنی رونق خانہ مراد بیوی
 ہے۔ کلبہ۔ تنگ دکان۔
 داکر۔ روکنا۔ جو امر۔
 یعنی سخی۔

گرم پیشہ
 یعنی سخاوت کرنا۔

شاہ مردان حضرت علی
 کا پیشہ ہے۔ حجاز۔ عرب
 کا وہ حصہ جس میں مکہ
 و مدینہ واقع ہیں۔ خطوہ
 قدم۔ چناں گرم رو۔

حکایت

بہر خطوہ کردے دور کعت نماز
 کہ خار مغیلاں نکندے ز پائی
 پسند آمدش در نظر کار خویش
 کہ نتوان ازیں خوبتر راہ رفت

شنیدم کہ مردے براہِ حجاز
 چناں گرم رو در طریقِ خدای
 با خرز و سوا اس خاطر پریش
 بہ تلبیسِ ابلیس در جاہ رفت

اس قدر تیزی سے سفر
 کر رہا تھا کہ پیر کا کاناٹکا
 کی بھی اس کو فرصت نہ
 تھی۔ سوا اس خاطر پریش
 پریش۔ طبیعت کو پریش

کونے والے خیالات۔ کار خویش۔ سفر حج۔ تلبیس۔ مکر۔ جاہ۔ غرور۔

۱۵ جادہ۔ راہ راست۔ ہاتھ غیبی فرشتہ۔ نزل۔ ہمائی کا کھانا۔ حضرت۔ دربار۔ آلف۔ ہزار۔ سرہنگ۔ سردار سکہ
 نصیب حصہ۔ مطبخ۔ باورچی خانہ۔ سلطان۔ بادشاہ۔ سرانداخت۔ گردن جھکانی۔ فاقہ ریش۔ فاقہ سے زخمی۔

چہ خاست یعنی بادشاہ
 کا اس روزہ سے کیا
 مطلب ہے۔ افطار۔
 روزہ کھولنا۔ خوردہ
 یعنی روزہ نہ رکھنے والا۔
 صائم الدہر۔ جو تمام عمر
 روزے رکھے۔ سلم
 مسلم۔ درست۔ زخود
 یعنی روزہ رکھ کر دن میں
 نہ کھائے۔ اور پھر شام
 کو خود ہی وہ

غورش سر از جادہ بر تافتے
 کہ اے نیکیخت مبارک نہاد
 کہ نزلے بدیں حضرت آوردہ
 بہ از آلف رکعت بہر منزلے

گرش رحمت حق نہ دریافتے
 یکے ہاتھ از غیب آواز داد
 مپندار گر طاعتے کردہ
 باحسانے آسودہ کردن دلے

حکایت

دن کا
 کھانا کھا
 خیالات۔

کہ خیزاے مبارک در رزق زن
 کہ فرزند گانت بسختی درند
 کہ سلطان بشب نیت روزہ کرد
 ہمیگفت با خود دل فاقہ ریش
 کہ افطار او عید طفلان ماست
 بہ از صائم الدہر دنیا پرست
 کہ در ماندہ را دہندان چاشت
 ز خود باز گیری وہم خود خوری
 بہم بر کند عاقبت کفر و دین
 ولین صفا را بسباید تمیز

بسرہنگ سلطان چین گفت زن
 برو قاز خوانت نصیب دہند
 بگفتا بود مطبخ امروز سرد
 زن از ناامیدی سرانداخت پیش
 کہ سلطان ازین روزہ گوئی چہ خاست
 خوردہ کہ خیرش بر آید ز دست
 مسلم کسے را بود روزہ داشت
 وگرنہ چہ حاجت کہ ز رحمت بری
 خیالات نادان خلوت نشین
 صفائیت در آب و آئینہ نیز

حکایت کریم تنگ دست با سائل

یعنی جاہل عبادت گداز
 کفر و دین کی بنیادوں
 کو اکھاڑ کر خلط ملط کرتا
 ہے۔ صفائیت۔ پانی
 بھی صاف ہے اور آئینہ
 بھی لیکن پانی کی صفائی
 دوسروں کو صاف کرتی

کفافش بقدر مروت نبود
 جواں مرد را تنگ دستی مباد

یکے را کرم بود و قوت نبود
 کہ سفلہ خداوند ہستی مباد

ہے تو وہ آئینہ سے افضل
 ہے۔ قوت۔ مالداری۔
 کفاف۔ بقدر ضرورت
 مروت۔ جو انہری سفلہ کمینہ۔
 خداوند۔ مالک بستی یعنی مال
 دولت۔

لہ کسے را۔ جس کے حوصلے بلند ہوتے ہیں۔ اس کا مقصد کم پورا ہونے کا ہے۔ بلذت اور دولت کی مثال پہاڑ اور بارش کی سی ہے بارش پہاڑ پر جمع نہیں ہوتی۔ نہ درخور۔ اپنی حیثیت اور سرمایہ سے زیادہ سخاوت کرنا اسوجہ سے ہے۔

مرادش کم اندر کمند او فتد
 تنگیر وہی بر بلندی قرار
 تنگ مایہ بودے ازیں لاجرم
 کہ اے خوب فرجام فرخ سرشت
 کہ چندست تا من بزنداں درم
 و لیکن بدستش پیشیزے نبود
 کہ اے نیکنامان آزاد مرد
 و گر میگریز و ضماں بر منش
 وزیں شہر تا پاتے داری گریز
 قرارش نبود اندر و کیفس
 نہ سیرے کہ بادش رسیدے برگرد
 کہ حاصل کنی سیم یا مرد را
 کہ مرغ ارفس رفتہ نتواں گرفت
 نہ رقعہ نبشت و نہ فریاد خواند
 برو پارساتے گذر کرد و گفت
 چه پیش آمدت تا بزنداں دری
 خوردم بحیلت گری مال کس
 خلاصش ندیدم بجز بند خویش
 من آسودہ و دیگرے پاتے بند

کسے را کہ ہمت بلند او فتد
 چو سیلاب ریزاں کہ بر کوہسار
 نہ درخور و سرمایہ کر دے کرم
 برش تنگستی و دحرئی نبشت
 یکے دست گیرم بچندے درم
 بچشم اندرش قدر چیزے نبود
 خصمان بندی فرستاد مرد
 بدارید چنداں کف از دامنش
 وزانجا بزنداں درآمد کہ خمیز
 چو کنجشک در باز دید از قفس
 چو یاد صبازاں زمین سیر کرد
 گرفتند حالے جواں مرد را
 چو بیچارگاں راہ زنداں گرفت
 شنیدم کہ در حبس چندے بماند
 زمانہا نیا سود و شبہا نخت
 نہ پندار مت مال مردم خوری
 بگفتا کہ ہاں اے مبارک نفس
 یکے ناتواں دیدم از بندریش
 ندیدم بز نزدیک دانش پسند

تنگست رہتا تھا۔ لاجرم
 لامحالہ۔ دحرئی۔ مختصر
 خط۔ فرجام۔ انجام۔
 کہ چندست۔ چند روزتہ
 میں جیلخانہ میں ہوں۔
 لہ قدر مرتبہ پیشیز
 پیسہ۔ خصمان بندی۔
 یعنی قرض خواہان۔ کف۔
 قبلی۔ خصمان۔ ذمہ دار
 وزانجا۔ یعنی قرض خواہوں
 سے منظوری
 لے کر چلینے
 پہنچا۔
 کنجشک۔
 چڑیا۔ قفس۔ قید خانہ
 نفس۔ سانس۔ سیر
 کرد۔ چلا گیا۔ نہ سیرے۔
 ہوا سے بھی تیز چلا۔ لہ
 جواز مرد۔ یعنی سفارش
 کرنے والا۔ ضامن سخی۔
 کہ مرغ۔ پرندہ بچرے میں
 پھر واپس نہیں آیا کرتا۔
 حبس۔ قید خانہ۔ رقعہ۔
 یعنی سفارشی خط۔ نہ

پندار مت۔ مجھے یہ خیال نہیں کہ تو نے کسی کا مال مارا ہو۔ حیلت گری۔ چالاکی۔ خلاص۔ چھٹکارا۔ پاتے بند۔ قیدی۔

۴۳
 بہت بہتر ہے۔ دل زندہ۔ زندہ دل کبھی
 اس نے آخر انجام کار وہ مرگا۔ تن زندہ دل۔ اس زندہ دل کا جسم جو مٹی میں سویا پڑا ہے وہ ان مردہ دلوں سے جو زندہ ہیں
 نہیں مڑتا۔ رقی۔ آخری سانس۔ کلمہ دلوں کو۔ ٹوٹی کا ڈول

بنایا۔ جبل۔ رسی۔ بازو
 کشادہ۔ مستعد ہونا۔
 داور۔ خدا عفو۔ معاف۔
 اندیشہ کن۔ سوچ۔

کہ او۔ یعنی یہ بات سچ
 کہ جب اللہ تعالیٰ نے
 کلمہ کے ساتھ بھلائی کرنے
 کو ضائع نہ فرمایا تو کسی
 نیک انسان کے ساتھ
 بھلائی کیسے ضائع فرما۔
 کلمہ کرم کن۔

تم سے
 جس قدر
 بھی بن پڑے

کرم کرو تم اگر غریب ہو
 تھوڑا دینے پر ہی ثواب
 ملے گا۔ چہ۔ چاہ۔ زیار
 گاہ۔ آمد رفت کی جگہ۔

قنطار۔ مال کی بہت
 مقدار۔ گنج۔ خزانہ۔

دست رنج۔ ہاتھ کی
 کمائی۔ یعنی مزدور کے
 پیسہ کا ثواب مالدار
 کے بڑے صدقہ سے

زیہے زندگانی کہ نامش مرد
 بہ از عالمے زندہ مردہ دل
 تن زندہ دل گر بمیرد چہ باک

مرد آخر نیک نامی بسر
 تن زندہ دل خفتہ در زیر گل
 دل زندہ ہرگز نگر دہلاک

حکایت در معنی احسان با خلق خدا

بروں از رقی در جیانتش نیافت
 جو جبل اندراں بستہ دستار خویش
 سگ ناتواں رادمے آب داد
 کہ داور گناہان او عفو کرد
 کرم پیشہ گیر و وفا پیشہ کن
 کجا کم کند خیر بانیک مرد
 جہانباں در خیر بر کس نہ بست
 چراغے بندہ در زیارت کہے
 نہ چند آنکہ دینارے از دست رنج
 گرانست پاتے ملخ پیش مور
 کہ فردا نگیرد خدا بر تو سخت
 کہ افتادگاں را بود دستگیر
 کہ باشد کہ افتد بفرماں وہی
 مکن زور بر مرد و رویش عام

یکے در بیاباں سگ تشنہ یافت
 کلمہ دلوں کو دال پسندیدہ کیش
 خدمت میاں بست و بازو کشاد
 خرد او پیغمبر از حال مرد
 الا اگر جفا کاری اندیش کن
 کسے با سگے نیکیوںی کم نہ کرد
 کرم کن براں کت بر آید ز دست
 گرت در بیاباں نباشد چہ
 بقنطار ز رخس کردن ز گنج
 بر دمہ کسے بار در خورد زور
 تو با خلق نیکی کن اے نیکخت
 گرا ز یاد آید نماند اسیر
 بازار فرماں مدہ بر رہی
 چون حکمین و جاہت بود بروام

زیادہ ہے۔ فرقاً۔ یعنی روز عشر۔ گرا ز یاد آید۔ یعنی جو شخص کمزوروں کی دستگیری کرتا ہے۔ خدا اس کی کمزوری کو معاف
 کر دیتا ہے۔ رہی۔ راہ کی طرف منسوب ہے۔ جو پیر راستہ پر پڑا ہوا اٹھا کر پال لیا جائے۔ افتد بفرماں وہی۔ وہ حاکم بجائے او
 تم حکوم۔ تمکین۔ قدرت۔ جاہ۔ مرتبہ۔ دوام۔ ہمیشہ۔

۱۴ کہ افتد۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ بیذق شطرنج کی نزد جو زیادہ کہلاتی ہے۔ فرین شطرنج کی نزد جو وزیر کا درجہ رکھتی ہے۔
 نہ پاشد یعنی بھلے آدمی میں کوئی دل کینہ کی تخم پاشی نہیں کر سکتا۔
 زیاں۔ نقصان۔ سرگراں کردن۔ تکبر کرنا۔

چو بیذق کہ ناگاہ فریں شود
 نپاشد درو پیچ دل تخم کیں
 کہ بر خوش چین سرگراں میکند
 وزاں بار غم بر دل این نہند
 بس افتادہ رایاوری کرد بخت
 مبادا کہ روزے شود زیر دست

کہ افتد کہ با جاہ و تمکین شود
 نصیحت شنو مردم نیک بین
 خداوند خرمین زیاں میکند
 بترسد کہ نعمت بمسکین دہد
 بسا زور مندا کہ افتاد سخت
 دل زیر دستاں نباید شکست

دہد یعنی خدا مسکین کو
 مالدار کر دے۔ یاوری۔
 مدد۔ بخت۔ مقدر۔
 شود یعنی وہ کمزور و
 کا دل توڑنے والا۔
 ضعف۔ کمزوری۔
 بر۔ سامنے۔ تندرو۔
 بد مزاج۔ دانگ۔ در
 کا چھٹا حصہ جو چھپو
 کے وزن کا ہوتا ہے۔

حکایت

بر تندر و ستمے خداوند مال
 بروز دبسر باری از طیرہ بانگ
 سر از غم بر آورد و گفت اشگفت
 مگر می ترسد ز تلخے خواست
 بر اندیش بزاری و زجر تمام
 شنیدم کہ برگشت از روزگار
 عطار و قلم در سیاہی نہاد
 نہ بارش رہا کرد و نے بار گیر
 مشعبد صفت کیسہ و دست پاک
 بگوش پس از بدتے برگزشت
 تو انگر دل و دست روشن نہاد
 چناں شاد بودے کہ مسکین بمال

بنالید درویشے از ضعف حال
 نہ دینار دادش سیہ دل نہ دانگ
 دل سائل از جور او خوں گرفت
 تو انگر ترش روی بارے چراست
 بفرمود کوتہ نظر تا غلام،
 بزنا کردن شکر پروردگار
 بزگیش سردر تباہی نہاد
 شقاوت برہنہ نشاندش چو سیر
 فشاندش قضا بر سر از فاقہ خاک
 سراپتے حالش در گونہ گشت
 غلامش بدست کر کے فتاد
 بیدار مسکین اشفتہ حال

سرباری۔
 غرور۔
 طیرہ۔
 غصہ۔ سائل۔
 مانگنے والا۔ جور۔ ظلم۔
 اشگفت۔ عجب۔ خوا۔
 سوال۔ زاری۔ خواری
 زجر۔ جھڑکنا۔ برگشت
 از روزگار۔ زمانہ بدل
 گیا۔ عطار۔ فلک کا
 منشی کہلاتا ہے۔ قلم
 در سیاہی نہاد یعنی
 اس کو قلم زد کر دیا۔
 شقاوت۔ بدبختی۔ سیر۔

لہسن۔ قصنا۔ تقدیر۔ مشعبد۔ بازی گر۔ کیسہ۔ قیلی۔ سراپائے۔ یعنی از سر تاپا۔ بگوشس یہ اہل ایران کا محاورہ ہے یعنی وہ
 تباہ ہو گیا۔ تو انگر۔ یہ پورا مصرعہ کریم کی صفت ہے۔ اشفتہ۔ پریشان۔

سلاہ شبانگہ۔ رات کے وقت۔ زسختی۔ یہ یکے کی صفت ہے۔ صاحب نظر۔ رحم دل۔ بہرہ۔ حصہ۔ لغزہ۔ بلند آواز۔ بر۔ سامنے۔ باز۔ واپس۔ عیان۔ ظاہر۔

شبانگہ یکے بردش لقمہ حبیب
 بفرمود صاحب نظر بندہ را
 چون نزدیک بردش ز خواں بہرہ
 چون نزدیک آمد بر خواجہ باز
 پیر سید سالار فرخندہ خوی
 بگفت اندر و نم بشورید سخت
 کہ مملوک وے بودم اندر قدیم
 چون کوتاہ شد دستش از عز و ناز
 بخندید و گفت اے پسر چو نیست
 نہ آن تنگ روز نیست بازارگان
 من آنم کہ آن روزم از در براند
 نگہ کرد باز آسماں سوئے من
 خدای از حکمت بہند دورے
 بسا مفلس بے نوا سیر شد

زسختی کشیدن قدمہاں شمسست
 کہ خشنود کن مرد در ماندہ را
 بر آورد بخویشتن نعرہ
 عیاں کرد اشکش بدیبا جہ راز
 کہ اشکت ز جور کہ آمد بروی
 براحوال این پیر شوریدہ بخت
 خداوند املاک و اسباب و سیم
 کند دست خواہش بدر ہا دراز
 ستم بر کس از گردش دور نیست
 کہ بردے سراز کبر بر آسماں
 بروز نش دور گیتی نشاند
 فروشتست گرد غم از روتے من
 گشاید بفضل و کرم دیگرے
 بسا کار منعیم ز بر زیر شد

حکایت

یکے سیرت نیکرداں شنو
 کہ شبلی ز جانوت گندم فروش
 نگہ کرد مورے در غلہ دید
 ز رحمت برو شب نیارست خفت

اگر نیکردی و پاکیزہ رو
 بدہ بردان بان گندم بدوش
 کہ سرگشتہ از ہر طرف میدوید
 بماوائے خود بازش آورد و گفت

میرادل بقرار ہو گیا۔
 قدیم۔ گذشتہ زمانہ۔
 خداوند۔ یہ پورا جملہ
 ضمیر سے ہے۔
 خواہش۔ سوال۔
 دوران۔ یعنی دوران
 زمانہ۔ نہ آن۔ کیا یہ
 وہی تاجر نہیں ہے جس کا
 سر تکبر کی وجہ سے آسماں
 پر رہتا تھا۔ لکہ من آنم
 اور میں وہی
 ہوں کہ
 جسے اُس نے
 اپنے در سے
 دھکے دلوائے تھے۔
 روز من۔ یعنی مفلسی۔
 نگہ کرد۔ مہربانی کی۔۔۔
 فروشتست۔ دھووی
 ار۔ اگر۔ حکمت دینائی
 ز بر زیر۔ در ہم بر ہم۔
 شبلی۔ حضرت جنید کے
 شاگرد مشہور ولی۔
 اتیان۔ بکری کی کھال کا
 مشکیزہ جس میں آٹا وغیرہ

بہتے ہیں۔ نگہ کرد۔ یعنی اس میں انھوں نے ایک چوٹی کو پریشان دیکھا جو اپنا اصل سوراخ نہ ملنے کی وجہ سے چاروں طرف دوڑتی پھرتی تھی۔ نیارست خفت۔ نہ سویا مادی۔ جلتے رہائش۔ بازش آورد۔ اس چوٹی کو لوٹایا۔

سہ ریش۔ زخمی۔ پراگندہ۔ آوارہ۔ دروں۔ یعنی پراگندہ لوگوں

کی دل جمعی کرو۔ فردوسی۔ شاہنامہ کا مصنف

۷۶

مروت نباشد کہ این مور ریش
درون پراگندگان جمع دار
چہ خوش گفت فردوسے پاکر زاد
میازار مورے کہ دانہ کشست
سیاہ اندرون باشد و سنگدل
مزن برسرناتواں دست زور
نہ خشید بر حال پروانہ شمع
گر تم زتوناتواں تر بسے است

پراگندہ گردانم از جائے خویش
کہ جمعیتت باشد از روزگار
کہ رحمت براں تربت پاک باد
کہ جاں دار دو جان شیریں خوش
کہ خواهد کہ مورے شود تنگدل
کہ روزے پیایش در افتی چومور
نگہ کن کہ چون سوخت در پیش جمع
توانا تراز تو ہم آخر کسے است

مشہور شاعر۔ کہ رحمت۔
فردوسی کے لئے دعا ہے
دانہ کش۔ ضعیف۔
کہ ہر کہ۔ پیایش۔
یعنی کز در کے پیر تلے۔
در پیش جمع۔ یعنی جمع
میں شمع کا جلنا۔ پروانہ
کو جلائی کی سزا ہے
گر تم میں نے مانا۔ کسے
است۔ یعنی حضرت
حق تعالیٰ۔

گفتار اندر جو امر دی و مہرہ آں

بخش اے پس کاوی زیادہ صید
عدو را با لطف گردن بہ بند
چو دشمن کرم بیند و لطف وجود
مکن بد کہ بد بینی از یار نیک
چو بادوست دشوار گیری و تنگ
و گر خواہد بادشمنان نیک دوست

با حسان تو اں کرد و وحشی لقبید
کہ نتواں بریدن بہ تیغ این کند
نیاید گر خبت از و در وجود
نر وید ز تخم بدی بار نیک
خواہد کہ بیند ترا نقش و رنگ
بسے بر نیاید کہ گردند دوست

کاوی
زادہ۔
یعنی آدمی
زادہ کو صید اور وحشی
جانور کو قید احسان سے
کیا جاسکتا ہے۔ این
کند۔ یعنی احسان کا
پھندا۔ نیامد۔ یعنی وہ
دوبارہ خباثت نہ کریگا
بار پھل۔ چو بادوست
یعنی جب دوست سے
بھی سختی کا معاملہ کروگے
تو وہ تمہارا خیر خواہ نہ

حکایت در معنی صید کردن دلہا با حسان

بتگ در پیش گو سفندے دواں

برہ دریکے پیشم آمد جواں

برہ در۔ راستہ میں۔ بتگ۔ بھاگ دوڑ۔ پیش۔ یعنی اس
تو وہ تمہارا خیر خواہ نہ رہیگا۔ و گر یعنی اگر دشمنوں سے دوستی برتوگے وہ دوست ہو جائیں گے۔ برہ در۔ راستہ میں۔ بتگ۔ بھاگ دوڑ۔ پیش۔ یعنی اس
جوان کے پیچھے۔

۷۷
 کہ ریمان۔ رسی۔ پیت۔ تیرے پیچھے۔ سبک۔ جلد۔ آغاز کرد۔ یعنی وہ جوان ادھر ادھر دوڑنے لگا۔ برہ۔ بکری کا پتھر۔ درپیش
 یعنی اس جوان کے پیچھے۔ خورد۔ بوزن دویدو۔

کنند۔ یعنی اس کی گردن
 میں میرے احسان کا
 پھندا ہے۔ لطف۔ ہر پانی
 لے پیل دمان۔ بست
 ہاتھی۔ پاس۔ حفاظت۔
 یوز۔ چیتا۔ کہ مالدار چیتے
 کو مانوس کرنے کے لئے پتیر
 چٹایا جاتا ہے۔ روبہ۔
 لومڑی۔ فروماند۔ یعنی
 بے دست و پا لومڑی کو
 دیکھ کر خدا کی

کہ می آرد اندر پیت گو سپند
 چپ و راست پونیدن آغاز کرد
 کہ جو خوردہ بود از کف مرد و خورد
 مرادید و گفت اے خداوند برای
 کہ احساں کند لیت در گردش
 نیار دہمی حسلہ بر سیلیاں
 کہ سگ پاس دار و چوتان تو خورد
 کہ مالذباں بر پتیر شش دوروز

بدو گفتم این ریمانست و بند
 سبک طوق و زنجیر از و باز کرد
 برہ ہچناں درپیش مسدوید
 چو باز آمد از عیش و بازی بجای
 نہ این ریمان یسیر و بامنش
 بلطفی کہ دیدست پیل دمان
 بدان را نوازش کن لے نیکرد
 براں مرد کندست دندان یوز

حکایت درویش بارو باہ

عنایت
 و ہر پانی
 پر حیران ہو گیا
 بدیں دست و پا۔ یعنی
 ناکارہ ہاتھ پیر۔ سہ
 شوریدہ رنگ۔ مانند
 دیوانہ۔ شغال۔ گیدڑ
 یقین یعنی اس یقین
 نے اس پر واضح کر دیا۔
 شد۔ یعنی وہ وہاں سے
 چلا گیا۔ کزیں پس۔
 اور دل میں یہ سوچا کہ
 اس کے بعد چوٹی کی

فروماند در صنع و لطف خدای
 بدیں دست و پا از کجای خورد
 کہ شیرے درآمد شغالے بچنگ
 بماند آنچه رو باہ از وسیر خورد
 کہ روزی رساں قوت روزش بداد
 شد و تکیہ بر آفرینندہ کرد
 کہ روزی نخوردند پیلاں بزور
 کہ بخشندہ روزی فرستد ز غیب
 چو چنگش رگ استخوان ماند و پوست

یکے رو بہ دید بیدست و پای
 کہ چون زندگانی بسر ملیبرد
 دریں بود درویش شوریدہ رنگ
 شغالے نگوں بخت را شیر خورد
 و گر روز باز اتفاقی فتاد
 یقین مرد را دیدہ بینندہ کرد
 کزیں پس بکنجے نشینم چو مور
 ز نخداں فرورد چندے نجیب
 نہ بیگانہ تیمار خوردش نہ دوست

طرح گوشہ نشین ہو جاؤں گا۔ اس لئے کہ ہاتھی بھی اپنی طاقت کے بل روزی نہیں کھاتا۔ بلکہ خدا اس کو کھلاتا ہے۔ ز نخداں۔ یعنی
 مراقب میں گردن جھکا کر بیٹھ گیا۔ چو چنگش۔ اس فاقہ کشی میں اس کا بدن ستار کی طرح ہو گیا جس میں رگوں ہڈیوں اور کھال کے علاوہ
 بچھن رہا۔

لہ چو صبرش۔ جب ضعف کی وجہ سے اُس کا صبر و ہوش کم ہو گئے۔ دغل۔ دغا باز۔ مثل۔ اپنا بچ۔ سعی۔ کوشش۔ و اماندہ۔
 باقیماندہ۔ چوتھراں۔ یعنی جن کو اللہ تعالیٰ نے طاقت دی ہے وہ کماکر

چو صبرش نما نماندنی و ہوش
 برو شیر درندہ باش اے دغل
 چناں سعی کن کر تو ماند چو شیر
 چو شیراں کر اگر دن فر بہ است
 بچنگ آرو بادیراں نوش کن
 بخورتا توانی بازوئے خویش
 چو مرداں بر رنج و راحت ساں
 برو دست گیر اے نصیحت پذیر
 خدا را براں بندہ بخشایش است
 گرم و زرداں سر کہ مغزے درو
 کسے نیک بیند بہر دوسرے

ز دیوار محرابش آمد بگوشش
 بیند از خود را چو روباہ مثل
 چو روبہ چہ با شتی بو اماندہ سپر
 گرفتد چو روبہ سگ ازوے بہ است
 نہ بر فضلہ دیگر اں گوشش کن
 کہ سعیت بود در ترا زوئے خویش
 محنت خورد دست رنج کساں
 نہ خود را بیفکن کہ دستم بگسر
 کہ خلق از وجودش در آسایش است
 کہ دوں ہمتاں ندبے مغز پو ست
 کہ نیکی رساند بخلق خداے

ہیں۔ فضلہ۔ بچا ہوا۔
 نہ گوش کن۔ نگاہ مت
 ڈال۔ سہ کہ سعیت۔
 یعنی قیامت میں نیکیوں
 کے پلٹے میں بہتری سعی
 بھی ہوگی۔ محنت۔ سیر
 دست رنج۔ مزدوری
 دست گیر۔ یعنی دوسروں
 کی دست گیری کرو۔
 اپنی نہ کراؤ۔ مغز۔ گودا۔
 دوں ہمتاں۔
 کم ہمت
 لوگ۔
 دوسراں۔

حکایت عابدِ نحیل

شنیدم کہ مردیست پاکیزہ بوم
 من و چند سالوک صحرا نورد
 سر و چشم ہر یک بوسید و دست
 رزش دیدم و زرع و شاگرد و رخت
 بخلق و لطف گرم رو مرد بود
 ہمہ شب نبودش قرار و ہجوع

شنا ساورہ رو در اقصائے روم
 برستم قاصد بیدار مرد
 بتکین و عزت نشاند و نشست
 ولے بیروت چو بے برد رخت
 ولے دیگر انش قوی سرد بود
 ز تسبیح و تہلیل و مارا ز ہجوع

دینا و آخرت۔ سہ
 پاکیزہ بوم۔ پاک سر زمین
 اقصا۔ انتہا۔ سالوک۔
 بہت چلنے والا۔ تکین
 مرتبہ۔ رز۔ انگور کا باغ۔
 شاگرد۔ نوکر۔ رخت۔
 سامان۔ بے۔ بے۔ بے
 پھل۔ دیگر ان۔ چولہا
 سرد بود۔ یعنی وہ ہماں
 نواز نہ تھا۔ ہمہ شب۔

یعنی وہ تو تمام رات تسبیح و تہلیل کی وجہ سے نہ سویا۔ اور ہم بھوک کی وجہ سے نہ سوئے کیونکہ اس نے ہمیں بجز باتوں کے کچھ کھانا نہ دیا تھا۔

۱۰۰ سالہ دو شینہ۔ شب گذشتہ۔ بذلہ۔ لطیفہ۔ ربیع۔ مکان۔ گفتا۔ یعنی اس بذلہ گوئے کہا، ہمیں بوسہ نہیں بلکہ توشہ چاہئے۔
تصییف۔ کسی کلمہ کو کسی لفظ کے اختلاف سے بدل دینا۔ دست بر کفش۔ یعنی جوتیاں سیدھی نہ کر۔ بلکہ روٹی

دیدے خواہ جوتیاں
مار۔ ایثار۔ قربانی۔
سبق۔ سبقت۔ دل
مردہ۔ جو ایثار سے کام
نہیں لیتے۔ لے کر آتے
بزرگی۔ مقالات۔ گفتگو
طلب تھی۔ خالی ڈھول
قیامت۔ قیامت میں
بہشت میں وہ جائے
گا جو باطن درست
کر لے دعویٰ۔

ہماں لطیف دوشینہ آغاز کرد
کہ با ما مسافر در اں ربیع بود
کہ در ویش راتوشہ از بوسہ بہ
مراناں وہ و کفش بر سر برین
نہ شب زندہ داراں دل مردہ اند
دل مردہ و چشم شب زندہ دار
مقالات بہودہ اطلیل تہیست
کہ معنی طلب کرد و دعویٰ بہ بہشت
دم بیقدم تکیہ گاہست سست

سحر کہ میاں بست و در باز کرد
یکے بذلہ شیرین خوش طبع بود
مرا بوسہ گفتا بہ تصحیف وہ
بخدمت منہ دست بر کفش من
بایثار مرداں سبق بردہ اند
بہی دیدم از پاسبان تثار
گرامت جو امر دی و ناں وہیست
قیامت کسے باشد اندر بہشت
بمعنی تو اں کرد دعویٰ درست

حکایت حاتم طائی و صفت جو امر دی

یعنی ظاہر
بمعنی۔
یعنی بزرگی
کا دعویٰ درست جب
ہی ہوگا۔ جب کہ باطن
درست ہو جائے۔
دم بیقدم۔ یعنی قول
بالعمل۔ حاتم۔
قبیلہ طے کے عبداللہ
بن سعد کا بیٹا مشہور
سخی خیل۔ گھوڑے۔
بادپا۔ صبار فوار گھوڑا۔
سرعت۔ جلدی۔ رعد

نخیل اندر شش باد پاتے چو دود
کہ بر برق بیشی گرفتے ہمے
تو گفتی مگر ابر نیساں گذشت
کہ باد از پیش باز ماندے چو گرد
سخنہائے حاتم بسطان روم
چو اسپش بولان و ناورد نیست
کہ بالائے سیرش نیرد غراب
کہ دعویٰ خجالت بود بیگناہ

شنیدم در ایام حاتم کہ بود
صبا سر عتے رعد بانگ ادھے
بتگ ژالہ میر بخت بر کوہ و دشت
یکے سیل رفتار ہاموں نورد
بگفتند مردان صاحب علوم
کہ ہمتائے او در کرم مرد نیست
بیاباں نوردے چو کشتی بر آب
بدستور دانا چنیں گفت شاہ

بانگ۔ یعنی اس کی بہناہٹ گرج کی طرح تھی۔ ادھم۔ مثالی۔ بتگ۔ دود۔ نیسان۔ بہار۔ سیل۔ بہار۔ ہاموں۔ بیابان۔
بولان۔ بھاگ۔ ناورد۔ جنگ۔ دود۔ غراب۔ کوا۔ دستور۔ وزیر۔ خجالت۔ شرمندگی۔

سہ نژاد۔ نسل۔ مکرمت۔ احسان شیکوہ۔ شان۔ بطی۔ یعنی قبیلہ طے کی جانب۔ زمین مردہ۔ یعنی شروع برسات تھی۔ صبا کردہ یعنی پروا ہوا اس میں روئیدگی کی طاقت دوبارہ پیدا کر ہی تھی۔ زندہ۔ رود۔ اصفہان کا مشہور دریا ہے جس

نخواہم گراؤ مکرمت کر دو داد
وگر روکتد بانگِ طبل تہیست
رواں کر دودہ مرد ہمارہ وے
صبا کردہ بارِ دیگر جاں درو
بر آسود چوں تشنہ بر زندہ رو
بدامن شکر داد شاں زر بمشت
بگفت انچہ دانست صاحب خبر
ز حسرت بدنداں ہمیکند دست
چرا پیش از نیم نگفتی پیام
ز بہر شہاد و شش کردم کباب
نشاید شدن در چرا گاہ خیل
جز آیں بر در بار گاہ ہم نبود
کہ ہماں نخسید دل از فاقہ ریش
دگر مرکب نامور گو مباحث
طبعی است اخلاق نیکونہ کسب
ہزار آفرین کرد بر طبع وے
ازیں نغز تر ماجر لائے شنو

من از حاتم آل اسپ تازی نژاد
بدانم کہ دروے شکوہ ہہیست
رسول خرد مند عالم بطے
زمین مردہ وابر گریاں برو
بمنزل گہ حاتم آمد فرود
سماطے بیفگند واسے بکشت
شب آنجا بودند وروز دیگر
ہمی گفت و حاتم پریشاں چوست
کہ اے بہرہ ور موبد نیک نام
من آں باد رفتار دلدل شتاب
کہ دانستم از دست باران و سیل
بنوعے دگر روی ورا ہم نبود
مروت ندیدم در آئین خویش
مرانام باید در اقلیم فاش
کساں را درم داد و تشریف واپ
خبر شد بروم از جو آخر دے
ز حاتم بدیں نکتہ راضی مشو

کا پانی نہایت صاف ہے
سماط۔ دسترخوان۔
بدامن۔ یعنی جہانوں کے
دامن میں شکر اور مٹھی
میں روپے دیئے۔ سہ
شب آنجا۔ یعنی رات
کوٹھیے۔ صاحب خبر
یعنی بادشاہ کا ایلچی۔
ہمی گفت۔ وہ ایلچی کہ
رہا تھا۔ ز حسرت۔ افسوس

سے ہاتھوں
کو کاٹ
رہا تھا۔
کہ اے یعنی
حاتم کہہ رہا تھا۔ موبد
دانا۔ دلدل شتاب۔
وہ گھوڑا جس میں دلدل
کی سی تیزی تھی۔ دو۔
گذشتہ شب۔ نشاید
شدن۔ یعنی بارش
کی وجہ سے گھوڑوں کے
اصطبل تک نہ جا سکول
گا۔ جزایں۔ دروازہ پر
اس گھوڑے کے علاوہ

حکایت در آرمودن پادشاہ مین حاتم را باز آمد مردی

اور کوئی گھوڑا نہ تھا۔ آئین۔ قانون۔ اقلیم۔ ملک۔ فاش۔ ظاہر۔ دگر۔ خواہ پھر نامور سواری رہے یا نہ رہے۔ کساں را۔ یعنی ایلچی اور اس کے ساتھیوں کو۔ طبعی۔ اخلاق عادات فطری ہوتے ہیں۔ جو آخر دے۔ حاتم۔ نغز عجیب۔ ماجری۔ واقعہ۔

ملکہ کہ کدام-بین-مشہور ملک ہے۔

نظیر-مثال-سحاب-ابر-درم-درہم-کسے-یعنی جب کوئی اس کے

ندام کہ گفت این حکایت بمن
ز نام اوراں گوئے دولت ربود
تواں گفت اوراں سحاب کرم
کسے نام حاتم نبردے برش
کہ چند از مقالات آن باد سنج
شنیدم کہ جسنے ملوکا نہ ساخت
ور ذکر حاتم کسے باز کرد
خدم در برابر سر کینہ داشت
کہ تاہست حاتم در ایام من
بلا جوئے راہ بنی طے گرفت
جوانے برہ پیش باز آمدش
نکوروی و دانا و شیریں زباں
کرم کرد و غم خورد و پوزش نمود
نہادش سحر پوسہ بردست و پای
بگفتا نیارم شد ایدر مقیم
بگفت ارہنی با من اندر میان
من دار گفت اے جو اندر گوش
دریں بوم حاتم شناسی مگر
سرش پادشاہ میں خواستست

کہ بودست فرماندے ہے درین
کہ در گنج بخشش نظرش نمود
کہ دستش چو باران فشاندے در
کہ سودا ز رفتے از در سرش
کہ نے ملک دارد نہ فرماں نہ گنج
چو چنگ اندراں بزم خلقے نواخت
دگر کس ثنا گفتن آغاز کرد
یکے را بخوں خوردنش بر گماشت
نخواہد بہ نیکی شدن نام من
بکشتن جو اندر رایے گرفت
کز بولتے اے فراز آمدش
بر خویش برداں شبش میہماں
بد اندیش رادل بہ نیکی ربود
کہ نزدیک ما چند روزے بیامی
کہ در پیش دارم مجھے عظیم
چو باران یگدل بکوشم بجاں
کہ دادم جو اندر دراپرودہ پوشش
کہ فرخندہ نامست و نیکو سیر
ندام چه کیں در میان خاستست

اس کے سامنے حاتم کا
ذکر کرتا تو اس کو غصہ
آجاتا۔ کہ چند۔ کب تک
مقالات۔ باتیں۔ باد
سنج۔ مفلس۔ لہ فرمان
حکم۔ بزم۔ محفل خلقے
نواخت۔ یعنی لوگوں کو
اپنی بخشش سے نوازا۔
آغاز۔ شروع۔ حسد۔
یعنی حسد نے اس بادشاہ
کو کینہ وری پر
مجبور
کر دیا۔
خون خوردن
قتل کرنا۔ نخواہد یعنی
میں نیکنام نہ ہو سکوں
گا۔ بلاجوی۔ یعنی وہ
شخص جو حاتم کے قتل پر
مقرر کیا گیا۔ بنی طی۔ حاتم
کا قبیلہ۔ پے گرفت۔
سراغ لگایا۔ برہ۔
راستہ میں۔ پیش با۔
استقبال کرنے والا۔
آمدش۔ اس میں سے

آنے والے کو۔ انس۔ محبت۔ نکوروی۔ یہ جوان کی صفت ہے جس سے حاتم مراد ہے۔ بر خویش۔ وہ جوان اس میں کو ہمان بنا کر
لے گیا۔ پوزش۔ عذر۔ بد اندیش۔ یعنی بینی۔ سحر۔ صبح۔ پای۔ پھر۔ ایدر۔ اب۔ ہم۔ مشکل کام۔ آر۔ اگر۔ گفت۔ یعنی بینی نے کہا۔ جو اندر
ملکہ یعنی بچے۔ مگر۔ شاید۔ فرخندہ۔ مبارک۔ سیر۔ خصلت۔ کیں۔ کینہ۔

سہ چشم۔ امید۔ لطف۔ ہربانی۔ دوست۔ اسے دوست۔ برنا۔ نوجوان۔ اینک۔ ابھی۔ گزند۔ نقصان۔ جوان۔ را۔ یعنی کو۔
 نہاد۔ جسم۔ برپائے جست۔ حاتم کے پیر چوہنے کے لئے بڑھا۔ کش۔ سینہ۔ ۸۲

ہمیں چشم دارم ز لطف تو دوست
 سر اینک جدا کن بہ تیغ از تم
 گزندت رسد یا شوی نا امید
 جوان را بر آمد خروش از نہاد
 گہش خاک بوسید و گہ پای و دست
 چو فرمانبرار دست بر کش نہاد
 نہ مردم کہ در کیش مرداں زخم
 وزا بخاطر قیامین بر گرفت
 بدانست حالے کہ کارے نکر
 چرا سر نہ بستی بفرآک بر
 نیاوردی از ضعف تاب نبرد
 ملک را ثنا گفت و تمکین نہاد
 ازین در سخہائے حاتم نیوش
 ہنرمند و خوش منظر و خوب روی
 بمردانگی فوق خود دیدش
 بشمشیر احسان و فضل بکشت
 شہنشاہ ثنا گفت بر آل طے
 کہ مہرست بر نام حاتم گرم
 کہ معنی و آوازہ اش ہنرمند

گرم رہنمائی بد آنجا کہ اوست
 بخندید برنا کہ حاتم منم
 نباید کہ چون صبح گرد سفید
 چو حاتم آزادی سر نہاد
 بخاک اندر افتاد و بر پائے جست
 بیند اخت شمشیر و تر کش نہاد
 کہ گرم گئے برو جودت زخم
 دو چشمش بوسید و بر گرفت
 ملک در میان دو ابروئے مرد
 بگفتش بیاتامہ داری خبر
 مگر بر تو نام آورے حملہ کرد
 جوان مرد شاطر زین بوسہ داد
 بدو گفت کائے شاہ باد و ہوش
 کہ در یافتم حاتم نامجوی
 جو اہمرد و صاحب خرد دیدش
 مر بار لطفش دوتا کرد پشت
 بگفت آنچه دید از کہہائے وے
 فرستادہ را داد ہر و درم
 مرا و را رسد گر گواہی دہند

کیش مردان۔ یعنی
 بہادروں کے مذہب
 میں میں عورت ہوں۔
 دبر گرفت۔ بفلگیر ہوا۔
 طریق۔ راستہ۔ ملک۔
 یعنی بادشاہ اس کی پیشانی
 سے فوراً سمجھ گیا۔ فرآ۔
 شکار دان۔ نبرد جنگ
 شاطر۔ چالاک۔ تمکین
 نہاد۔ یعنی آداب شاہی
 بالایا۔
 ازین در
 اس قسم
 کی۔
 نیوش۔ سن۔ فوق۔
 زیادہ۔ دقتا۔ دوبرا۔
 ثنا۔ تعریف۔ آل طے۔
 حاتم کا قبیلہ۔ مہر۔
 اشرفی۔ درم۔ درہم۔
 کہ مہرست یعنی اس
 بادشاہ نے کہا کہ سخاوت
 حاتم کے نام پر ختم ہے۔
 مرا و را رسد یعنی اگر
 لوگ اس کی سخاوت

کی گواہی نہ دیں تو وہ اس کا مستحق ہے۔ کہ معنی و آوازہ۔ حقیقت اور شہرت۔

حکایت دختر حاتم در روزگار پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام

شنیدم کہ طے در زمان رسول
فرستاد لشکر بشیر و نذیر
بفرمود کشتن بشمشیر کین
زنے گفت من دختر حاتم
کرم کن بجائے من اے محترم
بفرمان پیغمبر پاک راے
دراں قوم باقی نہ سازند تیغ
براری بشمشیر زن گفت زن
مروت نہ بسیم رہائی ز بند
ہمگفت گریاں براخوان طے
بخشیدش آل قوم و دیگر عطا

نکردند منشور ایماں قبول
گرفتند از ایشان گروہے اسیر
کہ ناباک بودند و ناباک دیں
بخواہند ازین نامور حاتم
کہ مولائے من بود از اہل کرم
کشادند زنجیرش از دست چپے
کہ راند سیلاب خوں بے دریغ
مرا نیز باجملہ گردن بزن
بہ تنہا و یار ام اندر کمند
بسمیع رسول آمد آواز وے
کہ ہرگز نکرد اصل و گوہر خطا

یعنی ان میں خدا کا خوف
نہ تھا۔ بخواہند۔ یعنی
لوگوں کو چاہتے کہ ان
نامور حاتم یعنی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے میرے اوپر کرم کرنے
کی درخواست کریں۔ طے
مولیٰ یعنی باپ۔ دریا
قوم۔ یعنی بقیہ قوم کو
قتل کرنے کا ارادہ کیا۔

شمشیر زن۔
جلاد۔
زن۔
یعنی حاتم کی
لڑکی۔ یار ام۔ میرے
رشتہ دار۔ کمند۔ قید۔
اخوان۔ برادران۔
سمیع۔ کان۔ بخشید۔
یعنی ان کو معاف کیا۔
اور عطادی۔ کہ ہرگز نہ
شریف قوم غداری نہیں
کرتی۔ بنگاہ۔ خیمہ۔ وہ
درم۔ دو تولہ سات ماشہ
چاررتی۔ فائزہ۔ بوزن
کا۔ حاتم کی بیوی کا

حکایت در آزاد مردی حاتم و ذکر پادشاہ اسلام

ز بنگاہ حاتم یکے پسر مرد
ز راوی چنین یاد دارم خبر
زن از خیمہ گفت ایں چه تدبیر بود
شنید ایں سخن نام بردار طے

طلب وہ درم سنگ فائزہ کرد
کہ پیشش فرستاد تنگ شکر
ہماں وہ درم حاجت پسر بود
بخندید و گفت اے دلارام ہے

طلب وہ درم سنگ فائزہ کرد
کہ پیشش فرستاد تنگ شکر
ہماں وہ درم حاجت پسر بود
بخندید و گفت اے دلارام ہے

جاوید۔ بتا۔ راوی۔ بیان کرنے والا۔ تنگ۔ گھوڑے کی لادھی۔ نام بردار۔ نامور۔ دلارام۔ راحت دل۔ حاتم کی بیوی کا قبیلہ۔

سہ درخور۔ مناسب۔ دوران۔ گردش۔ گیتی۔ جہان۔ مگر۔ لیکن۔ نوال۔ عطا۔ نہد۔ یعنی اس کی سخاوت۔ سوال کرنے کی نوبت ہی نہیں آنے دیتی ہے۔ سعی۔ کوشش۔ سرفرازو۔ فخر کرتی ہے۔

جو افرنے آل حاتم کجاست
زدوران گیتی نیامد وگر
نہد تمشش بردہان سوال
بسعت مسلمان آباد باد
ز عدلت بر اقلیم یونان و روم
نبروے کس اندر جہاں نام طے
تراہم ثنا ماندو ہم ثواب
ترا سعی و جہد از برائے خداست
وصیت ہمیں یک سخن بیش نیست
ز تو خیر ماند ز سعدی سخن

گرا و در خور حاجت خویش خواست
چو حاتم بازاد مردی دگر
ابو بکر سعد آنکہ دست نوال
رعیت پناہا دلت مشاد باد
سرفرازو این خاک فرخندہ بود
چو حاتم کہ گرنیستے فروے
ثنا ماند از اں نامور در کتاب
کہ حاتم بدان نام و آوازہ خواست
تکلف بر مرد درویش نیست
کہ چند آنکہ جہدت بود خیر کن

ہماری سر زمین کو ایسا ہی فخر ہے جیسا کہ بنوٹے کو حاتم پر۔ نامور۔ یعنی حاتم۔ ترا۔ یعنی سعد۔ کہ حاتم تجھے ثواب بھی اس لئے یلگا کہ تیری ممت کوشش خدا کے لئے ہے اس کی صرف اپنی نام و نمود کے لئے تھی۔ مرد درویش۔ سعدی۔

جہد۔ طاقت۔ علم۔ بردباری۔

حکایت در علم پادشاہان

ز سودا اس خون در دل افتادہ بود
فرویشہ ظلمت بر آفاق ذیل
سقط گفت و نفرین و دشنام داد
نہ سلطان کہ آں بوم و برزان او
بہ پنجر کہ بد بچوگان و گوے
نہ صبر شنیدن نہ روئے جواب
کہ بر پشتہ ماجراے شنید

یکے را خرے در گل افتادہ بود
سیابان و باران و سرما و سبیل
ہم شب دریں غصہ تا با مداد
نہ دشمن برست از زبانش نہ دوسر
قضا شاہ کشوریکے نام جوے
شنید اں سخنہائے دور از صواب
نگہ کرد سالار اتلیم دید

در گل۔ یعنی گدھا مٹی میں پھنس گیا تھا۔ سودا۔ غصہ۔ خون در دل۔ یعنی بہت مصیبت میں تھا۔ سبیل۔ بہاد۔ آفاق۔ آسمان کے کنارے۔ ذیل۔ دامن۔ بامداد۔ صبح۔ سقط۔ بہودہ باتیں۔ نہ دشمن برست۔ نہ دشمن چھٹکارا پاسکا۔

بر۔ بحر کا مقابل۔ قضا۔ اتفاقاً۔ کشور۔ ملک۔ پنجر۔ شکار۔ چوگان و گوی۔ گیند بلا۔ دور از صواب۔ نادرست۔ نگہ کرد۔ گدھے دیکھنے دیکھا۔

۱۵ شرمگن۔ شرمندہ۔ چشم۔ خدام۔ سودا۔ غصہ۔ کہ نگذاشت۔ کسی کو گالیاں دینے سے نہیں چھوڑا۔ محل۔ مرتبہ۔ وحل۔ کچھڑ
 سخنہائے سرد۔ نامناسب باتیں۔ چہ نیکو۔ ۸۵۔ قہر کے وقت ہر بھی کس قدر بھلی بات ہے۔ ۱۵ اسے پیر۔ یعنی گدھے والا۔

گفتا۔ یعنی گدھے والے
 نے کہا۔ وے۔ یعنی باد
 در خورد۔ لائق۔ بدی
 رابدی۔ بدی کا بدی
 سے بدلہ دینا تو آسان
 ہے۔ حسن الی من اسی
 بدی کرنے والے کے ساتھ
 بھلائی کرو۔ کبر۔ کبر۔
 سائل۔ مانگنے والا۔
 مرد۔ یعنی سائل۔ تفت۔
 سوزش۔

کہ سو داتے ہیں بر من از بہر حلیت
 کہ نگذاشت کس رانہ دختر نہ زن
 خودش در بلا دید و خورد و حل
 فر خورد چشم سخنہائے سرد
 چہ نیکو بود ہر در وقت کہیں
 عجب رستی از قتل گفتا خموش
 وے انعام فرمود در خورد خویش
 اگر مردی احسن الی من آسا

ملک شرمگن در چشم بنگر لیت
 کے گفت شاہا بہ تیغش بزن
 نگہ کرد سلطان عالی محل
 بخشید بر حال مسکین مرد
 زرش داد واسپ و قبا پوستیں
 کے گفتش لے پیر بے عقل وہوش
 اگر من بنا لیدم از در خویش
 بدی رابدی سہل باشد جزا

حکایت تو انگر سقلہ و درویش صاحب دل

پوشیدہ
 چشم۔
 اندھا۔ چہ۔
 یعنی تجھے غصہ اور گرمی
 میں کس چیز نے بتلا کر دیا
 ۱۵ جھٹلے۔ یہ گفت
 کا مقولہ ہے۔ ترک آزا
 کن۔ اس کے ستانیکا
 دھیان کر۔ افطار۔
 چونکہ اس سائل نے تمام
 دن کچھ نہ کھایا تھا بخلق
 یعنی اس سائل کو اپنے
 حسن خلق اور کلام سے

در خانہ بر روی سائل بہ بست
 جگر گرم و آہ از تفت سینہ سرد
 بگفتا چہ در تابت آورد و چشم
 جھٹلے کزاں شخصش آمد بروئے
 ایک امشب بنزد من افطار کن
 بمنزل در آوردش و خواں کشید
 بگفت ایردت روشنائی دہا و
 سحر دیدہ بر کرد دنیا بید
 کہ بے دیدہ دیدہ بر کرد ووش

شنیدم کہ مغرورے از کبر مست
 بکنجے فروماندہ بنشست مرد
 شنیدش یکے مرد پوشیدہ چشم
 فر گفت و بگر لیت بر خاک کوئے
 بگفت اے فلاں ترک آزار کن
 بخلق و فریش گریباں کشید
 بر آسود درویش روشن نہاد
 شب از زگشش قطرہ چند چکید
 حکایت بشہر اندر افتاد و جوش

گھر چلنے پر مجبور کر دیا۔ خواں کشید۔ ستر خواں بچھایا۔ روشن نہاد۔ روشن ضمیر۔ روشنائی۔ یعنی آنکھوں کی بینائی۔ زگشش۔ اس
 نابینا کی آنکھ۔ بر روشن۔ کہ بے دیدہ۔ شب گذشتہ اندھا بینا ہو گیا۔

۱۰ برگشت۔ واپس ہوا۔ کہ چون۔ یعنی تیرا اندھا پن کیسے جانا رہا۔

۸۶

کہ برگرد۔ کس نے روشن کر دیا۔ شمع گیتی

کہ برگشت درویش از و تنگدل
کہ چون سہل شد بر تو اینکار سخت
بگفت اے ستمگاہ آشفته روز
کہ مشغول گشتی بچغدا از ہماے
کہ کردی تو بر روئے او در فراز
بمردی کہ پیش آیدت روشنی
ہمانا کزین توتیا غافلند
سر انگشت حسرت بدنداں گزید
مرا بود دولت بنام تو شد
فروردہ چوں موش دنداں باز

شنید ای سخن خواجہ سنگدل
بگفتا حکایت کن اے نیکبخت
کہ برگردت ایں شمع گیتی فروز
تو کو تہ نظر بودی وسست را
برفتے من ایں در کسے کرد باز
اگر بوسہ بر خاک مرداں زنی
کسانیکہ پوشیدہ چشم دل اند
چو برگشتہ دولت ملالت شنید
کہ شہباز من صید دام تو شد
کسے چوں بدست آورد جڑہ باز

فروز۔ یعنی آنکھیں۔
چغدا۔ یعنی دولت دنیا
ہمای یعنی درویش۔
فراز۔ بند۔ لے خاک
مرداں۔ یعنی بزرگوں
کے مزار۔ پوشیدہ چشم
دل۔ دل کا اندھا۔
ہمانا۔ یقیناً۔ توتیا۔
یعنی خاک مزار۔ حسرت
افسوس۔ شہباز۔ سفید
باز۔ یا زباز
صید۔
شکار۔

دام۔ جال۔
جڑہ۔ شہباز۔ آرز۔

گفتار اندر دل داری خلق تا بر سند باہل دے

ز خدمت مکن یکرماں غافل
کہ بکروزت افتد ہماے بدام
امید است ناگہ کہ صیدے کنی
ز صد چوبہ آیدیکے بر ہدف

الا گر طلبگار اہل دلی
خورش وہ بدراج و کبک و حمام
چو ہر گوشہ تیر نیاز افکنی
ڈرے ہم بر آید ز چندیں صدق

حرص۔ لے اہل دل۔
عارف کامل خورش۔
خوراک۔ دراج۔ تیر۔
کبک۔ چکور۔ حمام۔
کبوتر۔ ہمای۔ فرحی
جانور ہے جس کے بالے
میں مشہور ہے کہ جس کے
سر سے گزر جائے وہ
بادشاہ ہو جاتا ہے۔

حکایت دریں معنی ہے

شبانگہ بگردید در قافلہ

یکے را پسر گم شد از راحلہ

نیاز۔ عاجزی۔ صید۔ یعنی درویش کاہل۔ چوبہ۔ تیر۔ ہدف۔ نشانہ۔ راحلہ۔ منزل۔

لے روشنائی یعنی نور نظر لڑکا۔ کارواں۔ قافلہ۔ سارواں۔ سارا ونٹ بان یعنی محافظ ب۔ کو واو سے بدل لیا گیا ہے۔

دوست۔ یعنی لڑکا۔ ہرانکس۔ یعنی ہر سامنے آنے والے پر میں نے لڑکے کا گمان کیا۔ مشائخ۔ بزرگ لوگ۔ مردے۔ یعنی

خدا رسیدہ۔ بارہا۔
یعنی محنتیں۔ لے مندرجہ
پڑاؤ۔ سنگ لہخ۔
پتھر ملی جگہ۔ لہخ یعنی
مقام لیکن اس کا انتہا
استعمال نہیں ہے۔
گوش دار۔ دیکھ بھال
کر۔ بدر۔ باہر۔ در آجا۔
یعنی بروں میں بھلے ایسے

بتاریکی آن روشنائی بتافت
شنیدم کہ میگفت با سارواں
ہرانکس کہ پیش آدم گفتم اوست
کہ باشد کہ وقتے مردے رسند
خورد از برائے گلے خار ہا

زہر خیمہ پر سید و ہر سو شافت
چو آمد بر مردم کارواں
ندانی کہ چوں راہ بروم بدوست
مشائخ بجاں طالب ہر کند
برند از برائے دلے بار ہا

حکایت ہمدریں معنی

ہی چھپے ہوتے ہیں جیسے
کہ پتھروں میں
لعل۔
سر خوش۔
محبت۔
دشمن۔ یعنی رقیب۔
لہ بدر۔ یعنی دوست
کی خاطر رقیب کی تکالیف
کو اسی طرح برداشت
کرنا پڑتا ہے جیسے کہ جائہ
گل خار کے ہاتھوں چاک
ہوتا ہے۔ کہ خون۔ بلکہ
رقیب کی تکالیفوں سے
اگرچہ دل انار کے دانوں
کی مانند خون ہو رہا ہو

شبے لعل افتاد در سنگ لہخ
چہ دانی کہ گوہر کد امست و سنگ
کہ لعل از میانش نباشد بدر
ہماں جاتے تاریک و لعل اندو سنگ
کہ افقی بسر وقت صاحب دلے
نہ بینی کہ چوں بار دشمن کشت
کہ خوں در دل افتادہ خند و چونا
مراعات صد کن برائے یکے
حقیر و فقیر اندر نظر
کہ ایشاں پسندیدہ حق بسند
چہ دانی کہ صاحب لایت خود اوست
کہ در ہاست بر روتے ایشاں فرا

ز تاج نلک زادہ در مشائخ
پدر گفتش اندر شب تیرہ رنگ
ہمہ سنگہا گوشش دار لے سپر
در او باسش پاکان شوریدہ رنگ
بعزت بکش بار ہر جاہلے
کسے را کہ بادوستی سر خوشت
بدر و چو گل جامہ از دست خار
غم جملہ خورد در ہوائے یکے
گرت خاکپایان شوریدہ سر
تو ہرگز میں شان بچشم پسند
کسے را کہ نزدیک ظنت بد اوست
در معرفت بر کسان نیست باز

لیکن انار کی طرح ہنسنا پڑتا ہے۔ ہوا۔ دوستی۔ خاکپایان۔ فروتنی کرنے والے فقرا۔ تو ہرگز۔ یعنی تیرے نگاہ میں اگر وہ پسندیدہ نہیں
ہیں تو تیری پسندیدگی کی ان کو ضرورت نہیں ہے۔ نظر خداوندی میں ان کی پسندیدگی ان کے لئے کافی ہے۔ در۔ دروازہ۔ معرفت۔
یعنی خدا کی پہچان۔ فرا۔ بند۔

لہ جلد یعنی بہشتی جوڑا۔ نو بیٹا۔ پوتا۔ نو آخانہ۔ وہ مقام جہاں شہزادگان کو بند رکھا جاتا ہے۔ دست یعنی اگر کچھ عقل ہے تو شہزادگان کی قید خانہ میں دست بوسی کرے۔ اس لئے کہ کل کو وہی تخت نشین ہوں گے۔ نو اسے مراد اولیاء اور

کہ آئندہ درجہ دامن کشاں
بلک رانوار نو آخانہ دست
بلندیت بخشہ چو گرد و بلند
کہ در نو بہارت نماید طرفین

بساخت عیشان تلخی چشاں
بوسی گرت عقل و تدبیر بہت
کہ روزے فرج یابد از شہر بند
مسوزاں درخت گل اندر خریف

نو آخانہ سے دنیا مراد ہے
فرج۔ کشادگی۔ خریف۔
یعنی خزاں کا موسم۔
طریف۔ تروتازہ لہ
زہرہ۔ قدرت۔ نداد۔
غریبوں کو بھی نہ دیتا
تھا۔ فردا۔ قیامت۔
بند۔ قید۔ تیم۔ کینہ۔
لکین چھپنے کی جگہ بر باد
داد۔ اڑا دیا۔ سنگے۔

حکایت پذیریل و فرزند لا ابالی

زرش بود دیار لے خوردن ندا
نداوے کہ فردا بکار آیدش
زر و سیم در بند مرد و سیم
کہ ممسک کجا کرد زرد ز زمین،
شنیدم کہ سنگے در انجا نہاد
بیک دستش آمد بدگیر خورد
کلا، شش بازار و میز گرد
پسر چنگی ونائی آورد پیش،
پسر بامداداں بخندید و گفت،
زہر نہادن چہ سنگ و چہ زر
کہ بخشند و پوشند و آساں خوردند
ہنوز لے برادر سنگ اندرست
گرت مرگ خواهند از ایشان مثال

یکے زہرہ خرچ کردن نداشت
نخوردے کہ خاطر بیاسیدش
شب و روز در بند زرد بود و سیم
بدانست روزے پسر در کمین
ز خاکش بر آورد و بر باد داد
جو آمد دراز بقائے نکرد
گزین کم ز نے بود ناباک رو
نہادہ پدر چنگ در نلتے خویش
پدر زار و گریاں ہمہ شب نخفت
زر از بہر خوردن بوداے پدر
زر از سنگ خار ابرووں آوردند
زر اندر کف مرد دنیا پرست
چو در زندگانی بدی با عیال

سونے کی جگہ
پتھر دیا
کم زن۔
یعنی کم از زن عورت
سے بھی ناقص العقل۔
میزر۔ تہ بند۔ گرو۔
گروی۔ چنگ۔ چنگل۔
نلتے۔ کلا چنگی۔ ستار
بجلنے والا۔ نائی۔ بانہ
بجانیوالا۔ زہر۔ یعنی
رکھنے کے لئے تو پتھر اور
سونائیکساں ہیں۔۔۔
زر از سنگ۔ یعنی سونا

کان سے نکلتا ہے۔ دنیا پرست۔ بخیل۔ سنگ۔ یعنی کان میں ہے۔ بدی۔ تو برا ہے۔ عیال۔ بال بچے۔ مثال۔ شکایت نہ کر۔

۱۰ چارو۔ بوزن شفا لوجانوروں کو ڈرنے کے لئے کھیتوں پر جو کوئی چیز کھڑی کر دی جاتی ہے۔ کہ ازبام۔ یعنی جب تو مر جائے گا۔ گلا۔ طلسم۔ خزانہ کی حفاظت کے لئے خزانہ پر کچھ جادو کی چیز بنا دی جاتی تھی۔ بشکنند۔ قضا و قدر۔ کتند۔ یعنی بخیل کے ورثہ۔ کرم گود۔ قبر کے کپڑے۔ مثال۔ کہاؤ۔ ۱۱۔ درینغ۔ افسوس۔ کزین۔ یعنی سعدی کی نصیحتیں۔ دانگ۔ درم کا چھٹا حصہ۔ ناگہش۔ یعنی اس نوجوان کو

<p>۱۰ چارو۔ بوزن شفا لوجانوروں کو ڈرنے کے لئے کھیتوں پر جو کوئی چیز کھڑی کر دی جاتی ہے۔ کہ ازبام۔ یعنی جب تو مر جائے گا۔ گلا۔ طلسم۔ خزانہ کی حفاظت کے لئے خزانہ پر کچھ جادو کی چیز بنا دی جاتی تھی۔ بشکنند۔ قضا و قدر۔ کتند۔ یعنی بخیل کے ورثہ۔ کرم گود۔ قبر کے کپڑے۔ مثال۔ کہاؤ۔ ۱۱۔ درینغ۔ افسوس۔ کزین۔ یعنی سعدی کی نصیحتیں۔ دانگ۔ درم کا چھٹا حصہ۔ ناگہش۔ یعنی اس نوجوان کو</p>	<p>۱۲ چوہ چٹا روانگہ خورد از تو سیر بخیل تو نگر بدینار و سیم از اں سالہامی بماند زرش بسنگ اجل ناگہش بشکنند پس ز بردن و گرد کردن چومور سخہائے سعدی مثالست ویند در لغت ازین روئے بر تافتن</p>
---	---

حکایت احسان اندک و مہرہ آل بے نہایت

<p>۱۲ چوہ چٹا روانگہ خورد از تو سیر بخیل تو نگر بدینار و سیم از اں سالہامی بماند زرش بسنگ اجل ناگہش بشکنند پس ز بردن و گرد کردن چومور سخہائے سعدی مثالست ویند در لغت ازین روئے بر تافتن</p>	<p>۱۳ جوانے بدانگے کرم کردہ بود بجرے گرفت آسماں ناگہش آماشا کناں بر درو کوے و بام چو دید اندر آشوبے دروشش پیر دلش بر جوان مرد مسکین بخت بر آورد زاری کہ سلطان برود ہم برہے سو دوست درینغ بفریاد از ایشان برآمد خروش پیادہ بسر تادر بارگاہ جوان از میاں رفت و بردن پیر</p>
---	---

اس بوڑھے کو گردن سے پکڑ کر لے گئے۔

۱۴۔ قتل گاہ۔ ترکان۔ شاہی نوکر۔ ۱۵۔ آشوب۔ مصیبت۔ اسیر۔ قیدی۔ بار۔ مرتبہ۔ سلطان برود۔ بادشاہ مر گیا ہے۔ بہم۔ یعنی دونوں ہاتھوں کو مل رہا تھا۔ تانچہ۔ یعنی ہاتھیں سرد منہ پر تلے پھارتے ہوئے۔ پیادہ بسر۔ یعنی سر کے بل۔ گردن۔ یعنی

سہ مرگِ منت۔ میرے مرنے کی تمنا تو نے کیوں کی۔ بد مردم۔ نیک بادشاہ کے مرنے کی تمنا کرنا رعایا کی بدخواہی ہے۔ کہ آئے۔ یعنی تمام جہان تیرے حکم کا مطیع ہے۔ شگفت۔ تعجب۔ لہ چار سوئے قصاص۔ وہ چوراہا جس پر کھڑا کر کے مجرم سے بدلہ لیا جائے

بجانے۔ ایک جان یعنی پورے کی وجہ سے۔ بردہ پھل دے۔ عصا یعنی عصا موسیٰ۔ عروج۔ ابن عنق مشہور ہے کہ تین ہزار پانچ سو سال کی عمر کا ایک کافر تھا اور اس قدر لانا تھا کہ طوفانِ نوح کا پانی اس کی مکر تک رہا تھا۔ سمندر سے مچھلی پکڑ کر

سورج سے بھونکر کھایا کرتا تھا حضرت موسیٰ نے اپنی لاشی سے اس کو مار ڈالا تھا۔ دفع بلا۔ حدیث ہے۔ الصدقة تروا بالبلاء۔ خیرات مصیبت کو طالتی ہے۔ بقعہ۔ سر زمین۔ بگیر۔ تو آخرت کو حاصل کر لے۔ جس سے تجھے خوشی میسر آئے گی۔ رحمتہ العالیٰ تو جہاں کے لئے ابر رحمت ہے۔ شب قدر۔ جو رمضان کے اخیر ہفتے میں ہوتی ہے۔ مس تفتہ۔ گرم تانا۔

ہوش پر سید و ہیبت نمود چونیکست خوتے من و راستی بر آورد سپر دلاور زباں بقول دروغیکہ سلطان بمرود ملک زین حکایت چناں بر شگفت وزین جانب افتان و خیزان جہاں یکے گفتش از چار سوئے قصاص بکوشش فرو گفت کلے ہوشمند یکے تخم در خاک ازاں می نہند جمعے باز دارد بلائے درشت حدیث درست آخر از مصطفیٰ است عدورانہ بینی دریں بقعہ پائے بگیر اے جہانے بروئے تو شاد کس از کس بدور تو بارے نبرد توئی سایہ لطف حق بر زمیں ترا قدر اگر کس نہ داند چہ غم

کہ مرگِ منت خواستن بر چہ بود بد مردم آخر چیرا خواستی کہ اے حلقہ در گوسن شگفت جہاں فردی و بیچارہ جاں سپرد کہ چیزیں بخشید و چیزے نگفت ہی رفت و بیچارہ ہر سود و واں چہ کردی کہ آید بجانت خلاص بجانے و دانگے رہیدم زبند کہ روزِ فروماندگی بردہد عصائے ندیدی کہ عوجے بکشت کہ بخشایش و خیر دفع بلاست کہ بویگر سعادت کشور کشائے جہانے کہ شادی بروئے تو باد گلے در چمن جو رخارے نبرد پیمبر صفت رحمتہ العالمیں شب قدر را می ندانند ہم

حکایت در معنی ثمرہ نیکو کاری

مس تفتہ روئے زمیں ز آفتاب

کسے دید صحرائے محشر بجواب

ہے۔ شب قدر۔ جو رمضان کے اخیر ہفتے میں ہوتی ہے۔ مس تفتہ۔ گرم تانا۔

۱۵ جملہ۔ سب۔ پیرایہ۔ لباس۔ پامرف۔ مددگار۔ رز۔ انگور کی بیل۔

ہمیں ہر فلک شد ز مردم خروش
یکے شخص ازین جملہ در سایہ
پرسید کلمے مجلس آرائے مرد
رزے داشتہ بردرخانہ گفت
دریں وقت نو میدی آمد در است
کہ یارب بریں بندہ بخشایش
چہ گفتم چو حل کردم این راز را
کہ آفاق در سایہ ہمتش
درختیست مرد کرم باردار
حطب را اگر تیشہ بر پے زنند
بسے پانداراے درخت ہنر

دماغ از تپش می برآمد بکوش
بگردن بر از خلد سپر ایہ
کہ بود اندرین مجلسست پایم
بسایہ درش نیگم دے بخت
گناہم زد ادا در داور بخواست
کز و دیدہ ام وقتے آسایش
بشارت خداوند شیراز را
مقیم اندو بر سفرۂ نعمتش
وزو بگذری ہسینم کو ہسار
درخت برومند را کے زند
کہ ہم میوہ داری وہم سایہ در

دادار۔ منصف۔ داوۃ
خدا۔ لہ این راز۔
یعنی ایک ضرورت مند کو
سایہ کا آرام پہنچانے سے
قیامت میں سایہ حاصل
ہو گیا۔ بشارت۔ خوشخبری
یہ گفتم کا مقولہ ہے۔ سفرہ۔
دستر خوان۔ مرد کرم۔
سخی۔ ہیزم۔ سوختنی لکڑی
حطب۔ ایندھن۔ تیشہ۔
کھاڑا۔ درخت
ہنر۔ یعنی
سعد
ابن ابوجز

گفتار اندر ہیبت ملوک و سیاست ملک

بگفتم در باب احسان بسے
بخور مردم آزار را خون و مال
کسے را کہ با خواجہ تست جنگ
بر انداز۔ بخنیک خار آورد
کسے را بدہ پایہ مہتراں
مبختای بر ہر کجا ظالمیست

ولیکن نشتر طست باہر کسے
کہ از مرغ بد کندہ بہ پرو بال
بدستش چرا میدہی چوب و سنگ
درختے سپرور کہ بار آورد
کہ بر کہتراں سر ندارد گراں
کہ رحمت بر وجور بر عالمیست

سایہ در۔ سایہ دار۔
لہ ولیکن۔ یعنی ہر
آدمی کے ساتھ احسان
کرنا مناسب نہیں ہوتا
کہ از مرغ بد۔ یعنی موذی
پرند کے پر و چناہی مناسب
ہے۔ کسے را۔ یعنی ظالم خدا
کا دشمن ہے۔ اس کی
مدد نہ کرو۔ سر ندارد
گراں۔ بکبر نہیں کرتا۔

کہ رحمت یعنی ظالم پر رحم کھانا مخلوق پر ظلم کرنا ہے۔

سہ جہانسوز۔ یعنی ظالم کا چراغ گل کر دو۔ داغ۔ یعنی رنج۔ میزنی۔ چور پر رحم کرنا۔ خود چوری کرنے کے مراد ہے۔ ستم بر ستم پیشہ۔
ظالم پر ظلم کرنا غم خانہ۔ گھر والوں کو بھڑکاٹی تھی تو اس کو رنج ہوتا۔

یکے بہ در آتش کہ خلقے بد داغ
بازوئے خود کارواں میزنی
ستم بر ستم پیشہ عدست و داد

جہانسوز را کشتہ بہت چراغ
ہر آنکہ کہ بر مزد رحمت کنی،
جفا پیشگان را بدہ سر بباد

چھتہ۔ مکن۔ یعنی ان کا
چھتہ نہ اکھاڑ۔ لہ بشد۔
گیا۔ نیش۔ ڈنگ۔ طوم۔
غصہ۔ مکن۔ یعنی شوہر اس
کو کہتا تھا کہ اب آہ و زاری
کر کے لوگوں کو نہ ستا۔
بداں را۔ یعنی بدوں کے
ساتھ بردباری ان کی
بدی میں اضافہ کر دیتی ہے۔
چواندر۔ یعنی مودی کو

ایذارسانی

سے پہلے
مار ڈالو
سگ۔ یعنی

کتے کو زیادہ سے زیادہ
ہڈی ڈالی جاسکتی ہے۔
اس کے لئے دسترخوان
بچھانا مناسب نہیں ہے
چونکہ نیکی۔ یعنی گانوں کے
بوٹھنے کیا اچھی بات
کھی۔ لائیں مارنیوالا
گدھا۔ بوجھ سے لدا رہتا
بہتر ہے لات تو مار نہ سکے گا
عس۔ یعنی اگر پاسبان

گفتار در معنی احساں با کسے کہ سزاوار نباشد

کہ زنبور در سقف اولانہ کرد
کہ مسکین پریشاں شوند از وطن
گرفتند بکروز زن را بہ نیش
براں بخر دزن بسے طیرہ کرد
بھی کرد فریاد و میگفت شوی،
تو گفتی کہ زنبور مسکین مکش
بداں را تحمل بدافروں کند
بشمشیر تیزش بیازار حلق
بفرمای تا استخوانش دہند
ستور لکد زن گرانبار بہ
نیارد بشب خفتن از دزد کس
بقیمت تراز نیشکر صد ہزار
یکے مال خواهد یکے گوشمال
چو فر بہ کنی گرگ یوسف درد

شنیدم کہ مردے غم خانہ خورد
زنش گفت ازیناں چہ خواہی مکن
بشد مرد ناداں بر کار خویش
بیامد زدگان سوئے خانہ مرد
زن بخیر در درو بام و کوی
مکن روے بر مردم اے زن ترش
کسے با بداں نیکوئی چوں کند
چواندر سرے بینی آزار خلق
سگ آخر کہ باشد کہ خوانش نہند
چونیکوز دست این مثل پیروہ
اگر نیکم دی نماید عسس
نتے نیزہ در حلقہ کارزار
نہ ہر کس سزاوار باشد بال
چو گر بہ نوازی کبوتر برد

چشم پوشی شروع کر دے تو پھر چوہوں کے ڈر سے کوئی بھی نہ سوئے گا۔ نیزہ۔ نیزے کا بانس۔ نے شکر۔ گنا۔ گوشمال۔ سزا۔ یوسف۔
چونکہ یوسف علیہ السلام کے قصہ میں بھڑنے کا ذکر آتا ہے اس لئے شعر میں ایک لطف پیدا ہو گیا۔

توسن۔ منہ زور گھوڑا۔

باز۔ یعنی اس کی سرکشی

کو روکا جاسکے۔ آب۔

کاست۔ جب پانی امار

پر ہو۔ لہ دل برکن۔

امید نہ رکھو۔ بد گہر۔

بد ذات۔ چہ کنواں۔

در شیشہ۔ مشہور ہے کہ

دیو کو شیشی میں بند

کر دیا جاتا ہے۔ مگو۔

ورنہ لکڑی

کی تلاش

میں سنا

نکل جاتے

گا۔ قلم۔ بحر۔ قلم۔

یعنی تلوار سے اس کا ہاتھ

قلم کر دو۔ لہ مدبر۔

یعنی وزیر۔ آتش۔

یعنی دوزخ۔ مدبر۔ بد

اقبال۔ سعید۔ نیک

بخت۔ کہ توفیر۔ یعنی تدبیر

ملک کی افزونی کا سبب

خوشا۔ خد کے دیوانوں

کا وقت اچھا گزرتا ہے۔

بنائے کہ محکم نذار و اساس

گفتار اندر پیش بینی و عاقبت اندیشی

چہ خوش گفت بہرام صحرائشیں
 و گرا پیے از گلہ باید گرفت
 سر چشمہ شاید گرفتن بمیل
 بند لے سپرد جلہ گر آب کاست
 چو گرگ خبیث آمد اندر کند
 از ابلیس ہرگز نیاید سجود
 بد اندیش را جاے و فرصت مدہ
 مگو شاید این مار کشتن بچوب
 قلمزن کہ بد کرد بازیر دست
 مدبر کہ قانون بدی نہسد
 مگو ملک را این مدبر بست
 سعید آورد قول سعدی بجائے

باب سوم در عشق

خوشا وقت شوریدگان غمش
 گدایانے از پادشاہی نفور
 اگر ریش بسیند و گرم ہمیش
 بامیدش اندر گدائی صبور

خواہ انھیں وصال میسر ہو یا فراق۔ نفور۔ متنفر۔ صبور۔ صابر۔

لہ دماغ - پے درپے - آلم - رنج - دم درکشند - یعنی شکوہ نہیں کرتے ہیں - بلائے خمار - شراب کے بعد خمار کی کیفیت اس ہی ہے
 ہے کہ ہر لوالہ ہوس بادہ نوشی نہ شروع کر دے - سلحدار ہمتیار بند - خلاص چھٹکارا - کند - قید - عزت - گوشہ نشینی ہے - خدا - منازل

<p>وگر تلخ بینند دم درکشند سلحدار خارا است باشاخ گل کہ تلخی شکر باشد از دست دور شکارش نخواهد خلاص از کند منازل شناسان کم کردہ پے سبکتہ برداشتہ مست بار کہ چوں آب حیواں بظلمت در رہا کردہ دیوار پیروں خراب نہ چوں کرم پیلہ بخود در تنند لب از تشنگی خشک بر طرف جوئے کہ بر ساحل نیل مستقی اند</p>	<p>دماغ شراب الم درکشند بلائے خمار است در عیش مل نہ تلخت صبر کیہ بر یاد اوست اسیرش نخواهد رہائی ز بند سلاطین عزلت گدایان ہے ملامت کشانند مستان یار بسر وقت شاں خلق کے رہ بر بند چو بیت المقدس دروں پر زتاب چو پروانہ آتش بخود در ز تنند دلارام دربر دلارام جوئے نگویم کہ بر آب قادر نیسند</p>	<p>اگرچہ نشانات قدم کا پتہ نہیں چلتا لیکن منزل رسیدہ ہیں - سبکتہ مست اونٹ آسانی سے بوجھ لیجاتا ہے کہ چوں جس طرح آب حیات تاریکی میں ہے اس تک رستہ ملنا دشوار ہے اسی طرح با خدا بزرگو کا پتہ چلنا مشکل ہے - کرم پیلہ - ریشم کا کیرا - دلارام - یعنی محبوب سے وصال کے ہوتے ہوئے بھی ان کی طلب ختم نہیں ہوتی - مستقی - جسے استسقا کی بیماری ہوتی ہے وہ لب جو بھی پیاسا رہتا ہے اس کا ہیٹ نہیں بھرتا - تلخ ترا عشق - یعنی تیرا عشق مجازی سکون قلب کو ختم کر دیتا ہے - خد - رخسارہ - خال - تل - خیال - یعنی معشوق کا تصور - باوجودش - یعنی محبوب کے وجود کے سامنے - شاہد معشوق - برت - تیرے نزدیک - دگر باکست - کسی دوسرے سے محبت نہیں رہتی - منزل - مکان - چشم برہم نہی - تو سو جائے -</p>
---	---	---

گفتار اندر ثبوت عشق حقیقی بدلیل مجازی

<p>رباید ہی صبر و آرام دل بخواب اندر ش پائے بند خیال کہ بینی جہاں باوجودش عدم ز رو خاک یکساں نماید برت کہ با او مانند دگر جائے کس دگر چشم برہم نہی درد لست</p>	<p>ترا عشق ہیچوں خودی ز آب گل بہ بیدار لیش فتنہ بر خد و خال بصدقش چناں سر نہی بر قدم چو در چشم شاہد نیاید برت دگر باکست بر نیاید نفس تو کوئی چشم اندر ش منتر لست</p>	<p>ختم کر دیتا ہے - خد - رخسارہ - خال - تل - خیال - یعنی معشوق کا تصور - باوجودش - یعنی محبوب کے وجود کے سامنے - شاہد معشوق - برت - تیرے نزدیک - دگر باکست - کسی دوسرے سے محبت نہیں رہتی - منزل - مکان - چشم برہم نہی - تو سو جائے -</p>
---	---	--

ماہ شکیبا۔ صابر۔ بکف برہنی تو جان تھیلی پر رکھ لیتا ہے۔ سر نہی تو سر جھکا دیتا ہے۔ ہوا خواہش نفسانی۔ عجب داری۔ پھر کیا تعجب ہے۔ غرق۔ ڈوبا ہوا۔ زجاں

نہ اندیشہ از کس کہ رسوا شوی
گرت جاں بخواد بکف برہنی
چو عشقے کہ بنیاد او بر ہواست
عجب داری از سالکان طریق
بسودائے جاناں زجاں مشتغل
بیاد حق از خلق بگریختہ
نشايد بدارود و اکردشاں
الست از ازل همچنان شاں بگوش
گروہے عملدار عزت نشیں،
بیک نعرہ کوہے ز جابر کنند
چو باد اندہنہان و چالاک پوئے
سحر با بگریں چند آنکہ آب
فرس کشتہ از بس کہ شب راندہ اند
شب و روز در بحر سودا و سوز
چنان فتنہ بر حسن صورت نگار
ندادند صاحب دلاں دل بہ پوست
متے صرف وحدت کسے نوش کرد

نہ قوت کہ یکدم شکیبا شوی
ورت تیغ بر سر ہند سر نہی
چنین فتنہ انگیز و فرماں رواست
کہ باشند در بحر معنی غرق
بذکر حبیب از جہاں مشتغل
چنان مست ساقی کہ مے رنجیت
کہ کس مطلع نیست بر دردشاں
بفریاد قالوا بلی در خروش
قدم ہائے خاکی دم آتشیں
بیک نالہ ملکہ بہم بر کنند
چو مشک اند خاموش و تسبیح گوئے
فروشوید از دیدہ شاں کل خواب
سحر کہ خروش شاں کہ واماندہ اند
ندانند از آشفنگی شب ز روز
کہ با حسن صورت ندارند کار
وگرا بلہے داد بے مغزو گوست
کہ دنیا و عقبی فراموشش کرد

حکایت گدازادہ با پادشاہ ہزادہ

کے ایسے عاشق ہیں کہ
مے سے بھی بے نیاز ہیں۔
مطلع۔ باخبر۔ آست۔
یعنی وہ عہد جو اللہ نے
اپنے بندوں سے ازل
میں است بر یکم کہہ کر
یا تھا۔ قالوا بلی۔ انھوں
نے کہا بیشک تو ہمارا راجہ
عملدار۔ وہ غوث اور
قطب جن کے کائنات کا
انتظام سپرد
ہے۔
بیک نعرہ۔
یعنی اگر یہ غوث
و قطب ایک ستانہ
نعرہ لگادیں تو پہاڑ
ہلجائیں۔ چو باد۔ یہ لوگ
ہوا کی مانند ہیں۔ جو ٹکاپوں
سے چھپی ہوتی ہے۔ لیکن
کس قدر تیز رفتار ہے۔
کحل۔ سرمہ۔
فرس۔ یعنی قالب بشری۔
واماندہ۔ عاجز۔ سیرنی
کبھی ختم نہیں ہوتی ہے۔

بحر سودا۔ آشفنگی۔ دیوانگی۔ صورت نگار خدا۔ ندارند کار۔ انھیں خبر دیوں سے کوئی علاقہ نہیں۔ پوست۔ یعنی حسن ظاہری۔
البتہ۔ بیوقوف۔ گو۔ گاؤ کا مخقر ہے۔ عقبی۔ آخرت۔

لہ نظر داشت۔ عاشق تھا۔ سودائے خام۔ خام خیالی۔ دندان بکام فروردین۔ کامیاب ہو جانا۔ میدان۔ یعنی شہزادہ کے کھیل کود کا۔ میل۔ وہ نشان جو چوگان کے میدان میں پلے کی جگہ قائم کر دیا جاتا ہے۔ پیل۔ چمڑے کا توشہ دان یا شطرنج

نظر داشت باپادشا زاده
خیالش فرورد دندان بکام
ہمہ وقت پہلوئے اسپش چو پیل
ولے پایش از گریہ در گل بماند
دگر بارہ گفتندش اینجا مگرد
و گر خمیہ زد بر سر کوئے دوست
کہ بارے نگفتیمت ایدر میاتے
شکیبائی از روئے یارشش نبود
برانندے و باز گشتے بغور
عجب صبر داری تو بر چوب سنگ
نہ شرط است نالیدن از دست دوست
گر او دوست دارد و گردش منم
کہ با او ہم امکان ندارد قرار
نہ امکان بودن نہ پاتے گریز
و گر سر چو منجم کشد در طناب
بہ از زندہ در کج تار یک اوست
بگفتا پایش در افتم چو گو
بگفت اینقدر نبود ازوے دریغ
نیاز از ازوے بہر اند کے

شنیدم کہ وقتے گدا زاده
ہمیرفت وی نخت سودائے خام
زمیدانش خالی نبودے چو میل
دلش خوں شد و راز در دل بماند
رقیبان خبر یافتندش ز درد
دست رفت و یاد آمدش روئے دوست
غلایے شکستش سر و دست و پا
دگر رفت و صبر و قرارش نبود
مگس وارشش از پیشش شکر بجور
کے گفتش اے شوخ دیوانہ رنگ
بگفت این جفا بر من از دست اوست
من اینک دم دوستی میزنم
ز من صبر بے او توقع مدار
نہ نیروئے صبرم نہ جائے ستیز
مگوزیں در بارگہ سر بتاب
نہ پروانہ جاں دادہ در پلے دوست
بگفت از خوری زخم چوگان او
بگفتا سرت گر بسر د بہ تیغ
یکے را کہ معشوق باشد یکے

کاپیلہ جو اسپ کے پہلو میں رہتا ہے۔ از گریہ۔ یعنی زبان سے تو اس نے۔ عشق کا اظہار نہ کیا لیکن آنسو افشاں راز کا سبب بنے۔ گفتندش نگہبانوں نے فقیر زادہ کو کہا پھر ادھر نہ آنا۔ دستے۔ تھوڑی دیر خیمہ زد۔ مقیم ہو گیا۔ ایدر۔ اس جگہ۔

شکیبائی صبر۔ مگس وار۔

اس کی حالت شکر کی مکھی کی سی تھی۔ شوخ۔ بے شرم۔ بگفت۔ یعنی جبکہ محافظ اس کی مرضی سے مجھے مارتے ہیں تو گویا وہ خود مارتا ہے۔ گراؤ۔ خواہ وہ دوستی کرے یا دشمنی میں تو اس کی دوستی کا مدعی ہوں لہ کہ با او جبکہ

وصل کی حالت میں بھی سکون نہیں ہے تو ذرا ق میں صبر و سکون کی کیا توقع ہے۔ بودن۔ رہنا۔ منجم۔ منجم خیمہ۔ طناب۔ خیمہ کی رسی۔ نہ۔ آیات۔ اگر۔ چوگان۔ بلا۔ گو۔ گیند۔ یکے۔ جس کا اکلوتہ معشوق ہو وہ اس کی ہر چھوٹی موٹی بات سے رنجیدہ نہیں ہوتا۔

مرا خود ز سر نیست چنداں خبر
 مکن با من ناشکیبا عقیب
 چو یعقوبم اردیدہ گرد و سپید
 رکابش بوسید روئے جوان
 بخندید و گفتا عنان بر پیچ
 مرا با وجود تو ہستی مانند
 گرم جرم بینی مکن عیب من
 بدای زہرہ دستت زوم در رکاب
 کشیدم قلم در سر نام خویش
 مرا خود کشد تیراں چشم مست
 تو آتش بہ نے در زن و در گذر

کہ حاجت بر تار کم یا تیر
 کہ در عشق صورت نہ بند و شکیب
 نبرم ز دیدار یوسف امید
 بر آشفست و بر تافت ازوے عنان
 کہ سلطان عنان بر نہ پیچد ز پیچ
 بیاد تو ام خود پرستی نماند
 توئی سر بر آوردہ از جیب من
 کہ خود را نیاوردم اندر حساب
 نہادم قدم بر سر کام خویش
 چہ حاجت کہ آری بشمشیر دست
 کہ نہ خشک در بیشہ ماند نہ تر

حضرت یوسف علیہ السلام
 کے والد عنان گھوٹے
 کی باگ - ز پیچ - بلکہ وہ
 سب کی حاجتوں کو پورا
 کرتا ہے - لہ باوجود تو
 تیرے وجود کے سامنے
 توئی سر بر آورد یعنی میں
 اپنا وجود تیرے وجود میں
 گم کر دیا ہے - اب تمام
 حرکات میرے وجود کے
 نہیں ہیں بلکہ
 تیرے وجود
 کے ہیں -
 حساب - شمار

حکایت در معنی فنائے اہل محبت

شنیدم کہ بر رخن خنیا گرے
 ز دلہائے شوریدہ پیرا منش
 پر اگندہ خاطر شد و خشتناک
 ترا آتش اے دوست دامن بسوخت
 اگر یاری از خویشتن دم مزین

برقص اندر آمد پری بیگرے
 گرفت آتش شمع در دامنش
 یکے گفتش از دوستداراں چہ باک
 مرا خود بیکیار از من بسوخت
 کہ شکر گست با یار و با خویشتن

کشیدم - اب میں نے
 اپنا نام و مقصد مٹا دیا
 نے - بنیسی - بیشہ بھار
 ۳۳ سخن - نغمہ و سرود -
 خنیا - بوزن دنیا سازو
 نغمہ - رقص - وجد -
 پیر امن - اطراف - آتش
 شمع - یعنی عاشقوں کے
 دل کی آگ - چہ باک -
 کوئی ڈر نہیں - اگر یاری -

حکایت در معنی اشتغال اہل محبت

اگر تو عاشق ہے - کہ شکر گست - عشق میں خودی معشوق کے ساتھ شکر ہے -

سہ دانندہ۔ دانشمند۔ شوریدہ۔ مستانہ حق۔ کس خویش خواند۔ مجھے اپنا کہا ہے۔ بحقش۔ اس کے حق کی قسم۔ خیال نمود۔ خواب و خیال معلوم ہوتا ہے۔ کہ۔ بلکہ۔ گم کردہ خویش۔ یعنی خدائے تعالیٰ۔

سہ پراگندگان۔ اولیاء اللہ۔ دد۔ درندہ

ملک۔ فرشتہ۔ یاد ملک۔ یاد خدا۔ نارمند بے چین رہتے ہیں۔ رمند۔ وحشت کرتے ہیں۔ قوی بازوانند۔ یعنی کرامت کے اعتبار سے کوتاہ دست یعنی بظاہر عاجز ہیں۔ خردمند۔ یعنی اللہ کے معاملہ میں۔ شیدا یعنی دنیا والوں کی نظر میں دیوانے ہیں۔ در مجلس۔

یعنی سماع کی محفل میں۔

پرشیدہ یعنی عقل و ہوا اس گم کئے ہوئے ہیں۔ بدریا۔ یعنی بحر توحید۔ سہ بط۔ یعنی بحر توحید میں غوطہ لگانے والے۔ سمندر۔ وہ جا جو آگ میں پرورش پاتا ہے۔ عذاب الحریق۔ آگ کا عذاب۔ عزیزان۔ یعنی وہ اللہ کو پیارے ہیں۔

چہیں دارم از پیر دانندہ یاد
 پدرد و فراقش خود و نخت
 از آنکہ کہ یارم کس خویش خواند
 بحقش کہ تا حق جمالم نمود
 نشدم گم کہ رواج خلق بتافت
 پراگندگانند زیر فلک
 زیاد ملک چوں ملک نارمند
 قوی بازوانند کوتاہ دست
 کہ آسودہ در گوشہ خرقہ دوز
 نہ سودائے خود شاں نہ پروا کس
 پریشیدہ عقل و پراگندہ ہوش
 بدریا نخواهد شدن بط غریق
 تہیدست مردان پر حوصلہ
 ندارند چشم از خلاق پسند
 عزیزان پوشیدہ از چشم خلق
 پر از میوہ و سایہ و چوں رزاند
 بخود سرفرو بردہ ہچوں صدف
 نہ مردم ہمیں استخوانند و پوست
 نہ سلطان خریدار ہر بندہ ایست

کہ شوریدہ سر بصحرانہاد
 پسر را ملامت بگردند و گفت
 دگر با کسم آشنائی نہ اند
 دگر ہرچہ دیدم خیالم نمود
 کہ گم کردہ خویش را با زیافت
 کہ ہم دد تو اں خواند شاں ہم ملک
 شب و روز چوں دوز مردم رمند
 خردمند شیدا و ہشیار مست
 کہ آشفتم در مجلس خرقہ سوز
 نہ در کج توحید شاں جلتے کس
 ز قول نصیحت گراگندہ گوش
 سمندر چہ داند عذاب الحریق
 بیاباں نوردان بے قافلہ
 کہ ایشاں پسندیدہ حق پسند
 نہ ز نارداران پوشیدہ دل
 نہ چوں ماسیہ کار و ازرق رزاند
 نہ مانند دریا بر آوردہ کف
 نہ ہر صورتے جان معنی دروست
 نہ در زیر ہر زندہ زندہ ایست

نہ ز نارداران۔ یعنی وہ مسلمانوں کے لباس میں کافر نہیں ہیں۔ رز۔ انگور کی سیل۔ ازرق رز۔ کپڑوں کو نیلا رنگنے والا جو کہ اکثر صوفیاء کا لباس تھا۔ کف۔ جھاگ۔ جان معنی۔ یعنی معارف خداوندی۔ زندہ۔ پرانا لباس۔ زندہ۔ یعنی زندہ دل۔

سے خرہرہ۔ کوڑی۔ غازی۔ نٹ۔ پائے چوبین۔ جن کو باندھ کر نٹ تماشا کرتا ہے۔ حریفان۔ جو عہد الست کی شراب چکھ چکے ہیں۔ وہ تو ایک ہی گھونٹ میں قیامت تک مست رہیں گے۔

اگر زالہ ہر قطرہ در شدے
چو غازی بخود بر نہ بند پائے
حریفانِ خلوت سرائے الست
بہ تیغ از غرض برنگیز چنگ

چو خرہرہ بازار ازو پر شدے
کہ محکم رو دپائے چوبین زجاے
بیک جرعه تا نفع نہ صورت مست
کہ پرہیز و عشق آبلینہ است و سنگ

حکایت در معنی غلبہ و جد و سلطنت عشق

یکے شاہدے در سمرقند داشت
جمالے گرو بردہ از آفتاب
تعالی اللہ از حسن تا غایتے
ہمیرفتے و دیدہا در پیش
نظر کردے این دوست در وہفت
کہ اے خیرہ سرچند پونی نسیم
گرت بار دیگر بہ بسیم بہ تیغ
کے گفتش کنوں سرخوش گیر
نہ پندارم این کام حاصل کنی
چو مفتون صادق ملامت شنید
کہ بگذار تا زخم تیغ ہلاک
مگر پیش دشمن بگویند و دوست
نمی بینم از خاک کوشش گریز

کہ گفتی بجائے سمرقند داشت
ز شوخیش بنیاد تقوی خراب
کہ پنداری از رحمتت آیتے
دل دوستاں کردہ جاں بر پیش
نگہ کرد بارے بہ تندی و گفت
ندانی کہ من مرغ دامت نسیم
چو دشمن بہ سرم سرت بید تیغ
ازیں سہلتر مطلبے پیش گیر
مبادا کہ جاں در سر دل کنی،
بدرواز دروں نالہ بر کشید
بغلطاندم لاشہ در خون و خاک
کہ این کشتہ دست و شمشیر اوست
بہ بیداد گو آب رویم بریز

ہیں۔ پرہیز۔ یعنی خودی
عشق کے لئے ایسی ہی ہے
جیسے پتھر شیشے کے لئے۔
وجد۔ بخودی۔ شاہد
معتوق۔ سمرقند۔ توران
کا مشہور شہر۔ سمر۔ قصہ
گوئی یعنی شیریں گفتار تھا
ز شوخیش۔ یعنی اس کی
شوخی تقوی اشکن تھی۔
تعالی اللہ جب کسی کی
تعریف میں
مبالغہ کرنا ہوتا
ہے تو یہ
جملہ استعمال
کیا جاتا ہے۔ جس سے مقصد
یہ ہوتا ہے کہ اس سے بڑھ
کر بس خدا ہی ہے۔ در
پیش۔ یعنی عاشقوں
کی نظریں اس کے پیچھے
چلتی تھیں۔ برخی۔ بوزن
ددی قربانی۔ شاہ۔ بہ
تیغ۔ بہرہ سے متعلق ہے۔
سرخوش گیر۔ چلتا بن۔
مبادا۔ یہ نہ ہو کہ دل کی

ظاہر جان دیدے۔ مگر۔ یقیناً۔ دوستوں اور دشمنوں کے سامنے یہ ذکر تو آئے گا کہ میں اس محبوب کے ہاتھوں تلوار کا سہل ہوں۔

سہ مرا توبہ یعنی مجھے عشق سے توبہ کرنے کا مشورہ دیتا ہے تیرے لئے بہتر ہے کہ تو اس مشورہ سے توبہ کر لے۔ بسوز اندم۔ ہر شب کو اس کی آتشِ فراق مجھے جلا دیتی ہے۔ اور ہر صبح کو اس کی خوشبو مجھے زندہ کر دیتی ہے۔ قیامت زہم۔ یعنی قیامت میں اس کا

پہلو میں جگٹے گی۔ مدہ۔ میدانِ عشق میں پشت نہ دکھاؤ۔ اس لئے کہ جو اس میں مر گیا وہی زندہ ہے۔ لہ تشنہ۔ یعنی شرابِ معرفت کا پیاسا۔ آب۔ بحرِ معرفتِ نابالغ یعنی ناقص عشق والا۔ بگفتا۔ اس نے جواب دیا کہ میں شرابِ معرفت سے اس لئے

ترا توبہ زیں گفتن اولیٰ ترست وگر قصد خو نست نیکو کست سحر زندہ گردم بہوتے خوشتر قیامت زہم خیمہ پہلوتے دوست کہ زندہ است سعادی چو عشقش بکشت

مرا توبہ فرمائی اے خود پرست بنجشتے بر من کہ ہر چہ او کست بسوز اندم ہر شبے آتشش اگر میرم امروز در کوئے دوست مدہ تا توانی دریں جنگ پشت

حکایت فدا شدن اہل محبت و ہلاکت باغیبت شمرن

خنک نیکنختے کہ در آب مرد چو مردی چہ سیراب و چہ خشک لب کہ تا جان شیرینیش در سر کسبم کہ داند کہ سیراب میگرد غرق و گر گویدت جاں بدہ گو بگبیر کہ بردوزخ نیستی بگذری چو خرمن بر آید بچسپند خوش کہ دردور آخربجامے رسید

یکے تشنہ میرفت و جاں می سپرد بدو گفت نابالغے کلے عجب بگفتا نہ آخردہاں ترکسبم فتد تشنہ در آبدان عمیق اگر عاشقی دامن او بگبیر بہشت تن آسانی آنکہ خوری دل تخم کاراں بود بارکشش دریں مجلس آنکس بکامے رسید

اس لئے ہوت کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے ذوق میں آسکا سے جان دیدوں۔ آبدان حوض عمیق۔ گہری۔ غرق۔ ڈوبا ہوا۔ او۔ معشوق۔ بگبیر۔ جان لے لے۔ لہ بہشت۔ یعنی میوہ بہشت۔ نیستی۔ یعنی اپنے آپ کو فنا کر دینا۔ تخم کار۔ کاشت کار۔ دور آخر۔ مرتے

حکایت در صبر و ثباتِ روندگان

فقیرانِ منعم گدایانِ شاہ در مسجدے دید و آواز داد

چنیں نقل دارم ز مردانِ راہ کہ پیرے بدریوزہ شد بامداد

یعنی اپنے آپ کو فنا کر دینا۔ تخم کار۔ کاشت کار۔ دور آخر۔ مرتے

وقت۔ جام۔ یعنی جامِ لہمان۔ نقل دارم۔ میں نے سنا ہے۔ راہ۔ طریقت۔ فقیران۔ مردانِ راہ کی صفت ہے۔ دریوزہ۔ گدائی۔ آواز داد۔ بھیک مانگی۔

لہ بشوخی مایست۔ یعنی یہاں شہرات نہ کرو۔ خداوند۔ صاحب۔ خدا۔ حیف۔ افسوس۔ فراتر شدن۔ آگے بڑھنا۔ لہ زرد روی۔
 فرمندہ۔ تہی دست۔ خالی ہاتھ۔ مجاور۔

یکے گفتش ایں خانہ مخلق نیست
 پر سید ایں خانہ کیست پس
 گفتا خموش اینچہ لفظ خطاست
 کہ کرد قبیل و محراب دید
 حیفست ازینجا فراتر شدن
 رفتم بنومیدی ازینچہ کوئے
 ہم آنجا کنم دست خواهش دراز
 بنیدم کہ سالے مجاور شست
 بنے پائے عمرش فروشد بگل
 و برود شخصے چراغش بس
 میگفت غلغل کنناں از فرح
 لبگار باید صبر و حمول
 ز رہا بخاک سپہ در کند
 راز بہر چیزے خریدن نکوست
 راز دلبرے دل بتنگ آیدت
 سرتخ عیشی زروئے ترش
 لے گر بخوبی ندارد نظیر
 و اں از کسے دل پیروختن

کہ چیزے دہندت بشوخی مایست
 کہ بخشا کیشش نیست بر حال کس
 خداوند خانہ خداوند ماست
 بسوز از جگر نعرہ بر کشید
 در نیست محروم ازین در شدن
 چرا از در حق روم زرد رویے
 کہ دائم نگردم تہیدت باز
 چو فریاد خواہاں بر آوردست
 طپیدن گرفت از ضعیفیش دل
 رفق دید از چوں چراغ سحر
 و من دق باب الکریم الفتح
 کہ نشنیدہ ام کیمیا گر ملول
 کہ باشد کہ روزے مسے زر کند
 نخواہی خریدن بہ از ناز دوست
 و گر غمگسارے بچنگ آیدت
 بابے دگر آتشش باز کشش
 بانک دل آزار تر کشش مگیر
 کہ دانی کہ بے او تو اں ساختن

نکایت در معنی آنکہ طالب صادق بجا برنگردد

ہوتا ہے۔ غلغل۔ شور۔
 فرح۔ خوشی۔ من دق۔
 سخی کا دروازہ جس نے
 بھی کھٹکھٹایا ہے۔ دروازہ
 کھلا ہے۔ صبر۔
 بہت صبر کرنے والا۔
 حمول۔ بہت برداشت
 کرنے والا۔ ملول۔ رنجیدہ
 چہ ز رہا۔ یعنی کس قدر رویے
 بر یاد کرتے ہیں۔ مس۔
 تانہ۔ زر۔
 یعنی روپیہ
 کے ذریعہ
 آخرت خریدنا
 سب بہتر ہے۔ گرازدہ رہنا
 پورا مصرع شرط ہے۔۔
 مصرع ثانی جزا ہے۔ یعنی
 اگر کوئی ناقص معشوق ہے
 تو خواہ مخواہ اس کے مصائب
 جھیلنا مناسب نہیں اس
 جیسا دوسرا ہاتھ آسکتا
 ہے دوسرے شعر کا بھی
 یہی مطلب ہے۔ دتے۔
 لیکن اگر بے نظیر معشوق
 ہے تو اس سے روگردانی مناسب نہیں۔ تو اں۔ یعنی اس معشوق سے دل ہٹایا جاسکتا ہے۔ جس کے بدوں زندگی ممکن ہو۔ ورنہ پھر اس ہی
 سے تعلق رکھنا ضروری ہے۔

۱۰۲

۱۰۲

سے چلا جا یا کھڑا کھڑا گھڑا گھڑا جا۔ بستت در۔ تیرے لئے دروازہ بند ہے۔

سعی۔ کوشش۔ ۱۰۲۔ دیباچہ۔ چہرہ۔ یا قوت

سحر دستہائے دعا بر فراشت
کہ بیجا صلی روسر خویش گیر
بخواری برویا بزاری بالست
مریدے ز حالش خبر داشت گفت
بر بیجا صلی سعی چندیں مبر
بکسرت ببارید و گفت اے غلام
کہ من باز دارم ز فتراک دست
ازیں رہ کہ راہ دگر دیدے
چہ غم گر شناسد در دگرے
ولینچ رہے دگر روتے نیست
کہ گفتند در گوش جانس بندے
کہ جز نا پنا ہے دگر نیستش

شبے تا سحر صلی زندہ داشت
یکے ہاتف انداخت در گوش پیر
بریں سو علتے تو مقبول نیست
شبے دگر از ذکر و طاعت نخفت
چو دیدی کزاں روتے بستت در
بدیباچہ بر اشک یا قوت فام
پندار اگر وے عنان بر شکست
بنومیدی انکہ بگردیدے
چو خواہندہ محروم گشت از درے
شنیدم کہ راہم دریں کوئے نیست
دریں بود سر بر زمین فدرے
قبولست گر چہ ہنر نیستش

فام۔ یا قوت رنگ یعنی
سرخ عنان۔ باگ۔
برگست۔ موڑے۔
فتراک۔ تھیلا جو زین کے
انگے یا پیچھے توشہ وغیرہ
رکھنے کے لئے باندھتے ہیں
خواہندہ۔ سائل۔ شنیدم
میں نے ہاتف غیبی سے سنا
ہے۔ روی۔ جانب۔۔
گفتند۔ کارکنانِ قضا
وقدر نے کہا۔

ندای۔
آواز۔
ہنر۔ لیا۔

۱۰۲۔
نشا پور۔ خراسان
کا مشہور شہر۔ از فتن
خفتن۔ نجفت۔ یعنی عشا
کی نماز پڑھے بدوں سو گیا
گر کسی۔ اگر تو آدمی ہے
سمیلان جو۔ ایک قسم
کی گھاس ہے جو کھیتی کٹنے
کے بعد خود نکل آتی ہے۔
سود۔ نفع۔ زبان۔ نقصان
فارغ زیاں۔ جو لوگ

حکایت

چو فرزندش از فرض خفتن نجفت
کہ بی سعی ہرگز بجائے رسی
وجودیست بے منفعت چوں علم
کہ بے بہرہ باشند فارغ زیاں

یکے در نشا پور دانی چہ گفت
توقع مدار اے پسر گر کسی
سمیلان جو برنگیرد قدم
طمع دار سود و ترس از زیاں

حکایت در صبر بر جفائے آنکہ از و صبر نتوان کرد

بے فکری کی زندگی گزارتے ہیں۔

شکایت کند نوع و س جوان
 کہ پسند چندین کہ با این پسر
 کسانیکہ با من درین منزلند
 زن و مرد با ہم چنان دوستند
 ندیدم درین مدت از شوتے من
 شنید این سخن پیر فرخندہ فال
 جوابے چه پیرانه اس گفت خوش
 در نیست روی از کسے تا فتن
 چرا سرکشی زانکہ گرسر کشد
 رضادہ بفرمان حق بندہ دار

بہ پسرے زواما و نامہ سرباں
 بتلخی رود روزگارم بسر
 نہ بینم کہ چوں من پریشاں دلند
 کہ گوئی دو مغز ویکے پوستند
 کہ بارے بخندید در روتے من
 سخنداں بود مرد دیرینہ سال
 کہ گر خوب ولست بارش بخش
 کہ دیگر نشاید چنویا فستن
 بحرف وجودت قلم در کشد
 کہ چوں اونه سینی خداوندگا

حکایت

یکم روز بر بندہ دل بسوخت
 ترا بندہ از من بہ افتد بے

کہ میگفت و فرماندیش می فروخت
 مرا چوں تو دیگر نیفتد کسے

حکایت در معنی اختیار درد بردر مال ز قبل دوست

طیبے پر پیکرہ در مرو بود
 نہ از درد دلہائے ریشش خبر
 حکایت کند درد مندے غریب
 نمی خواستم تندرستے خویش

کہ در باغ دل قاتلش سرو بود
 نہ از چشم بیمار خویشش خبر
 کہ خوش بود چندے سرم با طیب
 کہ دیگر نیاید طیبیم بہ پیش

تو پھر یہ طیب آنا چھوڑ دے گا۔

ہے۔ در روی من میرے
 سامنے۔ لہ فرخندہ فا۔
 مبارک نصیبہ والا۔ گر
 خور۔ یعنی اگر شوہر خوب
 ہے۔ چنوں۔ اس جیسا۔
 بحرف۔ یعنی تجھے ملے۔
 خداوندگار۔ صاحب۔
 یکم روز۔ ایک روز مرا۔
 فرماندہ۔ آقا۔ چوں تو۔
 تجھ جیسا آقا۔ طیب۔
 حکیم۔ ۳۔

خراسان
 کا مشہور شاعر

ہے۔ قامت۔ قد۔ سرو۔
 مشہور درخت ہے جس سے
 قد کو تشبیہ دیکاتی ہے۔
 نہ از چشم۔ یعنی اس کو پنی
 بیمار آنکھوں کا بھی خیال
 نہ تھا۔ ورنہ ان کا علاج
 کر لیتا۔ غریب۔ مسافر۔
 کہ خوش بود یعنی وہ اس
 کی طرف مائل تھا۔ کہ دیگر
 نیاید۔ یعنی اگر میں اچھا ہوں

سہ بسا عقل۔ اکثر غالب عقل عشق سے مغلوب ہو جاتی ہے۔ خورد۔

۱۰۴

عقل۔ نیارد۔ پھر اس عقل کو ہوش نہیں

بسا عقل زور آورد چیر دست
چو سودا خورد را بالید گوش
کہ سودائے عشقش کند زیر دست
نیارد دگر سر بر آورد ہوش

آتا۔ استیلا۔ غلبہ۔
راست کرد یعنی اپنے
پنجہ کو مشق کر کے قوی
کیا۔ خواست کرد۔

حکایت در معنی استیلائے عشق بر عقل

یکے پنجہ آہنیں راست کرد
چو شیرش بسر پنجہ در خود کشید
یکے گفتش آخر چہ خطہ پس چوزن
شنیدم کہ مسکین در آن زیر گرفت
چو بر عقل دانا شود عشق چیر
چو در پنجہ شیر مرد او تزی
چو عشق آمد از عقل دیگر مگوے
کہ باشیر زور آوردی خواست کرد
دگر زور در پنجہ خود ندید
بسر پنجہ آہنیش بزن
نشاید بدیں پنجہ باشیر گفت
ہماں پنجہ آہنیں است شیر
چہ سودت کند پنجہ آہنیں
کہ دردست چو گاں ایلیرت گویے

ارادہ کیا۔ لکھ چہ سپی
چونکہ عورت کی طرح
سست کیوں پر
در آن زیر گرفت۔ در زیر
آن شیر گفت یا در آن
حالت زیر لب گفت۔
گفت۔

کوفت
کا
مخفف ہے

حکایت در معنی عزت محبوب در نظر محب

میان دو عمرزادہ وصلت فتاد
یکے را بغایت خوش افتادہ بود
یکے لطف و خلق پری وارد داشت
یکے خویشتن را بیاراستے
پسر را شانند پیران دہ
بخندید و گفت ابد گو سفند
دو خورشید سیمائے مہتر نژاد
دگر نافر و سرکش افتادہ بود
یکے روی در روی دیوار داشت
دگر مرگ خویش از خدا خواستے
کہ ہر ت برو نیست ہر ش بدہ
تغابن نہ باشد رہائی ز بسند

مردا و زن۔ مرد افکن۔
از عقل دیگر مگو پھر عقل
کی بات نہ کر۔ سہ دو
عمرزادہ۔ یعنی چہ بھائی
بہن۔ وصلت۔ نکاح۔
نژاد۔ اصل۔ یکے را۔
یعنی بیوی کو شوہر بہت
پسند تھا۔ نافر۔ نفرت
کرنے والا۔ یکے۔ یعنی
بیوی۔ پری وار۔ پریو

جیسی۔ رو در دیوار داشتن غمگین ہونا۔ دگر۔ یعنی شوہر۔ پسر یعنی شوہر۔ ہر ت ہر تہم کے زیر کے ساتھ محبت اور زبرد کے ساتھ نکاح کا عوض
صد گو سفند جو کہ ہر تھا۔ تغابن۔ ٹوٹا۔

لہکے شکیم زد دوست۔ یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ

۱۰۵

ہرے کراس شوہر سے صبر کر بیٹھوں۔ وصول۔ یعنی وصل۔ مرازاں چہ۔

بناخن پر چہرہ میکند پوست
گند ترک بہر و وفا و وصول
بیا، بچیں زندگانی کنسم
نہ صد گو سفندم کہ سید ہزار
ترا ہر چہ مشغول دار و زد دوست
یکے پیش شور پیدہ حلے لبشت
بگفتا میرس از من این ماجرا

کہ ہرگز بدیں کے شکیم زد دوست
مرازاں چہ گر رد کنس یا قبول
جفا بیسم و مہربانی کنسم
نباید بنا دیدن روئے یار
گر انصاف پر سی دل آرامت او
کہ دوزخ تمنا کنی یا بہشت
پسندیم آنچه او پسندد مرا

مجھے اس سے کیا بحث۔
میں تو بہر حال اس کی
خواہان ہوں۔ جفا بیسم۔
ظلم سہوں گی محبت کروں
گی۔ سی صد ہزار تیس لاکھ
دل آرامت ادست۔ جیقتاً
وہ تیرا معشوق ہے کہ مشوق
کو بھی اس کی دہ سے
چھوڑ بیٹھا۔ لہ شور پیدہ
حال۔ یعنی طالب خدا۔

حکایت مجنون و صدق محبت او بالسیلی

بمجنون کسے گفت کلے نیکے
مگر در سرت شور سیلی نماذ
چو شنید بیچارہ بگر لیت زار
مرا خود دل درد مند است خیز
نہ دوری و سیل صبور ی بود
بگفت اے وفادار فرخند خئے
بگفتا میر نام من پیش دوست

چہ بودت کہ دیگر نیائی بکے
خیالت دگر گشت و میلے نماذ
کہ لے خواجہ دستم ز دامن بدار
تو نیزم نمک بر جراحت مریز
کہ بسیار دوری ضروری بود
پیامیکہ داری بلیلی بگوے
کہ حیفت ذکر من اسجا کہ دوست

ماجرای۔ قصہ۔
پسندد مرا
میرے لئے
وہ پسند کرے
نیک ہے۔ نیک قدم۔
حی۔ یعنی سیلی کا قبیلہ۔
شور۔ عشق میل عشق۔
دستم۔ یعنی مجھے نہ ستاؤ۔
جراحت۔ زخم۔ لہ نہ
دوری۔ دور رہنا مشوق
سے صبر کر لینے کی ہی علامت
نہیں ہے بسا اوقات مجبوراً
دوری اختیار کرنی پڑتی ہے
کہ حیفت۔ محبوب کے سامنے

حکایت سلطان محمود و صدق محبت او و سیرت ایام

یکے خردہ بر شاہ غزنین گرفت

کہ حسنہ نزار دایا زائے شکفت

سے صبر کر لینے کی ہی علامت
نہیں ہے بسا اوقات مجبوراً
دوری اختیار کرنی پڑتی ہے
کہ حیفت۔ محبوب کے سامنے

عاشق کا ذکر بھی مناسب نہیں۔ اس سے دوری کی بول آتی ہے۔ خردہ۔ عیب۔ غزنین۔ سلطان محمود کا پلے تخت۔

۱۰۶ غریبست۔ نافرہے۔ اندیشہ۔ فکر۔ برخوتے اوست۔ یعنی میں اس کی عادت و خلاق کا عاشق ہوں۔ نہ کہ اس کے حسن ظاہری کا۔ تنگنای تنگ گلی۔ مور۔ موتی۔ یمنہ۔ لوٹ مار۔ تعجیل۔ جلدی۔ مرجان۔ موزنگا۔ پریشاں شدند۔ دور ہو گئے۔ ۱۰۶

و شاق۔ خدمت گار۔

دیر پیچ پیچ بہت زیادہ

دیر۔ پیچ۔ کچھ بھی نہیں۔

نعت۔ یعنی موتی و موزنگا۔

خلعت۔ شاہی جوڑا۔ اخلا

طریقیت۔ یہ تصوف میں

جائز نہیں کہ ولی خدا سے

بجز اس کی ذات کے کچھ

اور طلب کرے۔ ۱۰۶

تو در بند خویشی۔ تو خودی

میں گرفتار ہے۔

نیاید۔

یعنی تو

اسرا خداوند

کا آشنا نہیں بن سکتا۔

حقیقت۔ یعنی ذات و

صفات باری۔ نہ بیند۔

جب انسان ہوا و ہوس

میں مبتلا ہو جاتا ہے تو

حقیقت اس کی نگاہوں

سے اوجھل ہو جاتی ہے۔

قدم درست مرداں اولیا

کی ثابت قدمی۔ قضا را۔

اتفاقاً۔ قاریاب۔ ترکستان

کا مشہور شہر ہے۔ در خاک مغرب۔ مغرب کی سر زمین میں۔ باب۔ لب دریا۔ نگذاشتند۔ اس درویش کو کشتی میں چھوڑا۔

گلے را کہ نزنک باشد نہ بویے

مجمود گفت این حکایت کے

کہ عشق من اینخواجہ برخوتے اوست

شنیدم کہ در تنگنای شتر

بیغمانک استیں برفشانند

سواراں بے ڈر و مرجاں شدند

نماند از و شاقان گردن فراز

نگہ کرد کاے دلبر پیچ پیچ

من اندر قفائے تومی تا ختم

گرت قربے ہست در بار گاہ

خلاف طریقیت بود کا و لیا

گرازدوست چہمت براحسان اوست

ترا تا دہن باشد از حرص باز

حقیقت سرا نیست آراستہ

نہ بینی کہ جلتے کہ برخاست گرد

غریبست سودائے بلبل بروئے

بہ پیچید از اندیشہ بر خود لبے

نہ بر قد و بالائے نیکوئے اوست

بیغنا و و لشکست صندوق در

وز انجا بتعجیل مرکب برانند

ز سلطان بیغما پریشاں شدند

کسے در قفائے نلک جز ایاز

ز یغما چہ آوردہ گفت پیچ

ز خدمت بنعت نہ سپردا ختم

بخلعت مشوغافل از پادشاہ

تمنا کند از خدا جز خدا

تو در بند خویشی نہ در بند دوست

نیاید بکوش دل از غیب راز

ہوا و ہوس گرد بر خاستہ

نہ بیند نظر و رچہ بیناست مرد

حکایت در معنی قدم درست مرداں

رسیدیم در خاک مغرب باب

بکشتی و درویش نگذاشتند

قضا را من و پیرے از قاریاب

مرا یک درم بود و برداشتند

کا مشہور شہر ہے۔ در خاک مغرب۔ مغرب کی سر زمین میں۔ باب۔ لب دریا۔ نگذاشتند۔ اس درویش کو کشتی میں چھوڑا۔

لہ سیاہان - ملاحان - دود - دھواں - ناخدا - ملاحوں کا سردار - تیمار - غم - جفت - ساتھی - قہقہہ بخنژید - قہقہہ مار کر ہنسا - پر خرد - عقلمند -
 انکس - یعنی خدا - سجادہ - مصلیٰ بخیاست میں - ۱۰۶ - یہ سمجھا کہ میں کوئی خواب و خیال دیکھ رہا ہوں - زدم ہوشی - یعنی ان بزرگ کی

کرامات میں حیرانی کی وجہ سے - بامدان - صبح - لگے - مرا - یعنی ظاہر میں میری آس بات پر یقین نہ کریں گے کہ ابدال الگ وہابی میں بھی چلتے پھرتے ہیں - نہ کیا - سیاہ نہیں ہے - ہرور - ہر بیان و جذبے خودی - منظور عین الحقد - وہ خدا کے منظور نظر ہیں - تاب -

سوزش - غلیل - حضرت ابراہیمؑ

تالیوت - صندوق - شناوہ تیراک - پہناوہ - پاٹ والا جوں - کس طرح - چومردان اولیاء اللہ کی طرح - تر دامن - گناہوں سے تیرا دامن تر ہے - ۳ - پچ بر پچ - یعنی مشکل - عارفان - خدا کو پہچاننے والے - پچ نیست - کچھ نہیں - اہل قیاس - جو محض عقل

کہ اں ناخدا ناخدا ترس بود
 براں گریہ قہقہہ بخنژید و گفت
 مرا انکس آرد کہ کشتی برد
 خیالست پنداشتم یا بخواب
 نگہ بانداد اں بمن کرد و گفت
 ترا کشتی آورد و مارا خداے
 کہ ابدال در آب و آتش روند
 نگہدار دشس مادر مہر ور
 چنین داں کہ منظور عین الحقد
 چو تابوت موسیٰ ز غرقاب نیل
 نترسد و کرد جلم بہنا و رست
 چومرداں کہ بر خشک تر دامن

سیاہاں براندند کشتی چودود
 مرا گریہ آمد ز تیس مار جفت
 مخور غم براتے من اے پر خرد
 بگترد سجادہ بر رویے آب
 زدم ہوشیم دیدہ اں شب نخت
 عجب ماندی اے یار فرخندہ را
 مرا اہل صورت بدیں نگر وند
 نہ طفلے کہ آتش ندارد خبر
 پس آنا کہ در وجد مستغرقند
 نگہ دار داز تاب آتش خلیل
 چو کودک بدست شناور برست
 تو بروئے دریا قدم چوں زنی

گفتار اندر معنی فنا موجودات با کبریا باری عزائمہ

بر عارفان جز خدا ہیچ نیست
 ولے خردہ گیرند اہل قیاس
 بنی آدم و دام و دد کیستند
 بلویم گراید جوابت پسند
 پری و آدمی زاد و دیو و ملک

رہ عقل جز ہیچ بر ہیچ نیست
 تو اں گفتن این باحقائق شناس
 کہ پس آسمان وز زمین چسبتند
 پسندیدہ پر سیدی اے ہوشمند
 کہ ہامون و دریا و کوہ و فلک

سے کام لیتے ہیں کہ پس یعنی اگر کچھ نہیں تو پھر یہ تمام کائنات کیا چیز ہے - دام - وہ وحشی جانور جو دندنے نہیں میں - پسندیدہ پری - تو نے اچھا سوال کیا - ہامون - صحرا -

لہ ازان یعنی اللہ کے وجود کے سامنے یہ چیزیں اس لائق نہیں کہ ان پر وجود کا اطلاق ہو۔ گردون گردان۔ گھومنے والا آسمان۔ آوج بلندی اہل صورت۔ ظاہرین۔

ہمہ ہرچہ ہستند از ازل کتہ ترند
عظیمست پیش تو دریا بوج
و لے اہل صورت کجا لے برند
کہ گر آفتابست یک ذرہ نیست
چو سلطان عزت علم بر کشد
کہ باہستیش نام ہستی برند
بلنداست گردون گرداں باوج
کہ ارباب معنی کلکے درند
و گرفت دریاست یک قطرہ نیست
جہاں سر بجیب علم در کشد

کہ ارباب معنی یعنی جو
اصحاب باطن میں وہ ایسے
ملک میں پہنچے ہوتے ہیں۔
جہاں ان چیزوں کی کوئی
حقیقت نہیں۔ سلطان
عزت۔ خدائے تعالیٰ علم
بر کشد۔ اپنی صفت جلال
کا پر تو والدے۔ جہاں۔
یعنی تمام کائنات معدوم
ہو جائیں۔ لہ قلب۔

حکایت دہقان در شکر سلطان

رتیس دے با پسر در رہے
پسر چاوشاں دید و تیغ و تبر
یلان کماندار پنجیر زن
یکے در برش پر نیانی قباہ
پسر کاں ہمہ شوکت و پایہ دید
کہ جالش بگردید و رنگش برخت
پسر گفتش آخر بزرگ دہی
چہ بودت کہ بیریدی از جاں مید
بلے گفت سالار و فرماند ہم
بزرگاں از ازل دہشت اکودہ اند
تو اے سخنبر ہیچتاں دردہی
نگفتند حرفے زباں آوراں
گذشتند بر قلب شاہنشہ
قباہتے اطلس کمر ہائے زر
غلامان ترکش کش تیر زن
یکے بر سرش خسروانی کلاہ
پدر را بغایت فرومایہ دید
ز نہایت بہ پیغولہ در گر بخت
بسرواری از سر بزرگاں رہی
بلرزیدی از پادشاہے چو بید
و لے عزتم ہست تا در دہم
کہ در بارگاہ نیک بودہ اند
کہ بر خویشتن منصبے می ہنی
کہ سعدی نگوید مثالے براں

یعنی لشکر کا
در میان
حصہ۔
چادشاں۔
باڈی گاڈ۔ کمر ہائے زر۔
زہیں بیٹیاں۔ یلان۔
پہلوان لوگ۔ پنجیر۔
شکار۔ پر نیان۔ ایک قسم
کار لیسین کپڑا ہے۔
حقیر۔ پیغولہ۔ گوشہ۔
لہ از سر بزرگان ہی۔
توسر داروں کا سردار۔
ہے۔ بیریدی از جاں امید
یعنی رعب کی وجہ سے تو

اپنی زندگی سے بھی مایوس ہے۔ تا در دہم۔ جب تک اپنے گاؤں میں ہوں۔ ملک۔ یعنی خدائے تعالیٰ۔ منصب۔ مرتبہ۔ کہ سعدی۔ یعنی جو بات
شاعر کہتے ہیں سعدی اس پر ایک مثال پیش کر دیتا ہے۔

حکایت کرم شب تاب

کرم شب تاب جگنو
راغ - دامن کوہ کرکند
چھوٹا کپڑا - روز دن
آتشیں - مانند آتش

روشنائی - دانائی -
پیدائش یعنی سوچ کے
بالمقابل میں نظر نہیں آتا ہو
۱۵ کہ برتر تیش - سعد زنگی
کئے دعا ہے - تشریف
خلعت چو اللہ و بس

مگر دیدہ باشی کہ در باغ و راغ
یکے گفتش اے مرغک شب فروز
بہ بین کاتشیں کرکند خاکزاد
کہ من روز و شب جز بصر انیم

بتابد لشب کرکے چوں چراغ
چہ بودت کہ بیروں نیانی بروز
جو اب از سر روشنائی چہ داد
ولے پیش خورشید پیدانیم

حکایت دانشمند با ایک سعدین زنگی غفر اللہ

یعنی اللہ و
بس -
اس خلعت
پر کڑا ہوا

تھا - بزرگ جسم - چہ دیدی -
تو نے کیا دیکھ لیا تھا ۱۵
تو اول - یعنی جبکہ تو نے
پہلی پہل تو بادشاہ کی
خوشامد اور خلعت کے لالچ
میں بادشاہ کی زمین
بوسی کی - پھر اس خلعت
پر لالت مار کر بھاگنا مناسب
نہ تھا - تمکین - دیدہ بہ -
غوغا - شور - بہاد -

تنگ گفت بر سعد زنگی کسے
درم داد و تشریف و بنواختش
چو اللہ و بس دید بر نقش زبر
ز سوزش چناں شعلہ درجاں گرفت
یکے گفتش از ہنشینان دشت
تو اول زمین بوسہ دادی سہ جا
بخندید کاؤل ز بیم و امید
باخرز تمکین اللہ و بس

کہ برتر تیش با درحمت بسے
بمقدار خود منزلت ساختش
بشورید و برکت خلعت زبر
کہ بر جست و راہ بیاباں گرفت
چہ دیدی کہ حالت دگر گونہ گشت
نبایستی آخردن پشت پلے
ہمی لرزہ برتن فقام چو بید
نہ چیزم بچشم اندر آمد نہ کس

حکایت مرد حق شناس

بشہرے دراز شام غوغا فتاد
گرفتند پیرے مبارک نہاد

سہ حدیث بات۔ سلطان یعنی اللہ تعالیٰ۔ زہرہ۔ قوت۔ غارت۔ لوٹ مار۔ بیاید۔ یعنی جو دشمن کسی دوست نے مسلط کر دیا ہوا اس دشمن سے بھی دوستی ضروری ہے۔ عمر و زید یعنی انسان۔ دارو۔ دوا۔ نہ بیمار۔ بیمار۔ طبیعت سے زیادہ نہیں سمجھتا۔ لہذا ان مصائب

چو قیدش نہاوند بر پاو دست
 کرا زہرہ باشد کہ غارت کند
 کہ میدانمش دوست بر من گشت
 من از حق شناسم نہ از عمر و زید
 چو داروئے تلخت فرستد حکیم
 نہ بیمار دانم تراست از طبیب

ہنوز آں حدیثم بگوش اندر دست
 کہ گفت از نہ سلطان اشارت کند
 بیاید جنین دشمنی دوست داور
 اگر عیوب جاہست و گردل و قید
 ز علت مداراے خردمند بیم
 بخور ہر چه آید ز دست طبیب

دنیا کو دارو سے تلخ تصور
 کرنا چاہیے۔ گرد و بود۔ گرفتار
 تھا۔ بدق یعنی اس کی
 دیوانگی کے ڈھول۔ بجاؤ
 قفا خوردے۔ گدھی پر
 طمانچے کھاتا سمار کیل۔
 پیشانی آوردہ پیش۔
 خوشی سے۔ آشوب کرد۔
 ہجوم کیا۔ لکڑ کوب۔ پاتا۔
 دشمن۔ رقیب۔

حکایت صاحب نظر پارسا

گر و بود و میبرد خواری سے
 بدق بر زدندش زد دیوانگی
 چو سمار پیشانی آوردہ پیش
 کہ بام دماغش لکڑ کوب کرد
 کہ تریاک اکبر بود زہر دوست
 کہ غرقہ ندارد ز باران خبر
 نیندیشد از شیشہ نام و تنگ
 در آغوش آں مرد و بر و تے بتا سر
 ز باران کس آگہ ز رازش نبود
 برو بستہ سر مادرے از رخام
 کہ خود را بکشتی دریں آب سرد

یکے را چون دل بدست کسے
 پس از ہوشمندی و فرزانگی
 قفا خوردے از دست یاران خویش
 خیالش چناں بر سر آشوب کرد
 ز دشمن جفا بردے از بہر دوست
 نبودش ز تشنیع یاران خبر
 کہ اپائے خاطر بر آید بسنگ
 شبے دیو خود را پر چہرہ ساخت
 سحر کہ مجال نمازش نبود
 بآبے فرورفت نزدیک بام
 نصیحت کرے لومش آغاز کرد

تریاک۔ تریاق
 تشنیع۔
 برائی
 کرنا۔ غرقہ۔
 ڈوبا ہوا۔ سنگ۔
 یعنی جو اپنے دل کو عشق
 کے پھرے ٹکراوے اسے
 آبرو کی پروا نہیں رہتی۔
 پر چہرہ ساخت۔ صین
 بنایا۔ بروئے بناخت۔
 یعنی اس کو خواب میں،
 نہاں کی حاجت ہو گئی۔
 مجال۔ قدرت۔ بآبے۔
 وہ صبح کے وقت اس پانی

سے نہایا جو سردی کی وجہ سے جگر سنگ مرمر بنا ہوا تھا۔ بام۔ بامداد۔ لوم۔ ملامت۔

لہ برتا۔ نوجوان۔ منکر۔ برا۔ شکفت۔ صبر۔ خلق۔ اخلاق۔ شخص۔ وجود۔ آر۔ اگر۔ امر۔ حکم۔ دائم۔ ہمیشہ۔ سماع۔ گانا۔ سننا۔ کم۔ خوشی۔ گیر۔ اپنے کو معدوم سمجھ۔ لہ کہ باقی

شوی۔ اس لئے کہ شہید عشق کو حیات ابدی حاصل ہو جاتی ہے۔ نبات۔

زیر نئے منصف برآمد خروش
مرا پھر و ز این پس در لفافیت
نیرسید بارے بخلق خوشم
نپس آنرا کہ شخصم ز خاک آفرید
عجب داری اربار امرش برم

کہ ز بہار ازین حرف منکر خموش
ز مہر ش چنانم کہ نتوان شکفت
نگر تاجہ بارش بجاں میکشم
بقدرت درو جان پاک آفرید
کہ دائم باحسان و فضلش درم

گفتار اندر سماع اہل دل و تفریق و باطلان

اگر مرد عشقی کم خویش گیر
مترس از محبت کہ خاکت کند
نرود نبات از خوب درست
ترا با حق آن آشنائی دہد
کہ تا با خودی در خودت راہ نیست
نہ مطرب کہ آواز پائے ستور
مگس پیش شوریدہ دل پر نزد
نہ ہم داند آشفتمہ ساماں نہ زیر
سر ایندہ خودی نگر و خموش
چو شوریدگان مے پرستی کنند
برقص اندر آیند دولاب وار
بہ سلیم سرور گریباں برند

و گرنہ رہ عافیت پیش گیر
کہ بباقی شوی گر بلاکت کند
مگر خاک بروے بگرد نخست
کہ از دست خویشیت رہائی دہد
وزیں نکتہ جز بخود آگاہ نیست
سماعت اگر عشق داری و شو
کہ او چوں مگس دست بر سر نزد
باواز مرغے بنالد فقیر
ولیکن نہ ہر وقت باز است گوش
بر آواز دولاب مستی کنند
چو دولاب بر خود بگریند زار
چو طاقت نماز گریباں درند

گھاس۔ خوب۔ بیخ۔
مگر۔ یعنی جب تک خاک
میں نہیں دھایا جاتا۔ دہد۔
یعنی عشق۔ در خودت۔
تیرے باطن میں۔ بخود۔
عاشق۔ مطرب۔ گویا۔
کہ۔ بلکہ۔ ستور۔ چوپایا۔

لہ پر نزد بکھتی کے پر
مارنے سے بھی ہلکی سی آواز
پیدا ہوتی ہے۔ دست بر

نزد۔ وجد میں
آجائے
م۔ ستار
کی بلند آواز
زیر۔ باریک آواز۔ فقیر۔
عاشق حقیقی۔ نگر و خموش
یعنی غیب سے تو ہر وقت سر
کی آواز آتی ہے لیکن ہمارے
کان کبھی کبھی کھلتے ہیں۔
یعنی شراب معرفت۔ دولاب
رہٹ۔ رقص۔ وجد۔
چو دولاب۔ یعنی رہٹ کی
طرح وہ بھی گریہ شروع
کر دیتے ہیں۔ سلیم۔ یعنی

رضارتی۔ طاقت نماز۔ یعنی مراقبہ کی۔

۱۱۲
 ۱۱۲

مگر مستمع را بدنام کہ کیست
 فرشته فروماند از سیر او
 قوی تر شود لہوش اندر دماغ
 باواز خوش خفته خیزد نہ مست
 نہ ہمیزم کہ نشگافدش جز تبر
 و لیکن چہ بیند در آئینہ کور
 کہ غرقت ازال میزند پا و دست
 کہ جوش برقص اندر آرد طرب
 اگر آدمی را نباشد خرسست

بلگویم سماع اے برادر کہ چلیست
 گراز برج معنی بود طیر او
 و گرم دلہواست و بازی و لاغ
 چہ مرد سماعست شہوت پرست
 پریشاں شود گل ببادِ سحر
 جہاں پر سماعست و مستی و شور
 مکن عیب در ویش حیران و مست
 نہ بینی شتر بر خدائے عرب
 شتر را چو شور طرب در سرست

تبر کھاڑا۔ گور۔ جسے نور
 معرفت حاصل نہیں۔
 لہ حدی۔ وہ نغمہ جو
 اونٹوں کو مست کرنے
 کے لئے سنایا جاتا ہے۔
 تاکہ وہ تیز چلیں۔ رقص۔
 وجد۔ طرب۔ یعنی مستی۔
 خراست۔ پھروہ آدمی
 آدمی نہیں بلکہ گدھا ہے۔
 شکر لب۔ خوش آواز۔

نے۔ بانسری
 نے۔
 نرسل جو
 جلانے کے کام
 آتی ہے۔ بانگ زدن۔
 چیخا۔ آدا۔ آواز و نغمہ۔
 سماعش۔ اس بانسری کے
 گلنے نے۔ خوبی۔ علامت
 داومدولہ سپینہ پآر۔ دفعہ
 ۳ چہ آبرقشانند۔ وجد
 میں ہاتھ کیوں پجاتے ہیں۔
 کشاید۔ کھلتے ہیں۔ واردا
 فیوض رحمانی جو سالک کے
 دل میں اترتے ہیں۔

حکایت

کہ دلہا در آتش چو نے سوختے
 بہ تندی و آتش در اں نے زدے
 سماعش پریشان و مدہوش کرد
 کہ آتش بن زد در ایں بار نے
 چہ آبرقشانند در رقص دست
 فشانند سر دست بر کائنات
 کہ ہر آستینیش جانے در دست
 برہنہ توانی زدن دست و پا
 کہ عاجز بود مرد با جامہ غرق

شکر لب جو نے نے آموختے
 پدربارہ بانگ بروے زدے
 شبے بر ادائے سپر گوش کرد
 ہمی گفت و بر چہرہ افگند خوے
 ندانی کہ شوریدہ حالان مست
 کشاید درے بردل از واردات
 حلالش بود رقص بر یاد دوست
 گرفتہم کہ خود چاہی در شنا
 بکن خرقہ نام و ناموس و زرق

فشانند سر دست بر کائنات۔ دنیا سے دست بردار ہوتا ہے۔ کہ۔ یعنی جس کی آستین فشانے کوئی معنی رکھتی ہو۔ چاہی در شنا۔ توترا کی میں ہر
 ہے۔ برہنہ توانی یعنی جب تک تعلقات دنیا سے نکلے نہ ہو جاؤ گے بحر معرفت میں شناوری نہ کر سکو گے۔ بکن۔ نام و نمود کے لباس اور نیل کو
 لباس کو اتار پھینکو۔ اس لئے کہ جو مچ کپڑوں کے ڈوب رہا ہے اس کا تیرنگنا مشکل ہوتا ہے۔

لہ درخورد۔ اپنے مناسب۔ رجا۔ امید۔ از گجاتا کجا۔ یعنی دونوں میں بہت فرق ہے۔ سمندر۔ وہ جانور جو آگ میں پرورش پاتا ہے۔ کہ مردانگی۔ یعنی پہلے مردانگی پیدا کرو۔

تعلق جابست و بی حاصلی جو پیوند ہا بگلی واصلی

حکایت

کے گفت پروانہ راکے حقیر
رہے رو کہ بینی طریق رجا
سمندر نہ گرد آتش مگرد
ز خورشید پہاں شود موش کو
یکے راکہ دانی کہ خصم تو دوست
ترا کس نکوید نکومی کنی
گدائے کہ از بادشہ خواست
کجا در حساب آورد چو تو دوست
پندار کو در چناں مجلس
و گریاہم خلق نرمی کند
نگہ کن کہ پروانہ سوزناک
مرا چوں خلیل آتشی در دست
نہ دل دامن دلستان میکشد
نہ خود را بر آتش بخود میزنم
مرا بچناں دور بودم کہ سوخت
نہ آن میکنند یار در شاہدے
کہ علیم کند بر تولائے دوست

بر دوستی در خور خود بگیر
تو دہر شمع از کجاتا کجا
کہ مردانگی باید آنگہ نبرد
کہ جہلست با آہنیں پنجہ زور
نہ از عقل باشد گرفتن بدوست
کہ جاں در سرو کار اومی کنی
قفا خورد و سودائے بیہودہ نخت
کہ روتے ملوک و سلاطین درو
مدارا کند با چو تو مفلسے
تو بیچارہ بر تو گرمی کند
چہ گفت اے عجب گریسوزم چہ با
کہ پنداری ایں شعلہ بر من گلست
کہ ہر ش گریبان جاں میکشد
کہ زنجیر شوق است در گردنم
نہ ایں دم کہ آتش بن در فروخت
کہ با او تو اں گفتن از زاہدے
کہ من را ضیم کشتہ در پائے دوست

کرنا عقل کا کام نہیں ہے۔
او۔ یعنی شمع۔ لہ دخت
دختر کا مخفف ہے۔ قفا
خورد۔ چیت کھانے۔ کجا
در حساب آورد۔ وہ شمع
تجھ جیسے دوست کو کس
شمار قطار میں لا سکتی ہے۔
جبکہ ملوک و سلاطین اس
کی طرف مائل ہیں۔ مدارا۔
خاطر تواضع۔ گرمی کند۔
وہ شمع تجھے
جلادیتی
سوزناک۔
پر سوز۔ لہ مرا چوں۔
یعنی میرے دل میں خلیل آتشی
جیسی آگ لگی ہوتی ہے۔
جس کے مقابلہ میں یہ آگ
پھول معلوم ہوتی ہے۔
نہ دل یعنی میرا دل مجھ سے
کا دامن نہیں کھینچتا بلکہ
اس ہی کی محبت میری جان
کی طلبگار ہے۔ نہ خود را۔
یعنی میرا چلنا اختیار ہی نہیں

ہے۔ مرا بچناں یعنی اس نے تو دور ہی سے مجھے جلا ڈالا تھا۔ نہ آن۔ عشق جو عاشق کے ساتھ معاملہ کرتا ہے۔ زاہد تو وہ سمجھایا بھی نہیں جاسکتا۔
تولائے دوستی۔

لہ جو اوہست یعنی میں اس پر قربان ہو جاؤں اور وہ رہے ہی میرے لئے کافی ہے۔ بسوزم میں اس لئے جتنا ہوں کہ عاشق صادق وہی ہے جس میں سوز معشوق اثر کرے۔ حرفین۔ ہم صحبت ہم ہمیشہ۔ اندرز نصیحت۔ مثال۔ مت رو۔ نخواہ

چوا اوہست اگر من بنا شرم رواست
 کہ دروے سرایت کند سوز دوست
 حرفیے بدست آرہم در خویش
 کہ گوئی بکژدم گزیدہ مثال
 کہ دانی کہ دروے نخواہ گرفت
 نگویند کاہستہ راں اسے غلام
 کہ عشق آتش است لے سپریند باد
 پلنگ از زدن کسینہ ورتر شود
 کہ رویم فراچوں خودی میکنی
 کہ باچوں خودی کم کنی روزگار
 بکوئے خطرناک مستان روند
 دل از سر بیکبار برداشتم
 کہ بدزہرہ بر خوشین عاشقت
 ہماں بہ کہ آں نازنینم کشد
 بدست دل آرام خوشتر ہلاک
 پس آں بہ کہ در پلئے جاناں دہی

مرا بر تلف حرص دانی چراست
 بسوزم کہ یار پسندیدہ اوست
 مرا چند گوئی کہ در خورد خویش
 بدان ماند اندرز شوریدہ حال
 کسے را نصیحت مگو اے شکفت
 زکف رفتہ بیچارہ را لگام
 چہ نغز آمد این نکتہ در سندان
 بباد آتش تیز برتر شود
 چونیکت بدیدم بدی میکنی
 ز خود بہتری جوے و فرصت شمار
 پیے چوں خوداں خود پرستاں روند
 من اول کہ این کار سرداشتم
 سر انداز در عاشقی صادقست
 اجل نلگے در کمینم کشد
 چو پیشک نبشتست بر سر ہلاک
 نہ روزے بہ بیچارگی جاں دہی

گرفت نصیحت اثر نہ کرے
 گی۔ زکف رفتہ۔ جس بیچارے
 کے ہاتھ میں گھوڑے کی باگ
 ہی نہ رہی ہو اس کو آستہ
 چلانے کی نصیحت بیکار
 ہے۔ سندان۔ حکیم ازرتی
 کی مشہور کتاب ہے جس
 میں عورتوں کے کرد و فریب
 کو بیان کیا گیا ہے۔ پند
 باد۔ یعنی عشق کو نصیحت

اسی طرح
 بھڑکاتی
 ہے
 جیسے ہوا

آگ کو۔ چونیکت بدیدم۔
 یعنی پردانے نے جواب
 دیا کہ غور کرنے سے معلوم
 ہوا تیری نصیحت در اہل
 میرے ساتھ بدی ہے اس
 لئے کہ تو خودی کی تعلیم
 دیتا ہے چو پست ہمتی ہے
 پیے چوں خوداں۔ خودی
 رکھنے والوں کا راستہ
 خود پرست اختیار کرتے

مخاطبہ شمع و پروانہ

شنیدم کہ پروانہ با شمع گفت

شبے یاد دارم کہ چشم نخفت

میں جو لوگ بادہ عشق سے مست ہیں وہ تو عشق کا خطرناک راستہ ہی اختیار کرتے ہیں۔ لہ من اول۔ یعنی میں نے توجیباً مذہب عشق اختیار کیا ہے جان سے ہاتھ دھوئے ہیں۔ اجل نلگے۔ یعنی ناگہانی موت سے یہ بہتر ہے کہ معشوق کے ہاتھ پر جان دیدے۔ نہ روزے۔ پیشک ایک۔ ایک دن مرنا ہے تو معشوق کے قدموں میں ہی کیوں جان نہ دید جائے۔

۱۱۵
 ۱۔ کہ سن۔ یعنی میں تو عاشق ہوں میرا جلتا تو درست ہے۔ تو معشوق ہو کر کیوں گریہ و سوز اختیار کئے ہوتے ہے۔ شمع سے جو موم کے قطرے
 چمکتے ہیں اس کو گریہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔
 ہو آوار۔ عاشق۔ انگبین۔ شہد۔ چوشیری۔ یعنی چونکہ مجھ سے میری شیرینی

جدا ہو گئی ہے تو میری بھی
 وہی حالت ہے جو کہ فرہاد
 کی شیریں کے فراق میں
 تھی۔ سیلاب درو یعنی
 آنسو۔ مدعی۔ ناقص
 عاشق۔ یعنی پروانہ۔
 یارائے ایست۔ میدان
 عشق میں ثابت قدمی۔

۲۔ خام۔ اے خام عشق
 پر بسوخت۔ آتش عشق
 نے تیرا تو ایک
 پر ہی جلا
 ہے۔

۳۔ زلفہ۔ پھر
 ہی نہیں کہ میں سر سے پر
 تک جلتی ہوں بلکہ ہر شب
 کوئی نہ کوئی پر پھر مجھ
 مار ڈالتا ہے۔ دودش
 بسر یعنی شمع سے دھوا
 اٹھ رہا تھا بکشتن۔ یعنی

۴۔ نسبت جلنے کے مرنے میں
 خوشی محسوس ہو۔ مقبول
 آوست۔ عاشق مقبول
 ہی مقبول بارگاہ۔۔۔۔

ترا گریہ و سوز بارے چر است
 برفت انگبین یار شیرین من
 چو فرہادم آتش بسر مسرود
 فرو مید ویدش برخسار زرد
 کہ نہ صبر داری نہ یارائے ایست
 من استادہ ام تا بسوزم تمام
 مرا ہیں کہ از پائے تا سر بسوخت
 کہ ناگہ بکشتش پری چہرہ
 ہمیں بود پایان عشق اے پسر
 بکشتن فرج یابی از سوختن
 برو خرمی کن کہ مقبول اوست
 چو سعدی فرو شوی دست از غرض
 و گر بر سرش تیر بارند و سنگ
 و گر میروی تن بطوفاں سپار

کہ من عاشقم گر بسوزم رواست
 بگفت اے ہو آوار مسکین من
 چوشیری از من بدر مسرود
 ہم بگفت و ہر لحظہ سیلاب در
 کہ اے مدعی عشق کار تو نیست
 تو گریزی از پیش یک شعلہ خام
 ترا آتش عشق اگر پر بسوخت
 زلفہ ز شب ہمچنان بہرہ
 ہم بگفت و میرفت دودش بسر
 اگر عاشقی خواہی آموختن
 مکن گریہ بر گور مقتول دوست
 اگر عاشقی تیر مشوی از مرصن
 فدائی نذار و ز مقصود چنگ
 بدیام و گفتت زینہار

باب چہارم در تواضع

پس اے بندہ افتادگی کن چو خاک
 ز خاک آفریدنت آتش مباحش
 بیچارگی تن بیداخت خاک

ز خاک آفریدت خداوند پاک
 حرص و جہا نسوز و سرکش مباحش
 چو گردن کشید آتش ہولناک

عشق ہے۔ ۱۔ سر مشوی یعنی غسل صحت نہ کر۔ مرصن۔ یعنی عشق۔ غرض۔ یعنی سعدی کی طرح غرض سے دست بردار ہو جاؤ۔ فدائی۔ جاں نثار
 عاشق۔ مقصود۔ معشوق۔ چنگ۔ ہاتھ۔ زینہار۔ ہرگز۔ تواضع فرودنی۔ افتادگی۔ عاجزی۔ آتش۔ یعنی غضبناک۔ گردن کشید۔ تکبر کیا

چوایں سرفرازی نمود آں کمی

ازیں دیوگردن دازاں آدمی

حکایت دریں معنی

یکے قطرہ باراں زابرے چکید
کہ جائیکہ دریاست من کیستم
چو خود را بچشم حقارت بدید
سپہرش بجائے رسانید کار
بلندی بداراں یافت کولپت شد

نخل شد چو پہناتے دریا بدید
گرا و سست حقا کہ من نیستم
صدف در کنارش بجاں پرورید
کہ شد نامور لولوتے شاہوار
در نیستی کوفت تاہست شد

محبت سے پالا۔ لولو۔
موتی۔ شاہوار۔
لائق شاہ۔ بدان۔ بان
کو۔ کہ او۔ بوم۔ طینت۔
دربند۔ مقلوب بندر
جو کہ ایک داں کی تخفیف
سے بند یعنی ساحل سمند
مستعمل ہے۔ جاعزیز۔
خانہ خدا۔ سر صالحان۔
خطیب مسجد کہ خاشاک۔

یعنی مسجد کو

خس و
خاشاک
سے پاک و

حکایت در معنی نظر مردان حق در خویشین بحقارت

جوانے خرد مست پاکیزہ بوم
در و فضل دیدند و فقر و تمیز
سر صالحاں گفت روزے برد
ہماں کہیں سخن مرد ہر و شنید
براں حمل کردند پاراں و سپیر
دگر روز خادم گرفتش براہ
ندانستی اے کودک خود پسند
گرستن گرفت از سر صدق و سوز
نہ گرداندر آں بقعہ دیدم نہ خاک

ز دریا برآمد بدر بند روم
نہادند رخس بجائے عزیز
کہ خاشاک مسجد بقیثان و گرد
بروں رفت و بازش کس آنجانند
کہ پروائے خدمت ندارد فقیر
کہ ناخوب کردی برائے تباہ
کہ مرداں ز خدمت بجائے رسند
کہ لے یار جاں پرورد لفرور
من آلودہ بودم دراں جائے پاک

صاف کر دے۔ ۳
ہماں۔ اس ہی وقت۔
مرد ہر و۔ یعنی عقلمند
نوجوان۔ بروں رفت۔
مسجد سے باہر چلا گیا۔
حمل کر دند۔ یعنی اس کے
مسجد سے چلے جانے کو۔
کہ پرولتے خدمت۔ یعنی
فقر خدمتگذاری کی
طرف توجہ نہیں کرتا۔

راہی تباہ غلط راہی۔ بجائے رسند یعنی خدمت کر کے کسی قابل بنتے ہیں۔ گرسن۔ یعنی اس بات پر اس نوجوان عقلمند نے رونا شروع
کر دیا۔ بقعہ۔ جگہ۔ من آلودہ بودم۔ یہی مسجد خس و خاشاک سے تو پاک تھی۔ میں ہی اس میں معصیت آلود تھا۔

گرفتم قدم لاجرم باز پس
طریقت جزیں نیست درویش را
بلذیت باید تواضع گزیں

کہ پاکیزہ مسجد بہ از خاک و خس
کہ افگندہ دارد تن خویش را
کہ این بام را نیست سلم جزیں

حکایت سلطان بایزید بسطامی قدس اسرہ در لوح

شنیدم کہ وقتے سحر گاہ عید
یکے طشت خاک ترش بخیر
ہمگفت و ژولیدہ دستار و مو
کہ اے نفس من در خور آتشم
بزرگاں نکردند در خود نگاہ
بزرگی بنا موس و گفتار نیست
قیامت کسے بینی اندر بہشت
تواضع سر رفعت افزادت
بگردن فتد سر کش تند خوے

ز گریاہ آمد بروں بایزید
فرورختند از سرائے بسیر
کف دست شکرانہ مالان برو
بخاکسترے روئے در ہم کشم
خدا بینی از خویشتن ہیں مخواه
بلندی بدعوی و پندار نیست
کہ معنی طلب کرد و دعوی بہشت
تکبر بخاک اندر اندازد دست
بلذیت باید بلندی مجوئے

گفتار در عجب و عاقبت آن و شکستگے و برکت آن

ز مغرور دنیا رو دیں مجوے
گرت جاہ باید مکن چوں خساں
گماں کے بر مردم ہوشمند

خدا بینی از خویشتن ہیں مجوے
بچشم حقارت نگہ در کساں
کہ در سر گرا نیست قدر بلند

لہ لاجرم۔ لامحالہ۔۔

خاک و خس۔ یعنی میرا

وجود۔ کہ افگندہ۔ یعنی

تواضع اختیار کرے۔

بام۔ بالاخانہ۔ سلم۔

سیرھی۔ سحر گاہ۔ صبح۔

گریاہ۔ حمام۔ لہ یکے۔

یعنی نادانستہ طور پر ایک

طشت خاک ان کے سر پہ

ڈال دیا۔ ژولیدہ۔ الجھی

ہوئی۔ مالان۔ ملتے ہوئے

در خور آتشم۔

میں تو

جلانے

جاننے کے قابل

ہوں۔ بخاکسترے۔ تو

کیا پھر مجھے را کھو کیوجہ سے

ناراض ہونا چاہیے؟

خویشتن ہیں۔ خود پسند

ناموس۔ عزت۔ پندار۔

گھمنڈ۔ لہ رفعت۔

بلندی۔ تند خوے۔ مزاج

عجب۔ تکبر۔ شکستگی۔ عاجزی

خساں۔ کینے۔ کساں۔

یعنی خلق خدا۔ سرگرائی۔

غور۔

لہ محل۔ مرتبہ۔ پسندیدہ خوی۔ خوش خلق۔ چوں توئی۔ تجھ جیسا۔ بزرگش نہ بینی۔ تو اس کو بڑا نہ سمجھیکا۔ پچھاں نمائی۔ تو بھی دوسروں کی نظر میں ایسا ہی ہوگا جیسے کہ تیری نگاہ میں دوسرے تکبر۔ مخند۔ یعنی کم درجہ۔ لوگوں کا مذاق نہ اڑا۔ گرفتند جاتے۔ یعنی کمتر

کہ خواند خلقت پسندیدہ خے
بزرگش نہ بینی بچشم خسرو
نمائی کہ پیشیت تکبر کسناں
برافتادہ گرو شمندی مخند
کہ افتاد گانش گرفتند جاتے
تعتنت مکن بر من عیب ناک
یکے در خرابا تے افتادہ مست
دریں را براند کہ باز آردش
نہ آں را در تو یہ بست پیش

ازیں نامور تر محلے مجوسے
نہ گرجوں توئی بر تو کسب آورد
تو نیز از تکبر کنی ہمچیناں
چو استادہ بر مقام بلند
بسا ایستادہ در آند زیائے
گرفتم کہ خود ہستی از عیب پاک
یکے حلقہ کعبہ دار و بدست
گر آں را بخواند کہ نگذاردش
نہ مستظہرست این باعمال خویا

لوگوں نے بڑوں کا مقام حاصل کر لیا ہے۔ ۲۰ تعنت۔ سرکشی۔ یکے۔ یعنی حاجی اور عبادت گزار ہے خرابا ت۔ میخانہ۔ آڑا۔ شرابی کو۔ کہ نگذاردش۔ اس کو دربار حق میں سنا سے کون روک سکتا ہے۔ ۲۱۔ یعنی عبادت گزار۔ ۲۲۔ مستظہر۔ قوی۔ آں۔ عبادت گزار۔ ۲۳۔ ال۔ میخوار۔ ۲۴۔ را دی۔ قصہ۔

۲۰۔ بیان کرنے والا۔ ۲۱۔ گمراہی۔ سر آوردہ بود۔ عمر کو گزارے ہوئے تھا۔ ۲۲۔ سیاہ نامہ۔ اس کا نامہ اعمال سیاہ تھا۔ ۲۳۔ عقل۔ شرمندہ۔ بسر بردہ ایام۔ زندگی گزارے ہوئے تابوہ۔ جب پیدا ہوا تھا۔ احتشام۔ غرور۔ ناراستی۔ ۲۴۔ بری باتیں۔ دودہ۔

حکایت عیسیٰ علیہ السلام و عابدنا پارسا

کہ در عہد عیسیٰ علیہ السلام
بجہل و ضلالت سر آوردہ بود
زنا پاکی ابلیس ازوے نخل
نیاسودہ تا بودہ ازوے دل
شکم فرہ از لقمہ ہائے حرام
بناداشتی دودہ اندودہ
نہ گوشے چو مردم نصیحت شنو
نمایاں بہم چوں مہ نوز دور

شندستم از راویان کلام ،
یکے زندگانی تلف کردہ بود
دلیرے سیاہ نامہ سخت دل
بسر بردہ ایام بیجا صلے
سرش خالی از عقل و پیر احتشام
بناراستی دامن آلودہ
نہ پاتے چو بسیندگان راست رو
چو سال بدازوے خلایق منفور

بیان کرنے والا۔ ۲۱۔ گمراہی۔ سر آوردہ بود۔ عمر کو گزارے ہوئے تھا۔ ۲۲۔ سیاہ نامہ۔ اس کا نامہ اعمال سیاہ تھا۔ ۲۳۔ عقل۔ شرمندہ۔ بسر بردہ ایام۔ زندگی گزارے ہوئے تابوہ۔ جب پیدا ہوا تھا۔ احتشام۔ غرور۔ ناراستی۔ ۲۴۔ بری باتیں۔ دودہ۔

خاندان۔ بسیندگان۔ روشن ضمیر۔ سال۔ بد۔ قحط کا سال۔ نفور۔ متنفر۔ چوں مہ نوز۔ یعنی جس طرح دور سے چاند کی طرف اشارے ہوتے ہیں اس طرح دور سے انگشت نمائی کرتے تھے۔

ہوا وہوس خرمش سوختہ
 سیہ نامہ چنڈاں تنغم براند
 گنہگار و خود رائے و شہوت پرست
 شنیدم کہ عیسیٰ در آمد ز دشت
 بزیر آماز غرفہ خلوت نشین
 گنہگار برگشتہ اخت ز دور
 تامل بحسرت کناں شرمسار
 نجل زیر لب عذر خواہاں بسوز
 سرشک غم از دیدہ باراں چو میخ
 بر انداختم نقد عمر عزیز
 چو من زندہ ہرگز مبادا کسے
 برست آنکہ در عہد طفلی ببرد
 گناہم بخش اے جہاں آفریں
 دریں گوشہ نالاں گنہگار سپیر
 نگوں ماندہ از شرمساری سرش
 وزاں نیمہ عابد سر پر غرور
 کہ ایں مدبر اندر پیئے ما چراست
 بگردن باآتش در افتادہ
 چہ خیر آماز نفس تر و امنش

جوے نیکنامی نیند و خست
 کہ در نامہ جائے بنشتن ماند
 بغفلت شب و روز مخمور و مست
 بمقصورہ عابدے برگزشت
 پیایش در افتاد سر بر زمین
 چو پروانہ حیراں در ایشاں ز نور
 چو درویش در دست سرمایہ دار
 ز شہائے در غفلت آورده رو
 کہ عمر بغفلت گذشت اے دریغ
 بدست از نکوئی نیاورده چیز
 کہ مرگش بہ از زندگانی بسے
 کہ پیرانہ سر شرمساری نبرد
 کہ گریامن آید فتنس القرین
 کہ فریاد عالم رس اے دستگیر
 رواں آب حسرت بشیب برش
 ترشش کردہ بر فاسق بر فرزند
 نگوں بخت ناداں چہ بجنس ماست
 بباد ہوا عمر بردادہ
 کہ صحبت بود با مسخ و منشش

آخر جس کا ستارہ گردن
 میں ہو۔ ۲۰ چو درویش
 یعنی جس طرح فقیر مالدار
 کے ہاتھوں کو حسرت سے
 دیکھتا ہے۔ نجل۔ شرمندہ
 ز شہائے۔ یعنی اُن
 راتوں کے بارے میں عذر
 خواہ تھا جن کو غفلت میں
 گنوا یا تھا۔ سرشک۔
 آنسو۔ میخ۔ ابر بر
 انداختم۔ میں
 نے بر باد
 کر دیا۔
 بدست۔ یعنی
 کوئی ننگی ہاتھ نہ آئی۔ کہ
 مرگش۔ جس کا مرنا چاہنے
 سے بہتر ہے۔ برست۔ چہ
 گیا۔ عہد۔ زمانہ۔ کہ گریا
 من آید۔ یعنی اگر وہ گناہ
 قیامت میں میرے ساتھ
 ہو۔ فتنس القرین۔
 پس برا ساتھی ہے۔ ۲۰
 فریاد عالم رس۔ میرے
 حال کی فریاد سی کیجئے۔

بشیب برش یعنی نجل نیمہ جانب مدبر بد بخت تر دامن گنہگار مسیح حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

۱۲۰
 انجمن - مجمع - دریں بد - دو پہی باتیں کر رہا تھا جلیل الصفات - خدائے
 تعالیٰ - کہ گر عالمست - یعنی میں عالم و جاہل
 اس کے گناہ ہمیں بھی نہ لے ڈوبیں - محشر - میدان قیامت -

دونوں کی سنتا ہوں -
 آستان کرم دروازہ
 بخشش - عفو -
 معافی - وگرنہ یعنی اگر اسی
 عبادت گزار کو اس کے
 ساتھ بہشت میں رہنے
 سے عار آتی ہے - ان -
 گنہگار - آئیں - عبادت
 گزار - نار - جہنم - تکیہ پر
 طاعت خویش کرد - اپنی
 عبادت پر
 گھمنڈ کیا
 غنی -
 بے نیاز -

۴۰

چہ بودے کہ زحمت بردے ز پیش
 ہمی رنج از طلعت ناخوشش
 بحشر کہ حاضر شود انجمن
 دریں بد کہ وحی از جلیل الصفات
 کہ گر عالمست آن و گروے جہول
 تہہ کردہ ایام برگشتہ روز
 بی بیچارگی ہر کہ آمد برم
 عفو کردم ازوے عملہائے زشت
 و گر عار دارد عبادت پرست
 بگونگ ازو در قیامت مدار
 کہ آں را جگر خوں شد از سوز و درد
 ندانست در بار گاہ غنی،
 کرا جامہ پاکست و سیرت پلید
 بریں آستان عجز و مسکینیت
 چون خود را ز نیکان شمردی بدی
 اگر مردی از مردے خود ملگوئے
 پیاز آمد آں بے ہنر جملہ پوست
 ازیں نوع طاعت نیاید بکار
 خورد از عبادت براں بخیرد

بدونخ برفتے پس کار خویش
 مبادا کہ در من فتد آشش
 خدایا تو با او مکن حشر من
 درآمد بعیسی علیہ الصلوٰت
 مراد عوت ہر دو آمد قبول
 بنا لید بر من بزاری و سوز
 نینداز مش ز آستان کرم
 درآمد بفضل خودش در بہشت
 کہ در خلد باوے بود ہم نشست
 کہ آں را بخت بر ندایں بنار
 گر آیں تکیہ بر طاعت خویش کرد
 کہ بیچارگی بہ ز کسب و منی،
 در دوزخش را نیاید کلید
 بہ از طاعت و خوشن بنیت
 نمی گنجد اندر خدائی خودی
 نہ ہر شہسوارے بدر برد گوئے
 کہ پنداشت چوں لپستہ مغزے در
 برو عذر تقصیر طاعت بیار
 کہ با حق نکو بود و با خلق بد

سکتا - پیاز آمد - یعنی وہ بے ہنر جو اپنے اندر پستے کا سا مغز سمجھتا ہے وہ تو پیاز کی طرح محض چھلکا ہی چھلکا ہے - آئیں نوع - پر غرور عباد
 تو اس قابل ہے کہ اس سے توریہ کیجئے - خورد - اس عبادت گزار کو عبادت کا کوئی پھل نہ ملا - جو اللہ کی تو عبادت کرے - لیکن خلق اللہ کو ستلے

۱۲۱
 رحمتہ اللہ کا قصہ ہے۔ جس کو فقیہ کے نام سے
 بیان کیا گیا ہے۔ تیز تیز۔ یعنی غصہ سے۔ لہ معرفت۔ دربار کا وہ عہدیدار
 لہ گنہگار خدا سے ڈرنے والا گنہگار اس عبادت گزار سے بہتر ہے جو عبادت کی نمائش کرتا ہے۔ فقیہ۔ علم فقہ کا جاننے والا۔ یہ خود شیخ سید

جو لوگوں کو پہچان کر
 دربار میں ان کو حسب
 حیثیت جگہ دے اور ادا
 شاہی سکھائے۔ سر پنچہ۔
 طاقت۔ شیریں۔ بہادر
 کرامت بجا ہست۔ مرتبہ
 کے مطابق عزت ہوتی
 ہے۔ دگر۔ یعنی اس با
 اٹھائے جانکی جو تجھے
 شرمندگی ہوگی وہ تیرے
 لئے کافی ہوگی

سخن ماندا ز عاقلاں یادگار
 گنہگار اندیشہ ناک از خدائے
 ز سعدی ہیں یک سخن یادوار
 بہ از پار سائے عبادت نمائے

حکایت دانشمند درویش و قاضی متکبر

درویش اور ان قاضی بصف بر نشست
 معرفت گرفت استیغاث کہ خیر
 فرو تر نشین یا برو یا بالیست
 چو سر پنچہ ات نیست شیریں مکن
 کرامت بجا ہست و منزل بقدر
 ہمیں شرمساری عقوبت لبست
 بخواری نیفتد زبالا بہ لبست
 فرو تر نشست از مقامیکہ بود
 کم و لانسلم در انداختند
 بلا و نعم کردہ گردن دراز
 فتادند در ہم بمقار و چنگ
 یکے بر زمین میزند ہر دو دست
 کہ در حل آل رہ نبردند پیچ
 بغرش در آمد چو شیر عریں
 نہ رکہائے گردن بخت قوی

فقہی کہن جامہ تنگ دست
 نگہ کرد قاضی درویش تیز
 ندانی کہ برتر مقام تو نیست
 بجائے بزرگاں دلیری مکن
 نہ ہر کس سزاوار باشد بصدور
 دگر رہ چہ حاجت بہ بند کست
 بعزت ہر آنکو فرو تر نشست
 چو آتش بر آورد درویش دود
 فقہاں طریق جلد ساختند
 کشادند بر ہم درفتند باز
 تو گفتی خروسان شاطر جنگ
 یکے بخود از دشمنان کی چومست
 فتادند در عقدة پیچ پیچ ،
 کہن جامہ در صفت آخر ترین
 کہ برہاں قوی باید و معنوی

دوبارہ
 کسی کو
 نصیحت کرنے
 کی ضرورت نہ پیش آئے
 گی۔ بعزت۔ یعنی جو آدمی
 باوجود عزت کے اپنے مرتبہ
 سے کم تر جگہ پر بیٹھے گا اس کو
 ذلت نہ اٹھانی پڑے گی۔
 جلد۔ یعنی کج بختی۔ کم۔
 کیوں۔ لانسلم۔ ہمیں تسلیم
 نہیں۔ یہ الفاظ مباحثہ
 میں مستعمل ہوتے ہیں۔ لا۔
 نہیں۔ نعم۔ ہاں۔ یہ الفاظ

بھی مباحثہ میں بولے جاتے ہیں۔ عقدة پیچ پیچ۔ نہ حل ہونے والا مسئلہ۔ غرش۔ غراہٹ۔ عریں۔ کچھار۔ نہ رکہائے گردن۔ یعنی گردن کی
 رگیں پھیلانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

لہ مرآئیز یعنی میں بھی اس میدان کا گھلاڑی ہوں اگر اجازت ہو تو کچھ کہوں۔ کلک۔ قلم۔ بدلیا چو نقش نگین۔ دلوں پر ایسا کندہ کر دیا جیسا
 کنگ پر نقش۔ کو۔ کوہ۔ سمند۔ گھوڑا۔ خلاب۔ کچر۔ طاق۔ یعنی شہ نشین۔ ۱۲۲۔ بہات۔ افسوس۔ قدومت۔ آپ کی تشریح

بگفتند از نیک دانی بگوئے
 بدلیا چو نقش نگین برنگاشت
 قلم بر سر حرف دعوی کشید
 کہ بر عقل و طبعت ہزار آفریں
 کہ قاضی چو خرد در خلابے بماند
 با کرام و لطفش فرستاد پیش
 بشکر قدومت نہ پر داختم
 کہ بینم ترا در چمنیں پایہ
 کہ دستار قاضی نہد بر سرش
 منہ بر سرم پائے بند غرور
 بدستار پنجہ گرم سرگراں
 نمایند مردم بچشم حقیر
 گرش کوزہ زریں بود یا سفال
 نباید مرا چون تو دستار نغز
 کہ دوسر بزرگست و بیغز نیز
 کہ دستار پنبہ است و سبکیش
 چو صورت ہماں بہ کہ دم در کشند
 بلندی و نحسی مکن چون زحل
 کہ خاصیت نیشکر خود در دست

مرآئیز چو گانِ حرفت و گوئے
 بکلک فصاحت بیانیکہ داشت
 سر از کوئے صورت بمعنی کشید
 بگفتندش از ہر کنار آفریں
 سمند سخن تا بجائے براند
 بروں آمد از طاق و دستار خویش
 کہ بہات قدر تو نشناختم
 در یخ آدم با چمنیں پایہ
 معرفت بدلداری آمد بر سرش
 بدست و زباں منع کردش کہ دو
 کہ فر داشتود بر کہن مسیزاں
 چو مولام خوانند و صدر کبیر
 تفاوت کند ہرگز آب زلال
 خرد باید اندر سر مرد و مغز
 کس از سر بزرگی نباشد بچیز
 میفر از گردن بدستار وریش
 بصورت کسانیکہ مردم و کشند
 بقدر ہنر حسبت باید محسل
 نتے بوریا را بلندی نکوست

آوری۔ لہ پایہ۔ سر پایہ
 علم۔ پایہ۔ مرتبہ۔ پائے
 بند غرور۔ غرور کی بڑی۔
 یعنی دستار جو تکبر کا سبب
 بنتی ہے کہن میزراں۔
 پرلے تہ بندولے۔ پنجہ گز۔
 پانچ گزی دستار مولا۔
 آقا۔ صدر کبیر۔ بالانشین۔
 آب زلال۔ نیریانی۔
 سفال۔ مٹی کا پیالہ۔ نغز۔
 نادر۔ کس۔
 یعنی محض
 سر رٹا
 ہونا کوئی
 چیز نہیں۔ لہ کدو۔
 یعنی تونبا۔ پنبہ۔ روئی
 سبک۔ موچھو۔ حشیش۔
 گھاس۔ مردم و شش۔
 آدمی کی طرح۔ صورت۔
 تصویر۔ دم در کشند۔
 دعوی نہ کریں۔ زحل۔
 ساتویں آسمان کا ستارہ
 ہے۔ کس قدر بلند مرتبہ
 رکھتا ہے لیکن سب سے
 بڑا منحوس سمجھا جاتا ہے۔ نتے بوریا۔ زحل کس قدر بلند ہوتی ہے لیکن کیا بلندی کی وجہ سے اس میں نے شکر کی سی شیرینی پیدا ہو گئی ہے۔

۱۲۳

۱۲۳

یعنی فقیہ۔ سستی مکن۔ بلکہ

اس کا کام تمام کر دے۔
 اسیر۔ گرفتار۔ اِن ہذا لئو
 غیر۔ بیشک یہ دن بہت
 سخت ہے۔ یہ جلد قیامت
 میں کفار کہیں گے۔ یدین
 دونوں ہاتھ۔ فرقہ بین۔
 دو ستائے ہیں جن کا
 رخ برج جدی کی طرف
 رہتا ہے۔ ہمت۔ ارادہ
 غریب۔ یعنی حاضرین مجلس
 چنچ پڑے کہ یہ
 بے باک
 کہاں کا
 ہے۔ نقیب
 پہرہ دار نعت۔ صفت
 نوع۔ قسم۔ شیریں نفس۔
 شیریں سخن۔ حق تلخ۔ سچی
 بات جو کڑوی ہوتی ہے۔
 اس کو کس شیریں پیراہ
 میں ادا کر دیا۔ گنجہ۔ تبریز
 کے قریب ایک مشہور
 شہر ہے۔ جو شیخ نظامی کا
 وطن ہے۔ سرسبز۔ ظالم۔
 سا تکین۔ جام شراب۔

وگر میر و دصد غلام از پست
 چو برداشتنش پر طمع جاہلے
 بدیوانگی در حریم پیچ
 خرابی اطلس بیو شد خرابست
 باب سخن کسینہ از دل شہست
 چو خصمت بیفتاد سستی مکن
 کہ فرصت فروشوید از دل غبار
 کہ گفت اِن ہذا لیوم عیر
 بماندش در و دیدہ چوں فرقہ بین
 بروں رفت و بازش نشان کس نیاب
 کہ گوئی چنین شوخ چشم از کجا ست
 کہ مرے بدیں نعت و صلوت کہ دید
 دریں شہر سعدی شناسیم و بس
 حق تلخ ہیں تاچہ شیریں بگفت

بدیں عقل و ہمت نخواہم کست
 چہ خوش گفت خرہرہ در گلے
 مرا کس نخواہد خریدن پہنچ
 نہ منعم بمال از کسے بہترست
 بدیں شیوہ مرد سخنگوئے چست
 دل آزرده را سخت باشد سخن
 چو دستت رسد مغر و دشمن برار
 چنان ماند قاضی بجورش اسیر
 بدنداں گزید از تعجب یدین
 وز انجا جواں روئے ہمت بتابت
 غریب از بزرگان مجلس بنجاست
 نقیب از پیش رفت و بہر سود و
 یکے گفت ازین نوع شیریں نفس
 براں صد ہزار آفریں کیں بگفت

حکایت در توبہ کردن پادشاہزادہ گنجہ

کہ نااہل و ناپاک و سر پنجہ بود
 مے اندر سر و ساتکینے بدست
 زبان دلاویز و قلبے سلیم

یکے پادشاہ زادہ گنجہ بود
 بمسجد درآمد سراپان و مست
 بمقصورہ در پار سائے مقسیم

مقصورہ۔ حجرہ۔ گفت او۔ یعنی اس پار سا کا د عظ۔

لہ کم از مستح - یعنی کم از کم وعظ سننے والا بن - حرون - سرکش - منکر - برا - قدم - عمل - کہ یارد - کوئی بھی اسے نیک کام کا حکم نہیں دے سکتا - حکم حکومت جتنا - سیر - بس - جنگ - ستار - دہل - ڈھول - یعنی - برائی بھلائی پر غالب آجاتی ہے - نشاید - یعنی -

۱۲۴

پھر خاموش نہ بیٹھنا چاہئے
۲ اندرز - نصیحت - مجال
طاقت - بہمت - یعنی باطنی
توصیہ سے اصلاح کر دیتے
ہیں - رندست - یعنی
شہزادہ - کہ تا - یعنی ہم
میں دست و زباں سے
نصیحت کرنے کی طاقت
نہیں ہے - دم سوزناک
مرد خدا کی ایک آہ وہ
کام کر جاتی

۴۰ ہے جو
تیغ و تبر
نہیں کر سکتے -
ابن سپر - یعنی یہ شہزادہ
خوش نصیب ہے - اس
کے تمام اوقات بہتر کرے
۵۵ قدوہ - پیشوا - چہ
بد عہد - کسی بے کی بھلائی
کی دعا کرنا تمام مخلوق کی
برائی چاہنا ہے - چوہر
سخن - جب بات کی تہ کو
نہ پہنچو تو جو جس نہ دکھائی
بطانات یعنی دعائیں -

تے چند بر گفت او مجتہ
چوبے عزتی پیشہ کرداں حروں
چو منکر بود پادشہ را قدم
تجکم کند سیر بر بوئے گل
گرت نہی منکر بر آید ز دست
و گرد دست قوت نداری بگوے
چو دست و زباں را نماز مجال
کیکے پیش دانائے خلوت نشین
کہ یکبارے آخر بریں رندست
دم سوزناک از دل با خبر
بر آوردم در جہان دیدہ دست
خوشست این سیر و قتش از رو رنگ
کے گفتش اے قدوہ راستی
چہ بد عہد را نیک خواہی ز بہر
چنین گفت بیندہ تیز ہوش
بطانات مجلس بسیار استم
کہ ہر کہ کہ باز آید از خوئے زشت
چنین سخن و زہست عیش مدام
حدیثے کہ مرد سخن ساز گفت

چو عالم نباشی کم از مستمع
شدنداں عزیزاں خراب اندر
کہ یارد زد از امر معروف دم
فر و ماند آواز جنگ از دہل
نشاید چو بیدست پایاں نشست
کہ پاکیزہ گردد باند ز خوئے
بہمت نمایند مردی ر جاں
بنالید و بگر لیت سر بر زین
دعا کن کہ تا بے زبانیم و دست
قوی تر کہ ہفتاد تیغ و تبر
چہ گفت اے خداوند بالا و لست
خدا یا ہمہ وقت او خوش بدار
بدیں بد چرانسی کوئی خواستی
چہ بد خواستن بر سر خلق شہر
چو سر سخن در نیابی مجوش
زداد آفریں توبہ اش خواستم
بعیشے رسد جاوداں در بہشت
ترک اندر ش عیش ہائے مدام
یکے ز اں میاں بانگ باز گفت

بعیشے - یعنی اس کو بہشت میں عیش جاوداں حاصل ہوگا - عیش مدام - شراب کا لطف - مدام - ہمیشہ - سخن ساز - یعنی پارسا - بلکہ -

شہزادہ -

لہ وجد بخودی۔ میخ۔ ابر۔ سیل درین۔ افسوس کا سیلاب۔ نیران۔ آگ۔ حیا دیدہ۔ یعنی شرم کی وجہ سے اس کی نگاہیں نیچی
تھیں۔ نیک محضر۔ وہ شخص جس کی موجودگی باعث برکت ہو۔ یعنی پارسا۔ برہم۔ دور کردوں۔ سخن پرورد۔ یعنی پارسا

لہ شکر دیدہ۔ عناب و
شکر شراب کے ساتھ بطور
گزک کھائے جاتے ہیں۔
--- غائب از خود۔

بے ہوش۔ سرچنگی۔
یعنی ستارچی نیند کی وجہ
سے سر ڈالے ہوئے تھا۔
بجز زگس یعنی زگس کھلاؤ
سب کی آنکھیں نیند کی
وجہ سے بند تھیں۔ درد۔
تل چھٹ۔ درد۔

ایک پاجا
ہے۔ گویند
توال۔ دن۔

شراب کا ٹکڑا۔ لہ
کدو جس میں شراب بھر
تھی۔ بظ۔ یعنی صراحی۔
خم آہستن۔ یعنی شراب
کی مٹکی گویا کہ نواہہ شراب
سے حاملہ تھی جس کا اس
شور و غل میں اسقاط
ہو گیا۔ شکم۔ یعنی مشکیزہ
شراب کو ناف تک چاک
کڑالا۔ قدح را۔ اس

ببارید بر چہرہ سیل درین
حیا دیدہ بر پشت پالیش بدوخت
در توبہ گویاں کہ فریاد رس
سر جہل و ناراستی برہم
سخن پرورد در ایوان شاہ
دہ از نعمت آباد و مردم خراب
یکے شعر گویاں صراحی بدست
زد گیر سو آواز ساقی کہ نوش
سرچنگی از خواب در بر چو چنگ
بجز زگس آنجا کسے دیدہ باز
بر آورد زیر از میاں لالہ زار
مبدل شد آن عیش صافی بدرد
بدر کرد گویندہ از سر سرود
کدو را نشانند و گردن زدند
تو گفتی شد است از لبط کشہ خوں
دراں فتنہ دختر بنی داخت زود
قدح را برو چشم خونیں پر اشک
بلندند و کردند نوباز جاتے
بشستن نمیشد ز روتے رخام

ز وجد آب در چشمش آمد چو میخ
بہ نیران شوق اندرونم بسوخت
بر نیک محضر فرستاد کس
قدم رنجہ فرمائی تا سرہنم
دورویہ ستادند بر در سپاہ
شکر دیدہ و عناب و شمع و شراب
یکے غائب از خود یکے نیم مست
ز سوتے بر آوردہ مطرب خروش
حریفان خراب از منے لعل رنگ
نبود از ندیمان گردن فرساز
دو و چنگ با یکدگر سازگار
بفرمود و در ہم شکستند خرد
شکستند چنگ و گستند و
بیمخانہ در سنگ بردن زدند
رواں خمر و چنگ او فادہ نگوں
خم آہستن خمر نہ ماہہ بود
شکم تا بنافش دریدند مشک
بفرمود تا سنگ صحن سر لائے
کہ گلگونہ خمر یا قوت فام

حالت کو دیکھ کر قدح شراب کی خونیں آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں۔ بفرمود۔ شہزادہ نے مکان کا فرش اکھاڑ کر نیابنہ کا حکم دیدیا۔ رخام۔
سنگ مرمر۔

سہ بالوعہ چاہ بچہ جس میں گھر کا مستعمل پانی جمع ہوتا ہے۔ دگر۔ شہزادہ کے ان احکام کے بعد۔ بریط۔ سارنگی۔ دف۔ ڈھول۔ چنگا۔ ستار۔ طنبور۔ طنبورہ۔ جوانے۔ یعنی وہی شہزادہ جو کبر و غرور سے مست

عجب نیست بالوعہ گر شد خراب
 دگر ہر کہ بریط گرفتے بکف
 دگر فاسقے چنگ بردے بدوش
 جوانے سر از کبر و پندار مست
 پدر بار ہا گفتمے بودش بہول
 جفلتے پدر بردوزندان و بند
 گرش سخت گفتمے سخن گوی و ہل
 خیال و غورش براں داشتے
 سپر نفلند شیر غراں ز جنگ
 بنرمی زد شمن تو اوں کرد دوست
 چو سنداں کسے سخت روئی نکرد
 بگفتن درشتی مکن با امیر
 با خلاق باہر کہ بینی بساز
 کہ ایں گردن از نازی بر کشد
 بشیریں زبانی تو اوں برد گوئے
 تو شیریں زبانی ز سعدی بگیری

جفلتے پدر۔ یعنی باپ
 کی مارتوڑوہ کام نہ کر سکی
 جو نصیحت کر گئی۔ سخت
 گفتمے۔ یعنی نرم گفتگو کرنے
 والا پار سا اگر سختی سے
 اس سے بات کرتا۔۔۔
 میندیشد۔ یعنی جنگ کے
 وقت وہ اپنے تیغ برآں
 جیسے چنگ کی سوچتا ہے۔
 سنداں۔ گھن غایسک
 ہتوڑا۔

بر سر خورد
 یعنی جو
 گھن کی سی

سخت روئی نہیں دکھاتا
 بلکہ نرم بات کرتا ہے اس
 کے سر پر ہتوڑے نہیں پڑتے
 ہیں۔ سست گیر۔ نرمی
 سے بات کر۔ اگر۔ یعنی خوا
 وہ کمزور ہو یا طاقتور۔
 نازی۔ غرور۔ سر اند
 کشد۔ مطیع ہو جائے گا۔
 تو اوں برد گوئے۔ بازی
 جیتی جاسکتی ہے۔ ترش

کہ خوردان دریاں روز چنداں شرآ
 قفا خوردے از دست مردم چو
 بمالیدے اورا جو طنبور گوش
 چوپیراں بکج عبادت نشست
 کہ پاکیزہ رُو باش و شایستہ قول
 چناں سو دستش نیامد کہ بند
 کہ بیروں کن از سر جوانی و جہل
 کہ درویش رازندہ نگداشتے
 بیندیشد از تیغ برآں چنگ
 چو بادوست نرمی کنی دشمن او
 کہ خایسک تا دیب بر سر خورد
 چو بینی کہ سختی کند سست گیر
 اگر زیر دست ہست و گر سر فراز
 بگفتار خوش داں سر اندر کشد
 کہ پیوستہ تلخی بردتند خونے
 ترش روئے را گو بتلخی بگیری

حکایت طواف عسل

کہ دلہاز شیرینش می بسوخت

شکر خندہ انگلیں می فروخت

روئے را۔ یعنی بد مزاج سے کہدو۔ طواف۔ پھیری لگانے والا۔ عسل۔ شہد۔ شکر خندہ۔ خوش مزاج۔ انگلیں۔ شہد۔

بتلنے میاں بستہ چون نیشکر
گراوز ہر برداشتی فی المثل
گرا نے نظر کرد در کار او
دگر روز شد گدستی دواں
بسے گشت فریاد خواں پیش و پس
تبا نگر چون قدش نیامد بدست
چو عاصی ترش کردہ روی از وعید
زنے گفت بازی کنان شوئے را
حرامت بود نان آنکس چشید
مکن خواجہ بر خوشتن کار سخت
گرفتم کہ سیم وزرت چیز نیست

بروشتری از مگس بیشتر
بخوردند از دست او چون غسل
حسد برد بر روز بازار او
غسل بر سر و سر کہ برابر و او
کہ نشست سنگینش مگس
بدلتنگ روی بکنجے نشست
چو ابروتے زندانیاں روز عید
غسل تلخ باشد تر شروتے را
کہ چون سفر ابرو ہم در کشید
کہ بدخوتے باشد نگون رنجت
چو سعدی زبان خوشت نیز نیست

گراں۔ بد نظر۔ دگر روز۔
یعنی اُس کی حرص میں
شہد فزوشی شروع کی۔
سر کہ برابر و او یعنی بد
مزاجی۔ مگس۔ یعنی خرید
چو عاصی۔ یعنی اس طرح
تنگین جیسا کہ وہ گنہگار
جو خدائی دھکی سے رنجیدہ
ہو۔ یا جس طرح قیدی
عید کے روز تلخ ہوتے
ہیں۔ بازی۔
مذاق۔
غسل
تلخ باشد۔

حکایت در معنی تواضع نیکمرداں

شنیدم کہ فرزانه حق پرست
ازاں تیرہ دل مرد صافی درو
یکے گفتش آخزنہ مردی تو نیز
شنید این سخن مرد پاکیزہ خوئے
در دست ناداں گریبان مرد
زہشیا ر عاقل ترسد کہ دست

گریاں گرفتش یکے رند مست
قفا خورد دوسر بر نگر داز سکول
تخل در لغت ازیں لے تمیز
بدو گفت ازیں نوع با من مگوئے
کہ با شیر جنگی سگالہ نبرد
زند در گریبان نادان مست

بد مزاج کا شہد بھی کڑوا
ہوتا ہے۔ سفر۔ دستر
خوان۔ نگون رنجت۔
اوندھے نصیبہ والا۔ گرفت۔
یعنی اگر روپیہ نہیں ہے
تو سعدی کی سی خوش گلا
پیدا کرے سگ فرزانه۔
عقلند۔ رند۔ شرابی۔
تیرہ دل۔ سیاہ باطن۔
قفا خورد۔ تانچہ کھایا۔

تخل۔ برداشت۔ نوع۔ قسم۔ کہ۔ بلکہ وہ تو شیر سے جنگ کرنے کی سوچتا ہے۔ زہشیا۔ لیکن عقلند آدمی کی جانب سے وہ مطمئن ہے کیونکہ وہ نادان مست کے ساتھ دست و گریبان ہونا پسند نہیں کرتا۔

آخر یعنی تو نے کتے کو کیوں
نہ کاٹا۔ پس۔ بعد۔۔۔

بابک۔ بابا کی تصغیر ہے
جو محبت کے موقع پر اولاد

کے لئے بھی بول دیا جاتا ہے
سلطنت طاقت۔ دیغ

آدم۔ میں نے اپنے حلق
ودانت کو بچایا۔ مجال۔

ناممکن۔ دندان برم۔
کاٹوں۔ بدرگی۔ کینگی۔

سگی۔ کتا پن۔
نکو سیدہ۔

نا پسندیدہ
ازیں۔ یعنی وہ

غلام اس قسم کا تھا۔
خفوق۔ بے عزت۔ بدئے

یعنی ایسا بد تھا کہ ہمیشہ
بدمزاجی کرتا تھا۔ ثعبان۔

اژدہا۔ گرو۔ سبقت۔
مدام۔ ہمیشہ۔ سبیل۔

آنکھ کے روئے۔ پیاز بخل
بنل گند۔ گرہ۔ یعنی کھانا

پکانے سے ناک بھوں پڑھا
با خواجہ زانو زدے۔ سا

کھلنے بیٹھ جاتا۔ دمام۔
پے در پے۔ وگر۔ اس قدر سست تھا کہ پانی پلانے پر مرنے کو ترجیح دیتا۔ گفت۔ نصیحت۔ کندوکوب۔ خرابی۔

ہنرور چسپیں زندگانی کند

حکایت در معنی اعزت نفس مرداں

سگے پائے صحرا نشینے گزید
شب از درد بیچارہ خواہش نبرد
پدر را جفا کرد و تنہی نمود
پس از گریہ مرد پر آگندہ روز
مرا گرچہ ہم سلطنت بود پیش
محالست اگر تیغ بر سر خورم
تواں کرد بانا کساں بدرگی

بخشتمے کہ زہر شس ز دندان چکید
بخیل اندر شس دخترے بود خرد
کہ آخر ترانہ نیز دندان نبود
بخندید کلاے بابک و لفرود
دیغ آدم کام و دندان خویش
کہ دندان بیائے سگ اندر برم
ولیکن نیاید ز مردم سگی

حکایت خواجہ نیکو کار و بندہ نافرماں

بزرگے ہنر مند آفاق بود
ازیں خفوقے موئے بالمیدہ
چو ثعبانش آلودہ دندان بزہر
مدامش بروی آب چشم سبیل
گرہ وقت بختن برابر وزدے
دمادم بناں خوردنش ہم نفس
نہ گفت اندر و کار کردے نہ چوب

غلامش نکو سیدہ اخلاق بود
بدے سر کہ در روئے مالیدہ
گر و بردہ از زشت رویان شہر
دمیدے و بوئے پیاز بغل
چو بختند با خواجہ زانو زدے
وگر مردے آ بے ندا دے بکس
شب و روز از خانہ در کند و کوز

کھلنے بیٹھ جاتا۔ دمام۔ پے در پے۔ وگر۔ اس قدر سست تھا کہ پانی پلانے پر مرنے کو ترجیح دیتا۔ گفت۔ نصیحت۔ کندوکوب۔ خرابی۔

سہ ماکیان۔ مرغی۔ چم۔ کنواں۔ سیما۔ چہرہ۔ فراز آمدے۔ سلنے آتا۔ چہ خواہی۔ یعنی اس سے کیا چاہتے ہو جبکہ اس میں نہ ادب نہ ہنر۔
 اوندہ حسن۔ نیز زد۔ یعنی وہ ان برائیوں کے

کہے خار و خس در رہ انداختے
 ز سیماش و وحشت فراز آمدے
 کہے گفت ازیں بندہ بد خصال
 نیز زد وجودے بدیں نا خوشی
 منت بندہ خوب نیکو سیر
 و گریک بسج آورد سر پیچ
 شنیدایں سخن مرد نیکو نہاد
 بدست این پس طبع و خویش و لیک
 چو زد کردہ باشم تحمل بے
 مروت ندانم کہ بفروشمش
 چون در بلائش تحمل کنم
 چو خود را پسندی کہے را پسند
 تحمل چو زہرت نہاید نخست

کہے ماکیان در چہ انداختے
 نرفتے بکارے کہ باز آمدے
 چہ خواہی ادب یا ہنر یا جمال
 کہ جوش پسندی و بارش کشی
 بدست آرم این را بہ نخماس بر
 گرانست اگر راست خواہی پہچ
 بخندید کاسے یار فرخ نژاد
 مرا زو طبیعت شود خوتے نیک
 تو انم جفا بردن از ہر کہے
 بدگیر کہے عیب بر گویش
 بسے بہ بود گر تحمل کنم
 تو در زحمتی دیگرے را مبدند
 ولے شہد کرد چو در طبع رست

حکایت معروف کرخی و مسافر رنجور

کہے راہ معروف کرخی نجست
 شنیدم کہ ہمانش آمد یکے
 سرش موی و روش صفار بختہ
 شب آنجا بیفگند و بالش نہاد

کہ نہہاد معروفی از سر نخست
 ز بیماریش تا بمرگ اند کے
 بمویش جاں در تن آو بختہ
 رواں دست در بانگ نالش نہاد

میں تمہارے لئے اچھا غلام
 لاؤں گا۔ لگے نخاس۔
 غلام فروش۔ بسج۔
 پیسہ۔ بدست۔ یعنی اس
 لڑکے کی عادت و طبیعت
 اگرچہ بد ہے۔ تو انم۔ یعنی
 طبیعت میں برداشت
 پیدا ہو گئی ہے۔ بسے بہ۔
 یعنی مجھے تو برداشت کی
 عادت ہو گئی ہے لہذا
 ہی بہتر ہے کہ
 میں اسے
 برداشت
 کرتا رہوں۔
 تحمل۔ منتقل کرنا۔ لگے
 چو خود را۔ یعنی دوسرے
 کے لئے بھی وہی چاہو جو
 اپنے لئے چاہتے ہو۔۔
 در طبع رست۔ یعنی جب
 برداشت کی عادت ہو جائے
 معروف۔ آپ کرخ کے
 باشندے تھے۔ جو کہ
 بغداد کا ایک محلہ ہے۔
 اولیا اللہ میں آپ کا

شمار ہے۔ معروفی۔ نام و نمود۔ سرش۔ یعنی ہماری نے نہ اس کے سر پر بال چھوڑے تھے نہ چہرہ پر رونق۔ دست نہادوں۔ کام شروع کرنا۔

ملہ نہ خوابش یعنی نہ خود سوزانہ اوروں کو سونے دیا۔ نہاد۔ وجود۔ نئی مرد۔ یعنی وہ بیمار ان حالات میں خود تو مرنے کا نام نہ لیتا تھا۔
دوسروں کو اپنی وائے دیلا سے مارے ڈالتا تھا۔ نخفت و خیز بے صبری۔

۱۳۰

زدیاری مردم۔ یعنی صاحب خانہ کے متعلقین میں

سے۔ کس۔۔۔۔ یعنی کس

ماند۔ معروون۔ یعنی حضرت

کرتی۔ ملہ زحمت یعنی

اُس مرہین کی خدمت

گذاری کی وجہ سے۔ کہ

چند۔ یعنی آخریدار آدمی

کب تک تاب لا سکتا ہے

پراگندہ گفتن۔ بلواس

کرنا۔ نسل۔ یعنی صوفیاء

کہ نامند۔ یعنی محض نام

نمود کے ہیں۔

زرق۔

مکر۔

باد۔ غرور۔

بلند اعتمادان۔ یعنی

شکر ہیں۔ لت۔ شکم۔

انہاں۔ مشکیزہ۔ یعنی پر

فلم۔ ملہ کہ بیچارہ۔ یعنی

میں بیمار۔ فرو خورد۔ پی

گیا۔ پوشیدگان۔ مستورا

سپس۔ بعد۔ تعنت۔ بیخ

بجائے خودست۔ اپنی جگہ

پر ہے۔ بالش۔ تکبہ

شورہ۔ شوریلے زمین۔

مراعات۔ رعایت۔ گم کن۔ ضائع نہ کر۔

نہ خوابش گرفتے بشب بکفَس

نہادے پریشان و طبعے درشت

ز فریاد و نالیدن و نخفت خیز

زدیاری مردم در اں بقعہ کس

شنیدم کہ شبہا ز خدمت نخفت

شبے بر سرش لشکر آورد خواب

بیکدم کہ چشمالش نخفتن گرفت

کہ لعنت بریں سل ناپاک باد

بلند اعتمادان پاکیزہ پوشش

چہ داندلت ابنالے از خواب مست

سخنہائے مُمت کر معروف گفت

فرو خورد شیخ ایں حدیث از کرم

یکے گفت معروف را در نہفت

بروزیں سپس گو سر خویش گیر

تکوئی و رحمت بجائے خودست

سر سفلہ را گرد بالش منہ

مکن بابدان نیکی اے نیکبخت

نگویم مراعات مردم مکن

باخلاق نرمی مکن با درشت

نہ از دست فریاد و خواب کس

نئی مرد و خلقے بخت بکشت

گرفتند از خلق راہ گریز

ہماں ناتواں ماند و معروون و بس

چو مرداں میاں بست کردا بچہ گفت

کہ چند آورد مرد و ناخفتہ تاب

مسافر پراگندہ گفتن گرفت

کہ نامند و ناموس زرق اندو باد

فریبندہ پارسائی فروش

کہ بیچارہ دیدہ بر ہم نہ بست

کہ یکدم چہ را غافل ازوے بخت

شنیدند پوشیدگان حرم

ندیدی کہ درویش نالاں چہ گفت

تعنت بیر جائے دیگر بمیر

ولے بابدان نیکردی بد است

سر مردم آزار بر سنگ بہ

کہ در شورہ ناداں نشاند و رخت

کرم پیش نامردماں گم مکن

کہ سگ را نماند چوں گر بہ لپت

۱۳۱
 لے سیرت - عادت - ناسپاس - ناشکرا - برف آب - برف کاپانی - مکافات - بدلہ - برتخ نویس - پانی - اور برف پر لکھنا بیکار بات ہے
 دیکھتے - کمینہ - دل آرام جفت - یعنی محبوب
 بیوی - خروش - شور - غنود - نیند - طلسم - جادو - واسمت بمرود -

گر انصاف خواہی سگ حق شناس
 برف آب رحمت کن بر خیس
 ندیدم چنین پیچ بر پیچ کس
 بخندید و گفت اے دل آرام جفت
 گرا زنا خوشی کرد بر من خروش
 جفلے چنین کس بیاید شنود
 چو خود را قوی حال بینی و خوش
 اگر خود ہمیں صورتی چوں طلسم
 و گریورانی درخت کرم
 نہ بینی کہ در کرخ تربت بیست
 بدولت کسانے سرفراختند
 تکبر کندم و حشمت پرست

بسیرت بہ از مردم ناسپاس
 چو کردی مکافات برتخ نویس
 مکن پیچ رحمت برین ہیچکس
 پریشاں مشوزیں پریشاں کہ گفت
 مرانا خوش ازوے خوش آمد بگوش
 کہ نتواند از بیقراری غنود،
 بشکرانہ بار ضعیفاں بخش
 بیری واسمت بمرود چو جسم
 بر نیک نامی خوری لاجرم
 بجز گور معروف معروف نیست
 کہ تاج تکبر بیداختند
 نداند کہ حشمت بکلم اندرست

نام بھی مٹ جائے گا۔
 لاجرم - لامحالہ - تربت
 قبر - لے معروف - مشہور
 حشمت - دبدبہ - حکم -
 بردباری - سفاہت -
 نادانی - طمع - یعنی خا -
 شوخ - بے شرم - نبود
 یعنی ایسے وقت اس نے
 اپنی حاجت پیش کی کہ
 اس سے کچھ حاصل ہو

نہ تھا - اس
 لے کہ
 صاحب
 دل کا ہاتھ

خالی تھا - کہ زر - یعنی زر
 اس صاحب دل کی
 نظر میں روپیہ پیسہ اور
 خاک یکساں تھی - وہ
 اس پر زر قربان کر دیتا
 خواہندہ - وہی شوخ -
 خیرہ روی - بے شرم -
 زہار - پناہ - کزوم -
 بچھو - صوف پوش -
 صوفی - زانو بردل نہاد

حکایت در معنی سفاہت نا اہلان و تحمل نیکرداں

طمع برد شوخے بصاحدے
 کمر بند و دستش تہی بود و پاک
 بروں تاخت خواہندہ خیرہ روی
 کہ زہار ازین کژ دمان خموش
 کہ چوں گریہ زانو بدل بر نہند

نہود آل زماں در میاں حاصلے
 کہ زر بر نشانڈے برویش چو خاک
 نکو ہیدن آغاز کردش بکوئے
 پلنگان درندہ صوف پوش
 و گریہ صیدے افتد چو سگ در جہند

گھات لگانا یعنی مراقبہ - صید - شکار -

سے دے۔ یعنی یہ صوفی لوگوں کے کپڑے کھسوٹتے ہیں۔ پارہ۔ یعنی گڈڑی کے پیوند۔ شب کوک۔ وہ فقیر جو رات کو کسی بلند جگہ پر کھڑے ہو کر اہل محلہ کو نام بنام دعائیں دے اور صبح کو ان سے بھیک مانگے۔ عصا۔

کہ درخانہ کتر تو اں یافت صید
وے جامہ مردم ایناں کسند
بسالوس وینہاں زرانند وختہ
جہاں گرد و شب کوک و خرمن گدا
کہ در رقص مجالت جو اندوخت
پس آنکہ نمایند خود را نزار
ہمیں بس کہ دنیا بدیں میخورند
بدخل حبش جامہ زن کسند
مگر خواب پیشین و نان سحر
چوزنبیل در یوزہ ہفتاد رنگ
کہ شذوت بود سیرت خویش گفت
نہ بید ہنر دیدہ عیب جوے
چہ غم داردش ز آبروے کسے
اگر راست پرسی نہ از عقل کرد
بتر زوقرینے کہ آورد و گفت
وجود نیاز دور خم نداد
ہمی در سپوزی بہ پہلوئے من
کہ سہاست ازیں بیشتر گو بگوے
از انہا کہ من دائم از صدکیست

سوئے مسجد آوردہ دکان شید
رہ کارواں شیر مرداں زند
سپید و سپہ پارہ برد وختہ
زہے جو فروشان گندم نمائے
مبیں در عبادت کہ پیر اندوخت
عصائے کلیم اند بسیار خوار
نہ پیر سبز گارونہ دانشوران
عبائے بلیلانہ در تن کسند
ز سنت نہ بینی در ایشاں اثر
شکم تاسرا گندہ از لقمہ تنگ
نخواہم دریں باب ازیں پیش گفت
فوکفت ازیں شیوہ نادیدہ گوے
یکے کردہ بے آبروتی بسے
مریدے شیخ لیں سخن نقل کرد
بدے در قفا عیب من گفت و خفت
یکے تیرے افگند و در رہ فتاد
تو برداشتی و آمدی سوئے من
بخندید صاحب دل نیکوئے
ہنوز آنچه گفت از بدم اندکیست

نظارہ لاغر لیکن جب نکلنے
پر آئے تو سینکڑوں اڑھوں
کو نکل جائے۔ لہ بلیلانہ۔
بلالانہ کا انا ہے یعنی حضرت
بلال کا سا جو غنہ دخل سہنی
جنتس۔ حضرت بلال کا
وطن۔ جامہ زن کسند۔
اپنی بیویوں کے جوڑے
تیار کرتے ہیں۔ مگر۔ بجز
خواب پیشین۔ دوپہر کا
سونا۔ شکم
تاسرا گندہ
سرتک
بھرا ہوا
پیٹ۔ از لقمہ تنگ بقول
سے بھر لو۔ ہفتاد رنگ
فقروں کے کشکول میں
رنگازنگ کا کھانا ہوتا ہے
نخواہم۔ یہاں سے اب
شیخ سعدی کا مقولہ شروع
ہوا اس سے قبل اس ہی
شوخ کی گفتگو تھی۔ لہ
یکے۔ یعنی وہ خود بے آبرو
ہو۔ نہ از عقل کرد۔ یعنی

اس مرید نے شیخ سے اس شوخ کی گفتگو نقل کر کے عقل کا کام نہیں کیا۔ در قفا۔ پیٹ پیچھے۔ خفت۔ چھپ گیا۔ بتر آزو۔ یعنی اس سے برا وہ ہمیشہ
ہے جو سامنے آکر اس کی باتیں سنا جائے۔ در رہ فتاد۔ تیرا راستہ میں رہ گیا۔ کہ سہاست۔ یعنی جواب تک برائیاں کی ہیں۔ گو بگوی۔ اس شوخ کو
کہہ دو کہ اس سے زیادہ کہے۔ از صدکیست۔ یعنی وہ ایک فیصدی بھی میری برائیاں بیان نہیں کر سکا۔

ملہ گمان۔ یعنی اس نے تو محض گمان سے برائیاں کیں۔ یقین۔ مجھے اپنی برائیوں کا یقین ہے۔ پیوست با ما وصال۔ وہ مجھ سے صرف اس سال ملا ہے۔ ہفتاد۔ شتر یعنی مجھ میں عمر پھر کے عیب ہیں۔ عالم الغیب۔ خدا تعالیٰ۔ نیک پندار۔ صحیح خیال۔ محشر۔ میدان قیامت۔

زروئے گمان بر من اینہا کہ نسبت
وے امسال پیوست با ما وصال
بہ از من کس اندر جہاں عیب من
ندیدم چنین نیک پندار کس
بمشر گواہ گناہم گراوست
گرم عیب گوید بداندیش من
کساں مرد راہ خدا بودہ اند
زباں باس تا پوستینت درند
گراز خاک مردم سبوتے کنند

من از خود یقین می شناسم کہ نسبت
کجا داندم عیب ہفتاد سال
ندانم بجز عالم الغیب من
کہ پذیرا شدت عیب من اینست و پس
زدوزخ ترسم کہ عالم نکوست
بیا گوید نسخہ از پیش من
کہ بر جاس تیر بلا بودہ اند
کہ صاحب دلاں بار شوخاں برند
بسنگش ملامت کناں بشکنند

عالم نکوست۔ یعنی اگر
برائیاں محض اس کی گواہی
سے گنی جاتیں گی تو کم ثابت
ہوں گی اور بہتر حالت
رہے گی۔ بلکہ بر نسخہ۔
یعنی اس عیب جو سے کہ
دو کہ میرا خود نوشتہ اعمال
بجائے اس میں عیب یاد
تحریر ہوں گے۔ بر جاس
وہ نشانہ جس پر تیر بازی
کرتے ہیں۔ زیبا
باش۔

حکایت درگستاخی درویشان و علم پادشاہاں

ملک صالح از پادشاہان شام
بگشتے در اطراف بازار کوئے
کہ صاحب نظر بود درویش دوست
دو درویش در مسجد خفتہ ریاست
شب سرد شاں دیدہ نابردہ خوا
یکے زان دو میگفت با دیگرے
گرایں پادشاہان گردن فراز
در آیند با عاجزاں در بہشت

بروں آمدے صبحدم با غلام
بر رسم عرب نیمہ بر بستہ روئے
ہر آئینک دو دار دملک صالح اوست
پریشیاں دل و خاطر اشفتہ یافت
چو حراتا مل کتاں ز آفتاب
کہ ہم روز محشر بود اورے
کہ در کہو و عیش اندو با کام و ناز
من از گور سر بر نگیرم ز خشت

درویش۔ تیرے عیب ظاہر
کریں۔ گراز خاک۔ یعنی
بزرگوں کی قبر کی مٹی سے
بھی اگر صراحی بناؤ گے تو
اس کو سنگ ملامت
مار کر توڑ ڈالیں گے۔ یعنی
مرنے کے بعد بھی معاف
نہیں کرتے۔ صالح۔ اس
بادشاہ کا نام ہے۔ رسم
طریقہ۔ بلکہ نیمہ بر بستہ

کوئے۔ ڈھانٹا بانو ہے ہوئے۔ صاحب نظر۔ مردم شناس۔ ملک صالح۔ نیک بخت بادشاہ۔ خفتہ۔ یعنی لیٹے ہوئے۔ شب سرد۔ یعنی رات
راغین ٹھنڈی وجہ سے نیند نہ آتی تھی۔ حرات۔ آفتاب پرست۔ یعنی گرگٹ۔ داور۔ منصف۔ آہو۔ کھیل کود۔ کام۔ مقصد۔ در آیند۔ یعنی اس
عمر کے بادشاہ اگر جنت میں فیروں کے ساتھ جائیں گے۔ ز خشت۔ یعنی قبر سے اٹھ کر مقبرے کے نیچے جنت میں جانا گوارا نہ کروں گا۔

سلاہ ماویٰ۔ پناہ گاہ۔ اینان۔ یعنی اس طرح کے بادشاہ۔ زحمت۔ یعنی ساتھ رہنے کی۔ صراح۔ وہی شام کا بادشاہ۔ مصراح۔ مصلحت۔
 دے رفت۔ بھوڑا ہی وقفہ گزرا تھا۔ رواں خواند۔ فورا بلا یا۔ حرمت۔ عزت۔ گردنل۔ یعنی اُن پر سے ذلت کی گرد کو

۱۳۴

کہ بند غم امروز بر پائے ماست
 کہ در آخرت نیز زحمت کشی
 در آید بکشش بدرم دماغ
 دگر بودن انجام مصراح ندید
 ز چشم خلائیق فروشست خواب
 بہیبت نشست و حرمت نشانند
 فروشست شاں گردنل از جو
 نشستند یا نامداران خیل
 معطر کناں جامہ بر عود سوز
 کہ اے حلقہ در گوسن محکمت جہاں
 ز ما بندگانت چه آمد پسند
 بخندید در روتے درویش گفت
 زیچارگاں روتے در ہم کشم
 کہ ناسازگاری کنی در بہشت
 تو فردا مکن در برویم فرار
 شرف بایدت دست درویش گیر
 کہ امروز تخم ارادت نکاشت
 بچوگان خدمت تو اوں بردگوتے
 کہ از خود پری بچو قذیل از آب

بہشت بریں ملک ما و آماست
 ہمہ عمر ازیناں چه دیدی خوشی
 اگر صراح آسجا بدیوار باغ
 چو مرداں سخن گفت مصراح شنید
 دے رفت تا چشمہ آفتاب
 رواں ہر دو کس را فرستاد و خواند
 برایشاں ببارید باران جو
 پس از رخ سہ ما و باران وسیل
 گدایان بے جامہ شب کردہ روز
 یکے گفت ازیناں ملک را نہاں
 پسندیدگاں در بزرگی رسند
 شہنشتہ ز شادی چو گل بر شگفت
 من آں کس نیم کز غرور چشم
 تو ہم با من از سر بنہ خوتے زشت
 من امروز کردم در صلح باز
 چنین راہ گر مقبل پیش گیر
 براز شاخ طوبی کسے بر نداشت
 ارادت نداری سعادت مجوتے
 ترا کے بود چوں چراغ التہاب

سخاوت کی بارش سے دھو
 ڈالا۔ نامداران خیل۔ فوجی
 افسران۔ سلاہ گدایاں۔
 وہ فقیر جنہیں رات کو بھی
 کپڑا میشر نہ تھا اب کپڑوں
 کو جلتے اگر سے معطر کرے
 میں محکمت تیرا حکم۔
 پسندیدگاں۔ یعنی مقرب
 لوگ۔ غرور چشم۔ لاؤشکر
 کا گھنٹہ۔ کہ ناسازگاری
 یعنی اپنی اس
 بری
 عادت
 کو دماغ سے
 دور کرے کہ میرے ساتھ
 جنت میں موافقت نہ
 کرے گا۔ سلاہ در صلح۔
 صلح کا دروازہ۔ فرار۔
 بند۔ گر مقبل۔ اگر توفیق
 والا ہے۔ شرف۔ بزرگی۔
 بر۔ پھل۔ ارادت۔ بزرگوں
 کا اعتقاد۔ خدمت۔
 یعنی بزرگوں کی۔ التہاب
 یعنی سوزش عشق۔ خود۔
 خودی۔ قذیل۔ شیشہ کے برتن میں پانی اور ناریل وغیرہ کا تیل بھر کر اس میں فیتلہ روشن کرتے ہیں۔

وجود دہر و شنائی بجمع
کہ سوزش در سینہ باشد چو شمع

حکایت اندر محرومی خوشین بیناں

پکے در نجوم اند کے دست داشت
سوئے کوشیار آند از راه دور
خردمند از و دیدہ درد و ختہ
چو بے بہرہ عزم سفر کردہ باز
تو خود را کہاں بردہ پر خرد
زد عوی تہی آئی تا پر شوی
ز ہستی در آفاق سعدی صفت

ولیک از تکبر سر مست داشت
دلے پر ارادت سر پر غرور
یکش حرف خدمت نیا موختہ
بدو گفت دانائے گردن فراز
انائے کہ پر شد گر چوں پُرد
تو از خود پرسی ز اں تہی میروی
تہی گرد و باز آئی پر معرفت

حکایت در معنی تسلیم و حق شناسی آل

بختم از ملک بندہ سر بتافت
چو باز آند از راه چشم و ستیز
بخون تشنہ جلا و ناہسریاں
شنیدم کہ گفت از دل تنگ ریش
کہ پیوستہ در نعمت و ناز و نام
مبادا کہ فردا بخون منشش
ملک را چو گفت وے آند بگوشش

بفرمود جستن کیش در نیافت
بشمشیر زن گفت خوش بریز
بروں کردہ چوں تشنہ دشنہ زباں
خدا یا بجل کردش خون خویش
در اقبال او بودہ اہم دوستکام
بگیرند و خرم شود دشمنشش
در دیگ خشمش نیاورد جوشش

مشہور نجومی - دتے -
یعنی اس کے دل میں تو
سیکھنے کی خواہش تھی۔
لیکن سر میں غرور بھرا تھا۔
خردمند - یعنی کوشیار۔
دیدہ درد و ختہ - یعنی متو
نہ ہوا - خدمت - علم۔
بہرہ - نصیبہ - دانائے - یعنی
ہوشیار۔ لہ پر خرد۔
عقلمند - آثار - برتن۔۔

دگر چوں پردہ
یعنی جب
کہ تیرا سر
تکبر سے بھرا
ہے تو اس میں علم کی گنجائش

کہاں ہے - تہی - خالی۔
ز ہستی تہی گرد - یعنی اپنی
ہستی کو گم کر دے - معرفت
علم بختم - غصہ کی وجہ سے
ستیز - لڑائی - بشمشیر زن
جلا د - لہ چوں تشنہ -
یعنی اس نے دشمنہ (خجر)
کو اس طرح باہر نکالا۔
جیسا کہ تشنہ زبان مند

سے باہر آتی ہے۔ بجل خوردش - وہ غلام کہہ رہا تھا کہ میں نے اپنا خون بادشاہ کے لئے معاف کر دیا ہے۔ نام - ناموری - دوستکام -
بامراد - فردا - قیامت۔

خداوند را بیت شد و طبل و کوس
 رسانید و ہر شس بدراں پایگاہ
 چو آلبست بر آتش مرد گرم
 پوشند خفتان صد تو حریر
 کہ نرمی کند تیغ بر زندہ کند

بسے بر سرش داد و دیدہ بوس
 برفق از چناں سہمگن جایگاہ
 غرض زین حدیث آنکہ گفتار نرم
 نہ بینی کہ در معرض تیغ و تیر
 تو اضع کن اے دوست با ختم

میدان خفتان۔ ایک
 فوجی لباس ہے۔ چوریشین
 کپڑے کی چالیس تہ سے
 تیار کیا جاتا ہے اور تلوار
 دینے سے بچاؤ کے لئے
 پہنا جاتا ہے۔ حریر۔ ریشم
 کپڑا۔ کہ نرمی۔ اس ہی لئے
 خفتان پر تلوار اثر نہیں
 کرتی ہے۔ سلا زندہ۔

حکایت در عجز و نیاز مندی صالحی

یکے را بناح سگ آمد بگوش
 در آمد کہ در ویش صالح کجاست
 بجز عارف آنجا و گر کس ندید
 کہ شرم آمدش بخت آن راز کرد
 ہلا گفت بر در چہ باقی در آئے
 کہ ز ایدر سگ آواز کرد این منم
 نہادم ز سر کبر و رای و خرد
 کہ مسکین ترا ز سگ ندیدم کہ
 ز شیب تو اضع ببالار سی
 کہ خود را فراتر نہادند قدر
 قناد از بلندی کبر و نشیب
 نگر کا قنابش بکسیوق بورد

ز ویرانہ معارف زندہ پوش
 بدل گفت گوئے سگ اینجا چر است
 نشان سگ از پیش و از پس ندید
 نخل باز گردیدن آغاز کرد
 شنید از دروں عارف آواز پائے
 نہ پنداری اے دیدہ روشنم
 چو دیدم کہ بیچارگی میخورد
 چو سگ بر درش بانگ کردم بسے
 چو خواہی کہ در قدر والار سی
 دریں حضرت آناں گرفتند صد
 چو سیل اندر آمد بھول و نہیب
 چو شبنم بیفتاد مسکین و خرد

گدھی۔ بگوش۔ یعنی اس
 جمل سے جہاں
 ایک فقیر
 رہتا تھا
 ایک آدمی کو
 کتے کے بھونکنے کی آواز
 آئی۔ در آمد۔ وہ وہاں
 پہنچا۔ عارف۔ باخدا نزدیک
 نخل۔ شرمندہ۔ آغاز۔
 شروع۔ بخت۔ کھود کرید
 کرنا۔ ہلا۔ آگاہ۔ در آئے۔
 اندھا۔ دیدہ روشنم۔
 میرے نور نظر۔ کز۔ ہر کہ۔
 آید۔ ابھی۔ سگ بیچارگی
 میخورد۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو
 عجز پسند ہے۔ مسکین۔ عاجز۔ قدر والا۔ بلند مرتبہ۔ شیب۔ نشیب۔ خرد۔ ریزہ ریزہ۔ عیوق۔ ایک ستارہ کا نام ہے۔

لہ اہم۔ بہرہ مشہور ہے کہ حضرت عبدالرحمن حاتم بہرے نہ تھے لیکن انہوں نے اپنے آپ کو تکلف بہا بنا رکھا تھا اسی وجہ سے لوگ ان کو اہم کہتے تھے جس کی وجہ یہ تھی کہ ایک بار کوئی عورت ان سے کچھ عرض کر رہی تھی اسی اثنا میں اس کی ریح خارج ہو گئی اور

حکایت حاتم اہم و سیرت اور تواضع

گو ہے برآئند از اہل سخن
برآمد طنین گس بامداد
ہمہ صفت و خاموشیش کید بود
نگہ کرد شیخ از سر اعتسار
نہ ہر جا شکر باشد و شہد و قند
یکے گفت از اں حلقہ اہل راتے
گس راتو چوں فہم کردی خروش
تو کا گاہ کردی بیبانگ گس
تبسم کناں گفتش اے تیز ہوش
کسانیکہ با من بخلوت دراند
چو پوشیدہ دارندم اخلاق رسول
فراموشی نمایم کہ می نشنوم
چو کالیوہ دانندم اہل نشست
اگر بد شنیدن نیاید خوشم
بجبل ستائش فراچہ مشو
سعادت بخت و سلامت نیافت
ازیں بہ نصیحت گرے پایدت

کہ حاتم اہم بود باور مکن
کہ در چنبر عنکبوتے فتاد
مگس قند پیدا شتتش قید بود
کہ اے پاتے بند طبع پاندار
کہ در گوشہ ادا میارست و بند
عجب دارم اے مردِ راہِ خدا
کہ مارا بد شواری آمد بگوش
نشاید اصم خواندنت زیں سپس
اصم بہ کہ گفتار باطل نبوش
مرا عیب پوش و ہنر گستر اند
کند، ستم زبر و نخوت زبوں
مگر کز تکلف متبراً شوم
بگویند نیک و بدم ہر چہ بہت
ز کردار بد دامن اندر کشم
چو حاتم اصم باش و غلبت شنو
کہ گردن ز گفتار سعدی بتافت
تدا نم پس ازوے چہ پیش آیدت

وہ شرمندگی سے سرنگوں
ہو گئی تو شیخ نے فرمایا زوے
سے گفتگو کرتا کہ وہ سمجھ لے
کہ شیخ بہرے ہیں اور ان
تک ریح کی آواز نہیں
پہنچی ہے اور اس کی شرمندگی
ریخ ہو جاتے۔ چنانچہ پھر
شیخ نے تمام عمر اوجھانستے
ہوئے گذاری۔ طین۔

مکھی کی بھینھنا ہٹ۔ چتر
حلقہ۔ کید۔

مکر۔ اعتبار
عبرت۔
پاندار۔ پاندار

دکھا۔ لہ دایار۔ جال
والا۔ حلقہ۔ مجلس۔ خروش
یعنی مکھی کی آواز تم نے کیسے
سن لی۔ سپس۔ بعد۔

نبوش۔ سننے والا۔ ہنر
گستر۔ ہنر ظاہر کرنے والا۔

اخلاق دوں۔ برے
اخلاق۔ نخوت۔ تکبر۔ لہ
فرا۔ ظاہر۔ تکلف۔ تکلیف
برداشت کرنا۔ مترا۔ بری

کالیوہ۔ دیوانہ۔ ہرا۔ اہل نشست ہم صحبت کر دار۔ عمل۔ جل۔ رسی۔ فراچہ مشو۔ کنوئیں میں نہ گزیر غیبت۔ برائی۔ پس ازوے۔ یعنی سعدی کے بعد۔

حکایت زاہد و دزد

کہ ہوا رہ بیدار و شبخیز بود
 بہ بچید و بر طرف بائے فکند
 زہر جانے مرد با چوب خاست
 میان خطر جلتے بودن ندید
 گریزے بوقت اختیار آمدش
 کہ شب دزد بچارہ محروم شد
 براہ دیگر پیش باز آمدش
 مردانگی خاک پائے تو ام
 کہ جنگ آوری برد و نوعست بس
 دوم جاں بدر بردن از کارزار
 چہ نامی کہ مولائے نام تو ام
 بجائیکہ میدانت رہ برم
 نہ پندارم آنجا خداوند رخت
 یکے پائے بردوش دیگر نہیم
 از اں بہ کہ گردی تہیدست باز
 کشیدش سوئے خانہ منویشتن
 بکفش برآمد خداوند ہوش

عزیزے در اقصائے تبریز بود
 شبے دید جائیکہ دزدے کند
 کسانرا خبر کرد و آشوب خاست
 چون مردم آواز مردم شنید
 نہیے ازاں گیر و دار آمدش
 ز رحمت دل پارسا موم شد
 بتاریکی ازوے فراز آمدش
 کہ یار امر و کاشنائے تو ام
 ندیدم بسر پنجگی چون تو کس
 یکے پیش خصم آمدن مردوار
 بدیں ہر دو خصلت غلام تو ام
 گرت راتے باشد بکلم کرم
 سرانست کوتاہ و در بستہ سخت
 کلونے دو بالائے ہم بر نہیم
 بچندانکہ در دستت اقتد باز
 بدلداری و چاپلوسی و فن
 جواں مرد شب فروداشت دوش

خانوں پر چڑھ جلتے ہیں۔
 بام - بالا خانہ - آشوب۔
 شور - چوب - لکڑی۔
 نامردم - یعنی چور - نہیب
 خوف - اختیار - پسند۔
 موم شد - نرم ہو گیا
 فراز - آگے۔ آشنائی۔
 جان پہچان - سر پنجگی - طاقت
 نوع - قسم - ختم - دشمن۔
 کارزار - جنگ - مولای۔

غلام - رہ برم
 یعنی مجھے
 ایک ایسی
 جگہ معلوم ہے

جہاں چوری ہو سکتی ہے
 وہاں تک تیری رہبری
 کر دوں۔ لگہ خداوند
 رخت - سامان والا۔
 کلونے - یعنی ماورینیا پنیں
 رکھ کر ہر ایک دوسرے
 کے کندھے پر چڑھ کر اس
 گھر میں اتر جائیں گے۔ خانہ
 خویشتن - یعنی اس بہانہ
 سے وہ بزرگ چور کو اپنے

گھر لگتے۔ شب رو - چور - یعنی چور نے کا نڈھا دیا۔ کتف - کندھا۔

لہ بظاہر کرتے۔ زبالا۔ اوپر سے۔ ثواب۔ یعنی بزرگ نے یہ شور کیا کہ اے نوجوانو جو رہے اگر مدد کرو گے تو ثواب اور اجر پاؤ گے۔
یہ شعرا حقیقی معلوم ہوتے ہیں۔ سرگشتہ۔ یعنی پھرتا۔

بغلطاق و دستار و ختیکہ و دست
وزا نجابر آور و غوغا کہ دزد
بدرجست از آشوب دزد و غل
دل آسودہ شد مرد نیک اعتقاد
خیمتے کہ بر کس تر حسم نکرد
عجب نیست در سیرت بجز در اہل
در اقبال نیکاں بد اہل میزیند

زبالا بیدمان اور گذاشت
ثواب اے جو انان و یاری و مزد
دواں جامہ پار سا در بغل
کہ سرگشتہ را بر آمد مراد
بہ بخشود بروے دل نیکم
کہ نیکی کنند از کرم بابدان
و گر چہ بد اہل نیکی نیند

گذارتے ہیں۔ سادہ روی
بے ریش معشوق۔ در
افتادہ بود۔ عاشق ہو گیا
تھا۔ زچوگان۔ یعنی سختی
کے ڈنکے سے گیند کی طرح
اچھلتا تھا۔ چہن برابر و۔
یعنی ناراض نہ ہوتا تھا۔
بازی۔ ہنسی مذاق۔ تنگ۔
غیرت۔ لہ سیلی و سنگ۔
یعنی وہ پتھر اور طمانچے جو

حکایت در معنی جفا سے دشمن از بہر دوست

یکے را چو سعدی دل سادہ بود
جفا بروے از دشمن سختگوئے
ز کس چیں برابر و نینداختے
یکے گفتش آخر ترانگ نیست
تن خویشتن سغبہ دونان کنند
نشايد ز جاہل خطا در گذاشت
چہ خوش گفت شیدا شوریدہ سر
دلہم خاتمہ مہر یار است و بس

کہ با سادہ روئے در افتادہ بود
ز چوگان سختی بختے چو گوئے
ز بازی بہ تندی نیرداختے
خبر زیں ہمہ سیلی و سنگ نیست
زدشمن تحمل ز بوناں کنند
کہ گویند یارا و مردی نداشت
جوابے کہ شاید نبشتن بزر
از اہل می ننگد در و کین کس

رقیب اس کو
مارتا تھا
سغبہ۔
چکنا۔ دونان۔
کہینے۔ زبوناں۔ ناتوان۔
خطا در گذاشت۔ یعنی
جاہل کی خطامعات نہ
کرنی چاہیے۔ یارا۔ طاقت۔
شاید نبشتن بزر۔ سونے
کے پانی سے لکھنے کے قابل
خانہ مہر محبت کی جگہ کہیں۔
کہینے۔ بہلول۔ خوش مزاج۔
ایک عارف کامل تھے جو
اپنے آپ کو دیوانہ کہتے

حکایت

چہ خوش گفت بہلول فرخند خوئے
چو بگذشت بر عارف جنگ جوئے

ہوتے تھے۔ عارف جنگ جوئے۔ بزرگ جو کسی سے لڑتا تھا۔

بہ پیگار دشمن نپروا ختہ
ہمہ خلق را نیست پنداشتہ

گرایں مدعی دوست بشناختہ
گراز ہستی حق خبر داشتہ

حکایت لقمان حکیم با بغدادی

نہ تن پرور و نازک اندام بود
بہ بغداد و در کار گل داشتش
کس از بندہ خواجہ شناختش
ز لقمانش آمد ہیجہ فراز
بخندید لقمان کہ پوزش چہ سود
بیک ساعت از دل بدر چوں کنم
کہ سود تو مارا زیانے نکرد
مرا حکمت و معرفت گشت بیش
کہ فرہایش وقتہا کار سخت
چو یاد آیدم سختے کار گل
نسوزد دلش بر ضعیفان خرد
کہ دشخوار بازیر دستاں بگیر
تو بر زیر دستاں درشتی مکن

شنیدم کہ لقمان سیاہ پام بود
یکے بندہ خویش پنداشتش
بسالے سرائے پر داشتش
چو پیش آمدش بندہ رفتہ باز
بپایش در افتاد و پوزش نمود
بسالے ز جورت جگر خوں کنم
ولے ہم بچشایم اے نیکرد
تو آباد کردی شبستان خویش
غلابیست در رخم اے نیکبخت
و گرہ نیاز ارشش سخت دل
ہر آنکس کہ جو بر بزرگاں نبرد
چنین گفت بہرام شہ با وزیر
گراز حاکماں سخت آید نہ سخن

کرنے کے عادی تھے۔ لہ
یکے۔ یعنی ایک آقا
جس کا ایک غلام بھاگ
گیا تھا۔ کارگل۔ کھدائی
چنائی کا کام۔ نہختش۔
چونکہ سرائے کی تعمیر نہایت
مشاقی سے کی۔ بندہ رفتہ۔
بھاگا ہوا غلام۔ ہیجہ۔
خون۔ بپایش در افتاد۔
جب بغدادی آقا کو معلوم

ہوا کہ یہ میرے
غلام نہیں
بلکہ لقمان
میں تو ان کے
قدموں پر گر پڑا۔ پوزش۔
معافی۔ ساعت۔ گھڑی۔
کہ سود تو۔ تیرے فائدے
نے ہمارا کوئی نقصان نہیں
کیا۔ لہ شبستان۔
زنان خانہ۔ در رخم۔ میرے
ساز و سامان میں کارکن
محنت مزدوری۔ جو۔
ظلم۔ دشخوار۔ سخت کام
درشتی۔ سختی۔

حکایت جنید بغدادی و سیرت او در تواضع

غرم۔ پہاڑی بکرا۔ آہو۔
ہرن سے۔ قبیلہ۔ یک نبتہ
آدھا۔ کہ داند کسے معلوم
ہے کہ کتے اور مجھ میں کون
بہتر ہے۔ دگر۔ یعنی اس کے
بعد قیامت میں میرا کیا حال
ہونے والا ہے۔ تاج
عفو۔ خدا کی معافی کا
تاج۔ دگر۔ اگر معرفت خدا
کا لباس بدن پر نہ رہا
تو اس کتے
سے بھی بدتر
ہوں۔
مراد۔ یعنی

سگے دید پر کندہ دندان صید
فرماند عاجز چور و باہ و پیر
لگد خوردہ از گو سپندان سے
بدو داد یک نیمہ از زاد خویش
کہ داند کہ بہتر ز ماہر دو کیست
دگر تا چہ راند قضا بر سرم
بسر بر ہم تاج عفو خدائے
نماند بہ بسیار ازین کمترم
مرا و را بدوزخ نخواہند برد
بعزت نکردند در خود نگاہ
کہ خود را بہ از سگ نہ پنداشتند

شنیدم کہ بردشت صنعا جلید
ز نیروئی سر نیچہ شیر گیر
پس از غرم و آہو گرفتن بہ پے
چو مسکین و بے طاقتش دید و ریش
شنیدم کہ میگفت و خون میگریست
بظاہر من امروز ازین بہترم
گرم پاتے ایمان نلغز ز جاتے
و گر گسوت معرفت در برم
کہ سگ با ہمہ زشت نامی چو مرد
و این است سعدی کہ مروان را
ازین بر ملائک مشرف داشتند

حکایت پارسا و بریط زن

بشب در سر پارساے شکست
بر سنگ دل بردیکشت سیم
ترا و مرا بریط و سر شکست
ترا بہ نخواہد شد الا سیم
کہ از خلق بسیار بر سر خوردند

یکے بریطے در غل داشت مست
چو روز آمد آن نیکم و سلیم
کہ دوشینہ مغرور بودی و مست
مرا بہ شد آن زخم و برخواست بیم
ازین دوستان خدا بر سرند

حکایت در معنی صبر مرداں بر جفائے نا اہلاں

تمام رات بجلنے سے تیری بریط ٹوٹی میرا سر برخواست بیم خطرہ جانا کہا۔ الا سیم۔ تیری بریطاروپوں سے درست ہوگی۔ بر سر آند۔ یعنی سر دراز ہیں۔
بر سر خوردند برداشت کرتے ہیں۔

لہ و خش۔ بدخشاں میں ایک شہر ہے۔ جہاں۔ یعنی اولیاء۔ مجرور بمعنی۔ یعنی حقیقتاً دنیا سے بے تعلق۔ عارف بدلق۔ جو کہ محض گدڑی پہنکر ولی ہے۔

دراز دیگر اراں۔ یعنی دنیا والوں سے اس کا کوئی تعلق نہ تھا۔ زباں اور۔ زباں دراز۔ ستاں۔ مکر۔ ریو۔ مکر لہ۔ چودو۔ مشہور ہے۔

۱۲۲

شہیدم کہ در خاکِ خوش از مہاں
مجرور معنی نہ عارف بدلق
سعادت کشادہ درے سوتے او
زباں آورے بخیر سعی کرد
کہ زہارا زیں مکر و دستاں درو
دوام بشویند چوں گریہ روئے
ریاضت کش از بہر نامِ غرور
ہمگفت و خلقے بروا سخن
شہیدم کہ بگر لیت دانائے خوش
و گر راست گفت ای خداوند پاک
سند آمد از عیب جوئے خودم
گرائی کہ دشمنت گوید مرج
و گر ابلہے مشک را گندہ گفت
و گر میر و در سپا ز این سخن
نہ آئین عقلست و رای و خرد
پس کار خویش آنکہ عاقل نشست
تو نیکو روش باش تا بد سگال
چو دشوارت آید ز دشمن سخن
جزاں کس ندانم نگو گوئے من

یکے بود در کنج خلوت نہاں
کہ بیروں کند دستِ حاکم بخلق
دراز دیگر اراں بستہ بر روتے او
از شوخی بہ بد گفتن نیکم کرد
بجائے سلیمان نشستن چودو
طبع کردہ در صید موشان کوئے
کہ طبل تہی را رود بانگِ دور
برایشاں تفریح کناں مردوزن
کہ یارب مرا پس شخص را تو بہ بخش
مرا تو بہ وہ تا نکر دم ہلاک
کہ معلوم من کرد خوئے بدم
و گریستی گوید باد سنج
تو مجموع شو کویرا گندہ گفت
چنین است گو گندہ مغزی مکن
کہ دانا فریب مشعب خورد
زبان بدانند کیش بر خود بہ نسبت
نیابد بنقص تو گفتن مجال،
تو بر زبرد ستاں درشتی مکن
کہ روشن کند بر من آہوتے من

کہ حضرت سلیمان کی انگوٹھی
جس کے ذریعہ وہ حکمرانی کرتے
تھے ان کی لونڈی کے پاس
تھی۔ صخرہ نامی دیونے اس
لونڈی سے انگوٹھی حاصل
کری۔ اور ان کی بجائے
تحت نشین بن گیا۔ آصف
ابن برخیا وزیر کے ذریعہ
دوبارہ تحت نشین ہوئے
اور وہ دیو غائب ہو گیا۔
چوں گریہ روی۔
بلی منہ کو
چاٹ کر
صاف کرتی
رہتی ہے۔ طبل تہی۔ یعنی
جس کا باطن خالی ہوتا ہے
اس کا آوازہ دور تک
ہوتا ہے۔ براو۔ یعنی لوگ
اس بت بننے کے ارد گرد
جمع تھے۔ برایشاں۔ ان
عارف پر۔ تفریح۔ تفریح۔
گفت۔ یعنی جو اس نے برائیاں
بیان کی ہیں معلوم من
کرد۔ مجھے بتا دیا۔

گرائی۔ اگر تو ایسا ہی ہے جیسا کہ دشمن نے کہلے۔ باد سنج۔ جو اس کو تا پھر۔ ابلہ۔ بیوقوف۔ مجموع شد۔ جمع خاطر رکھ۔ این سخن۔ یعنی اگر وہ پیاز
کوید بودارتے تو کہہ دے بات ٹھیک ہے اور ناخوش نہ ہو۔ مشعب۔ شعبہ باز۔ عاقل نشست۔ یعنی جو اپنے مقصد میں عقلمندی سے لگا رہے گا۔
نکتہ چینیوں کی زباں بندی کر دے گا۔ آہو۔ ہرن۔ عیب۔

۱۲۳

حکایت امیر المومنین علی و سیرت او در تواضع

کے مشکلے بردپیش علیؑ
 امیر عدو بند کشور کشائے
 شنیدم کہ شخصے دراں انجمن
 نرنجید از وحیدر نامجوئے
 بگفت آنچه دانست و پاکیزہ گفت
 پسندید از و شاہ مرداں جواب
 بہ از من سخن گفت و دانایلیست
 گرامروز بوسے خداوند جباہ
 بدر کردے از بارگہ حاجبش
 کہ من بعد بے آبروئی مکن
 یکے را کہ پندار در سر بود
 ز علمش ملال آید از وعظ تنگ
 نہ بینی کہ از خاک افتادہ خوار
 مرزاسے حکیم آستیں ملے در
 بچشم کساں در نیاید کسے
 لگو تا بگویند شکر ت ہزار

مگر مشکاشس را کند منجلی
 جوابش بگفت از سر علم و راستے
 بگفتا چنین نیست یا ابو الحسن
 بگفت ار تو دانی ازیں بہ بگوئے
 بگل چشمہ خورد شاید نہفت
 کہ من بر خطا بودم او بر صواب
 کہ بالاتر از علم او علم نیست
 نکر دے خود از کبر در رے نگاہ
 فرو کوفتندے بنا و آجش
 ادب نیست پیش بزرگاں سخن
 مپندار ہرگز کہ حق بشنود
 شقائق بیاراں نروید ز سنگ
 بروید گل و بشگند نو بہار
 کجا بینی از خویش تن خواجہ پر
 کہ از خود بزرگی نماید بسے
 چون خود گفتی از کس توقع مدار

حکایت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دشمن کو قید کرے نے والا۔
 ابو الحسن۔ حضرت علی
 کرم اللہ وجہہ کی کنیت ہے
 اور حیدر لقب ہے۔
 پاکیزہ گفت۔ اچھا جواب
 دیا۔ بگل۔ یعنی آفتاب پر
 خاک نہیں ڈالی جا سکتی۔
 شاہ مردان۔ حضرت
 علی کا لقب ہے۔ دانہ۔
 یعنی حضرت حق۔ خداوند
 جاہ۔ یعنی حضرت
 علی کے
 علاوہ۔
 حاجب۔۔۔
 دیورٹھی بان۔ نا واجب
 بلا حق۔ سگ و عظ تنگ۔
 یعنی جس میں قبول حق کی
 صلاحیت نہ ہو اس کی منہ
 پتھر کی سی ہے جس پر گل لالہ
 نہیں اگ سکتا۔ نو بہار۔
 سبزہ۔ خویش تن۔ تکرر
 غرور۔ کساں۔ یعنی بہتر
 لوگ۔ تا بگویند۔ یعنی جب
 تک یہ معلوم نہ ہو کہ وہ تیر
 شکر گزار ہوں۔ خود گفتی۔
 یعنی بدون طلب کے۔

سہ بر پشت پائے۔ یعنی فقیر کے پیر پر رکھ دیا۔ کہ رنجیدہ۔ مصیبت زدہ۔ ۱۳۴۲ کو دوست دشمن کی تیز نہیں رہتی۔ کوری۔ تو

نہادش عمر پائے بر پشت پائے
کہ رنجیدہ دشمن نداند زد دوست
بدوگفت سالار عادل عمر
ندانستم از من گنہ در گذار
کہ بازیر دستاں چنین بودہ اند
نہد شاخ پرمیوہ سر بر زمین
نگوں از خجالت سر گردناں
ازاں کز تو ترسد خطا در گذار
کہ دستیت بالائے دست تو ہم

گدائے شنیدم کہ در تنگ جائے
ندانست درویش بیچارہ کوست
بر آشفقت بروی کہ کوری مگر
تکورم ولیکن خطارفت۔۔ کار
چہ منصف بزرگان دین بودہ اند
فوتن بود ہوشمند گزین
بنازند فردا تو واضح کنان
اگر می تبری ز روز شمار
مکن چہیرہ بر زیر دستاں ستم

اندھا ہے۔ خطارفت کار۔
کام غلط ہو گیا۔ گزین۔
پسندیدہ۔ فردا۔ یعنی
قیامت۔ سہ گردناں۔
تکبران۔ روز شمار۔ رو
قیامت۔ از تو ترسد۔
یعنی عاجز۔ کہ دستیت۔
تجھ سے بھی کوئی قوی ہے
کہ بدسیرتاں۔ بروں کو
بھی بھلا کہتا تھا۔ در گذار۔

مر گیا۔ صوت۔
آواز۔
نکفتند۔
یعنی منکر نکر۔

حکایت

کہ بدسیرتاں رانکو گوئے بود
کہ بارے حکایت کن از سر گذشت
چو بلبل بصوت خوش آغاز کرد
کہ من سخت نگر فتمے بر کسے

یکے خوب کردار خوشخوئے بود
بخوابش کسے دید چوں در گذشت
دہانے بچندہ چو گل باز کرد
نکفتند با من بسختی بسے

سہ ذوالنون۔ مچھلی
والا۔ یہ مصر کے ایک مشہور
بزرگ کا لقب پڑ گیا تھا۔
جس کی وجہ یہ تھی کہ ایک
بار کشتی کے سفر میں انھیں کسی
نے ایک موتی چرانے کا الزام
لگا دیا۔ ان کی دعا پر سمندر
کی مچھلیاں مندر میں موتی
لے ہوئے نمودار ہوئیں
اور انھوں نے ایک مچھلی کے

حکایت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ و شکستگی او

نکرد آب بر مصر سالے سبیل
بزاری طلبگار باراں شدند
بسیاید مگر گریہ آسماں

چنین یاد دارم کہ ستقائے نیل
گروہے سوتے کو ہساراں شدند
گرسند و از گریہ جوئے رواں

من سے موتی لے کر اس الزام لگانے والے کو دیدیا۔ ستقا۔ یعنی ابر۔ نیل۔ یعنی مصر کا مشہور دریا ہے۔ سبیل۔ یعنی جاری۔ شدند۔ یعنی استسقاء
کی نماز پڑھنے لگے۔ گریہ آسماں۔ یعنی بارش۔

بذی الثوں خبر بردار ایشاں کسے
 فرو ماندگان را دعائے یکن،
 شنیدم کہ ذوالثوں بکدین گنجت
 خبر شد بکدین پس از روز بیست
 سبک عزم باز آمدن کرد پیر
 پر سید از وعار فے در نہفت
 شنیدم کہ بر مرغ و مور و دواں
 دریں کشور اندیشہ کردم بسے
 بر قسم مبادا کہ از شر من
 تو آنکہ شوی پیش مردم عزیز
 بزرگے کہ خود را بخوردے شمر و
 ازیں خانداں بندہ پاک شد
 الا اے کہ بر خاک ما بگذری
 کہ گر خاک شد سعدی اورا چه غم
 بیچارگی تن فرا خاک داد
 بسے بر نیاید کہ خاکش خورد
 نگر تا گلستان معنی شگفت
 عجب گر ببرد چنیں بلبلے

کہ بر خلق رنجست و سختی بسے
 کہ مقبول را در دنیا شد سخن
 بسے بر نیامد کہ بار اں بر نخت
 کہ ابر سیہ دل بر ایشاں گر لیت
 کہ پر شد بسیل بہاراں غدیر
 چه حکمت دریں رفتنت بود گفت
 شود تنگ روزی بفعول بدراں
 پریشاں تر از خود ندیدم کسے
 بہ بند و در خیر بر انجمن،
 کہ مر خوشستن را نگیری بچیز
 بدینا و عقبی بزرگی بسبرد
 کہ در پاتے کمتر کسے خاک شد
 بخاک عزیزاں کہ یاد آوری
 کہ در زندگی خاک بود دست ہم
 و گر گرد عالم بر آمد چو باد
 دگر بارہ باد کش عالم برد
 برویج بلبل چنیں خوش نگفت
 کہ بر استخوانش نر وید گلے

باب پنجم در رصنا

زیادہ وقت نہ گذر اتقا -
 ابر سیہ دل - کالا بادل -
 گر لیت - یعنی بر سبک -
 جلد - عزم - ارادہ -
 پیر - ذوالثوں - غدیر -
 تالاب - عارت - با خدا -
 ودان - درندگان -
 پریشاں - یعنی گنہگار -
 شر - بدی - انجمن - گروہ -
 عزیز بسیار - نگیری بچیز -
 کچھ نہ سمجھے -
 بخوف -
 چھوٹے
 کی برابر -
 ازیں خانداں - بنی آدم
 کہ در - یعنی جو چھوٹوں کی
 خاک پا بنے - بخاک عزیزاں
 بزرگوں کی قبر کی قسم تو
 مجھے فاتحہ سے یاد کرنا -
 اور یہ کہنا - فرا خاک -
 نہ سخاک - و گر - اگر چہ
 ابتداء تمام عالم میں ہوا
 کی طرح مارا مارا پھرا -
 کہ خاکش خورد - اس کے

جسم کوٹی کھا جائے گی - دگر بارہ - یعنی پھر دوبارہ ہوا اس کی
 امٹی کو عالم میں اڑاتے پھرے گی - گلستان معنی - یعنی عالم شعور و سخن و حکمت - بلبل -
 یعنی شاعر و حکیم - چنیں بلبلے - یعنی سعدی - گلے - یعنی رحمت خداوندی کے پھول - رصنا یعنی تقدیر پر شاکر رہنا -

بولا جاتا ہے۔ جنت۔ بدی۔
کہ ناچار۔ چونکہ اس کے دل
میں حسد کا درد اٹھا تھا۔
بے تواہ کرنی تھی۔ طام۔
صوفیا کی باتیں جنت۔
چھوٹا نیزہ جو دشمن پر ہینک
کر مارا جاتا ہے۔ گویا۔
گزر کی قسم ہے۔ بردیگراں۔
یعنی سعدی تو محض برنیہ
شاعری کر سکتے ہیں۔ رزمیہ

شاعری تو

فردوسی

و گنجوی کا

حصہ ہے۔

۱۰

سہ سر خیال۔ مجال۔

جہاں سخن۔ یعنی دوسروں

کی شاعری۔ قلم در کشم۔

قلم پھیر دوں۔ چالش۔

رفقار۔ جنگ و جدل۔

بالش۔ تکیہ۔ یعنی دشمن

کو پتھر پر رکھ کر کچل دیں۔

داور۔ خدائے تعالیٰ۔

نہ در جنگ۔ یعنی نیک بختی

ان چیزوں کے ذریعہ نہیں

حاصل ہوتی۔ دولت۔ یعنی سعادت۔ سپہر۔ آسمان۔

سکہ سختی۔ فاقہ۔ مور۔ چوٹی۔ دست آختن۔ ہاتھ پہنچانا۔ دیر۔ بہت سے سال۔

سانپ۔ تہر۔ حصہ۔ چنانت۔ یعنی نوشدار و زہر کا کام کرتا ہے۔ پایان روزی۔ زندگی کا آخر لقمہ۔ شاد۔ رستم کا بھائی جس نے رستم کو دھوکے سے کوزوں

میں گرا دیا تھا۔ شاطر۔ چالاک۔

شبے زیتِ فکرت ہی سو خستم
پر اگندہ گوتے حدیثِ شنید
ہم از خبتِ نوے در و درج کرد
کہ فکرش بلیغست و رایش بلند
نہ در خشت و گوپال و گرزِ گراں
نداند کہ مارا شہرِ جنگ نیست
تو ام کہ تیغِ زباں بر کشم
بیاتا دریں شیوہ چالش کنیم

چراغِ بلاغت بر افروختم
جز آخنت گفتن طریقے ندید
کہ ناچار فریادِ خیز و زرد
دریں شیوہ زہد و طامات و پند
کہ این شیوہ ختمست بردیگراں
و گرنہ مجالِ سخن تنگ نیست
جہاں سخن را قلم در کشم
سہرِ خصم را سنگِ بالکش کنیم

گفتار در صبر و رضا و تسلیم حکمِ قضا

سعادت بہ بخشایشِ داورست
چو دولت نہ بخشد سپہرِ بلند
نہ سختی رسید از ضعیفی بمور
چون تو اں بر افلاک دست آختن
گرت زندگانی نبشت است دیر
و گرو در حیاتت نماندست بہر
نہ رستم چو پایانِ روزی بخورد

نہ در جنگ بازوئے زور اورست
نیاید بردانگی در کمند
نہ شیراں بسرنجہ خوردند و زور
ضرور لیت باگردشش ساختن
نہ مارت گزاید نہ شمشیر و شیر
چنانت کشد نوشدار و کہ زہر
شغاد از نہادش بر آورد گرد

حکایت شاطر سپاہانی

حاصل ہوتی۔ دولت۔ یعنی سعادت۔ سپہر۔ آسمان۔ سکھ سختی۔ فاقہ۔ مور۔ چوٹی۔ دست آختن۔ ہاتھ پہنچانا۔ دیر۔ بہت سے سال۔ سانپ۔ تہر۔ حصہ۔ چنانت۔ یعنی نوشدار و زہر کا کام کرتا ہے۔ پایان روزی۔ زندگی کا آخر لقمہ۔ شاد۔ رستم کا بھائی جس نے رستم کو دھوکے سے کوزوں میں گرا دیا تھا۔ شاطر۔ چالاک۔

۱۲۷
 لہ سپاہان۔ اصفہان مشہور شہر ہے۔ خضاب ندگین۔ ندیم۔ یعنی جب بھی وہ ترکش باندھ کر نکل پڑتا تھا اس کے تیروں کی نوک سے آگ کے شعلے جھرتے تھے۔ گاؤ زور۔ وہ پہلوان

جس میں فن گشتی گری کے بدوں بھی کافی طاقت ہو۔ بدعویٰ۔ دعویٰ کر کے عذرا۔

مراد سپاہاں یکے یار بود
 مدامش بخوں دست و خنجر خضاب
 ندیمش روزے کہ ترکش نہ بست
 دلاور بسر پنچہ گاؤ زور
 بدعویٰ چناں ناوک انداختے
 چناں خار در گل ندیم کہ رفت
 نزد تارکے جنگ جوئے بخش
 چونکشک روز بلخ در نبرد
 گرش بر فریدون بدے تاخستن
 پلنگانش از زور سر پنچہ زیر
 گرفتے کمر بند جنگ آزمائے
 ز رہ پوش را چوں تریزین زدے
 نہ در مردی اورا نہ در مردی
 مرا یکدم از دست نگذاشته
 سفر ناگہم زان زمین در ر بود
 قضا نقل کرد از عرا تم بشام
 و گر پر شد از شام پیمانہ ام،
 قضا را چناں اتفاق اوفتاد
 شبے سرفروشد باندیشہ ام

کہ جنگ آور و شوخ و عیار بود
 بر آتش دلِ خصم از چوں کباب
 ز پولاد و پیکانش آتش نجست
 ز ہوش بشیراں در افتادہ شور
 کہ عذرا بہر یک یک انداختے
 کہ پیکان اور در سپر ہائے جفت
 کہ خود و سرش را نہ در ہم مشت
 بکشتن چہ کنجشک پیشش چہ مرد
 اما نشندادے بہ تیغ آختن
 فروردہ چنگال در مغز شیر
 و گر گوہ بودے بکندے ز جاتے
 گذر کردے از مرد و برزین زدے
 دوم در جہاں کس شنید آدمی
 کہ بار است طبعان سرے داشتے
 کہ عیشم دراں بقعہ روزی نبود
 خوش آمد دراں خاک پاکم مقام
 کشید آرزو مندے خانہ ام،
 کہ بازم گذر در عراق اوفتاد
 بدل بر گذشت آں ہنر پیشہ ام

برج سنبہ جو کہ ایک رکھ
 کی صورت پر فرض کیا گیا
 جس کے ہاتھ میں گہووں کی
 بال ہے یعنی وہ اپنے تیر
 سے برج سنبہ کا ایک
 ایک دانہ گرا دیتا۔ ٹکے
 تارک۔ کھوپری۔ خشت۔
 چھوٹا نیزہ۔ کہ خود۔ یعنی
 خود کو سر میں گھسا دیتا تھا
 چو کنجشک۔ یعنی لڑائی میں
 دشمنوں پر اس
 طرح ٹوٹ
 پڑتا تھا۔
 جیسے چڑیا ایلو
 پر اور اس کے لئے بہادر
 اور چڑیا میں کوئی فرق نہیں
 تھا۔ اما نش۔ یعنی فریدون
 کو تلوار کھینچنے کا بھی موقع
 نہ دیتا۔ کمر بند۔ پٹکا۔
 برزین۔ ایک قسم کی کنار
 ہے جس کو زمین میں لٹکایا
 جاتا ہے۔ گذر۔ یعنی وہ تیر
 سوار سے گذر کر سوار کو
 کاٹ ڈالتی ہے۔ ۳۔ رات

طبعان۔ پہلی طبیعت والے۔ روزی۔ مقرر۔ عراق۔ یعنی عراق عجم جو کہ اصفہان و خیر از وغیرہ میں عراق عرب۔ بغداد۔ بصرہ وغیرہ کہلاتے ہیں۔
 پیمانہ ام۔ یعنی دل بھر گیا۔ ہنر پیشہ۔ یعنی وہی اصفہانی بہادر۔

لہ نمک ریش دیرینہ یعنی پرانے زخم ہرے ہو گئے۔ زری۔ جانب۔ جوان۔ یعنی اس بہادر جوان کو بوڑھا دیکھا۔ خدنگ۔ یعنی اس کا قبو تیر کی طرح سیدھا تھا۔ ارغوان۔ یعنی اس کا سرخ سفید رنگ۔ زری۔

۱۴۸

کہ بودم نمک خوردہ از دستِ مرد
بہر شش طلبگار و خواہاں شدم
خدنگش کماں ارغوانش زری
دواں آیش از برف پیری بروئے
سردستِ مردیش بر تافتہ
سہر ناتوانی بزانو بر شش
چہ فرسودہ کردت چو رویاہ پیر
بدر کردم آن جنگجوی ز سر
گرفتہ علمہا چو آتش دراں،
چو دولت نباشد تہور چہ سود
برخ از کف انگشتی بروئے
گرفتہ کردم چو انگشتی
کہ ناداں کند باقضا پنچہ تیز
چویاری نکرد اختہ روشنم
ببازو در دستہ نتوان شکست
در آہن سر مرد و سہم ستور
زیرہ جامہ کردیم و مغفر کلاہ
چو باران پلا لک فرورختیم
تو گفتی زدند آسماں بر زمین

نمک ریش دیرینہ ام تازہ کرد
بیدار وے زری سپاہاں شدم
جواں دیدم از گردش دہر سپہ
چو کوہ سپیدش سر از برف موئے
فلک دستِ قوت برویافتہ
بدر کردہ گیتی غور از سرشش
بدو گفتم اے سرورِ شیرگیر
بخندید کز روز جنگِ تشر
زمین دیدم از نیزہ چوں نیستاں
برایکچشم گرد بجبا چو دود
من آنم کہ چوں حملہ آوردے
ولے چوں نکرد اختہ یوری
غنیمت شہردم طریق گریز
چہ یاری کند مغر و جوشنم
کلیدِ ظفر چوں نباشد بدست
گروہے پلنگ افکن پیل زور
ہماں دم کہ دیدیم گردِ سپاہ
چو ابر اسب تازی برایکچشم
دو لشکر بہم بر زدند از کمسین

بالوں کی سفیدی کی وجہ سے اس کا سر برف میں ڈھپا ہوا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ دواں۔ یعنی اس کی داڑھی بھی سفید ہو گئی تھی۔ بر تافتہ۔ یعنی فلک نے اس کو مغلوب کر دیا تھا۔ چہ۔ کس چیز نے۔ لہ جب تتر۔ تاتاریوں کا حملہ۔ نیستان۔ یعنی نیزوں کی کثرت کی وجہ سے میدان جنگ۔ نزل۔ کا جنگل معلوم ہوتا تھا۔ علم۔ جھنڈا۔ چو آتش۔ یعنی سرخ۔ از کف۔ یہ نیزہ بازی کے نشانہ کا کماں ہے۔ لہ گرفتہ۔ یعنی تاتار نے میرے گرد حلقہ ڈال دیا۔ طریق۔ راستہ۔ جوشن۔ زرہ۔ گروہے۔ یعنی ان صفات کا ایک گروہ نمودار ہوا۔ در آہن۔

یعنی سر سے لیکر گھوڑوں کے سموں تک لوہے میں ڈھپے ہوئے۔ زرہ یعنی جنگ کے لئے تیار ہو گیا۔ پلا لک۔ جو ہر دار تلوار۔ بہم بر زدند۔ آپس میں بھڑکتے۔ زدند آسماں بر زمین۔ یعنی قیامت برپا کر دی۔

۱۴۹
 یعنی سیاہ گرد اور اس میں ستاروں کی طرح
 یعنی درندہ شیروں کو شکار کرنے کے لئے۔ کند یعنی کمزیر منہ کھولے ہوئے اڑ رہے بنی ہوئی تھیں۔ زمین۔
 خود و تلوار کی چمک کی وجہ سے زمین آسمان بن گئی۔ کند اوراں۔ زور

آوراں۔ خفتاں۔ پشمن
 چالیس تہوں والا کرتاجو
 حفاظت کے لئے جنگ میں
 پہنا جاتا تھا۔ چوماہی۔
 جھلی کے بدن پر زرہ کی
 طرح کا جال ہوتا ہے۔
 سپر یعنی جب قصار
 خداوندی کا تیر چلتا ہے
 تو کوئی ڈھال کام نہیں
 کرتی ہے۔ آردیل۔ آرد
 بانجان کے علا
 میں ایک
 مشہور شہر
 ہے۔ بیلک۔

بہر گوشہ بر خاست طوفان مرگ
 کند اژدہائے دہن کردہ باز
 چو انجم در و برق شمشیر و خود
 پیادہ سپر در سپر بافتیم
 چو بازوئے توفیق یاری نکر
 کہ کیں آوری ز اختر تند بود
 نیامد جز آغشته خفتاں بخوں،
 کہ گفتم بدوزند سنداں تیر
 قتادیم ہر دانہ در گوشہ
 چوماہی کہ با جوشن افتد بشت
 سپر پیش تیر قضا پیح بود

ز باریدن تیر ہچوں تگرگ
 بصید ہزیراں پر خاش ساز
 زمین آسماں شد ز گرد کبود
 سواراں دشمن چو دریا فقیم
 چہ زور آورد پنچہ بہد مرد
 نہ شمشیر کند اوراں کند بود
 کس از لشکر باز ہیجا بروں
 کساں را نشد ناوک اندر حریر
 چو صد دانہ مجموع در خوشہ
 بنا مردی از ہم بدادیم دست
 چو طالع ز ماروئے بر پیچ بود

حکایت

ہمی بگذرانید بیلک ز بیل
 جوانے جہانسوز پیکار ساز
 کندے بکتفش براز خام گور
 کہ یک چوبہ بیرون نہ رفت از کند
 انجم کندش در آورد و برد
 چو دزدانِ خونی بگردن بہ بست
 سحر کہ پرستارے از خیمہ گفت

کے آہنی پنچہ در ارد بیل
 خد پوشے آمد بکتفش فر از
 پیر خاش بستن چو بہرام گور
 بہ پنچاہ تیر خدکش بزد
 دلاورد در آمد چو دستان گرد
 بلشکر گہش بردر خیمہ دست
 شب از غیرت و شرمساری نختفت

وہ تیر جس کی نوک ڈوٹا
 ہوتی ہے بیل۔ بیلچہ۔
 پیکار ساز۔ جنگ باز۔
 بہرام گور۔ مشہور بادشاہ۔
 پہلوان بھی تھا۔ خام
 گور خور کا کچا چڑا۔
 خدنگ۔ وہ درخت ہے
 جس کی لکڑی کے تیر بنائے
 جاتے ہیں۔ آژدہ یعنی کوئی
 تیر بلی بندے کو چاک کر کے

آگے بجا سکا۔ دستاں۔ رستم کے باپ کا نام ہے۔ گرد۔ پہلوان خیم۔ حلقہ۔ برد۔ یعنی اس کو گرفتار کر کے لے گیا۔ دست۔ یعنی اس کے گردن سے باندھ
 دیتے۔ جس طرح خونی چور کے باندھے جلتے ہیں۔ پرستار۔ خادم۔

سہ تو یعنی تو وہ ہے جو تیرے لیے کو چھید دے۔ اسیر۔ قیدی۔ روزا اجل۔ موت کے دن۔ طعن۔ نیزہ بازی۔ ضرب۔ تلوار بازی۔ حرب۔ جنگ۔ اقبیل۔ اقبال کا مالہ ہے۔ یعنی دبدبہ۔ نڈ۔ یعنی زندہ بھی تیرے لئے۔

لو کاہن بناوک بدوزی و تیسر
 شنیدم کہ میگفت و خون میگریست
 من آنم کہ در شیوہ طعن و ضرب
 چو بازوئے بختم قوی حال بود
 کنوئم کہ در پیچہ اقبیل نیست
 بروز اجل نیزہ جوشن درد
 کرایغ قہر اجل در قفاست
 و ریش بخت یا و بود دہر پشت
 نہ دانا بسعی اجل جاں بسرد

پہچا کر رہی ہے۔ لا۔ یعنی
 تا جو عدد کے لئے آتا ہے
 جیسے دو تا۔ پشت۔
 پشتیان۔ سا طور۔
 چہرا۔ ناساز خوردن۔
 بد پر میزی کرنا۔ کرد۔
 ایک قبیلہ ہے جو چرواہا
 ہے۔ ناحیت۔ جانب۔
 سہ زر۔ ایک قسم کی
 گھاس ہے۔ جس کے بتوں
 سے مشک

کی
 خوشبو
 آتی ہے عجب

حکایت طیب و کرد

طیبے در اں ناحیت بود گفت
 عجب دارم ارشب بیایاں برد
 بہ از نقل ماکول ناسازگار
 ہمہ عمر ناداں بر آید ہر سح
 چہ سال ازین رفت زندہ است کرد

یعنی اگر رات گزارے تو
 مجھے تعجب ہوگا۔ نقل۔
 کھانا۔ ماکول۔ غذا۔
 رودہ۔ انتڑی۔ قضا
 اتفاقاً۔ ازین رفت۔
 اس قصہ کو ہوتے روستائی
 دیہاتی۔ سقط۔ مردہ۔

حکایت

یکے روستائی سقط شد خرش
 جہاں دیدہ پیرے بروبر گذشت
 علم کرد بر تاک بستان سرش
 چنین گفت خنداں بنا طور دشت

علم کرد۔ یعنی اس کا سر
 انگورستان میں نظر بیٹے
 بچنے کے لئے لٹکا دیا۔ بنا طور
 انگوروں کا مالی۔

چہ داند یعنی جو طبیب اپنا
 علاج نہ کر کے دوسروں
 کا کیا کر کے گا۔ دینار۔
 ایک سونے کا سکہ ہے۔

کند دفع چشم بد از کشت زار
 نمی کرد تا تا تو اوں مردوریش
 کہ بچاره خواهد خود از رنج مرد

مپندار جانِ پدر کیں حمار
 کہ این دفع چوب از سر و گوش خویش
 چہ داند طبیب از کسے رنج برد

حکایت

ناطلب کردہ۔ بدوں
 ڈھونڈے۔ ۲۰ قلم گرد
 یعنی شکم مادر میں ہی بندھی
 و نیک بختی تحریر ہو جاتی
 ہے۔ کہ سر بیچگان پہلو
 بہت زیادہ تنگ دست
 رہتے ہیں۔ گنو۔

بیفتاد و مسکین بختش بسے
 یکے دیگرش ناطلب کردہ یافت
 بگردید و ماہچپناں در شکم
 کہ سر بیچگان تنگ روزی ترند

شنیدم کہ دینارے از مفلسے
 باخرسیرنا امیدی بتافت
 بہ بد بختی و نیک بختی و شلم
 نہ روزی بسر بختگی می خورد

حکایت

مت مار۔
 بر تو تیرے
 سامنے۔ جو۔

بگفت اے پدر بیگناہم مگوب
 ولے چوں تو جو رم کنی چارہ چسیت
 نہ از دست داور بر آرد خروش

فر و کوفت پیرے سپر را بچوب
 تو اوں بر تو از جو رم مردم گر لیت
 بد اور خسرو شد خداوند ہوش

حکایت

تلم۔ چارہ۔ علاج۔۔
 بد اور۔ خد کے سامنے۔
 بلند اختر۔ نیک نصیب والا۔
 دستگ۔ قدرت۔ ۳۰
 ہمو را۔ صرف اس کے لئے
 بقعہ۔ سر زمین۔ شوی۔
 شوہر۔ تھی۔ خالی۔ زنبور
 سرخ۔ لال بھڑنیش۔
 دنگ۔ مراد آلہ مردی
 مردی۔ یعنی روزی کمانا۔
 قحہ راٹگان۔ مفت کی
 رندی۔

قوی دستگہ بود و سرمایہ دار
 دگر تنگستان برگشته حال
 شبانگہ چورفتش تہیدست پیش
 چوزنور مخرخت جزیں نیش نیست
 کہ آخر نسیم قحہ راٹگان
 چرا ہموایشان نہ نیکنخت

بلند اخترے نام او بختیار
 ہمو را دراں بقعہ زر بود و مال
 ز نے جنگ پیوست باشوئے خویش
 کہ کس چوتو بد بخت درویش نیست
 پیاموز مردی ز ہمسایگان۔۔
 کساں رازروسیم بلکست و رخت

چو طبل از تہیگاہِ خالی خروش
بسر پنچہ دستِ قضا بر ویج،
کہ من خویشتن را کسبم بختیار

بر آورد صافی دلِ صوف پوش
کہ من دستِ قدرت ندارم ہیچ
نکردند در دستِ من اختیار

حکایت

نکو گفت با ہمسر زشت خویش
پندائے گلگونہ بر روتے زشت
بسر مہ کہ بینا کسند چشم کور
محالست دوزندگی از سگال
ندانند کردانگیس از زقوم
بسعی اندر و تربیت کم شود
ولیکن نباشد ز سنگ آئینہ
نہ زنگی بگرما بہ گرد و سفید،
بسر نیست مر بندہ را جز رضا،

یکے مرد درویش در خاک کیش
چو دستِ قضا زشت رویت نو
کہ حاصل کنذ نی کبختی۔۔۔ بزور
نیاید نکو کاری از بدرگان
ہمہ فیلسوفانِ یونان و روم
ز وحشی نیاید کہ مردم شود
تواں پاک کردن ز زنگ آئینہ
بکوششش نر وید گل از شدخ بید
چورد می نگر و د خدنگِ قضا

حکایت کرس و زغن

کہ نبود ز من دور بین تر کسے
بیانا چہ بینی بر اطرافِ دشت
بگرد از بلندی بہ پستی نگاہ
کہ یکرانہ گندم بہا موں برست،

چنین گفت پیش زغن کر تہ گسے
زغن گفت ازیں در نشاید گذشت
شنیدم کہ مقدار یک روزہ راہ
چنین گفت دیدم گرت باورست

رہ چہرہ۔ میندای۔
نہ لب۔ گلگونہ۔ غازہ۔
بسر مہ۔ اندھی آٹھ کو
سر مہ لگا کر کوئی اچھا کر سکتا
ہے۔ بدرگان۔ بد اصل۔
دو زندگی۔ سینے کا کام
تہ فیلسوفان۔ فلسفہ
کے جاننے والے۔ ندانند۔
یعنی تھو سے مشہد نہ
بنائے۔ سعی۔ کوشش
کم۔ ضائع۔

ز سنگ آئینہ۔
پتھر سے آئینہ
ہیں بنتا۔ بید کے درخت
پر پھول نہیں آسکتا۔
زنگی۔ جشی جو سیاہ
ہوتا ہے۔ گرما بہ۔ حمام۔
رد می نگر و د۔ لوٹ نہیں
سکتا۔ سپر۔ ڈھال۔
تہ کرس۔ گدھ زغن
ہیل۔ کہ نبود۔ مشہو ہے
کہ گدھ سینکڑوں میل کی
چیز دیکھ لیتا ہے۔ ازیں۔

یعنی اس دعوے کو آزمانا چاہیے۔ گرت باورست۔ اگر تجھے یقین آئے۔ ہاموں۔ خشکی۔

زغن را نماںد از تعجب شکیب
 چو کرگس بردانہ آمد فر از
 ندانست ازاں دانہ خوردنش
 نہ آبتن در بود ہر صد ف
 زغن گفت ازاں دانہ دیدن چہ سو
 شنیدم کہ میگفت و گردن بہ بند
 اجل چوں بخونش بر آورد دست
 در آبے کہ پیدا ندارد کنار

زیبالا نہادند سر در نشیب
 بر و بر بچپید قیدے در از
 کہ دہرا فگند دام در گردش
 نہ ہر بار شاطر زند بر ہدف
 چو بینائیے دام خصمت نبود
 نباشد حذر با قدر سود مسند
 قضا چشم باریک ہمیش بہ بست
 غور شناور نیاید بکار

ایک دانہ کھانے سے وہ
 پھنس جائے گا۔ نہ آبتن
 ہر سبب میں موتی کا حمل
 نہیں ٹھرتا۔ دام خصم۔
 دشمن کا جال۔ حذر با قدر
 تقدیر سے بچاؤ۔ شہ قضا
 یعنی اس کی باریک بین
 آنکھ کو اندھا کر دیا۔ کنار۔
 کنارہ۔ غور۔ گھنڈ۔ نسوج
 وہ دشمن کپڑا جس میں خون
 کی تصویریں
 منقش
 کی جاتی
 ہیں۔ زدان۔

حکایت

چہ خوش گفت شاگرد نسوج با ف
 مرا صورتے بر نیاید زد دست
 گرت صورت حال بدیا نکوست
 دریں نوعے از شرک پوشیدہ
 گرت دیدہ بخش خداوند ام
 نہ پندارم اربندہ دم در کشد
 جہاں آفرینت کشایش دہاد

چو عنقا بر آورد پیل وزراف
 کہ نقشش معلم زیبالا نہ بست
 نگاریدہ دست تقدیر او ست
 کہ زیدم بیازد و عسرم نخست
 نہ بینی دگر صورت زید و عمرو
 خدایش بروزی قلم در کشد
 اگر وے بہ بند نشاید کشاد

زرافہ معلم زربفت
 کے تار او پر سے نیچے کو اوڑھا
 کئے جاتے ہیں۔ اور او پر
 معلم پیچ کر شاگرد کو ہدایات
 دیتا رہتا ہے جب تصویر
 کشی ہوتی ہے۔ لکھ بدیا،
 نگر۔ سینہ وغریب یا مالدا۔

حکایت

شتر کرہ با مادر خویش گفت
 بگفت اربدست منتے ہمار

پس از رفتن آخر زمانے بخت
 ندیدے کسم بارکش در قطار

کہ زیدم۔ تیرا یہ کہنا بھی
 کہ مجھے زید نے مارا مرنے
 ستایا۔ ایک قسم کا فرک

ہے۔ خداوند ام۔ خالق۔ دم در کشد۔ باز رہے۔ قلم در کشد۔ مٹا دیتا ہے۔ بہ بند۔ روزی کا دروازہ بند کر دے۔ شتر کرہ۔ اونٹ کا بچہ بخت
 سو جا۔ ہمار۔ نیکل۔ قطار۔ اونٹوں کی صف۔

لہ ناخدا۔ ملاحوں کا سردار۔ بست تجھے کافی ہے۔ بخار۔ کھانا مارہ۔ اخلاص نیت۔ خالص اللہ کے لئے۔ بیخیز پوست۔ عبادت جس میں اخلاص نہ ہو محض چھلکا ہے۔ جو سکار ہے۔ زنا۔ جینو۔ بیخ۔ آتش پرست۔ دلق۔

وگر ناخدا جامہ بر خود دزد کہ بخشندہ پروردگار است و بس کہ گروے براند نخواند کست وگر نہ سرنا امیدى بخار	قنا کشتى آنجا کہ خواهد برد لکن سعدیادیدہ بردست کس اگر حق پرستی ز درہا بست گراو نیکی جنت کست سر برار
--	--

میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی جو امر دی ظاہر نہ کر یعنی درویشانہ بنا پنکر درویشی کا اظہار نہ کر جو مردی نمودی لیکن اگر ایسا کرتے ہی ہو تو پھر اس کی لاج رکھو۔ بانداۃ بود۔ یعنی جتنا ہوتا ہے دکھاؤ۔ خجالت۔ شرمندگی ناریت۔ مانگے ہوئے کپڑے کو تھی۔ اگر تو

گفتار اندر اخلاص و برکت آن ریواقت آن،

وگر نہ چہ آید ز بیمغز پوست کہ در پوشی از بہر پندار خلق چو مردی نمودی مخنت مباش خجالت نہر دآنکہ بنمود و بود بماند کہن جامہ در برش کہ در چشم طفلان نمائی بلند تواں خرج کردن بر ناشناس کہ صراف وانا نکیر و بچیز پدید آید آنکہ کہ مس یا زرنہ	عبادت با خلاص نیت نکوست چہ ز نار مغ بر میانت چہ دلق لکن گفتت مردے خویش فاش بانداۃ بود باید۔۔۔۔۔ نمود کہ چوں عاریت بر کشند از سرش اگر کوتہی پاتے چوبین مسند وگر نقرہ اندودہ باشد نخاش منہ جان من آب ز بر پیشین زراندودگاں را با آتش برزند
--	--

بست قدر۔۔۔۔۔ نقرہ۔ چانی۔۔۔۔۔ نخاش۔ تانبہ۔ ناخدا۔ اناری۔ پیشین۔ پیسہ۔ زرا اندودگاں۔ طبع کی چیزوں کو آگ پر تپا کر پرکھا جاتا ہے۔ تو اگر تو بھی طبع سازی کریگا۔ جہنم کی آگ میں تپیگا۔ بابا کوہی۔ پہاڑی قلندروں کا سر جو کہ ناموس دا۔ ریاکاری کے لئے۔ در اخلاص و بر۔

حکایت

بمروے کہ ناموس راشب نخفت کہ نتوانی از خلق بر لبست بیج ہنوز از تو نقش بروں دیدہ اند	ندانی کہ بابائے کوہی چه گفت بروجان بابا در اخلاص بیج، کسانیکہ فعلت پسندیدہ اند
--	--

طبع سازی کریگا۔ جہنم کی آگ میں تپیگا۔ بابا کوہی۔ پہاڑی قلندروں کا سر جو کہ ناموس دا۔ ریاکاری کے لئے۔ در اخلاص و بر۔

اخلاص پیدا کر۔ کہ نتوانی۔ مخلوق خدا سے تو کچھ فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔ فعلت۔ تیرا کام۔ نقش بروں۔ ظاہری نقش۔

چہ قدر آورد بندہ خور و لیس
نشايد بدستال شدن در بهشت

کہ زیر قبادار داند ام پیس
کہ بازت رود چادر از روئے زشت

حکایت طفل روزہ دار

شنیدم کہ نابالغے روزہ دار شبت
ز کتابش آن روز سابق بسر
پدر دیدہ بوسید و مادر سرش
چو بروے گذر کرد یک نیمہ روز
بدل گفت اگر لقمہ چندے خورم
چو روئے پس در پدر بود و قوم
کہ داند چو در بند حق نیستی
پس ایں بیازاں طفل نادان ترا
کلید در دوزخست آن نماز
اگر جز بحق می رود جادہ آت
نگو سیرت بے تکلف بروں
بزودیک من شب روراہ زن
یکے بر در خلق رنج آزمائے
ز عمر و لے پس چشم اجرت مدار
نگویم تو اندر سیدن بدوست

بصد محنت آورد روزے بچاشت
بزرگ آمدش طاعت از طفل خرد
فشانند بادام ^{لے} ز در بر سرش
فتاد اندر و ز آتش معدہ سوز
چہ داند پدر غیب یا نادر م،
نہاں خورد و پیدا بسر بر و صوم
اگر بے وضو در نماز ایستی،
کہ از بہر مردم بطاعت در است
کہ در چشم مردم گزاری دراز
در آتش نشانند سجادہ ات
بہ از پار سائے خراب اندروں
بہ از فاسق پار ساپسین
چہ مزدش دہد در قیامت خدلے
چو در خانہ زید باشی بکار
دریں رہ جز آنکس کہ در و لیس ^{بست} او

اور صحیح خود خال نمودار
ہو جائیں گے۔ نابالغ۔
بچہ۔ چاشت۔ یعنی چوتھائی
دن۔ کتاب۔ مکتب سابق۔
پیشگی۔ طاعت۔ عبادت
لے بادام وند۔ ان دونوں
کو بچھا اور کرتے تھے۔ نیمہ روز۔
دوپہر۔ سوز۔ سوزش۔
چہ داند۔ یعنی ماں باپ کو
پیشہ سچھے کی بات کی کیا
خبر ہو سکیگی۔
رقی۔
توبہ۔
پیدا۔ بظاہر
صوم۔ روزہ۔ بند۔
خیال۔ از بہر مردم۔ لوگو
کو دکھانے کے لئے۔ کہ چشم
مردم۔ یعنی ریلے کے لئے۔
سجادہ۔ جادہ۔ راستہ۔
سجادہ۔ مصلیٰ۔ خراب اندروں
بدباطن۔ شب رو۔ چور۔
رنج آزمائے تکلیف برداشت
کرنے والا۔ اجرت۔ مزدور
کار۔ یعنی خدمتگاری۔
دریں رہ۔ راہ حق۔ درویش
اوست۔ اس کا بھکاری ہے۔

سے تو برہ - چونکہ گوراہ راست پر نہیں ہے اس لئے پھٹا ہوا ہے۔ گاؤں کے عمارت۔ وہ بیل تلی نے جس کی آنکھوں پر ٹی بانڈ رکھی ہو سائے دن چلنے کے بعد ہی ایک ہی جگہ پر ہے۔ محراب۔ قبلہ۔ اہل کوئے محلہ والے۔ گرت۔ یعنی اگر عبادت سے خدا مقصود نہیں

تو برہ نہ زین قبل واپسی
دواں تا شب شب ہم آنجا کہ
بکفرش گواہی دہند اہل کوئے
گرت در خدا نیست روئے نیاز
پرو کہ روزے دہد میوہ بار
ازیں بر کسے چوں تو محروم نیست
جوئے وقت د خلش نیاید بچنگ
کہ این آب در زیر دارد و حل
چہ سود آب ناموس بر روئے کار
گوش با خدا در توانی فروخت
نویسنده دانکہ در نامہ حسیت
کہ میزان عدست و دیوان داد
بیدند و سچیش در انبان نمود
کہ آن در حجابست و این در نظر
ازاں پریناں آسترداشتند
بروں محلہ کن گودروں حشوباش
کہ از منکر امین ترم کز مرید
سراسر گدایان این درگہ اند
نشايد گرفتن در افتاده دست

رہ راست روتا بمنزل رسی
چو گاؤں کہ عصار چشمش بہ نسبت
کسے گرتا بدز محراب روئے
تو ہم پشت بر قبلہ در نماز
درختیکہ بخشش بود بر قرار
گرت بیخ اخلاص در بوم نیست
ہر آنکہ افگند تخم بر روئے سنگ
منہ آبروئے ریا را محل
چو در خفیہ بد با شمع و خاکسار
بروی دریا خرقة سہلست و رخت
چہ دانند مردم کہ در جامہ کیست
چہ وزن آورد جائے انبان باد
مرائی کہ چندیں ورع مینمود
کنند ابرہ پاکیزہ ترزا آستر
بزرگاں فراغ از نظر داشتند
ور آوازہ خواہی در اقلیم فاش
بازی نگفت این سخن با یزید
کسانے کہ سلطان و شاہنشاہ اند
طبع در گد امر و معنی نہ بست

گرت۔ اگر اخلاص بیدانہ
کوئے تم سے زیادہ کوئی
محروم قسمت دوسرانہ
ملے گا۔ دخل۔ آمدنی۔
سہ آبروئے ریا۔ ریاکاری
سے جو آبرو حاصل ہو۔
دخل۔ کچھ۔ روٹی کار۔
ظاہر۔ گرتش۔ اگر اس
خرقہ ریا کو خدا کے ہاتھ ہی
فروخت کر سکو۔ جامہ۔
تھیلی۔ انبان
باد۔ ہوا
کامشکیزہ
مرائی۔ ریاکار
سہ آبرہ۔ ابرا۔ نظر۔
یعنی ظاہر پرستان۔ ایک
نہ شین کپڑا ہے۔ فاش۔
ظاہر۔ بروں محلہ کن یعنی
ظاہر کو اچھا بنانے۔ حشو۔
بھراؤ۔ با یزید۔ بسطامک
منکر۔ یعنی جو بزرگی کا قائل
نہیں۔ مرید۔ چونکہ وہ
واقعہ ہے تو عبادت کا راز
فاش کر سکتے ہیں۔

شہرت کا باعث بن سکتے ہیں۔ آس دنگ۔ درگاؤ خداوندی۔ طبع یعنی بھیک منگوں سے امید لگانا بیکار ہے وہ تو خود در ماندہ ہیں۔ کسی کی دستگیری کیا کر سکتے ہیں۔

۱۵۷

سہ آہستہ جوہری تیرے اندر اگر جوہر ہے۔ چوری جب مقصود خدا ہے تو جبریل کو بھی عبادت کا پتہ نہ چلنا چاہیے۔ گوشس گیری۔ تو مان
 ہے۔ قاف۔ تھوڑے پر صبر کرنا زیادہ کی ہوس نہ کرنا۔ خبر کن۔ خبر کر دو۔ چوری پروردی یعنی تن پروردی دراصل تن کشی ہے۔

ہماں بہ گرا آہستہ جوہری
 چوروتے پرستیدنت در خدا
 تراپند سعدی بست لے سپر
 گراموز گفتار باشنوی،

کہ بچوں صدف سز خود دربری
 اگر جبریت نہ بیند رواست
 اگر گوش گیری چو پند پدر
 مبادا کہ فردا پشیمان شوی،

باب ششم در قناعت

خدا را ندانست و طاعت نکرد
 قناعت تو نگر کند مرد را
 سکونے بدست اور آگے ثبات
 پیروتن اور مردی و ہشی
 خردمند مردم ہنس پرورانند
 کسے سیرت آدمی گوشس کرد
 خور و خواب تنہا طریقی دواست
 تنگ نیکنجئے کہ در گوشہ
 بر آناں کہ شد سرحق اشکار
 و لیکن چو ظلمت نداند ز نور
 تو خود را از اں در چہ انداختی
 بر اوج فلک چوں پرد جڑہ باز
 گرش دامن از چنگ شہوت رہا

کہ بزخت روزی قناعت نکرد
 خبر کن حریص جہا نکرد را
 کہ بر سنگ گرداں نہ روید نبات
 کہ اورا چومی پروردی میکشی،
 کہ تن پروراں از ہنس را غند
 کہ اول سگ نفس خاموش کرد
 بریں بودن آئین ناخردا است
 بدست آرد از معرفت توشہ
 نگر دند باطل برو اختیار
 چہ دیدار دیوش چہ رخسار حور
 کہ چہ رازہ باز نشناختی،
 کہ در شہپرش بستہ سنگ آرز
 کنی رفت تا سدرۃ المنتہی

لہ سنگ گردان۔ جوہر
 اپنی جگہ قائم نہ رہے۔ لاگز
 یعنی محروم کئے۔ انسانی
 سیرت وہ حاصل کر سکتا
 ہے۔ جو پہلے اپنے نفس کے
 کئے کو خاموش کر لے۔
 نہ خورد۔ پاگل۔ خشک خوش
 نصیب۔ بدست آرد۔
 حاصل کرے۔ برو اختیار۔
 خدا کے بھید پر چل و نادانی
 کو ترجیح نہیں
 دیتے۔
 سلع ظلمت
 نداند ز نور۔
 نور اور تاریکی میں امتیاز
 نہیں کرتے ان کے نزدیک
 دیو کا دیدار اور حور کا رخا
 یکساں ہے۔ کہ چہ رازہ۔
 یعنی کنوئیں اور راستہ
 میں تجھے امتیاز نہ ہوا۔
 جڑہ باز۔ زیادہ۔ یعنی روج
 انسانی۔ آرز۔ حرص۔ گرش
 یعنی اگر روح کو قوت شہوانی
 سے چھڑایا۔ تو سدرۃ تک

پہنچ سکتی ہے۔ سدرہ بیر کا درخت اُس کو منتہی اس لئے کہا جاتا ہے کہ ملائکہ مدبرہ کی پرواز وہاں ختم ہے۔ اُس سے آگے جناب قدس میں صرف
 ملائکہ ہیہ جا سکتے ہیں۔

۱۵۸ یعنی خود کو بھی اور تجھے بھی ہلاک کر دے گا غم۔
 ۱۵۸ یعنی پہلے آدمی بنو پھر فرشتہ ہونے کی فکر کرنا۔ کرہ۔ پھیرا۔ یعنی
 ۱۵۸ تخت یعنی پہلے آدمی بنو پھر فرشتہ ہونے کی فکر کرنا۔ کرہ۔ پھیرا۔ یعنی
 ۱۵۸ تخت یعنی پہلے آدمی بنو پھر فرشتہ ہونے کی فکر کرنا۔ کرہ۔ پھیرا۔ یعنی

شکا۔ قوت خوراک بقدر
 زندگی۔ نفس۔ سانس۔
 ذکر یا خدا۔ سختی۔ یعنی
 جبکہ پر شکم ہونے سے سانس
 کی آمد و رفت مشکل ہو۔
 حکمت۔ دانائی۔ دو چشم
 و شکم۔ آنکھیں اور پیٹ
 کسی چیز پر نہیں ہوتے
 رودہ۔ انہری۔ وقید۔
 ایندھن۔ ہل من مزید۔
 کیا کچھ اور
 زیادہ
 ہے عیسیٰ
 یعنی روح۔

۱۵۸

خر۔ حضرت عیسیٰ کی نسبت
 سے مذکور ہے مراد جسم ہے
 جو خر۔ یعنی غزلے روحانی
 کے عوض غزالے جسمانی نہ
 خرید۔ ود۔ درندہ۔ داگ
 جال۔ پلنگ۔ یعنی جب جھٹکا
 لاپٹ میں پھنس جاتا ہے تو
 چوہ کی طرح گرفتار ہو جاتا
 ہے۔ پتیر۔ مشہور ہے کہ
 چینی کو نیز کھلا کر تاج بنایا
 جاتا ہے۔ شانہ علاج۔ ہاتھی دانت کا لکھا۔ سگم خواندہ بود۔ یعنی ایک بار ناراضی کے وقت انھوں نے مجھے کتا بھی کہا تھا۔

تو اں خویشتن را ملک خوئے کرد
 نشاید پرید از تری تا فلک
 پس آنکہ ملک خوئی اندیشہ کن
 نگر تا نہ پیچد ز حکم تو سر
 تن خویشتن گشت و خون تو نخت
 چنین پر شکم آدمی یا خمی
 تو بنداری از بہر ناست و بس
 بسختی نفس میکند پادراز
 کہ پر معده باشد ز حکمت تہی
 تہی بہتر این روده پیچ پیچ
 دگر بانگ دارد کہ ہل من مزید
 تو در بند آئی کہ خر پروری
 جو خر بانجیل عیسیٰ مخر
 نینداخت جز حرص خوردن بدام
 بدام افتد از بہر خوردن چوموش
 بدامش در رفتی و تیرش خوری

بگم کردن از عادت خویش خورد
 کجا سیر و حشی رسد در ملک
 تخت آدمی سیرتے پیشہ کن
 تو بر کرۂ تو کسے بر کسر
 کہ گر باہنگ از گفت در سخت
 باندا زہ خور زاد اگر مرد می،
 دروں جائے ذکا است قوت و نفس
 کجا ذکر گنجبد کز انبار آرز
 ندارند تن پرور اں آہی،
 دو چشم و شکم پر نگر دو پیچ
 چو دوزخ کہ سیرش کنند از وقید
 ہی میردت عیسیٰ از لاغری
 بدیں اسے فرومایہ دنیا مخر
 مگر می ندانی کہ دوز او دام
 پلنگے کہ گردن کشد بر و حوش
 چوموش آنکہ نان و پیرش خوری

حکایت

کہ رحمت بر اخلاق حجاج باد
 کہ از من بنوعے دشمنانہ بود

مرا حاجی شانہ عارج داد
 شنیدم کہ بارے سگم خواندہ بود

لہ بیندا ختم۔ میں نے کنگھا پھینک کر کہا یہ ہڈی کسی دوسرے کتے کو دینا۔ پندار جب میں اپنا سر کھا لینے کا عادی ہوں تو مجھے طوے والے کی سختی برداشت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

کہ سلطان۔ پھر تری نگاہ میں گدا و شاہ ایک ہوں گے۔ خسرو۔ بادشاہ۔

بہیندا ختم شانہ کہیں استخوان مپندار چوں سرکہ خود خورم قناعت کن اے نفس براند کے چرا پیش خسرو بخواہش روی وگر خود پرستی شکم طبلہ کن	نمی بایدم دیگرم سگ مخواں کہ جو ر خداوند حلوا برم ، کہ سلطان سر ویش بینی کیے ، چو کیسو نہادی طمع خسروی درخانہ این و آن قبلہ کن
--	---

حکایت

لہ شکم طبلہ کن۔ بیٹ کا
طبلہ بجا کر ہر ایک کے
گھر کو قبلہ حاجات بنا تا پھر
خوارزم شاہ۔ یعنی شہر خوارزم
کا بادشاہ۔ شد۔ گیا۔ ڈوتا
گشت۔ دوہرا ہو گیا۔
خواست۔ سوال کیا۔ بابک
بابا۔ ننگفتی۔ تونے کہا تھا۔

یہے با طمع پیش خوارزم شاہ چو دیدش بخدمت دوتا گشت ورا پسر گفتش اے بابک نا جوئے نگفتی کہ قبلہ است خاک حجاز مہر طاعت نفس شہوت پرست مہر اے برادر بفرمانش دست قناعت سہرا فراد اے مرد ہوش طمع آبروئے تو اقسر بر نیت چو سیراب خواہی شدن ز آب جوئے مگر کز تنگم شکیبا شوی برو خواجہ کوتاہ کن دست از کسے را کہ درج طمع در نوشت توق براند زہر مجلس است	شنیدم کہ شد با مداد پگاہ دگر روئے بر خاک مالید و خواست یکے مشکلات می پرسم بگوئے چرا کردی امروز ازین سو نماز کہ ہر ساعتش قبلہ دیگرست کہ ہر کس کہ فرماں بردارش پرست سہر پر طمع بر نیاید زدوشش برائے دو جو دامن در بر نیت چرا ریزی از بہر برف آبروئے وگر نہ ضرورت بدر ہا شوی چہ می بایدت ز آستین دراز نباید کس عبد و خادم نبشت براں از خودش تا نراند کست
---	---

ازیں سو۔ یعنی بادشاہ کی
جانب طاعت۔ فرمان بردار
دست بفرماں
برون۔
اطاعت
کرنا۔ سہر
پر طمع۔ جس سر میں لاپنج
ہوتا ہے کبھی بلند نہیں ہوتا۔
لہ تو آواز۔ وقار۔ در۔
یعنی وقار۔ تنعم۔ عیش پرستی
شکیبا۔ صابر۔ ز آستین
دراز۔ یعنی لباس فاخرہ۔
درج۔ ڈیہ۔ نباید۔ یعنی
عرضداشتوں کے نیچے حسب
دستور اپنے آپ کو خادم
اور بندہ سمجھنے کی کیا ضرورت

توق۔ یعنی لاپنج کی وجہ سے تو مجلسوں میں دھکے کھا رہے تو لاپنج ہی کو دھکے دیتے۔

۱۶۰
 ۱۶۰
 پر اکسا تک ہے۔ عزیز۔ غالب۔ دیگر۔ اگر نفس امارہ

حکایت

یکے رات آند ز صاحب دلاں
 بگفت اے پسر تلخے مردم
 شکر عاقل از دست آنکس خورد
 مرد در پتے ہر پد دل خواہدت
 کند مرد را نفس امارہ خوار
 و گر ہر پد باشد مرادش خوری
 تنور شکم دمبدم تا فستق
 بہ تنگی بریز اندت روتے رنگ
 کشد مرد پر خوارہ بار شکم
 شکم بندہ بسیار بینی نخل

کسے گفت شکر بخواہ از فلاں
 بہ از جور روتے ترش بردم
 کہ مرد از تکبر برد سر کہ کرد
 کہ تکمین تن نور جاں کاہدت
 اگر ہوشمندی عزیزش مدار
 زدوراں بسے نامرادی بری
 مصیبت بود روز نایاستن
 چو وقت فراخی کنی معده تنگ
 و گر در نیابد کشد بار عشم
 شکم پس من تنگ بہتر کہ دل

کی خواہشات کو پورا کرتے
 رہو گے۔ دینکے بے مراد
 جاؤ گے۔ ۲۔ روز نایاستن
 مصیبت کے وقت معده
 تنگ۔ یعنی اگر ہر وقت معده
 کو پورا کھو گے تو ذرا سی
 پریشانی میں آبرو کھو بیٹھو
 گے۔ پر خوارہ۔ یعنی بسیار
 خور کبھی بد معنی سے مراد ہے
 کبھی نہ کھانے کے غم سے۔
 شکم بندہ۔

پیٹ کا
 غلام۔
 نخل۔ شرمندہ

حکایت در مذلت بسیار خوردن

چہ آوردم از بصرہ دانی عجب
 تنے چند درخبر قہ راستاں
 یکے در میاں معده انبار بود
 میاں بست مسکین و شد بردرخت
 نہ ہر بار خرمیا تو ان خورد و برد
 رئیس دہ آمد کہ ایں را کہ کشت

حدیثے کہ شیریں تراست از رطب
 گذشتیم بر طرف خرما ستاں
 ز پر خوارے خویش پر خوار بود
 وز انجا بگردن در افتاد سخت
 لت انبان بد عاقبت خورد و مرد
 بگفتم مزین بانگ بر مادر شت

پیش من۔ میرے نزدیک
 کہ دل۔ یعنی اس دل سے
 جو صرف سے خالی ہو۔
 خالی پیٹ بہتر ہے۔ ۳۔
 بصرہ۔ عراق کا مشہور شہر
 جس میں کھجوریں بکرت ہوتی
 ہیں۔ رطب۔ تازہ کھجور
 راستاں۔ صوفیا خرماتا۔
 نخلستان۔ معده انبار۔
 بسیار خور۔ پر خوار۔ ذیل

شدر درخت۔ درخت پر چڑھ گیا۔ بگردن۔ یعنی گردن کے بل گر پڑا۔ لت انبان۔ بسیار خورد۔ مزین۔ ہم پر نہ بیخ۔

اے شکم۔ اُس کو اس کے پیٹ نے درخت سے کرایا۔ بودتنگ دل جس کی آنتیں پھیلی ہوئی ہیں۔ وہ ہمیشہ رنجیدہ رہتا ہے۔ شکم بندہ۔
پیٹ کا غلام۔ تلخ۔ مذہبی کا پیٹ بہت بڑا ہوتا ہے۔ بدست آر۔ حاصل کر۔ بجاگ۔ مرنے کے بعد۔ شکم صوفی را۔ یعنی ایک

۱۶۱

صوفی کے پاس صرف دو
دینار تھے۔ اُس نے دو نو
پیٹ اور شرمگاہ کی ضرورت
میں خرچ کر ڈالے نہفت۔
پوشیدہ۔ لہ نشاط از
پشت راندن۔ جماع کرنا
سماط۔ دسترخوان۔ آہن۔

پیٹ۔ واں تھی۔ یعنی کر
مادہ منویہ سے خالی نہوتی
شہوت باقی ہے۔ لطیف۔
عمدہ۔ بقہر

آورد۔
مجبور
کردے۔ بجلا

میدان۔ گلو۔ یعنی انسان
کا قول و فعل چا تا ہونا
چاہئے۔ لہ طبقری۔

ایک گاؤں کا نام ہے۔
مشتی۔ خریدار۔ کہ
بستان۔ خرید لو۔ قیمت
جب ہوگی دیدینا۔ سر۔
اصل۔ تیرا۔ یعنی تو قرص
وصول کرنے میں صبر سے
کام نہ لے گا۔ لیکن میں فکر

بودتنگ دل رودگانے فراخ
شکم بندہ نادر پرستد خدائے
بیالیش کشد مور کو چک شکم
شکم پر نخواہد شد الا بجاگ

شکم دامن اندر کشیدش ز شاخ
شکم بند دستت وزنجیر پاتے
سراسر شکم شد تلخ لاجرم
برواندرونے بدست آری پاک

حکایت

دو دینار بہر دواں کر دخرج
چہ کردی بدیں ہر دو دینار گفت
بدیکر شکم را کشیدم سماط
کہ این همچنان پرنشد و آں تہی
چو دیرت بدست او فتد خوشخوری
کہ خوابش بقہر آورد در کمند
چو میداں نہ بینی نگہدار گوئے
از اندازہ بیروں وز اندازہ کم

شکم صوفیے رازبوں کر دو فرج
یکے گفتش از دوستاں در نہفت
بدینارے از پشت راندن نشاط
فرو یابی کردم و۔۔۔ ابھی
غذا گر لطیف است و گر سر سری
سر آنگہ ببالیں نہند ہوشمند
مجال سخن تانیابی مگوئے
مگوی و منہ تا توانی قدم،

حکایت

چپ و راست گردید بر مشتری
کہ بستان و چوں دست یابی بدہ
جو ابے کہ بر دل ببايد نوشت
ولیکن مرا باشد از نیشکر
چو باشد تقاضائے تلخ از پیش

یکے نیشکر داشت در طبقری
بصاحب دلے گفت در کنج وہ
بگفت آں خردمند نیکو سرشت
ترا صبر بر من نباشد مسگر
حلاوت ندارد و شکر در نیش

نہ خریدنے میں صابر ہوں۔ حلاوت۔ شیرینی۔ در پیش۔ اپنے گنے میں۔

۱۶۲

جلد - نور دید دست -
 یعنی آستین جڑھائی -
 قبائش یعنی جب لنگر کا
 کھانڈینے گیا تو قبا بھی گھیلے
 میں پھٹ گئی - اور ہاتھ
 میں بھی چوٹ آئی - خوش
 میگریت - بہت رویا
 خود کردہ - یعنی اپنے کئے
 کا کیا علاج - آڑ - حرص -
 من و خانہ - یعنی اس کے
 بعد میں ہوں
 اور گھر
 اور
 روٹی اور
 پیاز - تھ جوینے - جو
 کی ایک روٹی - گوش
 داشتن - نظر کھنڈال -
 بڑھی - برگشتہ ایام سازگار
 زمانہ - میدوید - اس
 حالت میں دوڑ رہی تھی کہ
 خون اس کی ہڈیوں سے
 ٹپک رہا تھا - اگر جسم -
 یعنی وہ بی یہ کہہ رہی تھی -
 من و موش میں ہوں
 گی اور چوہے اور بڑھیا کا ویران گھر یعنی اس ہی پر قامت کروں گی -

حکایت

بہیرے فرستاد روشن ضمیر
 کہ بر شاہ عالم ہزار آفریں
 وز خوب تر خرقة خویشتن
 مکن بہر قالی زمیں بوس کس،

امیر ختن جامہ از حریر
 پوشید و بوسید دست فزین
 چہ خوبست تشریف شاہ ختن
 گر آزادہ بر زمیں خسپ و بس

حکایت

چو دیکر کساں برگ و سارے ندا
 برو طغے از خوان یغما بیار
 کہ مقطوع روزی شود شرمناک
 قبائش دریدند و دستش شکست
 کہ اے نفس خود کردہ را چارہ حسیت
 من و خانہ من بعد و نان و پیاز
 بہ از میدہ بر خوان اہل کرم،
 کہ بر سفرۂ دیگران داشت گوش

یکے نان خورش جز پیازے ندا
 پراگندہ گفتش اے خاکسار
 بخواہ و مدار از کس اے خواجہ باک
 قبائست و چابک نور دید دست
 شنیدم کہ میگفت و خوش میگریت
 بلا جوئے باشد گرفتار آڑ
 جوینے کہ از سعی باز و خورم
 چہ دلتنگ خفت آن فرومایہ دوش

حکایت

کہ برگشتہ ایام و بد حال بود
 غلامان حاکم زدندش بہ تیر
 ہمیگفت از ہول جاں میدوید
 من و موش و ویرانہ سپیرزن

یکے گربہ در خانہ زال بود
 رواں شد بہماں سرانے امیر
 چکاں خوش از استخوان میدوید
 اگر بستم از دست این تیرزن

لہ زخم نمیش یعنی ڈنک کے زخم کے ہوتے ہوتے۔ دو شاب۔ شیرہ انگور۔ خرسند۔ خوش بچے کے طفل یعنی بچے کے دانت نکل آئے تھے ماں کا دودھ کافی نہ تھا۔ کہ سن۔ فکر کا بیان ہے۔ برگ۔ تو شر۔

نیز د غسل جان من زخم نمیش
خداوند ازاں بندہ خرسند نیست

قناعت نکو تر بد و شاب خویش
کہ راضی بقسم خداوند نیست

حکایت مرد کوتاہ نظر و زن عالی ہمت

بچے کے طفل دندان بر آوردہ بود
کہ من نان و برگ از کجا آرمش
چو بیچارہ گفت این سخن پیش جہت
مخور ہول ابلیس تا جاں دہد
تواناست آخر خداوند زور
نگارندہ کودک اندر شکم
خداوند گارے کہ عبدے خرید
ترانیست آن تکبیر کردگار
شنیدی کہ در روزگار قدیم
نہ پنداری این قول معقول نیست
چو طفل اندروں دارد از حرص پاک
خبر دہ بدرویش سلطان پرست
گدارا کند یکدم سیم سیر
مگر ہبانیے ملک و دولت بلاست
گدائے کہ بر خاطرش بند نیست

پدر سمر بفکرت فروردہ بود
مروت نباشد کہ بگذارمش
نگر تازن اورا چہ مردانہ گفت
ہماں کس کہ دندان دہناں دہد
کہ روزی رساند تو چندین مشور
نویسنده عمر و روز نیست ہم
بدار د فکیف آنکہ عبد آفرید
کہ مملوک را بر خداوند گار
شدے سنگ در دست ابدال سیم
چو قانع شدی سیم و سنگت کی نیست
چہ مشتے زرش پیش او چہ مشت خا
کہ سلطان ز درویش مسکین ترست
فریدوں بلکہ عجم نیم سیر
گدا پادشاہ است و نامش گداست
بر از پادشاہ ہے کہ خرسند نیست

دیتے ہیں روٹی ٹھہری دے گی۔
لہ مشور۔ پریشان نہ
ہو۔ نگارندہ۔ جو ذات
ماں کے پیٹ میں بچے کی
تصویر بناتی ہے وہی عمر
اور روزی مقرر کرتی ہے
فکیف پس کیونکر۔ ابدال
وہ اولیاء اللہ جن کے
ہاتھ میں نظام کائنات ہے
مشور ہے کہ تمام دنیا میں ستر
ہیں جن میں سے

چالیس
ملک شام
میں رہتے ہیں

ان میں سے جب کوئی مر جائے
ہے تو دوسرا اس کا بدل
بن جاتا ہے۔ اس قول۔
یعنی ابدال کے ہاتھ میں
مٹی کا چاندی بن جانا۔
معقول نیست۔ سمجھ میں
آینوالی نہیں۔ چو قانع
شدی۔ اس بات کا صحیح
مطلب یہ ہے کہ اگر تجھ میں
قناعت آجائے پھر ترے

لے چاندی اور پتھر کی ایک حقیقت ہے۔ چو طفل۔ بچہ حرص سے خالی ہوتا ہے تو اس کے نزدیک سونے اور خاک کی کوئی تمیز نہیں۔ نیم سیر۔ آدھا پیٹ بھرا۔ گدا پادشاہ۔ چونکہ بے فکر ہے۔ خرسند۔ خوش۔

بذوقی کہ سلطان در ایوان تخت	نخپند خوش روستائی و محنت
چہ بر تخت سلطان چہ بردشت کرد	چو سیلاب خواب آمد و مرد برد
چو خفتند گرد و شب ہر دو روز	اگر پادشاہ است و گر پنبہ دوز
بروشکر یزدان کن اے تنگ دست	چو بینی تو نگر سر از کبر مست
کہ بر خیزد از دستت آزار کس	نداری بجد اللہ آن دسترس

یعنی دونوں کی رات کٹ ہی جاتی ہے۔ اے تنگ دست یعنی تو اس پر شکر کر کہ تجھ میں دوسروں کو ستانے کی طاقت ہی نہیں ہے۔

حکایت

شنیدم کہ ہم در نفس جاں بدام	ریا خوارے از زرد پانے فتاد
دگر با حریفان نشستن گرفت	پسر چند روزے گریستن گرفت
کہ چون رستی از حشر و نشر و سوال	بخواب اندر شش دید و پر سید حال
بدوزخ در افتادم از زرد بان	بگفت اے پسر قصہ بر من مخواں

اسی وقت - دگر پھر حشر و نشر یعنی نگرین کا معاملہ۔ بدوزخ - یعنی سیر طہمی سے سیدھا دوزخ میں جا کر گرا۔ قامت - قد۔

حکایت

یکے خانہ بر قامت خویش کرد	شنیدم کہ صاحب دلے نی کرد...
کزیں خانہ بہت سرنی گفت بس	کسے گفت میدانمت دسترس
ہینم بس از بہر بگذاشتن	چہ مخواہم از طارم افراشتن
کہ کس رانگشت این عمارت تمام	مکن خانہ بر راہ سیل اے غلام
کہ بر رہ کنڈ کاروانے سرانے	نہ از معرفت باشد و عقل سرانے

کرد - بنایا - دسترس - قدرت - بس - اتنا ہی چھر کافی ہے - طارم - خانہ بگذاشتن - یعنی زندگی گزارنے کے لئے - بر راہ سیل - بہاؤ پر - کہ بر رہ کنڈ یعنی یہ عقل کی

حکایت

فرخواست رفت آفتابش بکو	یکے سلطنت ران صاحب شکوہ
کہ در دودہ قائم مقامے نداشت	بیشیخے دراں بقعہ کشور گذاشت

بات نہیں کہ قافلہ راستہ میں منزل بنا بیٹھے - فرو خواست رفت - یعنی اس کا

آفتاب غروب کے قریب تھا۔ بیخی - یعنی ملک کا وارث ایک بزرگ کو بنا دیا چونکہ خاندان میں اس کا کوئی جانشین نہ تھا۔

کہ کوس۔ نقارہ۔ خلوت۔ تہائی۔ لشکر کشیدن گرفت۔ فتوحات کے لئے لشکر کشی شروع کر دی۔ سخت بازو۔ زور آور۔ رخصم۔ بہت سے دشمنوں
 مار ڈالا۔ پھر بھی کچھ لوگ باہم جمع ہو گئے۔

جو خلوت نشین کوس دولت شنید
 پناہ و راست لشکر کشیدن گرفت
 پناہ سخت بازو شد و تیز جنگ
 رخصم پر اگندہ خلقے بکشت
 پناہ در حصارش کشیدند تنگ
 بر نیکردے فرستاد کس
 ہمت مدد کن کہ شمشیر و تیر
 یو بشنید عابد بخندید و گفت
 راست قارون نعمت پرست

دگر ذوق در گنج خلوت ندید
 دل پر دلاں زور میدان گرفت
 کہ با جنگ جو یاں طلب کرد جنگ
 دگر جمع گشتند ہم رای و پشت
 کہ عاجز شد از تیر باران و سنگ
 کہ صعبم فروماندہ فریاد رس
 نہ در ہر و غائے بود دستگیر
 چہ را نیم نانے خورد و نخت
 کہ گنج سلامت بکج اندرست

سے تنگ آگیا۔ کہ صعبم
 فروماندہ۔ میں سخت عاجز
 آگیا ہوں۔ بہت۔ توجہ
 باطنی چہ را نیم نانے۔ یعنی
 مدد و تیر پر قناعت کر کے
 کیوں آرام سے نہ سویا۔
 نداشت۔ قارون نعمت
 پرست یہ نہ سمجھ سکا کہ عابد
 گوشہ ی میں ہے۔ کجاست
 یعنی شریف انسان کی شرافت
 اس کا حال ہے
 اگر اس
 کے پاس
 پیسہ نہ ہوتو

گفتار اندر صبر بر ناتوانی بامسید بہروزی

کماست در نفس مرد کریم
 پندار گر سفلہ قارون شود
 و گردن سیا بد کرم پیشہ ناں
 سخاوت زمین است و سرمایہ زرع
 فدائے کہ از خاک مردم کنند
 نعمت نہادون بلندی جوئے
 بہ بخشندگی کوش کاب رواں
 گراز جاہ و دولت بیفتد لستیم

گرش زرنبا شد چہ نقصان و بیم
 کہ طبع لیمش دگر گوں شود
 نہادش تو تکر بود ہمچہ ناں
 بدہ کا صل خالی نماںد ز فرع
 عجب دارم ار مرومی گم کنند
 کہ ناخوش کند آب استادہ جوئے
 بسیلش تفقد کند آسماں
 دگر بارہ نادر شود مستقیم

کوئی مضائقہ نہیں۔ لگہ
 پندار۔ دولت مند ہو جانے
 سے طبیعت کا کمینہ پن اہل
 نہیں ہوتا۔ درنیابد۔ نہ پائے
 نہاد۔ اصل۔ حاصل۔
 جب بڑھ موجود ہے تو شاخ
 نکل ہی آئے گی۔ مردمی۔
 انسانیت۔ نعمت نہادون۔
 دولت کو جمع کرنا۔ کہ ناخوش
 یعنی روکا ہوا پانی سر طہا

نہ۔ تفقد۔ ہر بانی۔ لیم۔ یعنی اگر کسی کمینہ کی دولت جاتی رہے تو پھر اس کا کام بگڑ جاتا ہے۔

۱۶۶

لہ قیمت گوہری۔ تو صاحب بہر ہے۔ کلوخ۔ یعنی کینہ ڈھیلے کی طرح ہے۔ گاز۔ سنار کی قنچی۔ آبگینہ۔ جوہر۔ کجا ماند۔ یعنی سکندری آئینہ۔
 زنگ کون لگا رہنے دیتا ہے۔ لہ زتاریخ عمرو۔ یعنی عمرو بن لیث کے زمانہ میں پیدا ہوا تھا۔ میوۃ تازہ۔ یعنی اس کے نوجوان

کہ ضائع نگر دانت روزگار
 نہ بینم کہ دروے کند کس نگاہ
 بیفتد لبشبعش بکویسند باز،
 کجا ماند آئینہ در زیر زنگ
 کہ گاہ آید و گہ رود جاہ و مال

وگر قیمت گوہری غم مدار
 کلوخ ارچہ افتادہ باشد براہ
 وگر خردۂ زر ز دندان گاز،
 بدر می کنند آبگینہ ز سنگ
 پسندیدہ و نغز باید خصال

رط کا تھا۔ عجب۔ یعنی اس
 کا قدر و کاسا تھا اور ٹھور
 سیب جیسی تو تعجب تھا کہ
 سر پر سیب کیسے لگا۔
 ز شوخی۔ یعنی چونکہ اس کے
 حسن پر لوگ فریفتہ ہوتے
 تھے تو بڑے میاں نے مناسب
 سمجھا کہ لڑکے کا سر منڈوا دیا
 موسیٰ۔ استرہ۔ کہن۔ عمر۔
 کوتہ امید۔ بوڑھا۔ دست

حکایت در معنی آسانی دے دشواری

کہ بود اندرین شہر پیرے کہن
 سر آوردہ عمرے ز تارنخ عمرو
 کہ شہر از نکونی پر آوازہ داشت
 کہ ہرگز نبود دست بر سر و سید
 فرج دید در سر تراشیدنش
 سرش کرد چوں دست موسیٰ سپید
 بعیب پیری رخ زباں بر نہا
 نہادند حالی سرش در شکم
 نگوں سار و دریشش افتادہ مو
 چو چشمان دل بندش آشفتمہ بو
 دگر گرد سودائے باطل مگر
 کہ مقراض شمع جمالش بکشت

شنیدم ز پیران شیریں سخن
 بسے دیدہ شاہان و دوران و امر
 درخت کہن میوۃ تازہ داشت
 عجب در زخندان آل دلفریب
 ز شوخی و مردم خراشیدنش
 بموسیٰ کہن عمر کوتہ امید
 ز سر تیزی آل آہن سنگ زاد
 بمونے کہ کرد از نکونیش کم
 چو چنگ از خجالت سر خور وئے
 یکے را کہ خاطر در و رفتہ بود
 کسے گفت جو را از مودی و درد
 ز ہر ش بگرداں جو پروانہ پشت

موسیٰ حضرت
 موسیٰ کا
 ہاتھ منور
 ہو جاتا تھا۔
 سر تیزی۔ شرارت نیز اثر
 کا سر بھی تیز ہوتا ہے۔
 زباں بر نہاد۔ زبان
 کھولی۔ یعنی استرے نے
 اپنا پھلکا نکالا۔ لہ
 بمونے چونکہ استرے نے اس
 کے بال مونڈ کر اس کا حسن
 کم کر دیا اس سزا میں اس کا
 پھل اس کے پیٹ میں کر دیا
 یعنی بال مونڈنے کے بعد

استرے کو بند کر دیا۔ چو چنگ۔ بال منڈانیکے وقت اس حسین کا سر شرمندگی کی وجہ سے جھکا ہوا تھا اور منڈے ہوئے بال سلنے پڑے تھے۔
 چشمان۔ یعنی جس طرح کے اس معشوق کی آنکھیں کسی سے مانوس نہیں ہوتیں اسی طرح یہ بھی دیوانہ مزاج ہے۔ مقراض۔ قنچی۔

ملہ تر دامنوں۔ فاسق لوگ۔ پسر۔ لڑکا خوش طبع اور خوبصورت ہونا چاہتے۔ باپ سے کہو کہ چالیس سال کی عمر کے بعد اس کے بال منڈوائے۔

بزرگاں۔ یعنی بزرگوں پر اگر کوئی مصیبت بھی آتی ہے تو وہ زائل ہو جاتی ہے اور وہ پھر اپنی اصل حالت پر آ جاتے ہیں تو

ان کی مثال آفتاب کی سی ہے جو غروب کے بعد پھر اپنی چمک دمک کے ساتھ طلوع ہوتا ہے اور شریروں کی مثال چنگاری کی سی ہے جو پانی میں پڑ کر بجھ جاتی ہے۔
 زحمت۔ تارکی اور مصیبت سے گھبرانا نہیں چاہتے اس کے بعد ہی آب حیات اور راحت میسر آتی ہے شب آستان۔
 یعنی شب کی تارکی کے پیٹ سے

کہ تر دامنوں را بود عہد سست
 پدر گونچہ پیش بسیند از مویئے
 نہ خاطر بمویئے در آوخت است
 کہ موی اریفت در وید و گر
 گے برگ ریزد گے بردہد
 حسوداں چو اخلر در آب او فتند
 بتدریج و اخلر بمیرد در آب
 چہ دانی کہ آب حیات اندر و است
 نہ سعدی سفر کرد تا کام یافت
 شب آستان است اسے برادر برو

بر آمد خروش از ہوا دار چست
 پسر خوش نش باید و خور و سوتے
 مرا جاں بہر ش بر آمیخت است
 چور و تے نکوداری اندہ مخور
 نہ میوستہ رز خوشہ تر دہد
 بزرگاں چو خورد در حجاب او فتند
 بروں آید از زیر ابر آفتاب
 زحمت مترس اے پسندیدہ دوست
 نہ گیتی پس از جنبش آرام یافت
 دل از بے مرادی بفکرت مسوز

باب ہفتم در تربیت

نہ در اسپ و میدان چو گان و گورے
 چہ در بند بیگار بیگانہ
 بر دی زرستم گذشتند و سام
 کہ با خویشتن بر نیائی سے
 بگرز گراں مغز مردم مکوب
 تو سلطان و دستور دانا خرد
 دریں شہر کبر اند و سودای و آرز

سخن در صلاحیت و تدبیر و خنے
 چہ باد شمن نفس ہمنانہ
 عناں باز بیچان نفس از حرام
 کس از چونتو دشمن ندارد غمے
 تو خود را چو کودک ادب کن چوب
 وجود تو شہر سیت پر نیک و بد
 ہمانا کہ دونان گردن فر از

ہی صبح کا نور نمودار ہوتا ہے۔ اگر مصیبت و دشمنی ہے تو اس میں ہی سے راحت پیدا ہوگی۔ نہ در اسپ۔ یعنی یہ اشعار رزمیہ نہیں ہیں بلکہ ان میں اصلاح نفس سے متعلق مضامین ہیں۔ چہ۔ یعنی اپنے نفس کا قیدی اور دشمن کا قیدی برابر ہے۔ عناں۔ یعنی جو

نفس کو حرام میں مبتلا ہونے سے روکے وہ بہادری میں رستم و سام سے بھی بڑھا ہوا ہے۔ کس از چونتو۔ یعنی جبکہ تو اس قدر کمزور ہے کہ اپنے نفس پر بھی غالب نہیں آسکتا تو تجھے تیرا دشمن کیا ڈیگا۔ خود۔ یعنی روح۔ ہمانا۔ یعنی تکرار و حرص اس شہر کے کینے ہیں۔

سہ رضا و ورع یعنی یہ دونوں اس شہر کے نیک نام اور شریف ہیں۔ ہوا کہ ہوس جیب کترے اور ڈاکو ہیں۔ سلطان یعنی روح۔ چو خوں یعنی یہ برائیاں خون کی طرح رگ و پے میں سمائی ہوئی ہیں۔ ستر یعنی تجھے مغلوب کر دیں گے۔ تیز جنگ۔ عسس۔ چو کیدار۔

ہوا و ہوس رہزن و کیسہ بر
 کجا ماند آسایش بخزداں
 چو خوں در رگاند و جاں در حید
 سر از حکم و راستے تو بر تافتند
 چو بیند سر بچہ عقل تیز
 نگر دند جلتے کہ گرد عسس
 ہم از دست دشمن ریاست نکر
 کہ حرفے بس ار کار بند کسے

رضا و ورع نیکت اماں حر
 چو سلطان عنایت کند با بدراں
 ترا شہوت و حرص و کین و حسد
 گرایں دشمنان تربیت یافتند
 ہوا و ہوس را نماید ستیز
 نہ بینی کہ شب دزد و او باش و خس
 رتیسے کہ دشمن سیاست نہ کرد
 خواہم دریں نوع گفتن بسے

۱۔ سیاست تینہ۔
 ۲۔ نوع۔ قسم۔ کار بند۔
 ۳۔ عمل کیے۔ خوبتر داری۔
 ۴۔ خود داری۔ چو کوہ۔ پیار
 ۵۔ کی طرح لہنی جگہ نہ چھوٹے
 ۶۔ زباں درکش۔ خاموش
 ۷۔ وہ۔ قلم نیست۔ حساب
 ۸۔ نہ ہوگا۔ صدف وار۔
 ۹۔ یعنی جو عارفان خدا ہیں
 ۱۰۔ ان کے منہ سے سب کی

گفتار اندر فضیلت خاموشی و خلا و خوشن داری

سرت ز آسماں بگذرد در شکوہ
 کہ فردا قلم نیست بر بے زباں،
 دہن جسز بلولو نکر دند باز،
 نصیحت نگیرد مگر در خموش
 خلاوت نیابی ز گفتار کس
 شاید بریدن نیند اخت
 بہ از اثر خایان حاضر جواب
 تو خود را بگفتار ناقص مکن
 جوے مشک بہتر کہ میتودہ گل

اگر پائے در دامن آری چو کوہ
 زباں درکش لے مرد بسیار دل
 صدف وار گوہر شناسان راز
 فراوان سخن باشد آگندہ گوش
 چو خواہی کہ گوئی نفس بر نفس
 نباید سخن گفت ناساختہ
 تا تل کناں در خطا و صواب
 کما لست در نفس انساں سخن
 کم آواز ہرگز نہ بینی خجل

طرح بجز موتی
 کچھ باہر
 نہیں آتا
 فراوان سخن
 یعنی جو زیادہ بولتا ہے
 وہ کم سنتا ہے۔ نفس
 بر نفس۔ دم بدم۔ کس۔
 یعنی ناصح۔ ناساختہ۔
 بے تامل۔ نیند اختہ۔
 ناقص۔ شاید بریدن۔
 قطع نہ کرنا چاہئے۔ تراش
 خای۔ بیہودہ گو۔ سخن۔
 یعنی بات کہنا انسانی کمال
 ہے تو تو ناقص بات کر کے

اپنے آپ کو ناقص نہ بنا۔ جوی مشک۔ یعنی جو برابر مشک مٹی کے ڈھیر سے بہتر ہے تو بہتر بات کہہ اگر ہم مختصر ہو۔

حذر کن ز نادان وہ مردہ گوتے
صدانداختی تیر وہ صد خطاست
چرا گوید آں چیز در خفیہ مرد
مکن پیش دیوار غیبت بسے
درون دولت شہر بند است راز
ازاں مرد نادان دہاں دوختست

چودانا کی گوی و پرودہ گوتے
اگر بو شندی یک انداز و راست
کہ گرفتاش گردد شود روتے زرد
بود کز پسش گوش دارد کسے
نگرتانہ بسیند در شہر باز
کہ بیند کہ شمع از زباں سوختست

سو غلط تیر چلانے سے ایک
صیح تیر چلانا بہتر ہے۔ رو
زرد۔ شرمندہ غیبت۔
بد گوئی۔ بود۔ ہو سکتا ہے
کہ دیوار کی پیچھے سے کوئی
سن رہا ہو۔ شہر بند۔ قید کی
زباں یعنی شعلہ۔ شے
تکس۔ ایک بادشاہ کا

نام ہے۔ کہ آپس۔ اس راز
کو تو کسی دوسرے سے نہ

حکایت در حفظ اسرار

تکس باغلاماں یکے راز گفت
بسالے نیامد ز دل بردہاں
بفرمود جلا در اسبدر بیخ
یکے ز اں میاں گفت وز نہار خوا
تو اول نہ بستی کہ سر چشمہ بود
تو پیدا مکن راز دل بر کسے
جو اہر بگنجینہ داراں سپار
سخن تا نکوئی برود دست ہست
سخن دیو بند لیست در چاہ دل
تواں باز دادن رہ ترہ دیو
تو دانی کہ چوں دیورفت از قفس

کہ ایں را نباید کس باز گفت
بیک روز شد منتشر در جہاں
کہ بردار سرہائے ایناں بہ تیغ
مکش بندگاں گیس گنہ از تو خاست
چو سیلاب شدیش لیستن چہ سود
کہ او خود بگوید بر ہر کسے
ولے راز را خویشتن پاس دار
چو گفتہ شود یابد او بر تو دست
ببالائے کام وز بانس جہل
ولے باز نتواں گرفتن بر یو
نیاید بہ لاجول کس باز پس

کہنا منتشر
پراگندہ
ایناں۔
وہ غلام جس نے
راز کہا تھا۔ ز نہار خواست
امان چاہی۔ گنہ از تو خاست
تو خود تصور دار ہے۔
سر چشمہ۔ چشم کی ابتداء۔
پیدا مکن۔ ظاہر نہ کر۔ بر۔
سامنے۔ گنجینہ دار۔
خزانچی۔ دست ہست۔
قدرت ہے۔ او بر تو دست
اب راز تجھ پر غالب ہے۔
اور تو مجبور ہے۔ سخن۔ یعنی

راز دل کو ایک دیو سمجھو جو تھارے دل کے کنوئیں میں بند ہے۔ لہذا اس کو تالو اور زبان پر نہ آنے دو۔ تو ان۔ یعنی نزدیک چھوڑ دینا تو آسان ہے
لیکن دوبارہ کسی تدبیر سے بند نہ ہو سکیگا۔ قفس۔ پنجرہ۔ لاجول۔ یعنی نتر۔

سہ رخس۔ رستم کا گھوڑا۔ بند۔ رتی۔ نیاید۔ یعنی ایسا گھوڑا جو نشتوں سے بھی نہ پھندے۔ ایک پتھر اس کو کھول سکتا ہے۔ آن۔ یعنی راز۔ برتلا۔ علی الاعلان۔ بدآنش۔ قل الخیر ولا فاسکت یعنی (دانا کی بات کہو) ۱۷۰ ورنہ خاموش رہو) کی طرف اشارہ ہے۔

نیاید لبدر رستم اندر کند،
وجودے ازاں در بلا او فتد
بدآنش سخن گوی و یاد م مزن

یکے طفل بردارد از رخس بند
مگوی آنکہ گر بر بلا او فتد
بدہقان ناداں چه خوش گفتن

خلق۔ اخلاق۔ خلق پوش
خرقہ پوش۔ ملہ بگردمخس۔
یعنی لوگ اس پر پروانہ و
ٹوٹے پڑتے تھے۔ تفکر کرد۔
سوچا۔ کہ پوشیدہ۔ یعنی
تامر و سخن نہ گفتہ باشد عیب
و ہنرش نہفتہ باشد۔ سر
نمود در برم۔ خاموش
رہوں گا۔ کہ در مصر۔
یعنی تمام مصر والے سمجھ گئے

حکایت سلامت جاہل در حجاب خاموشی

کہ در مصر کچھ پند خاموش بود
بگردش چو پروانہ جو بیان نور
کہ پوشیدہ زیر زبانست مرد
چہ دانند مردم کہ دانشورم
کہ در مصر ناداں ترازوے بہوت
سفر کرد و بر طاق مسجد نبشت
بہ بیدانشی پردہ ندریدے
کہ خود را نکور وئے پنداشتم
چو گفتی و رونق نماندت گریز
وقار است و نااہل را پردہ پوش
و گر عایمی پردہ خود مدر
کہ ہر گہ کہ خواہی توانی نمود
بکوشش نشاید نہاں باز کرد
کہ تا کار دبر سر نبودش نگفت

یکے خوب خلق و خلق پوش بود
خردمند مردم ز نزدیک و دور
تفکر شبے با دل خویش کرد
اگر من پسین سر بخود در برم
سخن گفت و دشمن بدانت و دو
حضورش پریشاں شد کار زشت
در آئینہ گر خویشتن دیدے
چنین زشت ازاں پردہ بردام
م آواز را باشد آوازہ تیز
ترا خاموشی اے خداوند ہوش
اگر عالی ہیبت خود منبر
ضمیر دل خویش منملے زو
ولیکن چو پیدا شود راز مرد
قلم بر سلطان چہ نیکو نہفت

کہ ان سب
زیادہ
احتم ہے۔
حضور۔ دربار
طاق۔ محراب۔ در آئینہ۔
یعنی اگر میں اپنی حقیقت
سمجھ لیتا چھین زشت۔
یعنی اپنی حماقت کے باوجود
تاکہ کم آواز۔ کم گو۔ آوازہ
شہرت۔ گریز یعنی پھراس
جلد نہ ٹہر۔ ترا۔ یعنی خاموشی
عقل مند کے لئے باعث وقار
اور بیوقوف کے لئے پردہ
پوش ہے۔ مدر۔ یعنی زیادہ



باتیں کر کے۔ ضمیر پوشیدہ راز۔ کہ ہر گہ۔ یعنی راز ظاہر کرنا تو ہر وقت تیرے قبضہ میں ہے۔ نہاں باز کرد۔ دوبارہ پوشیدہ نہیں کیا جاسکتا۔ سر۔ راز۔
کہ تا کار د۔ یعنی جب تک کہ قلم نہ بناو گے وہ صاف نہ لکھیگا۔

۱۴۱
 عریاں۔ ننگا۔ خود پرست۔ خود سر۔ چونچہ۔ غنچہ کی
 لہ بہائم۔ چونچے۔ بخلق۔ یعنی انسان عقل و گویائی کی وجہ سے مشہور ہے۔ تو طوطی کی طرح بت بنانہ بن۔ ناسزا۔ نامناسب۔ قفا خوردہ۔ طمانچہ کھا
 طرح اگر تیرا منہ بند رہتا تو پھول کی پتیوں کی طرح تیرا دامن چاک ہوتا۔ سراسیمہ

سخن۔ ہلکی ہلکی باتیں۔
 کزاف۔ لغو۔ طنبور۔ بے
 مزنی میں ضرب المثل ہے
 لہ یعنی آگ اپنی زبان
 (شعلہ) ہی کی وجہ سے پانی

سے مار ڈالی جاتی ہے۔ بہرہ۔
 صاحب نصیبہ۔ فاش۔

مشہور۔ زر مغربی۔ یعنی
 خالص سونا۔ محک۔ کسو
 نہ اہلست و آمیزگار۔

یعنی نالائق ہے
 طے کے
 قابل
 نہیں ہے۔

پوستینم درند۔ میری عیب
 جوتی کریں۔ کہ طاقت ندارم
 یعنی مجھ میں اتنی طاقت نہیں
 کہ ان سے مغزی بچی کروں۔

عضد۔ یعنی عضد الدولہ

دیلی شاہ فیروز۔ ۳۰
 نیک رنجور بود۔ بہت سخت
 بیمار تھا۔ شکیب۔ یعنی اس
 کی بیماری کی وجہ سے عضد
 الدولہ بیقرار تھا۔ کہ بگذار۔

یعنی چڑیا خانہ کے جس قدر جنگی پرندیں سب کو آزاد کر دے تو خدا تجھ پر رحم کرے تجھے مصیبت سے نجات دیدیگا۔ قفس۔ پنجرہ۔ مرغ سحر خواں۔ صبح کو
 چہانے والی چڑیاں کہ در بند ماند۔ قید خانہ ٹوٹنے کے بعد کون قید میں رہتا ہے۔ بستانسرائے۔ پائیں باغ۔ خوش سرا۔ خوش الحان۔

بہائم خموشند و گویا بشر
 چون مردم سخن گفت باید بہوش
 بخلق است و عقل آدمی زادہ فاش
 پراگندہ گوی از بہائم بستر
 و گرنہ شدن چون بہائم خموش
 چوطوطی سخن گوی و نادان مباحث

حکایت

یکے ناسزا گفت در وقت جنگ
 قفا خوردہ عریان و گریاں شست
 چونچہ گرت بستہ بودے دہن
 سراسیمہ گوید سخن پر کزاف
 نہ بینی کہ آتش زبانت و بس
 اگر هست مرد از بہر بہرہ ور
 اگر مشک خالص نداری مگوئے
 بسوگند گفتن کہ زر مغربی است
 بگویند ازین حرف گیسراں ہزار
 روا باشدار پوستینم درند

حکایت

عضد را پر نیک رنجور بود
 یکے پار سا گفتش از روئے پند
 قفسہاتے مرغ سحر خواں شکست
 نگہداشت بر طاق بستانسرائے
 شکیب از بہا دیدر دور بود
 کہ بگذار مرغان و خشی ز بند
 کہ در بند ماند چون زندان شکست
 یک نامور بلبل خوش سرائے

سہ ایوان محل۔ تو ازگفت یعنی اس نے بلبل سے کہا تو اپنی خوشگونی کی وجہ سے قید میں ہے۔ ناگفتہ۔ بدوں کہ۔ چندے۔ چند روز۔ رستہ بود۔ چھٹکارا حاصل کئے ہوئے تھا۔ گیر دور کنار۔ حاصل کر لیتا ہے۔ کنار۔ علیحدگی۔

جزاں مرغ برطاق ایوان نیافت
تو ازگفت خودماندہ در قفس
ولیکن چو گفتی و لیش بسیار
ز طعن زباں آوراں رستہ بود
کہ از صحبت خلق گیر کنار
بعیب خود از خلق مشغول باش
چو بے ستر بینی بصیرت پوش

پسر صبحدم سوئے بستاں شیاقت
بخندید کائے بلبل خوش نفس
ندارد کسے باتو ناگفتہ کار
چو سعدی کہ چندے زباں بستہ بود
کسے گیر آرام دل در کنار
مکن عیب خلق اے خردمند فاش
چو باطل سر ایند بگمار گوش

کر۔ بگمار گوش۔ یعنی متوجہ نہ ہو بے ستر بے پردہ۔ سہ بصیرت پوش۔ اپنی آنکھیں ڈھانپنے۔ تربیہ۔ یعنی ایک مرید نے طبع و ساری توڑ ڈالے۔ جلتے۔ فوراً۔ بمو۔ بال بکڑکے۔ چوگان۔ یعنی دف کا ڈنڈا۔ بتعلیم۔ تعلیم کے طور پر۔ نخواستی۔ اگر دف کی طرح

حکایت

مریدے دف و چنگ مطرب شکست
غلامان و چوں دف زودنیش بروئے
دگر روز پیرش بتعلیم گفت
چو چنگ اے برادر سر انداز پیش

شنیدم کہ در بزم ترکان مست
چو چنگش کشیدند حالے بموئے
شب از در چوگان و سلی نخفت
نخواستی کہ باشی چو دف زور پیش

پٹنا نہیں چاہتا تو چنگ کی طرح سرنگوں ہو جا

اور کسی پر اعتراض نہ کر۔ دو کس یعنی دعا دیوں نے ایک مجمع کو رٹتے دیکھا جس میں جوتے اور پتھر چل رہے تھے۔ یکے۔ ان دونوں میں سے ایک نے سہ از طرف بر شکست پکڑ نکل گیا۔ در میان آمد۔ اس رطانی کے پیچ میں آکر اپنا سر زخمی کر لیا۔ خوشی و

مثل

پراگندہ نعلین و پرتندہ سنگ
یکے درمیاں آید و سر شکست
کہ با خوب وزشت کشش کار نیست
دہن جلئے گفتار و دل جائے ہوش
نہ گوئی کہ این کوتہ است آن دراز

دو کس گرد ویدند و آشوب و جنگ
یکے فتنہ دید از طرف بر شکست
کسے خوشتر از خوشیتن دار نیست
ترا دیدہ در سر نہادند و گوش
مگر یازدانی نشیب از فراز

یعنی جس کو اپنی ہڈی ہو اس کو دوسروں کی برائی بھلائی سے کچھ مطلب نہیں رہتا۔ ترا دیدہ۔ یعنی خدانے مجھے آنکھ اور کان دینے بات کرنے کے لئے منہ اور سمجھنے کے لئے دل دیا تاکہ تو اچھے برے کو سمجھ سکے نہ اس لئے کہ تو لوگوں کی عیب جوئی کرے۔

۱۷۳
 چلے۔ سال کی سب سے بڑی رات۔ سیاہ۔ حبشی۔ فروردہ۔ یعنی اس کے ہونٹ چوس رہا تھا۔ اللیل یعنی لیلۃ النہار۔ رات دن کو ڈھانپتی ہے۔ یعنی حبشی رات کی مانند اور وہ لڑکی دن

حکایت در معنی راحت خاموشی و آفت بسیار سخنی

چنین گفت پیرے پسندیدہ ہوش
 کہ در ہند رستم بکنجے فسرائ
 در آغوش او دخترے چوں شمر
 چنان تنگس آوردہ اندر کنار
 مرا امر معروف دامن گرفت
 طلب کردم از پیش و پس چوب و
 بشنوع و دشنام آشوبے زجر
 شد آں ابرنا خوش زبالائے باغ
 زلاحولم آں دیو ہیکل بجست
 کہ اے زرق سجادہ زرق پوش
 مرا عمر بادل زکف رفتہ بود
 کنوں پختہ شد لقمہ خام من
 نظم بر آورد و فریاد خواند
 نمائند از جواناں کسے دستگیر
 کہ شرمش نیاید زہیری ہے
 ہی کرد فریاد و دامن بچنگ
 بروں رفتم از جامہ دردم چو سیر

خوش آید سخنہائے پیراں بگوش
 چہ دیدم چو یلدا سیاہ ہے دراز
 فروردہ دنیاں بلہباش در
 کہ پنداری اللیل یعنی لیلۃ النہار
 فضول آتشے گشت و درمن گرفت
 کہ اے ناخدا ترس بے نام و ننگ
 سپید از سیہ فرق کردم جو فجر
 پدید آمد آں بیضہ از زیر زراغ
 پیری بیکر اندر من آویخت دست
 سیہ کار دنیا خریدیں فروش
 بریں شخص و جاں برے اشفتہ بود
 کہ گرمش بدر کردی از کام من
 کہ شفقت بر افتاد و رحمت نمائند
 کہ بستانم دادا زیں مرد سیر
 زدن دست در ستر نامحرمے
 مرا ماندہ سردر گریباں ز ننگ
 کہ ترسیدم از زجر برنا و پیر

میں نے کہا۔ سپید۔
 لڑکی۔ سیاہ۔ حبشی۔
 فرق۔ جدا۔ شد۔ وہ
 حبشی ہٹ گیا۔ باغ۔
 یعنی وہ لڑکی۔ آن بیضہ۔
 یعنی وہ لڑکی جو اندھے کی
 طرح صاف و شفاف تھی
 زراغ۔ وہ حبشی جو کالے
 کوسے کی طرح تھا۔ زلاحولم۔
 لاحول پڑھنے سے شیطان
 بھاگتا ہے۔

زرق
 سجادہ
 یعنی تیرا مصلیٰ
 بھی مگر اور تیرا لباس بھی
 فریب ہے۔ دنیا خیر۔ تو
 دنیا کا طالب ہے۔ کہ
 شفقت۔ یعنی وہ لڑکی
 کہنے لگی کہ دنیا میں اب رحمت
 و شفقت کا مادہ نہ رہا۔
 لڑکی کہنے لگی کوئی مددگار
 نوجوان ہے جو اس بڑھے
 سے ظلم کا بدلہ دلوادے۔

کہ شرمش۔ یہ بڑھا ایسا بے شرم ہے کہ اس کا بڑھاپا بھی نامحرم پر ہاتھ ڈالنے سے نہ روک سکا۔ دامن بچنگ۔ یعنی میرا دامن پکڑ کر جو اس نے
 یہ شور کیا تو شرم سے میری گردن جھک گئی۔ چوسیر۔ یعنی میں اپنے کپڑے چھوڑ کر اس کی طرح ننگا ہو کر بھاگا۔ برنا و پیر۔ جوان و بوڑھا۔

اے کہ در دست او یعنی اس کی یہ نسبت کہ وہ مجھے کپڑے رہے اور رسوا ہوں۔ یہی بہتر تھا کہ میں کپڑے چھوڑ بھاگوں۔ پس از مدتے۔
 کچھ دنوں بعد وہ لڑکی میرے پاس سے گزری اور کہنے لگی تو مجھے جانتا ہے۔ ۱۶۴ میں نے کہا یقیناً تو وہی ہے جس کے ہاتھ پر میں نے

کہ در دست او جامہ بہتر کہ من کہ میدانیم گنتمش زینہار کہ گرد فضولے نگر دم دگر کہ عاقل نشیند پس کار خویش دگر ویدہ نادیدہ انگاشتم چو سعدی سخن گوی ورنہ خموش	بر سہ دواں رفتم از پیش زن -- پس از مدتے کرد بر من گذار کہ من تو بہ کردم بدست تو بر کسے را نیاید چنین کار پیش ازیں شغعت این پند برداشتم گرت عقل و رایست تدبیر و ہوش
---	---

اس بات سے توبہ کی ہے
 کہ کبھی غیر متعلق شخص کے ہتھکڑے
 میں نہ پھنسوں گا۔ کسے را۔
 خدا کرے کسی کو ایسے کام
 سے سابقہ نہ پڑے۔ جس
 میں اپنے انجام سے غافل
 ہو جائے۔ شغعت۔ برائی
 دگر۔ یعنی پھر دیکھ کر بھی انجام
 بنجاتا ہوں۔ اے داؤد
 ملائی۔ شیخ ابوسلیمان بن

حکایت در فضیلت ستر پوشی

کہ دیدم فلاں صوفی افتادہ مست گروہے سگاں حلقہ پیرا منش ز گویندہ ابرو بہم در کشید بکار آید امروز پار شفیق، کہ در شرع نہی است و بر خر قہ عار عنان طریقت ندارد بدست بفکرت زورفت چوں خر بگل نہ ز رغبت کہ مست اندر آرد بدوش رہ سر کشیدن ز فرماں ندید در آورد و شہرے بر عام جوش زہے پار سائی و تقوی و دین --	یکے پیش داؤد طائی نشست قے آلودہ دستار و پیرا منش چو فرخندہ خوی این حکایت شنید زمانے بر آشفٹ و گفت آرفیق بروزاں مقام شنیعش بسیار پشتش بر آور چومرداں کہ مست نیوشندہ شد زین سخن تنگدل نہ یارا کہ فرماں نگیرد بگوش زمانے بہ بیچید و در ماں ندید میاں لبست و بے اختیارش بدوش یکے طعنہ میزد کہ دروشش ہیں
---	---

نصیر وفات
 مشہور
 اولیا کرام
 میں سے ہیں۔ کہ دیدم یعنی
 اور اس نے یہ کہا۔ گروہے
 سگاں۔ کتے اس کو گھیرے
 ہوتے ہیں۔ فرخندہ جوئے
 مبارک عادت والا یعنی
 حضرت داؤد۔ ابرو بہم
 در کشید۔ ناراض ہونے
 مقام شنیع۔ برا مقام۔
 یعنی میخانہ۔ کہ در شرع۔
 یعنی اس کا یہ کام شرع

کے بھی خلاف ہے اور اس کے خر قہ دروشی کے بھی۔ کہ مست۔ یعنی مدہوش کو طریقت پر قابو نہیں رہتا۔ ۱۳ نہ رغبت۔ اس پر بھی اس کا میلان
 نہ تھا کہ شرابی کو کاندھے پر اٹھا کر لائے۔ و شہرے۔ یعنی تمام شہر اس پر امنڈ پڑا۔ زہے۔ یعنی ماشار اللہ کیا نیکی اور تقویٰ ہے۔

لہجے۔ یعنی کوئی یہ طعنہ دے رہا تھا۔ مرقع بسکی۔ چوہہ شراب کی خاطر گروی کیلے۔ بسکی۔ مرکب ہے۔ یکے از سببے یعنی وہ شراب جس کو
 لہجہ جوش دے کر ایک تہائی کر لیا ہو۔ عربی میں ۱۷۵ اس ہی کو مثلث کہتے ہیں۔ حجام۔ تیز تلوار۔ سکہ مرز۔ یعنی کسی بھائی کی تہائی

میں بھی آبروریزی نہ کرو
 ورنہ زمانہ کھلم کھلا تمہاری
 آبروریزی کرے گا۔ بد۔
 یعنی کسی بھلے بڑے کو تم
 برائے کہو۔ کہ بد مرد را۔
 یعنی بڑے کو برا کہا تو اس
 کو اپنا دشمن بنایا۔ بھلے کو
 برا کہا تو برا کیا۔ کہ در
 پوستین خود ست۔ یعنی

مرقع بسکی گرو کردہ اند
 کہ این سرگرائست و آن نیمست
 بہ از شذاعتِ شہر و جوشِ عوام
 بنا کام بردش بجائیکہ داشت
 بخندید طائی دگر روز و گفت
 کہ دہرت بریزد بشہر آبروئے

یکے صوفیاں ہیں کہ مے خوردہ اند
 اشارت کناں این فلان را بدست
 بگردن برا ز جو ردشمن حسام
 بلا خورد روزے بخت گذاشت
 شب از شرمساری و فکر تخیفت
 مرز آبروئے برادر بکوئے

حکایت

وہ اپنے ہی متعلق کہہ رہا
 ہے۔ بیان
 دلیل۔
 وزیں۔
 یعنی اور اس

لگو اے جوان مرد صاحب خرد
 و گرنیک مرد دست بد میکنی
 چنین داں کہ در پوستین خود دست
 وزیں فعل بدی ترا بد عیاں
 اگر راست گوئی سخن ہم بدی

بد اندر حق مردم نیک و بد
 کہ بد مرد در اخصم خود میکنی
 ترا ہر کہ گوید فلاں کس بدست
 کہ فعل فلاں را بساید عیاں
 بسد گفتن خلق چوں دم زدی

حکایت

عیب جو کی بدی عیاں ہے
 اور عیاں را چہ عیاں۔
 اگر راست گوئی۔ یعنی اگر
 تو سچی بات کہہ رہا ہے لیکن
 پھر بھی وہ بری ہی تو ہے۔
 سہ زبان کرد۔ یعنی کسی نے

بد و گفت دانندہ سرفراز
 مرا بدگماں در حق خود مکن،
 نخواہد بجاہ تو اندر فرسزد

زباں کرد شخصے بغیبت دراز
 کہ یاد کساں پیش من بد مکن
 گرفتم ز تکمین او کم بود

حکایت

ایک بزرگ کے سامنے کسی
 کی غیبت میں زبان دراز
 شروع کی۔ مرا بدگماں۔
 یعنی مجھے تو اپنے سے بدگماں

کہ دزدی بسا ماں ترا ز غیبت است
 شگفت آدایں داستا نم بگوش

کسے گفت و پنداشتم طبیعت است
 بد و گفتم اے یار آشفتم ہوش

نہ بنا۔ گرفت۔ میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ تیری عیب جوئی سے اس کا مرتبہ کم ہو جائیگا لیکن اس سے تیرا مرتبہ تو نہ بڑھے گا۔ و پنداشتم طبیعت است مجھے یہ خیال
 ہوا کہ یہ مذاق کی بات ہے۔ کہ دزدی۔ یعنی اس نے کہا۔ سا ماں تر۔ مفید تر۔ آشفتم ہوش۔ پریشان۔

سہ ناراستی۔ یعنی چوری۔ تہور۔ بہادری۔ دیوان۔ اعمال نامہ۔ چیزے خورد۔ کچھ فائدہ حاصل نہ کیا۔ نظامیہ۔ بغداد کا مشہور مدرسہ تھا جو نظام الملک طوسی وزیر سلطان سجنے جاری کیا تھا۔ ادرار۔ وظیفہ۔

بناراستی درچہ بینی ہی بلے گفت دزدان تہورکنند زغیبت چہ می خواہد آں سادہ مرد کہ برغیبتش مرتبت می نہی بازوئے مردی شکم پرکنند کہ دیواں سیہ کرد و چیزے خورد

ابوالفتح ابن جوزی ۲۰ چون جب میں کسی کو پوچھا کہ بہتر تقریر کرتا ہوں یا یہ اندرون خبیث یعنی فلا خبیث کا مزاج۔ پیشوا

حکایت

مرادر نظامیہ ادرار بود مرادرا گفتم اے پرخرد چون داد معنی دہم در حدیث شنیدای سخن پیشوائے ادب حسودی پسندت نیاید زدوست گراوراہ دوزخ گرفت از خسی

شب و روز تلقین و تکرار بود فلاں یار بر من حسد می برد بر آید ہم اندرون خبیث بہ تندی بر اشفت و گفت آجب ندانم کہ گفتت کہ غیبت نکوست ازین راہ دیگر تو دروے رسی

ادب۔ ابن جوزی ۲۱ حسودی۔ حسد کرنا۔ کہ گفت۔ تجھ سے کس نے کہا۔ خسی۔ کینگی۔ ازین راہ دیگر۔ یعنی راہ غیبت

سنگ سیاہ۔ پارہ۔ یعنی پارہ سنگ سیاہ۔

حکایت

کے گفت حجاج خو خوارہ لیست نرسد ہی زآہ و فریاد خسلق جہاں دیدہ بیدیریتہ زاد کزوداد مظلوم مسکین او تو دست ازوے و روزگارش بداد نہ پندار ازو بہرہ مند آدم بدوزخ بردمکبرے را گناہ و گر کس بغیبت پیش میدود

دش ہمچو سنگ سیہ پارہ لیت خدایا تو بستاں ازوداد خلق جواں را یکے پسند پیرانہ داد بخواہند و از دیگران کین او کہ خود زبردستش کند روزگار نہ نیز از تو غیبت پسند آدم کہ پیمانہ پر کرد و دیواں سیاہ مبادا کہ تنہا بدوزخ رود

خدایا۔ اے اللہ تو اس سے مخلوق کا بدلہ لے لینا۔ ۲۲ دیرینہ زاد۔ پرانی عمر کا۔ کزوداد۔ یعنی حجاج سے تو مظلوم و مسکین کا بدلہ لیا جائیگا۔ اور دوسروں سے حجاج کے کینہ و بغض کا۔ کہ خود۔ زمانہ خود اس کو ذلیل کر دے گا۔ نہ پندار۔ نہ حجاج کا غرور مجھے پسند

نہ تیری غیبت مجھے پسند۔ دیوان۔ اعمال نامہ۔ پیش میدود۔ اس کے پیچھے دوڑ رہا ہے۔ مبادا۔ یعنی دونوں دوزخ میں جائیں گے۔

۱۷۷
 نہ طہیبت۔ مذاق بغیش۔ اُس کے پیٹ پیچھے۔ فتادند در پوستیں۔ اس کی عیب جوئی کرنے لگے۔ باز گفتند و گفت۔ انہوں نے اس پر اعتراض کیا تو اُس نے جواب دیا۔ نہ طہیبت۔ یعنی ایسا نہیں

حکایت

شنیدم کہ از پارسیاں یکے
 دگر پارسیانِ خلوت نشین
 باخر نامند این حکایت نہفت
 مد پرودہ بریارِ شوریدہ حال

بطہیبت بخندید باکود کے
 بغیش فتادند در پوستیں
 بصاحب نظر باز گفتند و گفت
 نہ طہیبت حرام است و غیبت جلال

نہ جانتا تھا۔ کف بشوی۔
 گٹوں تک ہاتھ دھو۔ منہ
 ناک کے نچھنے۔ لہ انگشت
 کوچک۔ کن انگلی۔ بخار۔
 یعنی صاف کر لو۔ سببہ۔
 شہادت کی انگلی کہ نہیبت
 امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

کے مذہب میں ظہر کے بعد
 مسواک کرنا درست نہیں
 ہے۔ رستنگہ موتے سر۔
 یعنی پیشانی۔

حکایت

بطفلی درم رغبتِ روزہ خاست
 یکے عابد از پارسیانِ کوئے
 کہ بسم اللہ اول بسنت بگوئے
 پس آنکہ دہن شوی و بینی سہ بار
 بسبابہ دندانِ پیشین ببال
 وزاں پے سہشت آب بر رگوزن
 دگر دستہا تا بمرق بشوئے
 دگر مسح سر بعد از اں غسلِ پائے
 کس از من نداند دریں شیوہ بہ
 شنید این سخن وہ خدائے قدیم
 نہ مسواک در روزہ گفتی خطاست
 وہاں گوزنا گفت نیہا نخست
 کسے را کہ نام آمد اندر میاں

ندائے چپ کد امست و راست
 ہمیشستن آموختم دست فروئے
 دوم نیت آور سوم کف بشوئے
 مناخر یا انگشت کوچک بخار
 کہ نہیبت در روزہ بعد از زوال
 رستنگہ موتے سرتا ذقن
 ز تسبیح و ذکر آنکہ دانی بگوئے
 ہمیں است و خمس بنام خدائے
 نہ بینی کہ قروت شہیردہ
 بشورید و گفت اسے خلیت جرم
 بنی آدم مردہ خوردن رواست
 بشوئی کہ از خوردنیہا بشست
 بہ نیکوتریں نام و نقش بخواں،

۱۷۷
 ختمش
 بنام خدا۔ یعنی
 وضو کے بعد کی دعا پر ختم
 کرو۔ کس از من۔ یعنی اس
 عابد نے شیخ سعدی کو وضو
 کی تعلیم دینے کے بعد فخر یہ
 یہ بھی کہا کہ مجھے بہتر ان مساک
 کو کوئی نہیں جانتا اور ہمارے
 گاؤں کا یہ بوڑھا تو بالکل
 بھست گیا ہے اس کو کچھ
 نہیں آتا جاتا۔ نہ مسواک۔
 تو نے خود یہ بتایا ہے کہ روئے

میں ظہر کے بعد مسواک درست نہیں۔ تو کیا انسانوں کا گوشت کھانا (غیبت کرنا) درست ہے۔ وہاں گو۔ یعنی جو شخص کھلنے پینے کی چیزوں سے اپنے
 منہ کو صاف کرتا ہے اُس سے کہہ دو کہ پہلے اپنا منہ گندی باتوں سے صاف کرے۔

لہ جو ہموارہ۔ جب تم سب کو گدھ باتاؤ گے تو تمہیں کون انسان کہیگا۔ چناں۔ بیٹھ بیٹھ وہ بات کہو جو سنا منے ہی کہہ سکو۔ دیدہ ناظر۔ یعنی انسان
 نبی بصر۔ تو اندھا نہیں ہے۔ غیب دان۔ خدا تعالیٰ۔ نیاید۔ یعنی تمہیں تو اپنے

اپنے کاموں سے تمہیں کوئی بحث نہ ہوا اور میرے کاموں سے شرم محسوس کرو۔ لہ ثابت قدم۔ جس کا قدم راہ مستقیم پر جما ہوا ہو۔ شوریدہ رنگ۔ دیوانہ۔ تو ہرگز۔ تو نے کبھی نصاریٰ سے جہاد کیا ہے۔ چار دیوآ۔ گھر۔ بخت برگشتہ۔ بد بخت۔ امین۔ بے غم۔ جوڑ۔ یعنی فیبت۔ نرسٹ۔ نہ چھوٹے مرغزی۔ مرغزار ہننے	چو ہموارہ گوئی کہ مردم خزند چناں گوے سیرت بکوی اندرم وگر شرمت از دیدہ ناظر است نیاید ہی شرمت از خویشتن	مبصرین کہ نامت چو مردم برند کہ گفتن توانی بروی اندرم نہ بے بصر غیب داں حاضر است کز و فارغ و شرم داری زمن
---	---	---

حکایت

طریقت شناسان ثابت قدم یکے زانمیاں غیبت آغاز کرد کسے گفتش اے یار شوریدہ رنگ بگفت از پس چار دیوار خویش چنین گفت درویش صادق نفس کہ کافر ز پیکارش امین نشست	بخلوت نشستند چندے بہم، در ذکر بچارہ باز کرد تو ہرگز غزا کردہ در فرنگ ہمہ عمر نہادہ ام پائے پیش ندیدم چنین بخت برگشتہ کس مسلمان ز جو زبانش نرسٹ
--	---

حکایت

چہ خوش گفت دیوانہ مرغزی من از نام مردم بزشتی برم کہ دانند پروردگان خرد رفیقے کہ غائب شد اے نیکنام یکے آنکہ مالش باطل خوردند ہر آں کو برد نام مردم بعار کہ اندر قفائے تو گوید ہماں	حدیثے کزاں لب بدنداں گزی نگویم بجز غیبت مادرم کہ طاعت ہماں بہ کہ مادر برد دو چیز است ازو بر رفیقان حرام دوم آنکہ نامش بزشتی برند تو چشم نکو گوئی ازوے مدار کہ پیش تو گفت از پس مردماں
---	---

دوست۔ رفیقان۔ یعنی غائب کے دوست۔ نامش بزشتی برند۔ اس کا برائی سے ذکر کریں۔ ہر آنکس۔ جو دوسروں کی تم سے برائیاں کرے اس سے
 بی بھلائی کی بھی توقع نہ رکھو۔

کسے پیش من درجہاں عاقلست کہ مشغول خود وز جہاں غافلست

حکایت

سہ کس را شنیدم کہ غیبت رواست
یکے پادشاہ ملامت پسند
حلاست ازو نقل کردن خبر
دوم پردہ بر بیچائے متن
ز خوش مداراے برادر گناہ
سوم کز ترازوتے ناراست گو

چوزیں درگذشتی چہارم خطاست
کز و بردل خلق بسینی گزند
مگر خلق با شنند از و بر حذر
کہ خود میدرد پردہ خویشتن
کہ اومی در افتد بگردن بچاہ
ز فعل بدش ہر چہ دانی بگوئے

خوف۔ کہ خود میدرد یعنی
جو کھلم کھلا گناہ کرے۔۔
ز خوشش۔ یعنی جب کہ وہ
خود گناہ کے گڑھے میں
گرہا ہے تو تو اس کی غوطہ
خوری میں گناہ نہ سمجھو۔
کز ترازوتے۔ بد معاملہ۔
سہ سیتان۔ رستم کا
شہر۔ بقال۔ بنیا ماکول۔
کھانا۔ او۔ اورا۔ خدایا۔

حکایت

شنیدم کہ دزدے در آمد ز درشت
چو چیزے خرید ازو بقال کوئے
بذروید بقال ازونیم دانگ
خدایا تو شب رو بائش بسوز

بدر وازہ سیتان برگذشت
ز ماکول و طعمیکہ بائش اوئے
بر آورد دزد سہ کاربانگ
کہ رہ میزند سیتانی بروز

یعنی جب کہ
سیتانی
دن میں
چوری کرنے لگے
تو اب رات کے چوروں کی
کیا ضرورت رہی۔ صوفی
باصفا۔ یعنی پاک دل صوفی
از قفا۔ غائبانہ۔ سہ
ندائستہ بہتر۔ دشمن کی
باہانہ جانا ہی بہتر ہے۔
کسانیکہ۔ یعنی دشمن کا پیغام
تم تک پہنچانے والا۔ دشمن
سے بھی بدتر ہے۔ کہتے۔
دشمن کا پیغام تم تک پہنچا

حکایت

یکے گفت با صوفتے باصفا
بگفتا خموش اے برادر ز خفت
کسانیکہ پیغام دشمن برند
کسے قبول دشمن نیارد بدوست
نیارست دشمن جفا گفتنم،

ندانی فلانت چہ گفت از قفا
ندائستہ بہتر کہ دشمن چہ گفت
زدشمن ہمانا کہ دشمن ترند
جزاں کس کہ در دشمنی یار اوست
چناں کز شنیدن بلرز دشمن

ندانی فلانت چہ گفت از قفا
ندائستہ بہتر کہ دشمن چہ گفت
زدشمن ہمانا کہ دشمن ترند
جزاں کس کہ در دشمنی یار اوست
چناں کز شنیدن بلرز دشمن

دوست نہ لائیگا بلکہ دشمن کا دوست ہی لائیگا۔ چناں۔ یعنی ایسی باتیں جنکو سنکر رزہ چڑھے۔

لہ کہ مرفتنہ خفتہ۔ جو کہ چھپے ہوئے بھگڑے تجھ سے میان کر کے مردہ قفنہ اٹھا رہا ہے۔ سیہ چال۔ اندھا کنواں جس میں بجز موموں کو باندھ کر فائدہ تھے۔ یہ یعنی فتنہ انگیزی سے موت بہتر ہے۔ ہیزم کش۔ لکڑ ہارا۔ فریدون۔

۱۸۰

<p>کہ دشمن چینیں گفت اندر نہاں بخشم آورد نیک مرد سلیم کہ مرفتنہ خفتہ را گفت خیر بہ از فتنہ از جائے برون بجائے سخن چین بد بخت ہیزم کشست</p>	<p>تو دشمن تری کاوری بردہاں سخن چین کند تازہ جنگ قدیم ازاں ہم نشین تا توانی گریز سیہ چال و مردان درو بتر پائے میان دو تن جنگ چوں آتشست</p>	<p>کر لیا تھا عامل سفلہ کینہ گورنر۔ رنج۔ یعنی ستار وصول کرتا ہے۔ توفیر۔ زیادتی۔ لہ گزندت۔ یعنی تیرا عیا پر ظلم و ستم اللہ کے یہاں تو تیرے لئے نقصان دہ ہے ہی بادشاہ کے یہاں بھی اس کا انجام بہتر نہیں ہے۔ کہ ہر روز۔ یعنی اس نے جا کر بادشاہ</p>
--	--	--

حکایت

<p>کہ روشن دل و دور بین دیدہ داشت دگر پاس فرمان شہ داشتے کہ تدبیر تلگست و توفیر گنج، گزندت رساند ہم از پادشاہ کہ ہر روزت آسائش و کام باد ترا در نہاں دشمنست این وزیر کہ سیم وزیر ازوے نداد دیوان بمیرد دہنداں زر و سیم باز مجاہد کہ نقدش نیاید بدست بخشم سیاست نگہ کرد شاہ بخط چرائی بداندیش من چو پرسیدی اکنوں نشاید نہفت کہ باشند خلقت ہمہ نیک خواہ</p>	<p>فریدوں وزیرے پسندیدہ داشت رضائے حق اول نگہ داشتے نہد عامل سفلہ بر خلق۔۔۔ رنج اگر جانب حق نداری نگاہ یکے رفت پیش ملک بامداد غرض مشنوا از من نصیحت پذیر کس از خاص لشکر نماندست و عام بشرطیکہ چوں شاہ گردن فراز نخواہد ترا زندہ آں خود پرست یکے سوتے دستور دولت پناہ کہ در صورت دوستاں پیش من زمین پیش تختش بوسید و گفت چنین خواہم اے نامور پادشاہ</p>	<p>کو یہ دعادی۔ غرض مشنوا۔ یعنی میری یہ گزارش غرضندانہ نہیں ہے بلکہ مخلصانہ ہے۔ اس کو قبول کر لے۔ دام۔ قرص یعنی اس وزیر نے سب کو قرص دیا ہے سچے بشرطیکہ اس بشرط پر کہ وہ لوگ بادشاہ کے مرنے کے بعد قرص ادا کریں گے۔ نخواہد یعنی وہ وزیر تیرا مرنا چاہتا ہے۔ ورنہ اس کا قرص وصول نہ ہوگا۔ بخشم سیاست یعنی غصہ کی آنکھ سے۔ در صورت۔ بظاہر۔ بخاطر۔ دل میں۔ نشاید نہفت۔ اب اصل معاملہ چھپانا مناسب نہیں ہے۔ خلقت مخلوق۔</p>
---	--	---

۱۸۱
 ۱۸۱
 ۱۸۱

چومرگت بود و وعدہ سیم من
 خواہی کہ مردم بصدق و نیاز
 غنیمت شمارند مردان دُعا
 پسندید از و شہریار آنچه گفت
 ز قدر و مکانیکہ دستور داشت
 ندیدم ز عمارت سرگشته تر
 ز نادانی و تیرہ رانی کہ اوست
 گفتند این و آن خوش دگر بارہ دل
 میان دو کس آتش افروختن
 چو سعدی کہ ذوق خلوت چشید
 بگو آنچه دانی سخن سود مند
 کہ فردا پیشماں بر آرد خروش

بقابلیش خواہندت از بیم من
 سرت سبز خواہند و عمرت دراز
 کہ جوشن بود پیش تیر بلا
 ز بگن رویش از تازگی بر شکفت
 مکانش بیفزود و قدرش نکاشت
 نگوں طالع و بخت برگشتہ تر
 خلاف افگند در میان و دوست
 وے اندر میاں کور بخت و خجل
 نہ عقلست و خود در میاں سوختن
 کہ از ہر دو عالم زباں در کشید
 و گر بیچکس رانہ باید پسند
 کہ آیا چرا حق نکر دم بگوشش

حکایت

زن خوب فرماں برو پار سا
 برو بیخ نوبت بزن بردرت
 ہمہ روز اگر غم خوری غم مدار
 کہ اخانہ آباد و ہجخانہ دوست
 چو ستور باشد زن خور ووتے
 کہے برگرفت از جہاں کام دل

کند مرد درویش را پادشا
 کہ یار موافق بود در برت
 چو شب غمگسارت بود در کنار
 خدا را بر حمت نظر سوتے اوست
 بیدار او در بہشتت سوتے
 کہ یکدل بود باوے آرام دل

پیدا کرتا ہے لہ کتند۔
 یعنی یہ دونوں دوست
 پھر مل جلتے ہیں۔ وہ چلو
 بد بخت اور شرمندہ ہوتا
 ہے۔ درمیاں سوختن۔
 یعنی چلو زور درمیاں میں
 جلتا ہے۔ ہر گہ عالم۔ تمام
 دینا۔ کہ آیا۔ کاش میں
 حق بات سنا۔ خوب فرمانبر
 اطاعت شعار۔ بیخ نوبت
 بزن۔ یعنی چونکہ
 فقیر کو فرمانبر
 بیوی
 بجانے سے
 بادشاہی حاصل ہو گئی
 تو اس سے کہہ دو کہ وہ بیخ
 دروازہ پر بیخ نوبت
 خانہ سے نکالاجوائے۔
 لہ ہمہ روز۔ اگر دن بھر
 کے مصائب کے بعد رات کو
 پہلو میں غمگسار بیوی ہو تو
 پھر کیا پرواہ ہے۔ ہجخانہ۔
 بیوی۔ چو ستور۔ خوب
 پردہ پوشا بیوی کا دیدار۔
 آرام دل۔ بیوی۔

اگر پارسا۔ اگر بیوی نیک خصلت اور خوش گفتار ہے تو پھر خوب صورتی اور بد صورتی کی پروا نہ کرو۔ کہ خوب۔ از خوب صورت عیوب۔
یعنی بیوی کی بد صورتی۔ چو حلو خورد۔ شوہر کے ہاتھ سے سر کہ بھی حلو اسیجو کر۔ ۱۸۲ کھلے نہ کہ حلوے کو ترش روئی کے ساتھ کھائے۔

تنگہ در نکوئی وز شتی مکن
کہ آمیز گاری بیوشد عیوب
نہ حلو خورد سر کہ اندودہ روئے
زن دیوسیمائے خوش طبع گوئے
ولیکن زن بد خدا یا پناہ
غنیمت شمار و خلاص از قفس
وگر نہ بسہ دل بہ بیچارگی
کہ درخانہ دیدن برابر و گرہ
کہ بانوئے زشتش بود در سر
کہ بانگ زن ازوے بر آید بلند
وگر نہ تو درخانہ بنشین چوزن
سر او بل محلیش در مرد پوش
بلائے سر خود نہ زن خواستی
از انبار گندم فروشوئے دست
کہ با او دل و دست زن راست
دگر مرد گولاف مردی مزین
برو گوینہ پنچہ بر روئے مرد
چو بیروں شد از خانہ در گور باد
ثبات از خرد مندی وراثتے نیست

اگر پارسا باشد و خوش سخن
زن خوش نشن دل نشان تر کہ خوش
چو حلو خورد سر کہ از دست شوئے
بزد از پری چہرہ زشت خوئے
دل آرام باشد زن نیک خواہ
چہ طوطی کلاغش بود، تمنفس
سر اندر جہاں نہ باوارگی
بزدان قاضی گرفتار بہ
سفر عید باشد براں کہ خدائے
در خرمی بر سر آئے بہ بند
چوزن راہ بازار گیر دوزن
اگر زن ندارد سوئے مرد گوش
زنے را کہ جہلست و ناراستی
چو در گیلہ جو امانت شکست
براں بندہ حق نیکوی خواستست
چو در روئے بیگانہ خندید زن
زن شوخ چوں دست در قلیہ کرد
ز بیگانگان چشم زن کور باد
چو بینی کہ زن پائے بر جلے نیست

بزد۔ خوب صورت بد مزاج
بیوی سے بد صورت خوش
مزاج بیوی بازی بیجانی
ہے۔ کلاغ۔ کالا کوا۔
تمنفس۔ یعنی دونوں ایک
پنچے میں بند ہوں۔ بنہ
دل۔ صبر کر۔ زنداں۔ گھر
میں بیوی کی ابرو کی شکن
دیکھنے سے تو حلیا نہ بہتر
ہے۔ بز۔ یعنی ایسی بیوی
کی پٹائی کرو۔

چوزن۔
عورت
بن کر خانہ نشین
بن جا۔ سر او بل محلیش
اس بیوی کا سر مٹی پا جا۔
سے در مرد پوش۔ مرد کو
پہنادو۔ نہ زن خواستی۔
تم نے بیوی سے نہیں بلکہ
بلائے جان سے رشتہ کیا
ہے۔ چو در گیلہ جو۔ جب
تھوڑی چیز میں خیانت کرے
تو بڑی چیز میں اس پر اطمینان
نہ کرو۔ دگر۔ یعنی جب

تمہاری بیوی دوسرے مردوں سے ہنسی مذاق کرنے لگے تو اپنی مردانگی کی ڈینگیں نہ مارو۔ زن شوخ۔ جب عورت چٹوری ہو جائے تو اس
تا بعداری کی امید نہ رکھو۔ در گور باد۔ یعنی اس کی موت بہتر ہے۔ ثبات۔ بردباری۔

خوب۔ یعنی خوبصورت و خوش طبع بیوی کا بھی شوخ ہر ایک قسم کا بار ہے تو پھر اگر وہ بد خو ہے تو اسے علیحدہ کر دو۔ نذر عمدہ۔ سرگشتہ پریشان۔ لہ زن بد مباد کسی کو بری بیوی نہ ملے۔ زن در جہاں خود۔ خدا کرے دنیا میں کوئی عورت ہی نہ رہے۔ نو بہار۔ شروع سال۔ تقویم

پاری۔ سال گذشتہ کی خیزی۔

تھی پلے یعنی جو جوتی پر میں کاٹے اس کا نہونا بہتر۔ دربر یعنی شوہر کے پہلو میں۔ لیکن یعنی طعنہ زنی نہ کرو۔ در کنارش کشی۔ اگر تم بھی اسے پہلو میں لے لو گے تو تم بھی اس کے گردیدہ ہو گے۔ جفت یعنی بیوی۔

خضم۔ مخالف۔ پتیر۔ غاب۔ آسپاسنگ زیر چکی کا چلا پاٹ سنگ بالائی چکی کا اوپر کا پاٹ۔ گلبن۔ بھولوں کی ڈالی۔

برفتن بہ از زندگانی بہ ننگ و گرنش نو دچہ زن انگہ چہ شوئے رہا کن زن زشت ناسازگار کہ بودند سرگشتہ از دست زن دگر گفت زن در جہاں خود مباد کہ تقویم پاری نیاید بکار بلائے سفر بہ کہ در خانہ جنگ و لیکن شنیدم کہ در بر خوشند لیکن سعدیاطعنہ برے مزین اگر یک زماں در کنارش کشی

گریز از کفش درد بان ہنگ سے پوشائش از مرد بیگانہ روتے زن خوب خوش طبع رنج است و با چہ نغز آمد این یک سخن از دوتن یکے گفت کس را زن بد مباد زن نو کن اے دوست ہر نو بہار تھی پائے رفتن از کفش تنگ زماں شوخ و فرماندہ و سرکشند کسے را کہ بینی گرفتار زن تو ہم جور بسینی و بارش کشی

حکایت

بر پیر مردے بنا لید و گفت ، چناں میرم کا سپاسنگ زیر کس از صبر کردن نگرود خجل چہ اسنگ زیریں نباشی بروز روا باشد اربار خارش کشی تحمل کن آنکہ کہ خارش خوری

جوانے زنا ساز گاریے جفت گراں باری از دست این خصم چیر بسختی بنہ گفتش اے خواجہ دل بشب سنگ بالائی لے خانہ سوہ چو از گلبنے دیدہ باشی خوشی درختے کہ پیوستہ بارش خوری

گفتار در بیان تربیت اولاد

سے زدہ یعنی دس سال سے زیادہ کا ہونے سے ناخرماں۔ وہ عورتیں جن سے شادی ہاڑ ہے۔ فراتر دور۔ چشم برہم زنی۔ تو پاک چھپکائے گا۔ نامت
بماند بجائے۔ تیرا۔ نام باقی رہے۔ گئے۔ یعنی تیرا کوئی جانشین نہ ہوگا۔ بس

۱۸۴

زناں محرماں گو فراتر نشیں
کہ تا چشم برہم زنی خانہ سوخت
پسر را خرد مندی آموز و رانے
بیری و از تو نساند کسے
پسر چوں پدر نازکش پرورد
گرسش دوستداری بنازش مدار
بہ نیک و بدش وعدہ بیم کن
ز تو بیخ و تهدید استاد بہ
و گردست داری چوقاروں بگج
کہ باشد کہ نعمت نماں بدست
نگردد تہی کیستہ پیشہ ور،
بغزبت بگرداندش در دیار
کجا دست حاجت بردیش کس
نہ ہاموں نوشت نہ دریا شگفت
خدا دادش اندر بزرگی صفا
بسے بر نیاید کہ فرماں دہد
نہ بیند جفا بیند از روزگار
کہ ہمیش نماں بدست کساں
دگر گس غمش خورد و آوارہ کرد

پسر چوں زدہ برگد شمش سنیں
بر نیبہ آتش نشاید فروخت
چو خواہی کہ نامت بماند بجائے
کہ گر عقل و رایش نباشد بسے
بسا روزگار کہ سختی برد
خرد مند و پرہیزگارکش برابر
بگردی درکش زجر و تعلیم کن،
نوا آموز را ذکر و تحسین و زہ
بیا موز پروردہ را دست رنج
مکن تکیہ بر دستگاہیکہ ہست
بپایاں رسد کیستہ سیم و زر
چہ دانی کہ گردیدن روزگار
چو بر پیشہ باشدش دسترس
ندانی کہ سعدی مکاں از چہ یافت
بگردی بخورد از بزرگان قفا
ہر آنکس کہ گردن بفرماں نہسد
ہر آن طفل کو جور آموزگار
پسر را نکودار و راحت رساں
ہر آنکس کہ فرزند را عنم نخورد

کی بہت زیادہ سختی تھیلنی
پڑتی ہے۔ بنازش مدار۔
یعنی اولاد کی ناز پروری
اس کے ساتھ دشمنی ہے۔
زجر تہنہ۔ بہ نیک و بدش۔
یعنی اسے پیار بھی کرو اور
ڈراؤ بھی۔۔۔ لے تو آموز
یعنی ابتدائی تعلیم میں بچے
کو شاباشی دینا مارپیٹ سے
زیادہ مفید ہے۔ دست
رنج۔ دستکار کا۔
دست۔
قدرت۔
دستگاہ۔
قدرت۔ کیستہ۔ قبیلی غزبت
مسافت۔ بگرداندش۔ ا
کو مارا مارا پھر اٹیکامکا۔
مرتبہ۔ لے ہاموں۔ جنگل۔
دریا شگفتن۔ کشتی چلانا۔
قفا چہت۔ صفا۔ رونق۔
فرماں دہد۔ یعنی حاکم بنانا۔
آموزگار۔ استاد۔ کہ
چشمش۔ یعنی تاکہ وہ کسی
دوسرے کا دست نہ گرنے

بنے۔ فرزند را عنم نخورد۔ اپنی خود اولاد کی فکر نہ کرے۔ یعنی دوسرے لوگ اس کی ضروریات پوری کریں گے اور اس کو آوارہ کریں گے۔

نگہدار از آئینہ زگار بدش
سیہ نامہ ترزاں محنت مخواه
ازاں بے حمیت بساید گر نخت
پسر کو میان قلندر نشست
درغیش مخور بر ہلاک و تلف

کہ بد نخت بے رہ کند چوں خودش
کہ پیش از خطش روئے گرد سیا
کہ نامردیش آب مرداں بر نخت
پدر گوز خیرش فرو شوئے دست
کہ پیش از پدر مردہ بہ نا خلف

حکایت

شبے دعوتے بود در کوتے من
چو آواز مطرب در آمد ز کوتے
پر یکد سیکرے بود محبوب من
چرا با جواناں نیسانی بجمع
شنیدم سہی قامت سیم تن
محاسن چو مرداں ندارم بدست

زہر جنس مردم درواجن
بگردوں شد آوازہ ہائی و ہوتے
بدو گفتم اے لعبت خوب من
کہ روشن کنی مجلس ما چو شمع
کہ میرفت و میگفت با خویشتن
نہ مردی بود پیش مرداں نشست

گفتار در استرازا صحبت مرداں

خرابت کند شاہد خانہ کن،
نشاید ہوس با خستن با گلے
چو خود را بہر مجلس شمع کرد
زن خوب خوش خوتے آراستہ
در دم چو غنچہ دے از وفا

برو خانہ آباد گرداں بزن،
کہ ہر بامدادش بود بلبلے
تو دیگر چو پروانہ گردش کرد
چہ ماند بنادان نو خاستہ
کہ از خندہ افتد چو گل در قفا

آب مردان۔ یعنی باوا دلدا
کی آبرو۔ قلندر۔ بے شرم
کہ پیش از پدر یعنی بری
اولاد کا باپ کے سامنے مرجا
بہتر ہے۔ زہر جنس۔ یعنی
نیکہ بد۔ مطرب۔ گلے والے
ہاں وہوتے۔ یعنی وجد کرنے
لگے۔ لعبت۔ کھلونا۔ بجمع۔

بجمع میں سہی۔ سپدھا۔
محاسن۔ یعنی دارمھی مرداں۔
یعنی دارمھی
ولے۔
خانہ کن۔
یعنی گھر کو بریاد
کرنے والا۔ بزن۔ یعنی شاد
کرنے۔ با گلے یعنی وہ معشوق

جس کا ہر روز نایک نیا
شیدا تی پیدا ہو جا۔ لگے
چو یعنی جو معشوق ہر محفل
کی شمع ہو تو اس کا پروانہ
نہ بن چہ ماند۔ یعنی حسین و
خوش خلق عورت امر دے
بہتر ہے۔ نو خاستہ۔ امر دے۔
در دم۔ یعنی ہوی کے ساتھ

ذرا محبت کا اظہار کرو، اس کا غنچہ دل پھول کی طرح کھل جائیگا اور وہ تمھاری ہو جائیگی۔

لہ کو دک۔ یعنی امرو۔ شنگ۔ شوخ۔ مقل۔ گول۔ غول۔ بھوت۔ ندادرت۔ دال مفتوح اور تاسا کن ہے۔ لیکن ضرورت شہری کی وجہ سے
 سے دال کو ساکن اور تاکو متحرک پڑھا جائیگا۔ سر۔ یعنی امرو دل کے عشق سے

کہ چوں مقل نتوان شکستن لبیک
 کزاں روئے دیگر چو غولست ز
 ورش خاکباشی نداند سپاس
 چو خاطر بفرزند مردم دہی
 کہ فرزند خویشت بر آید تباہ

نہ چوں کو دک پیح بر پیح شنگ
 میں دلفریبش چو حور بہشت
 گرش پائے بوسی ندادرت پاس
 سر از مغزو دست از دم کن ہی
 مکن بد بفرزند مردم نگاہ

اگر تم دوسروں کی اولاد
 کو شہوت سے دیکھو گے
 تو آخر تمہارے بھی اولاد
 ہے۔ لہ بازارگان۔ تاج۔
 ضیب۔ یعنی اس لڑکے کا
 نچلا حصہ۔ زرخ۔ رخسار۔
 خاطر۔ دل۔ پرچہ۔ یعنی
 لڑکی کے ہاتھ جو بھی پڑا اس سے

حکایت

کہ بازار گانے غلامے خرید
 کہ سیمیں زرخ بود و خاطر فریب
 بکیں در سر و مغز نادان شکست
 کہ دیگر نگر دم بگرد فضول
 دل افکار و سر بستہ و رویش
 بہ پیش آمدش سنگلاخہ فہیل
 کہ بسیار بید عجب ہر کہ زلیست
 مگر تنگ ترکان ندانی ہے
 کہ دیگر چہ رانی بیند از رخت
 اگر من دگر تنگ ترکان روم،
 وگر عاشقی لت خور و سر بہ بند
 بہیبت بر آرشش کز و بر خوری
 دماغ خداوند گاری پزد،

دریں شہر بارے بسعم رسید
 شبانگہ مگر دست بردش لشیب
 پری چہرہ ہر چہ او فتادش بست
 گوا کرد بر خود خدا و رسول
 رحیل آمدش ہمدراں ہفتہ پیش
 چو بیرون شد از گازروں یکد میل
 پر سید کیں قلہ را نام چہیست
 چہنیں گفتش از کارواں ہمدے
 سیر را یکے بانگ برداشت سخت
 نہ عقلست و نہ معرفت یک جوم
 در شہوت نفس کافر بہ بند
 چو مر بندہ را ہی پروری
 وگر سیدش لب بندان گزد

اس سے تاجر کی خبر لی۔ گوا
 کرد۔ خدا اور رسول کا
 واسطہ۔ دیگر
 کہا کہ پھر
 کبھی ایسی
 خراب حرکت
 نہ کروں گا۔ رحیل۔ کوچ۔
 زوی ریش۔ پٹنے کی وجہ سے
 گازروں۔ فارس کا
 مشہور شہر ہے۔ فہیل۔
 خوفناک۔ قلہ۔ پہاڑ کی چوٹی
 تنگ ترکان یعنی اس جگہ
 کا نام تنگ ترکان ہے۔
 سید۔ غلام۔ گرد۔
 یعنی آگے نہ چل۔ تنگ ترکان
 روم۔ یعنی غلام بازی

کرول۔ بہ بند۔ یعنی تاکہ رسوا نہ ہو۔ لت خورد۔ ڈٹے کھا۔ کز و بر خوری یعنی جب غلام پر رعب قائم رکھو گے۔ تب ہی خدمت لے سکو گے۔ سید۔
 آقا۔ لب بندان گزد۔ بوسے لے

۱۸۶

تعلط ہے۔ چونکہ دسترس نہیں ہے اس لئے حسرت سے دیکھتے ہیں۔ تنگ خروار۔ مکہ عصار تیلی۔ کہ۔ گاہ کا مخفف گھاس۔۔۔

بہشتی۔ یعنی اردی بہشت کے مہینے میں جو کہ بہار کا موسم ہے جس قدر پتوں پر فتنم ہوتی ہے۔ بقراط۔

افلاطون کا استاد سکندر کا وزیر اسکندر کا رہنے والا مشہور حکیم۔ کس۔ یعنی اس بیچارہ پر کیا مصیبت پڑی۔ کہ ہرگز کبھی اس سے کوئی گناہ نہیں ہوا۔ ۱۸۵

ستوہ۔ عاجز۔ خاطر فریب۔ دریا۔ فرورفتہ۔

یعنی اس کے عشق میں پھنس گیا ہے۔ گوی۔ یعنی مجھ سے نہ کہو کہ میں مجبور نہیں ہوں۔ اس لئے کہ میری آہ و بکا بے سبب نہیں ہے۔ تہا۔ یعنی حقیقتاً یہ معشوق دریا نہیں ہے بلکہ اس کا بنا نیا والا دریا ہے۔ صیت۔ آواز۔ ہرچہ گوئی رود۔ ہر بات نہیں چل سکتی۔

غلام آبکش باید و خشت زن نہ ہر جا کہ بسینی خط و لفریب
بود بندۂ نازنین مشت زن توانی طمع کردنش در کتیب

حکایت

گر وہ نشیند با خوش پسر ز من پسر فرسودہ روزگار
ازاں تخم خرم خور و گو سپند سر گا و عصار ازاں در گہ است
کہ با پاکبازیم و صاحب نظر کہ بر سفرہ حسرت خورد روزہ دا
کہ قفلست بر تنگ خرما و بند کہ از کج دش رسیماں کوتہ است

حکایت

بگردیدش ز شورش عشق حال کہ شبم بر آرد بہشتی ورق
پرسید کیں را چہ افتاد کار کہ ہرگز خطائے زدستش نخاست
ز صحبت گریزاں ز مردم ستوہ فرورفتہ پائے نظر در گلش
بگرید کہ چند از ملامت خموش کہ فریادم از علتے دور نیست
دل آں میر باید کہ این نقش بست کہن سال پروردہ پختہ رائے
نہ باہر کسے ہرچہ گوئی رود، یکے صورتے دید صاحب جمال
بر انداخت بیچارہ چنداں عرق گذر کرد بقراط بروے سوار
کے نقشش این عابد پارست رود روز و شب در بیابان و کوہ
بہر دست خاطر فریبے دلش جو آید ز خلقش ملامت بگوشش
مگوی اربنا لم کہ معذور نیست نہ این نقش دل میر باید ز دست
شنید این سخن مرد کار آزمائے بگفت ارچہ صیت نکوئی رود

سہ نگارندہ۔ یعنی خدا کی محض اسی امر حسین میں نقاشی ہے۔ کہ در صنیع۔ یعنی خدائی صناعتی تو بچے اور بڑے سب ہی میں ہے تو کسی نوزائیدہ بچہ پر کیوں عاشق نہ ہوا۔ اہل۔ یعنی اونٹوں میں بھی صنعت گردگار موجود ہے۔ چکل۔ ترکستان کا ایک شہر ہے جہاں کے حسین مشہور ہیں۔ نقابیت۔ یعنی کھ

کہ شوریدہ را دل بیغبار بود
کہ در صنیع دیدن چہ بالغ چہ خرد
کہ در خوبرویان چین و چکل
فروہشتہ بر عارضین دلفریب
چو در پردہ معشوق و در میخ ماہ
کہ دار پس پردہ چندیں جمال
چو آتش در درویشانی و سوز
کزین آتش پاری در تپند

سہ نگارندہ را خود ہمیں نقش بود
چرا طفل یگر وزہ ہوشش نبرد
محقق ہماں بیند اندر اہل
نقابیت ہر سطر من زین کتیب
معانیست در زیر حرف سیاہ
در اوقات سعدی نگنجد ملال
مرا کیں سخنہاست مجلس فروز
نرخسم ز خصماں اگر بر طپند

بوستان کے شاہد معنی حرف
کے کلمے نقاب ہیں ستوریا۔
سہ در میخ ماہ۔ یعنی جیسے
بدلی میں چاند۔ نرخم۔ یعنی
اگر میرے مخالف میرے اشار
کو دیکھ کر جلتے ہیں تو مجھے
کچھ رنج نہیں ہوتا۔ آتش
پاری۔ یعنی ان اشعار فارسی
کا سوز نیروزہ آگ جس کو

زرنشتہ

روشن
کیا نقابیا
وہ مرصن جو

گفتار در عدم التفات بر قول اہل دنیا

در از خلق بر خویشتن بستہ است
اگر خود نمایدست اگر حق پرست
بدامن در آویزدت بدگماں
نشاید زبان بدانندش بست
کہ این زہد خشکست آن دام ناں
بہل تا نگیرند خلقت بہیچ
گر اینہا نگر و ندر اضی چہ باک
ز غوغائے خلقش بحق راہ نیست
کہ اول قدم بے غلط کردہ اند

اگر در جہاں از جہاں رستہ است
کس از دست جو رزبانہا نرست
اگر بر پری چوں ملک ز آسماں
بکوشش تو اں دجلہ را پست
فراہم نشینند تر دامنناں
تو روی از پرستیدن حق پیچ
چو راضی شد از بندہ یزدان پاک
بدانندش خلق از حق آگاہ نیست
ازاں رہ بجائے نیاوردہ اند

آتشک کا پیش خیمہ ہو جائے۔
سہ اگر در جہاں۔ دنیا میں
دنیا والوں کی زبان سے
وہی بچ سکتا ہے جو ان پر
اپنا دروازہ بند کر دے۔
اگر۔ اگر آسمان سے فرشتہ
بن کر بھی اترو گے۔ بدانند
بدگو۔ نہ بد خشک۔ وہ عباد
جس میں سوز عشق نہ ہو۔
بہل۔ یعنی اہل دنیا کی پرطا

نہ کرو۔ ز غوغائے خلق یعنی وہ تو مخلوق میں پھنس رہے خدا تک اس کی رسائی کہاں! بجائے۔ یعنی منزل تک۔

دو کس پر حدیثے گمازند گوشش
یکے پند گسپرد و گر ناپسند
فرماندہ در کنج تاریک جاتے
مپندار اگر شیر اگر روپی
اگر کنج خلوت گزیند کسے
مذمت کنندش کہ زرقست دریو
و گر خندہ روست و آستیزگا
عنی را بغیبت بکاوند پوست
و گر مرد در ویش در سختی است
و گر کامرانے در آید زیائے
کہ تا چند ازین جاہ گردن کشی
و گر تنگدستے تنک مایہ
بخایندش از کینہ دندان بزہر
چو بیند کارے بدستت درست
و گر دست ہمت بداری زکار
و گر ناطقی طبل پر یاوہ
تخل کنناں را نخواہند مرد
و گر در سرش ہول مردانگیست
تعنت کنندش گر اندک خوراست

ازین تابداں زاہر من تا سر و ش
نیرد از د از حرف گیری بہ پسند
چہ دریا بد از جام گیتی نمائے
گزیناں بمردی و حیلت رہی،
کہ پروائے صحبت ندارد بے
ز مردم چناں میگریزد کہ دیو
عقیفش ندانند و پرسیزگار
کہ فرعون اگر بہت در عالم است
بگویند از ادبار و بدبختی است
غنیمت شمارند و فضل خدائے
خوشی را بود در قفانا خوشی
سعادت بلندش کند پایہ
کہ دوں پر دست این فرومایہ ہر
حرصت شمارند و دنیا پرست
گدا پیشہ خوانندت و بختہ کار
و گر خامشی نقشن گراوہ
کہ بیچارہ از بیم سر بر نہر
گریند از و کیں چہ دیوانگیست
کہ مالش مگر روزیے دیگر است

خلوت گزین۔ ۱۸۹ آمیزگار۔
جلوت پسند۔ عقیف۔
پاکدامن۔ بکاوند پوست۔
یعنی اس کی کھال یہ کہہ کر
اُدھیر تہے ہیں۔ ادبار بخو۔
کامراں۔ صاحب رتبہ۔
دراید زبائے۔ رتبہ سے گراؤ
فضل خدای یعنی اس کی
ذلت کو۔ کہ تا چند۔ یعنی
اور یہ نہیں گے۔ دون کینہ

دہر۔ زمانہ۔
۱۸۹
چو بیند۔
یعنی اگر تمہیں
با کار دیکھیں گے۔ اگر دست
ہمت یعنی تم بیکار ہو بختہ
خوار۔ جو دوسروں کا پنا
پکایا کھانیکا عادی ہو جائے
ناطق یعنی اگر تم لوگوں سے
بات حیت جاری رکھو گے
تو تمہیں ڈھولک بتائیں
گے۔ یاوہ۔ بکواس۔
گراوہ۔ حمام۔ تعنت۔
ظلم۔ کہ مالش۔ یعنی اس

کی دولت اس کے نصیب میں نہیں ہے۔ دوسروں کے کام آئے گی۔

راہ خورش - خوراک - بے تکلف - یعنی سادگی - کہ بد بخت - بد بخت کے پاس

۱۹۰

روپیہ اور خرچ کرنا نہیں جانتا کسوت - بے تکلف

ہمچوں زناں - عورتوں کی طرح بنا ٹھنڈا ہوتا ہے - سیاحت - سفر - مرد یعنی بزرگ - کہ نارفتہ - اور یہ طعنہ دیں گے - لے جاؤ سیاح - کہ سرگشتہ یعنی یہ کہیں گے کہ اس کی تقدیر میں چکر ہے - حظ وہ ہے - نصیبہ - عیب - کنوارا - کہی رنجہ یعنی یہ خدا کی

سرزمین پر بوجھ ہے - از دست دل - یعنی دل

کے ہاتھوں پھنسا - نہ آرزو - یعنی ان لوگوں کی زبان سے نہ اچھا بچتا ہے نہ برا - علام - لڑکا - کہ چشم - یعنی باجیا تھا - باماش - یعنی سکھانے پڑھانے میں اس کی گوشمالی کرو - ہمو - گفت - یعنی اسی کہنے والے نے یہ کہا کہ ظلم کر کے اس لڑکے کو مار ڈالا - گرت

وگر نغز و پاکیزہ باشد خورش
وگر بے تکلف زید مال دار
زباں در ہندش بایدا بی تیغ
وگر کاخ و ایوان منقش کند
بجاں آید از طعنہ بروے زناں
وگر پار سائے سیاحت نہ کرد
کہ نارفتہ بیروں ز آغوش زن
جہان دیدہ را ہم بدزند پوست
گوش خطرا قبال بودے وہیر
عزب را نکوشن کند خردہ میں
وگر زن کند گوید از دست دل
نہ از جور مردم رہد زشت روئے

شکم بندہ خواند و تن پرورش
کہ زینت بر اہل تمیز است عار
کہ بد بخت زردار و از خود دیلغ
تن خویش را کسوت خوش کند
کہ خود را بیاراست ہمچوں زناں
سفر کرد گانش خواند مرد
کہ امش مہر باشد و رای و فن
کہ سرگشتہ بخت برگشتہ اوست
زمانہ نراندے ز شہر شش بشہر
کہ می رنجد از خفت و خیزش زمین
بگردن در افتاد چوں خربہ گل
نہ شاہد ز نامردم زشت گوئے

حکایت

علامے بمصر اندرم بندہ بود
کسے گفت بیج این سپر عقل و ہوش
شبے بر زدم بانگ بروے در
گرت بر کند چشم روزے ز جانے
وگر بردباری کنی از کسے
سخی را باندر ز گویند بس

کہ چشم از حیا در بر افگندہ بود
ندارد بامالش بتعلیم گوش
ہمو گفت مسکین بچورش بکشت
سراسیمہ خوانندت و خیرہ راتے
بگویند غیرت ندارد بسے
کہ فردا دودستت بود پیش و پس

یعنی نصیحت - کہ فردا - یعنی اگر کوئی خرچ کرتے رہے تو کل کو آگے پیچھے ہاتھ دھرے پھرے - ستر پوشی کا کپڑا بھی نہ ملیگا -

۱۹۱

۱۔ تشنیع۔ یعنی طعن۔ کہ بچوں۔ یعنی یہ کہینہ بھی بچاپ کی طرح دولت جمع کر کے مرجائے گا۔ کہ یارو۔ یعنی کون بچ سکتا ہے جبکہ خدا اور رسول بھی نہ بچ سکے۔
 ۲۔ ابتاز۔ شریک۔ جفت۔ بیوی۔ ترسا۔ یعنی نصاریٰ جو کہ حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔ ۳۔ کہ درو عطا۔ یعنی بے جھکا اچھا عطا

تھا۔ خطِ عارِ ضمّش۔ یعنی خوشنویس اور خوبصورت تھا۔ وکے۔ یعنی اس میں کچھ ستلاہٹ تھی۔ کہ دندان پیشیں۔ یعنی اس واعظ کے اگلے دانت نہیں ہیں اس سے وجہ سے حروف کی ادائیگی

تشنیح خلقے گرفتار گشت
 کہ دنیا رہا کرد و حسرت برد
 کہ پیغمبر از خبث دشمن نرسست
 ندارد شنیدی کہ ترسا چه گفت
 گرفتار اچاره صبرست و بس

و گرفتار و خوشستن دار گشت
 کہ بچوں پدر خواهد این سفلہ مرد
 کہ یار و بکنج سلامت نشست
 خدا را کہ مانند و ابتاز و جفت
 رہائی نیابد کس از دست کس

حکایت

اچھی طرح نہیں ہوتی ہے۔
 برآمد۔ یعنی میرے غصہ کا
 سے لال پلا ہو گیا۔ ۳۔
 روز یقین۔

کہ درو عطا چالاک و مردانہ بود
 خطِ عارِ ضمّش خوشتر از خطِ دست
 ولے حرف ابجد نگفتے درست
 کہ دندان پیشیں ندارد فلاں
 کزین جنس بیہودہ دیگر مگوئے
 ز چنداں ہنر چشم عقلت بہ لبست
 نہ بنید بدے مردم نیک بین
 گرس پائے عصمت بخیزد ز جائے
 بزرگاں چه گفتند خدا صفا
 چه در بند خاری تو گلدستہ بند
 نہ بنید ز طاؤس جز پائے زشت
 کہ نماید آئینہ تیرہ نیز
 نہ حرفے کہ انگشت بروے نہی

جولنے ہنرمند فرزانه بود
 نگو نام و صاحب دل و حق پرست
 قوی در بلاغات و در نحو چست
 یکے را بگفتم ز صاحب دلاں
 برآمد ز سودائے من سر خروئے
 تو دروے ہماں عیب پیدی کہ
 یقین بشنوا ز من کہ روز یقین
 یکے را کہ علم است و تدبیر و راستے
 بیک خردہ پسند بروے جفا
 بود خار و گل با ہم اے ہوشمند
 کرا زشت خوبی بود در سرشت
 صفائی بدست آورے بے تمیز
 طریقے طلب کر عقوبت رہی

قیامت کا دن۔
 گرس یعنی اس سے کوئی غلطی ہو جائے
 خردہ۔ عیب۔ خدا صفا۔
 بھلی بات لے لو۔ و درع
 ماگدر۔ اور بری بات سے
 در گذر کرو۔ چہ در بند خاری
 تو کانٹوں میں کیوں الجھتا
 گلدستہ بنالے۔ ز طاؤس۔
 یعنی اسے مور کے بڑے پیر
 ہی نظر آئینے اس کے حسین
 پر نہ دکھائی پڑیں گے۔ آئینہ

تیرہ۔ یعنی رنگ آلود آئینہ عقوبت یعنی آخرت کی سزا۔ نہ حرفے۔ کسی کا ایک حرف نہ تلاش کرنا پھر جس پر تو انگشت نمائی کر سکے۔

۱۹۲ عیب نہ دیکھ سکو گے۔ حد۔ منزا۔ تردامم۔ ہم

خود کا ہنگامیں۔ خود را
بتاویل یعنی اپنی برائیوں
کی تاویل کر کے۔ پستی۔ مدد۔
آنکہ جب خود برائی چھوڑو
دروں با خدا۔ باطن کا حال
خدا کو معلوم ہے۔ عفت۔
پاکدامنی۔ ۲۰ کڑ جھوٹ۔
حمال برداشت کرنے والا۔
سود و زیاں۔ نفع و نقصان۔
سیرت۔ عادت۔ ستر۔ راز۔

نہ چشم یعنی
مجھ میری
نیکیوں کا
بدلتجھے

نہیں ملتا تو برائیوں کی
سزا تجھ سے کیوں بھگتوں
نکو کاری یعنی خدا ایک نیکی
کے بدلے دین دیتا ہے۔
اندر گذر یعنی جس کی ایک
نیکی دیکھو اس کی دس برابر
سے در گذر کرو۔ ۳۰ جہنم
فضیلت۔ بزرگوں کی دنیا
نا اندرون تباہ۔ بد باطنی کی
وجہ سے۔ زحمت۔ یعنی ارکان

منہ عیب خلق اسے فرومایہ پیش
چرا دامن آلودہ را حد زخم
نشايد کہ بر کس در شتی کنی
چو بدنا پسند آیدت خود مکن
من ارحم شناسم و گر خود نمانم
چو ظاہر بعفت بسیار استم
تو خاموش اگر من بہ ام یابم
اگر سیر تم خوب و گر منکر است
نہ چشم از تو دارم بہ نیکی ثواب
نکو کاری از مردم نیک رانے
تو نیز اسے عجب ہر کر ایک ہنر
نہ یک عیب اورا بانگشت پیچ
چو دشمن کہ در شعر سعدی نگاہ
ندارد بصد نکتہ نغز گوشش
جز این علتش نیست کاں بد پسند
نہ مر خلق را صنع باری سرشت
نہ ہر چشم و ابرو کہ بینی نکوست

کہ چشمت فرود ز دار غیب خویش
چو در خود شناسم کہ تردامم
چو خود را بتاویل پستی کنی
پس آنکہ بہ سایہ گوید مکن
بروں با تو دارم دروں با خدا
تصرف مکن در کڑ و راستم
کہ حمال سود و زیاں خودم
خدا یم بتر از تو دانا تر هست
کہ بنیم بجرم از تو چندیں عذاب
یکے را بدہ می نویسد خدائے
بہ بینی زدہ عیش اندر گذر
جہانے فضیلت بر آور، بیح
بنفرت کند ز اندرون تباہ
چو زحمت بہ پسند بر آرد خروش
حد دیدہ نیک سنیش بکند
سیاہ و سفید آید و خوب و زشت
بخور پستہ مغز و پلید از پوست

باب ہشتم در منکر

شعر میں کمی زیادتی حسد یعنی حسد نے اسے اندھا کر دیا ہے۔ نہ مر خلق را یعنی اچھے برے سب اللہ نے پیدا فرمائے ہیں۔ بخور۔ یعنی چھوٹی کی اچھائی سے
فائدہ اٹھاؤ ہر دوسروں کی برائی کو نظر انداز کرو۔

سہ نفس می نیارم زد میں خدا کا کچھ شکر بھی ادا نہیں کر سکتا اس لئے کہ جو شکر اس کے شایان ہو وہ مجھے آتا ہی نہیں بہر موی۔ ہر رو نگے کے بدلے۔ کہ موجود کرد۔ نیست سے ہست کیا۔

نفس می نیارم زد از شکر دوست
 عطا نیست ہر موی از دستم
 ستایش خداوند بخشنده را
 کرا قوت وصف احسان او
 بدیعیکہ شخص آفریند ز گل
 ز پشت پدر تا پایان شیب
 چوپاک آفریدت پیش باش و پاک
 پیالے بیفتاں از آستینہ گرد
 نہ در ابتدا بودی آب منی
 چوروزی بسی آوری سوتے خویش
 چرا حق نمی بینی اے خود پرست
 چو آید بکوشیدنت خیر پیش
 بسر پنجگی کس نہ بر دست گوئے
 تو قائم بخود نیستی یک قدم
 نہ طفلک زباں بستہ بودی ز لاف
 چونافش بریدند روزی گشت
 غریبے کہ رنج آدرش دہر پیش
 پس او در شکم پرورش یافتست
 دو پستان کہ امروز دلخواہ او

کہ شکرے ندانم کہ در خورد او
 چگونہ بہر موی شکرے کم
 کہ موجود کرد از عدم بندہ را
 کہ اوصاف مستغرق شان او
 روان و خرد بخشد و ہوش و دل
 نگر تا چہ تشریف دادت ز غیب
 کہ ننگست تا پاک رفتن بجا ک
 کہ مصقل نگرد چو زنگار خورد
 اگر مردی از سر بدر کن منی
 مکن تکیہ بر زور بازوئے خویش
 کہ یار دیگر دش در آوردت
 بتوفیق حق داں نہ از سعی خویش
 سپاس خداوند تو فنیق گوئے
 ز غیبت مدد میرسد و مبدم
 ہی روزی آمد شخصش ز ناف
 بہ پستان مادر در آویخت دست
 بدار و دہند آلبش از شہر خویش
 ز انبوب معدہ خویش یافتست
 دو چشمہ ہم از پرورش گاہ او

نہونے کے پیدا کرنے والا۔
 ۲۰ آئینہ یعنی دل۔ گرد۔
 یعنی گناہ۔ مصقل۔ جلا دینے
 کا آلہ۔ منی نطفہ وغور۔ زنی۔
 زمانہ پن چوروزی۔ یعنی
 جب نوروزی کھلتے تو اپنی
 قوت بازو پر بھروسہ نہ کر
 کہ یار د۔ یعنی اگر توفیق الہی
 شامل حال نہ ہو تو کوئی
 ہاتھ بھی نہیں ہلا سکتا۔ چو
 آید۔ تمھاری
 کوشش
 سے بھی
 جو بھلائی تمھیں
 حاصل ہو اس کو بھی توفیق
 الہی سے سمجھو۔ غیبت غیب
 نہ طفلک۔ جب تو رحم ماؤ
 میں تھا اور تیرا منہ بھی نہ کھلا
 تھا تو تیرا جسم ناف کے ذریعہ
 پرورش پاتا تھا۔ ۲۰ زنا۔
 بچہ ماں کے پیٹ میں ناف
 کے ذریعہ غذا حاصل کرتا ہے
 غریبے۔ یعنی مسافر جب بیمار
 پڑتا ہے تو اس کا علاج آگاہ

کے وطن کی آب و ہوا ہے۔ پس اور یعنی بچہ کا وطن ماں کا پیٹ ہے۔ لہذا اس کو معدے کی نالی سے خوراک ملتی ہے۔ پرورش گاہ۔ یعنی ماں کا پیٹ۔

بہشتت پستان در او جوئے شیر
ولد میوہ نازنین بر برکتش
پس از رنگری شیر خون دست
سرشتہ دروہر خونخوار خویش
بر اندایش دایہ پستان بصبر
کہ پستان شیریں فراموش کند
بصبرت فراموش گردد گناہ

کنار و بر مادر۔۔۔۔۔ دلپذیر
درختیت بالائے جاں پرورش
نہ رکھتے پستان درون دست
بخونش فروردہ دندان خویش
چوباز و قوی کرد دندان سطر
چنان صبر از شیر خاموش کند
تو نیز اسے کہ در توبہ طفل راہ

خون دل ہے۔ خوش۔
یعنی ماں کا دودھ۔ خونخوار۔
یعنی بچہ۔ سطر۔ موٹا۔ براند۔
لیپ دیتی ہے۔ دایہ۔ دودھ
پلانی۔ صبر۔ ایلو۔ لہ
در توبہ طفل راہ۔ راہ
توبہ و استغفار میں طفل
راہ ہے۔ بصبر۔ یعنی نفس
کوشہوت سے روکنے سے
بتافت۔ یعنی ماں کا کہا
نانا۔ آذر۔

حکایت

دل در دمنش چو آذر بتافت
کہ اے سست ہر فراموش عہد
کہ شہباز دست تو خواہم نبرد
مگس راندن از خود مجالت نبود
کہ امروز سالار سر پنختہ
کہ نتوانی از خویشتن دفع مود
چو کرم لحد خورد پیہ دماغ
ندانہی وقت رفتن ز چاہ
وگرنہ تو ہم چشم پوشیدہ
سرشت این صفت در وجود خدا
حقت عین باطل نمودے بگوش

جوانے سر از راتے مادر بتافت
چون بیچارہ شد پیشش آورد ہمد
نہ گریان و در ماندہ بودی و خورد
نہ در ہمد نیروئے حالت نبود
توانی کزاں یک مگس رنجہ
بحالے شوی باز در قعر گور
دگر دیدہ چوں بر فرزد چراغ
چو پوشیدہ چشمے بہ بینی کہ را
تو گر شکر کردی کہ بادیدہ
معلم نیا موختت فہم و راتے
گرت منع کردے دل حق نیوش

آگ۔
بتافت۔
کرم ہو گیا۔
ہمد۔ گہوارہ۔ عہد۔ یعنی
بچپن۔ زد دست تو تیری
وجہ سے۔ نیروئے حال۔
موجودہ طاقت۔ مجال۔
طاقت۔ رنجہ۔ تو رنجیدہ تھا
قور گور۔ قبر کا گڑھا۔ لہ
مور۔ چوٹی۔ کرم۔ کیرا۔
لحد۔ قبر۔ پیہ۔ چربی۔ چو
پوشیدہ چشمے۔ یعنی اگر تو
کسی نابینا کو دیکھے جسے کتویا

سے بچنے کا راستہ بھی نظر نہیں آتا تو تجھے اپنی آنکھوں پر خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ وگرنہ۔ اور اگر تو شکر ادا نہ کرے تو تو بھی اندھا ہے۔ سرشت۔
پیدا کی۔ نیوش۔ قبول کرنے والا۔ بگوش۔ یعنی معلوم ہوتا۔

گفتار اندر صنح باری در ترکیب خلقت انسان

برہین تاپیک انگشت از چند بند
پس آشفتگی باشد و ابلی
تا تل کن از بہر رفتار مرد
کہ بے گردش کعبہ زانو پائے
ازاں سجدہ بر آدمی سخت نیست
دو صد ہرہ در یک گرساختست
رگت بر تنست اے پسندیدہ خجے
بصر در سر و فکر و رای و تمیز
بہائم بروی اندر افتادہ خوار
نگوں کردہ ایشان سر از بہر خور
نزیب تر با چپنیں سروری
ولیکن بدیں صورت دلپذیر
رہ راست پاید نہ بالائے راست
ترا آنکہ چشم و دہن داد و گوش
گرفتم کہ دشمن نگوبی بسنگ
خردمند طبعان مہنت شناس

باقلیدس صنح در ہم فگند
کہ انگشت بر حرف صنعتش نہی
کہ چند استخوان پے زد و وصل کرد
نشاہد قدم بر گرفتن ز جاتے
کہ در صلب و ہرہ یک لخت نیست
کہ گل ہرہ چون تو پیر و اختست
زمینے در و سید و شصت جوئے
جو ارج بدل دل بدانش عزیز
تو پچوں الف بر قدمہا سوار
تو آری بعزت خورش پیش سر
کہ سر جز بطاعت فرو آوری
فرقتہ مشو صورت خوب گیر
کہ کافر ہم از روئے صلوت چو ما
اگر عاقلی در خلا فاش مگوش
مکن بارے از جہل بادوست جنگ
بدوزند نعمت بر میخ سپاس

حکایت

بدوزند نعمت خدا کے انعام کو پائدار بناتے ہیں۔

بہریوں کو جوڑا۔ کعب۔

ٹخنہ۔ صلب۔ کر۔ یک۔

لخت۔ ایک ٹکڑا۔ دو صد۔

یعنی بہت۔ گل ہرہ۔ جسم

خاکی۔ تلہ زمینے۔ یعنی جسم

زمین ہے اور اس میں گیس

ہیں ہیں۔ بقر۔ مینائی۔

جو ارج۔ اعضاء۔ عزیز۔

باعزت۔ بہائم۔ چوپائے۔

تو پچوں الف۔ تیراقد۔

سیدھا ہے۔

خور۔ یعنی

جانوروں

کو کھانے کے

لئے۔ سر جھکانا پڑتا ہے۔

سروری۔ سرداری۔ طا۔

یعنی خدا کی عبادت۔ تلہ

صورت خوب۔ یعنی اخلاق

پسندیدہ۔ بالآ۔ قد۔

از روئے صورت۔ بظاہر

خلا فاش۔ خدا کے برخلاف

گرفتم۔ میں نے فرض کیا۔

دشمن۔ نفسِ امارہ۔ دو۔

خدا مہنت شناس بشکر گزار

لہ اہم۔ مشکیں گھوڑا۔ گردن۔ اس کی گردن کے جوڑ پر ہم برہم ہو گئے۔ چو

۱۹۶

پیش۔ یعنی اس کی گردن بھی ہاتھی کی سی ہو گئی۔

کہ جب سارا گھوڑے تب ہی
گردن گھوم سکے۔ پر شک۔
جراح۔ فیلسوف۔ دانشمند
حکیم۔ زیونان زمین۔ یعنی
سر زمین یونان کا باشندہ
سرش۔ یعنی اس کا سر گھومنے
لگا۔ وگروے۔ یعنی اگر
وہ طبیب نہ ملتا۔ زمین۔
پاج۔ آن۔ یعنی امیر۔
وے۔ یعنی حکم۔ لہ نرم۔

آہستہ۔ دئی۔
کل۔ نہ۔
پچیدے۔
یعنی میں اس

نبرد آزمائے زاد ہم فتاد
چو پیش فرورفت گردن بتن
پزشکاں بماندند حیران ریں
سرش باز پچیدو تن راست شد
دگر نوبت آمد بنزدیک شاہ
خردمند را سر فرو شد بشرم
اگر دے نہ پچیدے گردنش
فستاد تخی بدست رہی،
بلک رایکے عطسہ آمد ز دود
بعذر از پیے مرد بشتافتند
مکن گردن از شکر منعم پیچ

گردن درش ہرہ بر ہم فتاد
نگشتے سرش تا نگشتے بدن
مگر فیلسوف نے زیوناں زمین
وگروے نبودے زمین خواست شد
نکرداں فرو پایہ دروے نگاہ
شنیدم کہ میرفت و میگفت نرم
نہ پچیدے امروز روی از نش
کہ باید کہ بر عود سوزش نہی
سر و گردنش ہچناں شد کہ بود
بجستند بسیار و کم یافتند
کہ روزے پس سر براری پیچ

گفتار اندر نظر در صنع باری تعالیٰ

شب از بہر آسایش تست و سرو
پہر از برائے تو فراش وار
اگر باد و برف بہت و باران و میخ
ہمہ کار داران فرماں بر بند
وگر تشنہ مانی ز سختی مجوشش
ز خاک آورد رنگ و بوئے طعام

مہ روشن و مہر گیتی فروز
ہم گستر اند بسات بہار
وگر رعد چو گال زند برق تیغ
کہ تخم تو در خاک می پرورند
کہ سقائے ابر آبت آرد بدوش
تا شاگہ دیدہ و مغسزو کام

کی گردن ٹھیک نہ کر دیتا۔
نہ پچیدے۔ یعنی اعراض
نہ کرتا۔ رہی۔ غلام۔ عود
سوز۔ انگلیشی۔ عطسہ۔
چھینک۔ کہ بود۔ یعنی پھر
اگر طغی۔ کم یافتند۔ وہ
حکیم ان کو نہ ملا۔ پس۔
پسین۔ سہ ہر گیتی فروز
یعنی برائے تست۔ بسات
بہار۔ یعنی سبز اگاٹا ہے

رعد چو گال زند۔ کرک ہوتی ہے۔ برق تیغ زند۔ بجلی جلتی ہے۔ کار داران۔ کارکنان۔ تخم تو۔ یعنی تیری غذا کے لئے۔ رنگ۔ جس سے آنکھ محفوظ ہوتی ہے
لوئے۔ جس سے دماغ معطر ہوتا ہے۔ طعام۔ جس سے منہ لذت اٹھاتا ہے۔

۱۹۶
 شہد کی ہڈی۔ من۔ موسم۔ وہ شیریں گوند جو بہار میں بعض درختوں پر شبنم سے جتا ہے۔ رطب۔ ترکھجور۔ نوا۔ کھجور کی کٹھلی۔ نخلبند۔ باغبان
 پر ویں بھکشاں۔ سقف چھت۔ ازچوب خشک۔ یعنی موسم خزاں کے بعد۔ کہ محرم۔ یعنی انسان چونکہ محرم راز خداوندی ہے لہذا

اُس کو خود اپنے دست
 قدرت سے بنا یا ہے دوسرے
 سے نہیں بنوایا۔ اے اللہ
 اقسام نفس بر نفس۔
 ہر سانس میں۔ کہ می بینم۔
 یعنی مجھ سے چونکہ شکر یہ تیرا
 ادا نہیں ہو سکتا۔ دد۔
 درندہ۔ دام۔ وحشی۔
 سمک۔ مچھلی۔ کہ۔ بلکہ۔
 آوج۔ بلندی۔ بیور۔
 دس ہزار۔ پایا۔
 انتہا۔ کہ۔
 اور یہ کہا۔
 بواجب گو۔

رطب دادت از نخل و نخل از نوا
 ز حیرت کہ نخلے چنین کس نہ بست
 قنادیل سقف سرائے تو اند
 ز راز کان و برگ تر از چوب خشک
 کہ محرم باغبان نتوان گذاشت
 بالوان نعمت چنین پرورد
 کہ شکرش نہ کار ز بانست و بس
 کہ می بینم انعامت از گفت بیش
 کہ فوج ملائک بر آوج فلک
 زیور ہزاراں یکے گفت لاند
 برا ہے کہ پایاں ندراد مپوتے

عسل دادت از نخل و من از ہوا
 ہمہ نخلبنداں بخایند دست
 خور و ماہ و پرویں برائے تو اند
 ز حارت گل آورد از نافہ مشک
 بدست خودت چشم و ابرو نگاشت
 تو انا کہ آں نازنین پرورد
 بجاں گفت باید نفس بر نفس
 خدا یاد لم خون شد و دیدہ ریش
 نگویم دد و دام و مور و سمک
 ہنوزت سپاس اند کہ گفتے اند
 برو سعید دست و دفتر بشوئے

حکایت

کہ اے بواجب گوئے برگشتہ سر
 نگفتتم کہ دیوار مسجد بکن
 بغیبت نگر دانش حق شناس
 بہتان و باطل شنیدن نکوش
 ز عیب برادر فر و گیر و دوست

یکے گوشش کو دک بہالید سخت
 ترا تیشہ و آدم کہ ہیزم شکن
 زباں آند از بہر شکر و سپاس
 گذر گاہ قرآن و پندہست گوش
 و چشم از پیئے صنع باری نکوست

گفتار اندر نظر در حال ناتوانان و شکر نعمت حق تعالی

عجب بات کر نوالا۔ سہ
 تیشہ۔ کدال۔ زبان۔ یعنی
 زبان اللہ نے شکر کرنے کے
 لئے دی ہے نہ کہ غیبت کے
 لئے۔ زبان کو غیبت کے کام
 میں کام میں لانا ایسا ہی
 کام ہے جس پر بچکے کے کان
 اینٹھ گئے تھے۔ گوش یعنی
 کان حق بات سننے کے لئے
 ہیں نہ کہ باطل بات۔ فر و گیر
 بند کرے۔

مگر روزے افتد بسختی کشتی
چہ سہلست پیش خداوند مال
خداوند را شکر صحت بگفت
بشکرانہ با کند پویاں بیاسے
توانا کند رحم بر ناتواں
ز و اما ندگاں پرس در آفتاب
چہ غم دارد از لشنگان ز رود
کہ یک چند بیچارہ در تب گذشت
کہ غلطی ز پہلو بہ پہلوئے راز
کہ رنجور داند در ازبے شب
چہ داند شب پاسباں چوں گزشت

داند کسے قدر روز خوشی
زستان و درویش در تنگ
سلیم کہ یک چند نالاں بخت
چو مردانہ رو باشی و تیز پائے
بہر کہن بر بہ بخشد جواں
چہ داند جیونیاں قدر آب
عرب را کہ برد جلد باشد قعود
کسے قیمت تندرستی شناخت
ترا تیرہ شب کے نماید دراز
بر اندیش از آفتان و خیزان تب
بیانگ دہل خواجہ بیدار گشت

کے بعد سویا - بشکرانہ یعنی
اپنی تیز روی کے شکر میں
آہستہ چلنے والوں کا
ساتھ دے - بہر کہن
یعنی جوان کو بوڑھے پر
مذکور کو طاقتور پر رحم کھانا
چاہئے - جیونیاں - دریا
جیون پر بسنے والے - آفتاب
آفتاب - دھوپ - قعود -
نشست - ز رود - مکہ

کے راستہ
میں ایک
بے آب و
گیاہ میدان

حکایت سلطان طغرل باہندوئے پاسبان

شنیدم کہ طغرل شبے در خزاں
ز باریدن برف و باران و سیل
دلس بروے از رحمت آورد جو
دے منتظر باش بر طرف بام
دریں بود باد بہاری و زید
و شاقے پری چہرہ در خیل دا

کا نام ہے - یک چند چند
روز - تیرہ شب - شب
تاریک کہ غلطی - تو لوٹ
رہا ہے - آفتان خیزاں -
یعنی پریشان - دہل -
نقارہ - پاسبان - چو کیدار
سلطنت طغرل - بادشاہ کا
نام ہے - خزاں - پت جھڑ
کا موسم جو کہ ایران میں
سردی کے زمانہ میں ہوتا ہے

گذر کرد بر ہندوئے پاسباں
بلرزش در افتادہ ہچوں سہیل
کہ اینک قبا پو ستینم پوش
کہ بیروں فرستم بدست غلام
شہنشتہ در ایوان شاہی خرید
کہ طبعش بدواند کے میل دا

سیل - بہاؤ - سہیل - ایک ستارہ ہے جو ہمیشہ رزاں نظر آتا ہے - قبا پو ستینم - میری پو ستین کی قبا - بام - بالا خانہ - خرید - گھس گیا - و شاق -
سادہ رو - خیل جماعت -

تماشا تے ٹکس چناں خوش فتا
 قبا پوسیتنے گذشتش بگوش
 مگر رنج سرا برو بس نبود
 نگہ کن چو سلطان بغفلت بخت
 مگر نیک بخت فراموش شد
 ترا شب بعیش و طرب می رود
 فرورده سر کاروانے بدیگ
 بدار آے خداوند ز ورق بر آب
 توقف کنید اے جوانان چست
 تو خوش خفته در بود ج کاروان
 چه ہامون و کوہت چه سنگ مال
 ترا کوہ پیکر ہیون می برد
 بآرام دل خفتگان در بسند

کہ ہندو سے مسکیں برقتش زیاد
 ز بد بختیش در نیامد بدوش
 کہ جو ر سپہر انتظارش فرود
 کہ چوبک زلش با مداد اں چه
 چو دستت در آغوش آغوش شد
 چه دانی کہ بر ما چه شب می رود
 چه از پا فرورفتگان شس بریگ
 کہ بیچارگان را گذشت از سر آب
 کہ در کاروانند پیران مست
 ہار شتر در کف ساروان
 ز رہ پاس پس ماندگان پر حال
 پیادہ چه دانی کہ خوں می خورد
 نہ دانشد حال شکم گرسنہ

حکایت

یکے را عس دست بر بستہ بود
 بگوش آندش در شب تیرہ تنگ
 شنید این سخن دزد مغلول و گفت
 برو شکر بزدان کن اے تنگ دست
 مکن نالہ از بینوائی بسے

ہمہ شب پریشان و دل خستہ بود
 کہ شخصے ہمے نالہ از دست تنگ
 تو بارے زغم چند نالی بخت
 کہ دستت عس تنگ بر ہم نہ
 چون بنی ز خود بے نوا تر کسے

لیکن پہننے سے محروم رہا۔
 مگر رنج۔ یعنی ایک تو سردی
 کی تکلیف تھی اب انتظار
 کی بھی بڑھ گئی۔ چوبک
 زن۔ پاسبان کا سردار۔
 ایک لکڑی کے تختہ پر چوٹ
 دیتا ہے تاکہ دوسرے پاسبان
 بیدار ہو کر نقارے بجادیں۔
 لے نیک بخت۔ اس پاسبان
 کا نام ہے۔ آغوش۔

بغل و معشوق۔
 شب۔
 در شب۔
 بدیگ۔ یعنی

دیگ میں سر جھکائے منے
 اڑا رہا ہو۔ ریگ۔ ریتا۔
 بدار۔ ٹہرا۔ زورق۔
 چھوٹی ٹکشتی۔ از سر آب۔
 پانی نہر سے گذر گیا ہے۔
 کاروان۔ قافلہ۔ ہوج۔
 کجاوہ۔ ساروان۔ ساروان۔
 رمال۔ بدل کی جمع۔ ریتا۔
 ہیون۔ اونٹ۔ بنہ۔
 قیامگاہ۔ شکم گرسنہ۔ بھوکا

بیٹ۔ عس۔ چوکیدار۔ دست تنگ۔ تنگستی۔ مغلول۔ پیری و طوق پڑا ہوا مجرم۔ زغم چند نالی۔ اس غم کا ب تک نالہ و فریاد کرے گا۔
 سو جا۔ بینوا۔ بے سامان۔

سہ دام۔ قرص۔ کسوت خام۔ کچے پڑے کا لباس۔ بد لگام۔ سرکش۔

ناپختہ۔ نا تجربہ کار۔ چاہ زنداں۔ قید کا کنواں۔

حکایت

تن خویش را کسوت خام کرد
بگر با پختہ دریں زیر خام
یکے گفتش از چاہ زنداں خموش
کہ چون مانہ خام بردست و پائے

برسنہ تنے یک درم و آم کرد
بنالید کلمے طالع بد لگام
چونا پختہ آمد ز سختی بجوش
بجای آورے خام شکر خداتے

خام۔ نا تجربہ کار۔ خام
بردست و پا۔ مجرم کو کچی
پڑھی میں پیٹ کر ہاتھ
پاؤں باندھ کر کنویں میں
ڈال دیا جاتا تھا۔ جہود۔
یعنی وہ اس درویش
کو یہودی سمجھا۔ لہ قفا۔
طلانچہ۔ بہ بخشید۔ درویش
نے اس کو اپنا لباس دیدیا۔
بخشای۔ میری غلطی ہی

حکایت

بصورت جہود آمدش در نظر
بہ بخشید درویش پراہنہش
بہ بخشائے بر من چہ جلتے عطا
کہ آم کہ پنداشتی نیستم
بہ از نیک نام خراب اندرول
بہ از فاسق پار سا پیر من

یکے کرد بریار سائے۔۔۔ گذر
قفائے فرو کوفت برگردنش
نجل گفت کا پختہ از من آمد خطاست
بشکرانہ گفتا بہ شرنا یستم
نکو سیرت بے تکلف بروں
بزدیک من شب روراہ زن

معاف کر دیتے
انعام کا
کیا موقع
ہے۔ بشکرانہ۔



یعنی درویش نے کہا کہ یہ
لباس بطور شکرانہ کے
دیر ہا ہوں کوئی برائی
مقصود نہیں ہے۔ کہ
آم۔ میں وہ ہوں جو تو
نہ سمجھا۔ یعنی مسلمان ہو۔
شب روچور فاسق
بدکار۔ لہ زہ۔ یعنی
راستہ کا ہارا ہوا۔ خوب
بارکش۔ بوجھ میں لدا ہوا

حکایت

کہ مسکین ترا ز من بریں شت کسیت
ز جور فلک چند نالی تو نیز
کہ آخر بزیر کساں خرنہ

زہہ باز پس ماندہ میگر لیسیت
خرے بارکش گفتش اے بے تمیز
بروشکر کن چوں بخس برنہ

حکایت

بمستورے خویش مزور گشت
جواں سر بر آورد کلمے پیر مرد

فقیہ بر افتادہ مستے گذشت
ز نخوت بد و التفاتے نکرد،

ہوگا چند نالی۔ کس قدر روینگا۔ بخرنہ گدھے پر سوار نہیں۔ لیکن گدھے کی طرح کسی کے نیچے بھی تو نہیں ہے۔ مستوری۔ پارستانی۔ نخوت۔ تکبر۔

بروشکر کن چوں بنمت دری
یکے را کہ در بند بینی نمند
نه آخر در امکان تقدیر هست
ترا آسماں خط بہ مسجد نبشت
به بند اے مسلمان بشکر انه دست
نه خود میرود هر که جو بیان اوست
نگر تا قضا از کجا سیر کرد

کہ محرومی آید زمستبری
مبادا کہ ناگہ در افتی بہ بند
کہ فردا چو من باشی افتادہ مست
مزن طعنہ بر دیگرے در کنشت
کہ زنا رخ بر میانست نہ لبست
بعنفس کشاں میبرد لطف دوست
کہ کوری بود تکیہ بر غیب کرد

جنیو۔ مخ۔ جو سس۔ عنق۔
گردن۔ لطف۔ دوست۔
توفیق الہی۔ از کجا سیر کرد۔
کہاں سے چلی ہے۔ غیر یعنی
غیر اللہ۔ نبات۔ جڑی بوٹی
حیات۔ زندگی۔ غسل۔
شہد۔ درد مردن۔ مرض
الموت۔ لہ کہ جان۔
یعنی جس کی روح نکل رہی
ہو۔ پولاد۔ فولاد۔ صندل
خوشبودار

گفتار اندر نظر صاحب دلاں در حق نہ در اسباب

سہ شست باری شفا در نبات
غسل خوش کند زندگان را مزاج
رَمَق ماندہ را کہ جان از بدن
یکے گزیر پولاد بر مغز خورد
زہیش خطر تا توانی گریز
دروں تا بود قابل شرب و اکل
خراب آنکہ این خانہ گردد تمام
مزاجت تر و خشک و گرمست و سرد
یکے زیں چو بر دیگرے یافت دست
اگر باد سرد نفس نگذرد

اگر شخص را ماندہ باشد حیات
ولے درد مردن ندارد علاج
بر آمد چہ سود انگبین در دین
کسے گفت صندل بمالش بدرد
ولیکن مکن باقضا پنچہ تیز
بداں تازہ رویت و پاکیزہ شکل
کہ باہم نسا زند طبع و طعام
مرکب ازیں چار طبع است مرد
ترا زوے عدل طبیعت شکست
تف سینه جان در خروش آورد

خوشبودار
لکڑی ہے
جس کے
مجس کر گھانے
سے درد سر جاتا رہتا ہے۔
زہیش۔ یعنی خطرہ مول نہ
لو۔ شرب و اکل۔ کھانا
پینا۔ بدآں۔ اس کے سبب
اسے اس خانہ جسم بنازند
یعنی کوئی غذا طبیعت کے
موافق نہ پڑے۔ مرکب۔
یعنی ان چاروں خلطوں سے
مزاج بنتا ہے۔ ترا زوے
عدل۔ یعنی جب کسی خلط کا

غلبہ ہو جاتا ہے۔ مزاج بگڑ جاتا ہے۔ اگر باد سرد یعنی اگر سانس کے ذریعہ سرد ہوا کی آمد و رفت نہ ہو تو دل کی حرارت بے چین کر دیتی ہے۔

سہ بخوشد طعام یعنی کھانے کو باہر پھینکے۔ کارخام یعنی کام بگڑ جاتا ہے۔

۲۰۲

ایناں چاروں غلطیں کہ پیوستہ یعنی ہمیشہ

ان میں اعتدال نہیں رہ سکتا۔ خورش۔ خوراک۔ بحقیق۔ خدا کے حق کی قسم۔ کہ گردیدہ یعنی خواہ کسی ہی زحمت برداشت کرو۔ خود را بسیں یعنی یہ سجدہ بھی اپنے بس کی بات نہ سمجھو۔ گدا نیست یعنی یہ ذکر و فکر گدائی ہے اور گدا کو کسی طرح بھی مغزوں

تن نازنین را شود کار خام کہ پیوستہ باہم نخواہند ساخت کہ لطفِ حقت میدہد پرورش نہی حق شکرش نخواہی گذارد خدارا شناگوی و خود را بسیں، گدارا نباید کہ باشد غرور نہ پیوستہ اقطاع او خوردہ

و گردیگ معدہ بخوشد طعام در ایناں نہ بندد دل اہل شناخت توانیے تن مداں از خورشش بحقیق کہ گردیدہ بر تیغ و کار د چوروتے بخدمت نہی بر زمیں گدا نیست تسبیح و ذکر و حضور گرفتہم کہ خود خدمتے کردہ

گفتار در سابقہ حکم ازل و توفیق خیر

نہ ہونا چاہیے اقطاع جاگیر۔ ارادت۔ ارادہ۔ سر نہاد یعنی سجدہ کیا۔ گراز حق یعنی خدا توفیق نہی تو دوسرے کے ساتھ کوئی کیا بھلائی کر سکتا ہے۔ اقرار یعنی خدا کی توحید کا دیر معرفت یعنی آنکھ خدا کی معرفت کا دروازہ ہے۔ گیت کے ترا۔ در یعنی آنکھ۔ دریں یعنی آنکھ میں۔ دروے یعنی سر میں

نخست او ارادت بدل در نہاد گراز حق نہ توفیق خیرے رسد زباں را چہ بینی کہ اقرار داد در معرفت دیدہ آدمیست کیت فہم بودے نشیب و فراز سر آورد دست از عدم در وجود و گرنہ کے از دست جو د آمدے حکمت زباں داد و گوش آفرید اگر نہ زباں قصہ برداشتے و گرنیستے سعی جاسوس گوش

پس این بندہ بر آستان سر نہاد کے از بندہ خیرے بغیرے رسد بہ میں تا زباں را کہ گفتار داد کہ بکشادہ بر آسمان وز نیست گراں در نکر دے بروئے تو باز دریں جو د نہاد و دروے سجود محالست کہ سر سجود آمدے کہ باشند صندوق دل را کلید کس از بہر دل کے خبر داشتے خبر کے رسیدے بسطان ہوش

کلید یعنی صندوق دل کی دونوں کچیاں ہیں کان کے ذریعہ بات دل میں اترتی ہے زبان کے ذریعہ دل کی بات ظاہر ہوتی ہے۔ جاسوس گوش یعنی کان دل کے لئے خبریں ہتیا کرتا ہے۔ سلطان ہوش۔ دل۔

سے سمجھ۔ کان۔ ذراک۔ معلومات حاصل کرنے والا۔ زسلاطین سلطان۔ ایک دل سے دوسرے دل تک۔ برد۔ یعنی ہماری عبادت کی مثال یہ ہے

کہ جیسے شاہی مالی باغ کے پھل بادشاہ کے سامنے ۲۰۳ پیش کرتا ہے تو اس میں مالی کو فخر کرنے کا کیا موقع ہے۔ عالج۔ ہاتھی دانت۔

سومناٹ۔ جو ناگڈھ میں
ایک بت خانہ تھا جس کو
محمود غزنوی نے مسمار کر دیا
تھاب ہندوستان کے
آزاد ہوجانے کے بعد بھارت
سرکار نے اس کی دوبارہ

ترا سمجھ ذراک دانندہ داد
زسلاطین سلطان خبر میسرند
ازاں درنگہ کن کہ تقدیرا وست
بہ تحفہ مہریم زبستان شاہ

مرالفظ شیرین خوانندہ داد
مدام این دوچوں حاجباں برراند
چہ اندیشی از خود کہ فعلم نکوست
برد بوستاں بال بایوان شاہ

حکایت سفر ہندوستان ضلالت بت پرستان

تعمیر کا بندوبست کیلئے ہے۔
منات۔ عرب کا مشہور بت
رایاں۔ راجگاں۔ چگل۔
ترکستان کا ایک شہر ہے۔

مرصع چو درجاہلیت منات
کہ صورت نہ بند ازاں خوبتر
بیدار ایں صورت بے رواں
چو سعدی و فزاں بت سنگدل
تضرع کناں پیش آں بے زباں
کہ جتے جمادے پرستد چرا
نکو گوی وہم حجرہ و یار بود
عجب دارم از کار ایں بقعہ من
مقید بچاہ و ضلال اندر اند
ورش بگنی بر نخیزد زجاہتے
وفا بستن از تنگ چشماں خطاست
چو آتش شد از خشم و درمن گرفت
ندیدم دراں انجمن روئے خیر

بتے دیدم از عالج در سومناٹ
چناں صورتش لبستہ تمثال گر
زیر ناہیت کار و انہا رواں
طمع کردہ رایان چین و چگل
زباں آوراں رفتہ از ہر مکان
فرماندم از کشف آں ماجرا
مٹھے را کہ با من سرو کار بود
نرمی پر سیدم اسے برہن
کہ مدہوش ایں ناتواں پیکر اند
نہ نیروئے دستش نہ رفتار پلے
نہ بینی کہ چشمالش از کہر باست
بریں گفتم آں دوست دشمن گرفت
مغاں در خبر کرد و سپیران دیر

جہاں کے حسین
اور تیر انداز
مشہور
ہیں۔ چو سعدی
یعنی جس طرح سعدی اپنے
بت سنگدل سے وفا کا طالب
ہے اسی طرح وہ اس بت
سے تھے۔ جی۔ زندہ۔ جماد۔
بے جان۔ مٹھے یعنی اس
مندر کا پجاری۔ ورش۔
اگر اس کو کہہ رہا۔ ایک قسم کا
گوند ہے جو مقناطیس کی طرح
تیکے کو کھینچ لیتا ہے۔ تنگ چشم
جو صحیح نظر نہ ڈال سکے معشوق

کو بھی اسی لئے کہتے ہیں کہ اپنے غزوئی وجہ سے کسی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے درمن گرفت۔ مجھے جھٹ گیا۔ پیران دیر۔ یعنی برہمن وغیرہ۔

لہ راہ کج۔ بت پرستی۔ راہ راست۔ دین اسلام۔ آستا۔ زردشت۔ زردشت
وہ شخص ہے جس نے آتش
پرستی کو مذہبی صورت دی
اور سب سے پہلے آستا کتاب
لکھی اس کے بعد اس کی
تشریح میں اس نے ژند
کتاب لکھی اور پھر ژند کی کج
پاژند لکھی یہی آتش پرستوں
کی کتب مقدسہ ہیں۔ لہ
سالوک۔ راہ رو۔ تودانی
تو کہ اس بساط شطرنج کا

وزیر ہے اس
سرزمین
کے بادشاہ
کا نصیحت کر رہے

تو اچھی طرح جانتا ہے کہ دیکھا
دیکھی کی عبادت کر رہی ہے۔
اور ٹھنڈک اسی رو
کو حاصل ہوتی ہے جو حقیقت
آگاہ ہوتا ہے۔ دلیل یعنی
راہ نما۔ دادار۔ آرنہ داد
یعنی منصف۔ سٹہ بیژن
رستم کا بھانجہ جس کو مینزہ سے
عشق کی پاداش میں اس کے
باپ افراسیاب نے کنوین میں

چو آں راہ کج پیش شاں راست بوا
کہ مردار چہ دانا و صاحب دست
فروماندم از چارہ ہچوں غریق،
چو بینی کہ جاہل بکین اندرست
ہیں برہمن راست تو دم بلند
ہر انیز بانقش این بت خوش است
بدیع آیدم صورتش در نظر
کہ سالوک این من زلم عنقریب
تودانی کہ فرزین این رقعہ
عبادت بتقلید مگر اہی است
چہ معنی است در صورت این صنم
برہمن ز شادی برا فروخت روے
سوالت صوابست و فعلت تبیل
جز این بت کہ ہر صبح ازینجا کہ ہست
وگر خواہی امشب ہم اینجا بباش
شب آنجا بودم بفرمان سپر
شبے ہچو روزے قیامت دراز
کشیشان ہرگز نیاز زردہ آب،
مگر گردہ بودم گناہے عظیم

رو راست در چشم شاں کج نمود
بزدیک بیدانشاں جاہلست
بروں ازیدار اندیدم طریق
سلامت بہ تسلیم ولین اندرست
کہ اے پیر تفسیر آستا و ژند
کہ شکلے خوش و صورتے دلکش است
ولیکن ز معنی ندارم خبر
بدا از نیک نادار شناسد غریب
نصیحت گر شاہ این بقعہ
خنک رہوے برا کہ آگاہی است
کہ اول پرستند گانش منم
پسندو گفت اے پسندیدہ گوے
بمنزل رسد ہر کہ جوید دلیل
برآرد بہیزدان دادار دست
کہ فردا شود ستر این بر تو فاش
چو بیژن بچاہ بلا در اسپر
مغال گرد من بے وضو در نماز
بغلہا چو مردار در آفتاب
کہ بردن در آں شب عدلے ایم

قید کر دیا تھا کشیش۔ موسیٰ عالم یہاں برہمن مراد ہے۔ بغلہا۔ ان کی بگلوں سے سترے مردار کی بو آ رہی تھی۔ ایم۔ دردناک۔

ہمہ شب دریں قیدِ غم مبتلا
 کہ ناگہ دل زدن فرو کوفت کوس
 خطیب سیاہ پوش شب بچلا
 قناد آتشِ صبح در سوختہ
 تو گفتی کہ در خطہ زنگبار
 مغان تبہ رای ناستہ روتے
 کس از مرد در شہر و برزن مانند
 من از غصہ رنجور و از خواب مست
 سیکبار ازینہا برآمد خروش
 چون تخانہ خالی شد از انجن
 کہ دائم ترا پیش مشکل نماند
 چو دیدم کہ جہل اندر و محکم است
 نیارستم از حق دگر بیج گفتم
 چو بینی زبردست رازیر دست
 زمانے بسا لو کس گریاں شدم
 بگریہ دل کافراں کرد مسیل
 دویدند خدمت کنیاں سوتے من
 شدم عذر گویاں بر شخص علاج
 بتک رایک بوسہ و ادم بدست

یکم دست بردل یکے بردمعا
 بخواند از قضاے برہمن خروس
 بر آورد شمشیر روز از غلاف
 سیکم جہانے شد افروختہ
 ز یک گوشہ ناگہ درآمدتتار
 بدیر آمدند از در و دشت فکوتے
 در اں بتکدہ جلتے درزن مانند
 کہ ناگہ نمائیل برداشت دست
 تو گفتی کہ دریا درآمد بجوش
 برہمن نگہ کرد خنداں من
 حقیقت عیاں گشت و باطل مانند
 خیال محال اندر و مدغم است
 کہ حق ز اہل باطل بیاید نہفت
 نہ مردی بودی بجز خود شکست
 کہ من زانچہ گفتم پشیاں شدم
 عجب نیست سنگ ار بگرد و سبیل
 بعزت گرفتند بازوئے من
 بگریہ زر کوفت بر تخت ساج
 کہ لعنت بر و باد و بربت پرست

خطیب نے دن کی تلوار کو
 سونت لیا۔ یعنی دن ہو گیا۔
 تو گفتی۔ یعنی ملک حبش میں
 مائاری آگے ہیں شب کو
 زنگبار اور دن کو مائاریوں
 سے تشبیہ دی ہے۔ دیر۔
 یعنی بت خانہ۔ برزن۔ کوچہ
 درزن۔ سوئی لکھ تائیل۔
 یعنی بت۔ خروس۔ آواز
 انجن۔ مجمع۔ عیاں۔ ظاہر
 محکم مضبوط۔
 مدغم۔ داخل۔
 کہ حق۔ یعنی
 بروں کے سامنے بھلی بات
 کہنے سے کیا فائدہ۔ چو بینی۔
 یعنی کسی قوی کے ہاتھ تلے
 اپنا ہاتھ دبا دیکھو۔ سہ
 سالو کس۔ بکر۔ میل یعنی
 میری طرف جھک گیا۔
 عجب نیست۔ پہاڑ سے پتھر
 بھی مل جاتا ہے۔ شخص علاج
 ہاتھی دانت کا مجسمہ یعنی
 بت۔ بکری۔ جو کہ کرسی پر

بٹھا ہوا تھا۔ ساج۔ سال۔ بتک۔ بت کی تصغیر۔ کہ لعنت۔ یعنی دل میں یہ کہا۔

مطران۔ آتش پرست حاکم
مراد برہمن۔ مجاورد یعنی ایک
برہمن ایک رسی پکڑے بیٹھا
ہے جو بت کے ہاتھ میں بندھی
ہے جس کو کھینچے سے بت ہاتھ
اٹھاتا ہے۔ چوداؤد۔ حضرت
داؤد کا معجزہ تھا کہ لوہا ان کے
ہاتھ میں موم ہو جاتا تھا۔
سہ رسیاں۔ رسی۔ گس
شنت بود۔ راز فاش ہونا

برایہ۔
نگوش
اس کو
اندھا کر کے

گندھی مجھے مروا ڈالینگا
دار۔ ہلاکت۔ مفسد۔ خرابی
کرنے والا۔ زورستش بر آورد۔
اس کو نیست نابود کر کے۔
ماتی۔ تو باقی رکھیگا۔ اگر دست
یابد۔ اس کو موقع ملے گا۔
سہ پائے در پے منہ۔
پرچھانہ کر۔ جھپٹ یعنی وہی
برہمن۔ حدیث۔ بات۔۔
غوغائے۔ شورغل۔ بوم۔

بتقلید کا فر شدم روز چند
چو دیدم کہ در دیر گشتم امیں
در دیر محکم بہ بستم شبے
نگہ کردم از زیر تخت و زبر
پس پردہ مطرانے آذر پرست
بفورم در اں حال معلوم شد
کہ ناچار چوں در کشد رسیماں
برہمن شد از روتے من شرمسار
بتا زید و من در پیش تا ختم
کہ دانستم از زندہ آل برہمن
پسندو کہ از من بر آید و مار
چو از کار مفسد خبر یافتی
کہ گر زندہ اش مانی آل بے ہنر
وگر سر بخدمت نہد بر درت
فریندہ را پائے در پے منہ
تماش بگشتم بسنگ آل خلیث
چو دیدم کہ غوغائے اینگختم
چو اندر نیستانش آتش زدوی
نگمش بچہ مار مردم گزلے

برہمن شدم در مقالات زند
نگنجیدم از خرمی در زمین
دویدم چپ و راست چوں عقرب
یکے پردہ دیدم مکمل بزر
مجاور سر رسیماںے بدست
چو داؤد کاہن برو موم شد
بر آرد صنم دست فریاد خواں
کہ شنت بود بجنبہ بر روتے کار
نگوشس بچا ہے در اندا ختم
بماند کند سعی در خون من
مبادا کہ رازش کنم آشکار
زدستش بر آورد چو دریافتی
خواہد ترا زندگانی۔۔۔ وگر
اگر دست یابد سر بر دست
چو رفتی و دیدی امانش مدہ
کہ از مردہ دیگر نیاید حدیث
رہا کردم آل بوم و بگر ختم
ز شیراں پرہیز اگر بجزوی
چو گشتی در اں خانہ دیگر مپائے

سر زمین نیستان۔ یعنی شیر کے رہنے کی جھاری۔

۱۰۰ یا شوقی۔ تو نے چھڑا ہے۔ محنت۔ جگہ۔ گرم اوفتی۔ جلد گرٹے گا۔ بچا بک تراز خود۔ اپنے سے زیادہ تیز سے۔ دامن بدنیاں بگیر۔ بھاگ جا۔
 اوراق یعنی نصیحت کی کتابیں۔ بہتد یعنی بجات کے علاقہ سے دہلی و لاہور پہنچا۔ رتخیز۔ قیامت۔ تجیز۔ حجاز کا مالہ ہے۔ جزا روز۔

چوزنبور خانہ بیہ شوقی
 بچا بک تراز خود میدا از تیر
 در اوراق سعدی چنین بندت
 بہند آدم بعد از ال رستخیز
 از ال جملہ تلخی کہ بر من گذشت
 در اقبال تائید بویگر سعد
 ز جور فلک داد خواہ آدم
 دعا گوی این دولت مندہ وار
 کہ مرہم بہاد م نہ در خورد خویش
 کے این شکر نعمت بجا آورم
 فرج یافتم بعد از ال بندہا
 یکے آنکہ ہر گہ کہ دست نیاز
 بیا و آید ال لعبت چہینیم
 بدام کہ دستے کہ برداشتم
 نہ صاحب لال دست برکشند
 در خیر بازہست و طاعت و لیک
 ہمین است مانع کہ در بار گاہ
 کلید قدر نیست در دست کس
 پس لے مرد پویندہ بر راہ راست

گریز از محنت کہ گرم اوفتی
 چو افتاد دامن بدنیاں بگیر
 کہ چون پاتے دیوار کنڈی ماسیت
 وز انجا براہ مین تا حجیز
 دہام جزا مرد شیریں نگشت
 کہ مادر نر اید چنو قبل و بعد
 دریں سایہ گستر پناہ آدم
 خدایا تو این سایہ پایندہ وار
 کہ در خورد انعام و اکرام خویش
 و گر پاتے گرد و بخدمت سرم
 ہنوزم بگوش است از ال بندہا
 بر آرم بدر گاہ دانائے راز
 کند خاک در چشم خود بنیم
 بہ نیروئے خود بر نیفر اشتم
 کہ سر رشتہ از غیب در می کشند
 نہ ہر کس تو اناست بر فعل نیک
 نشاید شدن جز بفرمان شاہ
 تو انائے مطلق خدا یست و بس
 ترا نیست منت خداوند راست

یعنی اب جبکہ شیراز میں
 پہنچ کر شاہ اسلام کی تعریف
 کر رہا ہوں۔ لے قبل و
 بعد۔ پہلے اور پیچھے۔
 داد خواہ۔ مظلوم۔ کہ مرہم
 یعنی جس نے میرے زخم کے
 شایان شان ہی نہیں بلکہ
 اپنے انعام و اکرام کے
 مطابق مرہم رکھا۔ و گر پاتے
 گرد۔ سر کے بل کھڑا ہو کر
 اس کی خدمت
 انجام دو
 فرج۔
 کشادگی۔
 بندہا۔ قیدی۔ ہنوزم۔
 یعنی اس بت کے واقعہ سے
 جو نصیحتیں حاصل ہوئی ہیں
 وہ کان میں گونج رہی ہیں۔
 دست نیاز یعنی دست
 دعا۔ لے لعبت یعنی سونٹا
 کا بت۔ خود بینی۔ بکتر۔ بہ
 نیروئے خود۔ یعنی دعا کے
 لئے ہاتھ اٹھانا یہ بھی اپنی طاقت
 سے نہیں ہے بلکہ توفیق الہی

سے ہے۔ تو انائے۔ قادر ہمیں است۔ یعنی قادر نہ ہو سکی وجہ یہ ہے کہ شاہی دربار میں بدولت اجازت داخل نامکن ہے۔ قدر۔ تقدیر۔ ترا نیست منت
 ہر کوئی احسان نہیں ہے۔

چو در غیب نیکو نہادت سرشت
 ز زنبور کرد این خلاوت پدید
 چو خواهد کہ ملک تو ویراں کند
 و گر باشدش بر تو بخشایش
 تکبیر مکن بر رہ راستی
 سخن سودمندست اگر شنوی
 مقلے بیابی گرت رہ دہند
 ولیکن نباید کہ تنہا خوری
 فرستی مگر رحمتے در پسیم

نیاید ز خونے تو کردار زشت
 ہماں کس کہ در مار زہر آفرید
 نخست از تو خلقے پریشاں کند
 رساند بخلق از تو آسایشے
 کہ دستت گرفتند و بر خاستی
 بگرداں رسی گر طریقت روی
 کہ بر خوان عزت سہا طت نہند
 ز درویش در ماندہ یاد آوری
 کہ بر کردہ خویش واثق نیم

یعنی شہد کی مکھی - ہماں
 کس یعنی خدائے تعالیٰ -
 ملک سلطنت - نخست
 اقل کہ دستت - یعنی قضا
 تقدیر کے اہتوں پر سب کچھ
 ہو رہا ہے - طریقت یا
 تصوف - سہا ط - دسترخوان
 فرستی - شاید مرنے کے بعد
 تو میرے لئے دعائے مغفرت
 کرے - واثق - بھروسہ
 کرنے والا -

بہفتاد -
 یعنی بہت
 مگر - شاید -

باب نہم در توبہ

بیالے کہ عمت بہفتاد رفت
 ہمہ برگ بودن ہی ساختی
 قیامت کہ بازار میں نہند
 بصاعت بچند انکہ آری بری
 کہ بازار چند انکہ آگندہ تر
 ز پنجه درم پنخ اگر کم شود
 چو پنجاہ سالت بروں شدزد
 اگر مردہ مسکین زباں داشتے

مگر خفتہ بودی کہ بر یاد رفت
 بتدبیر رفتن نپرواختی
 منازل باعمال نیکو دہند
 وگر مفلسی شرمساری بری
 تہیدست رادل پر آگندہ تر
 دلت ریش سر پنجه غم شود
 غنیمت شمر پنچ روزیکہ ہست
 بفریاد وزاری فغاں داشتے

بر یاد - یعنی چونکہ کوئی نیک
 کام نہ کیا - ہمہ - یعنی دنیا میں
 رہنے کے تو ڈھنگ کے جانے
 کی کوئی فکر نہ کی - میں -
 عالم بالا - منازل - مرتبے -
 بصاعت - سرمایہ - بری -
 یعنی سود خرید کر لیا بیگا -
 شرمساری - چونکہ خریداری
 کے لئے سرمایہ نہ ہوگا -
 آگندہ - یعنی سامان سے پر

ز پنجه - اگر لین دین میں پچاس میں سے پانچ بھی گھٹ جائیں - پنجاہ - یعنی عمر کا زیادہ حصہ پنچ روز - یعنی جو تھوڑی عمر باقی ہے - فغاں - شور و غل -

کی خوشی بہم۔ کجا۔ سرایاں۔ گلے ہوئے غلغل۔ شور۔ لیل مویش نہار۔ یعنی اس

لب از دل چوں مردہ بر ہم محنت
تو بارے دے چند فرصت شمار

کہ اے زندہ چوں مسنت امکان
چو مارا بغفلت بشد روزگار

حکایت پیر مرد و مختبر بر روزگار جوانی

کے کالے بال سفید ہو گئے تھے۔ فذوق۔ ایک قسم کا پھل ہے جو گول اور سرخ ہوتا ہے سر انگشت کو اس سے تشبیہ دیجاتی ہے۔

جواناں شستیم چندے بہم
ز شوخی در افگندہ اغلغل بکوئے

شبے در جوانی و طیب نعم
چو بلبل سرایاں چو گل تازہ روئے

جوانے فرارفت۔ ایک جوان نے آگے بڑھ کر کہا۔

زدور فلک لیل مویش نہا
نہ چوں مالبا از چندہ چوں پستہ بود

یہاں دیدہ پیرے زماں بر کنار
چو فذوق زباں از سخن بستہ بود

جوانے فرارفت کاے پیر مرد
یکے سر بر آراز گریبان غنم

چہ در کج حسرت نشینی بدر
بآرام دل با جواناں بچشم

بر آورد سر سالخوردا ز نہفت
چو باد صبا بر گلستاں وزد

چہ در کج حسرت نشینی بدر
بآرام دل با جواناں بچشم

جوا بش نگر تا چہ پیرانہ گفت
چمیدن درخت جواناں راسزد

چمیدتا جوانست و سر سبز خوید
بہاراں کہ باد آورد بیدمشک

نیزید مرا با جواناں چمید
بقید اندرم جرہ باز بے کہ بود

بریزد درخت جواناں برگ خشک
کہ بر عارضم صبح پسیری و مید

شمار بہت نوبت بریں خواں شست
چو بر سر شست از بزرگی غبار

نیزید مرا با جواناں چمید
بقید اندرم جرہ باز بے کہ بود

کہ ما از تنعم و شستیم دست
دگر چشم عیش جوانی مدار

مرا برف بارید بر بر۔۔۔ ز اغ

نیزید مرا با جواناں چمید
بقید اندرم۔ میرے

نشايد چو بلبل تماشا تے باغ

اندر ایک باز (روح) بقید ہے جو پروان کے لئے برابر اپنا چند اکثر ہے۔ شمار است۔ یعنی جوان زندگی پر اب تمھاری باری ہے ہم تو کھا کر ہاتھ دھو چکے از بزرگی غبار۔ یعنی سفیدی۔ مرا۔ یعنی کالے بال سفید ہو گئے۔

۱۰

لہ کند جلوہ یعنی صاحب جمال طاؤس کو جلوہ دکھانا مناسب ہے بال بچا ہوا

باز کیا جلوہ دکھائیگا۔ مراغلہ میری پیداوار

عمر تو بالکل کٹنے کے قریب لگتی
تھارا سبزہ عمر بھی نو آغاز
ہے۔ مرا تکیہ یعنی اب جبکہ
لاٹھی کے سہاڑ چلتا ہوں
زندگی کا سہارا ڈھونڈتا
غلط ہے۔ کہ پیران۔ بوڑھے
تو دوسرے کے ہاتھ کا سہارا
لیتے ہیں لہ گئی سرخ یعنی
میرا چہرہ اگلاب جیسا خالص
سونے کی طرح زرد ہو گیا۔

کند جلوہ طاؤس صاحب جمال
مراغلہ تنگ اندر آمد درو
گلستان مارا طراوت گذشت
مرا تکیہ جان پدر بر عصاست
مسلّم جوان راست بر پائے حبست
گل سرخ رویم نگر زرناب
ہوس نچتن از کودک تا تمام
مرا می بساید چو طفلان گریست
تکو گفت لقمال کہ نازیستن
ہم از بامداں در کلبہ بست
جوان تارساند سیاہی بنور

چہ میخوای از باز بر کندہ بال
شمارا کنوں میدمد سبزہ نو
کہ گلدستہ بند چو پیر مردہ گشت
در تکیہ بر زندگانی خطاست
کہ پیراں بر نداست تعانت بدست
فرورفت چوں زرد شد آفتاب
چناں زشت نبود کہ از پیر خام
ز شرم گناہاں نہ طفلانہ ز لیست
بہ از سالہا بر خطا ز لیستن
بہ از سود و سرمایہ دادن زد
بر دپیر مسکین سیاہی بگور

آفتاب جب
زرد ہو جائے
ہے تو غروب
ہو جاتا ہے۔

حکایت

کہن سالے آمد بنزد طبیب
کہ دستم برگ برینہ انے نیک راتے
بداں ماند این قامت خفتہ ام
بدو گفت دست از جہاں برگسل
اگر در جوانی زدی دست پائے
چو دوران عمر از چہل برگ گذشت
نشاط آنکہ از من رمیدن گرفت

ز نالیدش تا ب مردم قریب
کہ پیام بھی بر نیاید زیپائے
کہ گوئی بگل در فرورفتہ ام
کہ پائت قیامت بر آید ز گل
در ایام پیری ہشش باش پوائے
مزن دست و پاکابت از سر گذر
کہ شام سپیدہ دمیدن گرفت

مرا می بساید۔ اب تو گناہوں
پرچوں کی طرح رونے کا وقت
ہے۔ نہ کم بچوں کی سنی زندگی
گذارنے کا۔ کلبہ۔ دوکان۔
بہ از سود۔ جس نفع میں سرمایہ
تباہ ہو۔ اس سے تو دوکان
بند کر کے بیٹھ جانا بہتر ہے۔
جوان تارساند یعنی جب
تک جوان بوڑھا ہو گا بوڑھا
اپنا جسم قبر میں لے جائیگا۔

کہ دستم برگ یعنی اپنا ہاتھ میری نبض پر رکھ خفتہ۔ بست۔ کہ گوئی یہ معلوم ہوتا ہے کہ میں دلدل میں پھنسا ہوا ہوں۔ کہ پائت۔ یعنی اس دلدل سے
قیامت ہی میں پرنکلیگا۔ زدی دست و پا۔ ہووے میں رہا ہے۔ نشاط۔ جوش جوانی۔ کہ شام۔ یعنی جب سے بال سفید ہونے شروع ہوتے۔

اند - پیدا نہیں ہوئے ہیں
فصل - زمانہ دروغا افسوس
برق میاں - یعنی برق عموماً
بے بادل ہوتی ہے - آں
پوشم - یعنی پہننے کھانے کی
فکر - غم میں - آخرت کا
غم - امور کا معلم - شد روزگار
زمانہ ختم ہو گیا - طاعت -
عبادت - امروز - یعنی ہوا
فراغ دل - بے فکری -
گوئے بزن -

کہ دور ہو س باز می آمد بسر
کہ سبزی بخواید و مید از گلم
گذشتیم بر خاک بسیار کس
بسیارند و بر خاک ما بگذرند
بلہو و لعب زندگانی برفت
کہ بگذشت بر ما چو برق میساں
پیردا ختم تا غم دین خورم
ز حق دور ماندیم و غافل شدیم
کہ کارے نکر دیم و شد روزگار

بباید ہو س کردن از سر بیدر
سبزی کجا تازہ گردد و دم
تفریح کناں در ہوا و ہو س
کسانیکہ دیگر بغیب اندر اند
دریغا کہ فصل جوانی برفت
دریغا چناں روح پرور زمان
ز سوداے آن پوشم و این خورم
دریغا کہ مشغول باطل شدیم
چہ خوش گفت با گودک آموزگار

گفتار اندر غنیمت شمردن قوت جوانی پیش از ضعف پیری

باز حجت
لو -
کہ ہر روز -
یعنی جوانی کے دنوں کی عبادت
بڑھاپے کی شب قدر کی عبادت
کی برابر ہے - برباد پاتے -
یعنی جوانی کا زور - قدر -
پیالہ - بہا - قیمت - درست
یعنی سالم پیالہ - باز بست -
دوہارہ جوڑنا چھون - بلخ
کا مشہور دریا - دست پاتے
بزن - تیرنے کی کوشش کر

کہ فردا جوانی نیاید ز پیر
چو میداں فراخت گوئے بزن
بدانستم اکنون کہ در باختم
کہ ہر روزے ازوے شب قدر بود
تو میر و کہ برباد پاتے سوار
نیاورد و خواهد بہلے درست
طریقے ندارد و بجز باز بست
چو افتاد ہم دست و پاتے بزن

جوانا رو طاعت امروز گیر
فراغ دولت ہست نیروتے تن
من این روز را قدر نشناختم
قضا روزگارے زمن در بود
چہ کوشش کند پیر خرزیر بار
شکستہ قدر کہ بہ بند نہ حسیبت
کنوں کو فتادت بغفلت زد دست
کہ گفتت بچوں در انداز تن،

از نشستن بخیز یعنی بیٹھا نہ رہ کچھ چلنے کی کوشش کر۔ ادراک پیش از فوت۔ بات بے قابو ہونے سے پہلے سمجھ جانا۔ شبے یعنی فید کے جنگل میں نیند نے مجھے باز نہ کر ڈال دیا۔ یعنی میں سو گیا۔ فید۔ ایک جنگل یا قلعہ کا نام ہے۔ لکھ کر دل۔ یعنی قافلہ کی روانگی کے بعد تو نے مرنے کی سوچی ہے۔

خواب نوشیں۔ میٹھی نیند۔ رحل۔ کوچ کے رسی در سبیل۔ راستہ میں قافلہ کے ساتھ کب لگ سکے۔ طبل شتر۔ قافلہ کا نفاہ۔ اول کار رواں۔ جو کہ نقارہ کی آواز سنتے ہی چل پڑا تھا دہل زن۔ نقارچی۔ برہ۔ خفٹگاں۔ جو لوگ راستہ میں سوئے پڑے ہیں جب تک وہ نیند سے سر اٹھائیں

بغلقت بدادی زد دست آب پا
چو از چابکال درد ویدن گرد
گر آن باد پیا یاں برفتند تیز

چہ چارہ کنوں جز تیمم بخاک
نبردی ہم افتان و خیزاں برو
تو بیدست و پاتے از نشستن بخیز

حکایت درمی ادراک پیش از فوت

شبے خوابم اندر سیاہان فید
شتر بانے آمد بہول و ستیز
مگر دل نہادی بگردن ز پس
مرا بچو تو خواب خوش در دست
تو کز خواب نوشیں بیبانگ رحل
فرو کوفت طبل شتر سارواں
خنک ہوشیاران فرخندہ بخت
برہ خفتگاں تا بر آرد سر
سبق برد رہو کہ برخاست زود
چو شیبہت در آمد بروئے شباب
من آل روز بر کندم از عمر امید
در یغا کہ بگذشت عمر عزیز
گذشت آنچه در ناصوابی گذشت
کنوں وقت تخمست اگر پروری

فرو بست پاتے دویدن بقید
زمان شتر بر سرم زد کہ خیز
کہ بر می نخیزی بیبانگ جرس
ولیکن بیاباں بہ پیش اندر دست
نخیزی دگر کے رسی در سبیل
بمنزل رسید اول کارواں
کہ پیش از دہل زن بسازند رخت
نہ بیند رہ رفتگاں را اثر
پس از نقل بیدار بودن چہ سود
شبت روز شد دیدہ بر کن خواب
کہ افتادم اندر سیاہی سپید
بخو اہد گذشت این دم چند نیز
وزیں نیز دم در نیابی گذشت
گر امیداری کہ خرمن بری

گے جانوالوں کا نشان بھی باقی نہ رہے گا۔ نقل یعنی قافلہ کی روانگی۔ لکھ شیبہ۔ بوڑھاپا۔ شباب۔ جوانی۔ برکن۔ بیدار ہو جا۔ برکندم۔ توڑی۔ سیاہی سفید یعنی سیاہ بالوں میں سفیدی نمودار ہو گئی۔ ناصوابی غلطی۔ وزیں۔ اگر اب بھی ہوش سے کام نہ لوگے یہ وقت بھی گزر جائیگا۔

بشہر قیامت مرو تنگ دست
گرت چشم عقلست تدبیر گور
بمایہ تو اں اے لپس سود کرد
کنوں کوش کاب از مگردر گذشت
کنونت کہ چشمست اشکے سبار
نہ پیوستہ باشد رواں در بدن
زدانتدگان بشنو امروز قول
غنیمت شمارا ایں گرامی نفس
مکن عمر ضائع با فسوس و حیف

کہ وجہ نذر دجسرت نشست
کنوں کن کہ چشمت خورد دست مول
چہ سود افتداں را کہ سرمایہ خورد
نہ وقتے کہ سیلاب از سر گذشت
زباں دردہاں است عدلے بیاب
نہ ہموارہ گرد زباں دردہاں
کہ فردا بگردت برسد زہول،
کہ بے مرغ قیمت نذر دقفس
کہ فرصت عزیز است الوقت سیف

یعنی جس وقت پانی سر سے
گذر جائیگا ہاتھ پیر مانے سے
بھی کوئی فائدہ نہ ہوگا۔۔
سبار۔ یعنی خوف خدا سے۔
عدلے۔ سب سے زیادہ یعنی گناہوں
سے معذرت کرے۔ رواں۔
جان۔ لے کہ فردا بگرد یعنی
قیامت میں زبان پکڑی جائے
گی۔ کہ سیرغ۔ یعنی اگر تہ بے
روح ہے تو اس کی کوئی
قیمت نہیں ہے۔

حکایت

قضا زندہ را رگ جاں برید
چنین گفت بیندہ تیز ہوش
زدست شامردہ بر خویشتن
کہ چندیں ز بیمار و دردم پیچ
فراموش کردی مگر مگ خویش
مبصر چو پر مردہ ریزد گلش
ز بجران طفلی کہ در خاک رفت
تو پاک آمدی بر خذر باش و پاک
کنوں بایدا یمرغ را پاتے لبست

دگر کس بمرگش گریباں درید
چو فریاد وزاری رسیدش بگوش
گرش دست بودے دیدے کفن
کہ رونے دو پیش از تو کردم بسلیج
کہ مرگ مننت نا تو اں کرد و ریش
نہ بروے کہ بر خود بسوزد دیش
چہ نالی کہ پاک آمد و پاک رفت
کہ ننگ است ناپاک رفتن بجاک
نہ وقتے کہ سر شتر بردت زد دست

عزیز است
قابل قدر
ہے۔ والوقت
سیف یعنی زمانہ عمر کے لئے
تلوار کا کام کرتا ہے۔ رگ
جاں۔ شہرگ۔ نزدست شام۔
یعنی تمھاری اس نوہ گری
کی وجہ سے۔ درید کفن یعنی
اگر قابو ہوتا تو مردہ کفن پھاڑ
کر کہتا۔ کہ چندیں یعنی مردہ
یہ کہتا ہے۔ بسلیج۔ سامان سفر
مگر خویش۔ یعنی اپنی موت
کو تو بھولے ہوئے ہے جی میر

موت پر اس قدر رنج و غم کر رہا ہے۔ ریزد گلش۔ مردہ کو ٹی دیتا ہے۔ پاک۔ بے گناہ۔ ناپاک۔ یعنی گناہگار۔

سہ لاشتی۔ تو نے دوسروں کی جان لینی کی اب دوسرے تیری کریں گے۔ الا کفن۔ یعنی اس دنیا سے کفن کے سوا کچھ نہ لیا سکے گا۔ خروخس۔ گور خرو۔ چنداں۔ اسی وقت تک۔ ساخورده۔ پُرانا۔ گردگاں۔ اخروٹ۔ دی۔ کل گذشتہ۔ فردا۔ کل آئندہ۔ ہمیں بکفیس۔

<p>نشیند بجائے تو دیگر کسے خواہی بدر بردن الا کفن، چو در ریگ ماند شو پاتے بند کہ پایت زفت است خریگ گور کہ گنبد نیساید پرو گردگاں، حساب از ہمیں بکفیس کن کہ ہست</p>	<p>لاشتی بجائے دیگر کس سے اگر پہلوانی و گر تیغ زن خروخس اگر بگسلاند کند، ترا نیز چنداں بود دست زور منہ دل بریں ساخورده مکان چو دے رفت فردا نیاید بدست</p>	<p>جو وقت موجود ہے۔ فرقت مر گیا۔ کفن کر۔ یعنی رشیم کفن ہنکر وہ ایسا معلوم ہونے لگا جیسا کہ رشیم کا مردہ کپڑا رشیم کے کونے میں سہ دخمہ۔ سرداب۔ قبر کا گنبد۔ حریریں۔ رشیمیں۔ بزور۔ رشیم کا کپڑا اپنے اوپر رشیم تن ہے۔ جب رشیم نکالنا ہوتا ہے تو گرم پانی میں رشیم کے کویوں کو بھگو دیا جاتا ہے۔ جس سے رشیم کا کپڑا مر جاتا ہے۔ اور دھا کا پھول جاتا ہے تب اس کو یسے سے دھا کا اتار لیتے ہیں۔ باب۔ ایک قسم کا ساز ہے۔ بے ما۔ ہمار مرنے کے بعد۔ سہ تیر۔ بیسا کھ کا ہینہ۔ دی۔ ماگھ۔ اردی بہشت۔ جیٹھ کا ہینہ۔ بہشت۔ قبر کی مٹی سے لوگ اینٹیں بناتے</p>
--	---	--

حکایت

<p>کفن کر دیوں کر مش ابریشمیں، کہ بروے بگرید بزاری و سوز بفکرت جنیں گفت با خویشتن بکنند از و باز کرمان گور کہ میگفت گویندہ بار باب بروید گل و بشگد لالہ زار بر آید کہ ما خاک باشیم و خشت</p>	<p>فورفت جم رایکے نازنین بدخمہ در آمد پس از چند روز چو پوسیدہ دیدش حریریں کفن من از گرم بر کندہ بودم بزور دو بیتیم جگر کرد روزے کباب دریغا کہ بے ما بسے روزگار بسے یرو دے ماہ و اردی بہشت</p>	<p>پانی میں رشیم کے کویوں کو بھگو دیا جاتا ہے۔ جس سے رشیم کا کپڑا مر جاتا ہے۔ اور دھا کا پھول جاتا ہے تب اس کو یسے سے دھا کا اتار لیتے ہیں۔ باب۔ ایک قسم کا ساز ہے۔ بے ما۔ ہمار مرنے کے بعد۔ سہ تیر۔ بیسا کھ کا ہینہ۔ دی۔ ماگھ۔ اردی بہشت۔ جیٹھ کا ہینہ۔ بہشت۔ قبر کی مٹی سے لوگ اینٹیں بناتے</p>
--	---	---

حکایت

<p>قنادش یکے خشت زریں بدست کہ سودا دل روشنش تیرہ کرد درو تا زیم رہ نیساید زوال نباید بر کس دوتا کرد راست</p>	<p>یکے پار سا سیرت حق پرست سر ہو شمش چناں خیرہ کرد ہمہ شب در اندیشہ کیں گنج و مال و گر قامت عجزم از بہر خواست</p>	<p>گے۔ قنادش۔ یعنی ایک سونے کی اینٹ اُس کے ہاتھ لگ گئی۔ خیرہ۔ حیران۔ تیرہ۔ تاریک۔ درو۔ یعنی در و زوال راہ نہیابد۔ دگر۔ یعنی مجھے اب کسی کے اعزاز اور خوشامدی ضرورت نہیں ہے۔ دوتا۔ دوہری۔</p>
--	---	--

سراتے کم پائے پستش رخام
یکے حجرہ خالص از پتے دوستان
بفرسودم از رقعہ بر رقعہ دوخت
وگر زیر دستاں پزندم خورش
بسختی بکشت این ند بسترم
خیالش خرف کرد و کالیوہ رنگ
فراع مناجات و رازش مانند
بصرا بر آمد سر از عشوہ مست
یکے بر سر گور گل می سرشت
باندیشہ در خود فرورفت پیر
چہ بندی دریں خشت زریں دست
طع رانہ چنداں دہانست باز
بدار اے فرومایہ زین خشتہ دست
تو غافل در اندیشہ سود و مال
پریں خاک چنداں صبا بگذرد
غبار ہوا چشم عقلمت بدوخت
بکن سرمہ غفلت از چشم پاک

درختان سقفتش ہمہ عود رخام
در حجرہ اندر سرابوستان
تفت دیگران چشم و مغز م بسوخت
براحت دہم روح را پرورش
رؤم زین سپس عبقری گستم
بمغز ش فرورد خرنجنگ چنگ
خور و خواب و ذکر و نماز ش مانند
کہ جائے نبودش قرار و شست
کہ حاصل کند زان گل گور خشت
کہ اے نفس کوتہ نظر سپد گیر
کہ یک روز خشتے کند از گلت
کہ باز ش نشیند بیک لقمہ از
کہ کجیوں نشاید بیک خشت بست
کہ سرمایہ عمر شد پائمال
کہ ہر ذرہ از ما بجائے برد
سموم ہوس کشت عمر بسوخت
کہ فرداشوی سرمہ در زیر خاک

حکایتِ عداوت در میان دو شخص

مطبخ کی گرمی۔ پزندم۔ یعنی
میرا کھانا پکا تیں گے۔ ند
بستر۔ کبل کا بستر۔ عبقری
یعنی قیمتی کپڑا۔ خرف۔ بہکا
ہوا۔ کالیوہ۔ دیوانہ۔
خرنجنگ۔ کیکڑا۔ فراغ۔ صفت
مناجات۔ یعنی اللہ سے ہمکلامی
راز۔ یعنی اللہ کے ساتھ راز
نیاز۔ لہ خود و خواب۔
یعنی ذکر و نماز کو چھوڑ کر کھانے
سونے میں لگ
گیا۔ عشوہ
تاز انداز۔
نشت۔
یعنی بیٹھا۔ گل می سرشت۔
مٹی گوندھ رہا تھا۔ خشت۔
اینٹ۔ کوتہ نظر بنا عاقبت
اندیش۔ خشت زریں۔
سونے کی اینٹ۔ خشتے
کنند۔ یعنی تیری قبر کی مٹی سے
بھی لوگ بنیں بنائیں گے۔
کہ باز ش۔ یعنی لاپرواہی کا منہ
ایسا نہیں ہے کہ اس کی حرص
ایک لقمہ سے مٹ سکے خشتہ۔

وہی سونے کی اینٹ سے لقمہ جیون یعنی حرص کا دیا۔ کہ ہر ذرہ یعنی قبر کے ذرہ کو منتشر کر دی۔ غبار ہوا۔ ہوا ہوس کی دھول نے آنکھوں کو اندھا کر دیا۔
سموم۔ ہوس۔ کشت۔ یعنی سرمہ یعنی ریزہ ریزہ۔ خاک یعنی قبر۔

لہ پلنگ چیتا جس کی کینہ وری مشہور ہے۔ رماں یعنی نفرت کرنے والا۔

۲۱۶

کہ برہم دو۔ یعنی ایک کو دوسرے کے ساتھ ایک

سرا از کبر بریکد گر چوں پلنگ
کہ برہم دو تنگ آمدے آسماں
سر آمد برور روزگار ان عیش
بگوشش پس از مدتے برگزشت
کہ وقتے سر ایش ز راندودہ دید
یکے تختہ بر کندش از روئے گور
دو چشم جہاں بنیش آگندہ خاک
تنش طعمہ کرم و تاراج مور
ز جور زماں سر و قدش خلال،
جدا کردہ ایام بندش ز بند
کہ بسرشت بر خاک از گریہ گل
بفرمود بر سنگ گورش نبشت
کہ دہرت پس ازوے مانند بسے
بنالید کلے۔۔۔ قادر کردگار
کہ بگر لیت دشمن بزاری برو
کہ بروے بسوزد دل دشمنان
چو بیند کہ دشمن بخشاید م،
کہ گوئی درو دیدہ ہرگز نبود
بگوشش آدم نالہ درد ناک

میان دو تن دشمنی بود و جنگ
ز دیدار ہم تا بحدے رماں
یکے را اجل در سر آورد جیش
بد اندیش وے را دروں شاد
شبستان گورش در اندودہ دید
ز روئے عداوت بازوئے زور
سر تا جور دیدش اندر مفاک
وجودش گرفتار زندان گور
ز دور فلک بدر رویش ہلال
کف دست و سر نیچہ زور مند
چنانش بر رحمت آمد ز دل
پشیمان شد از کردہ خوتے زشت
مکن شادمانی بمرگ کسے
شنید این سخن عارف ہوشیا
عجب گر تو رحمت نیاری برو
تن ماشود نیز روزے چنان
مگر در دل دوست رحم آید م
بجائے رسد کار سر دیر زود
ز دم تنیشہ یک روز بر تل خاک

آسمان کی نیچے رہنا گوارہ
نہ تھا۔ اجل۔ موت۔ عیش
لشکر۔ عیش۔ زندگی۔
دروں۔ دل۔ شبستان۔
شب خانہ۔ دراندودہ۔
یعنی جس کا دروازہ نہ تھا۔
زراندودہ جس پر سونے
کا پانی پھرا ہوا تھا لہ یکے
تختہ۔ یعنی اس کی قبر کا
ایک تختہ اکھاڑا۔ تاجور۔

صاحب تاج۔
مفاک۔
گرٹھا۔
طعمہ۔ خوراک۔
تاراج۔ لوٹ مار۔ ہلال۔
یعنی اس کا چودھویں را
کے چاند جیسا مگر ازرد
ہو کر ہلال جیسا ہو گیا تھا۔
خلال۔ دانت کرینے کا تنکا
بند۔ جوڑ۔ از گریہ گل۔ یعنی
اس کے رونے سے مٹی تر ہو گئی
نبشت۔ یعنی برائے نوشتن
فرمود۔ لہ دہر۔ زمانہ۔
بیسے۔ بہت۔ کلے۔ یعنی

اور کہا۔ برو۔ یعنی تجھ سے یہ بعید ہے کہ جس مردہ کو دشمن بھی دیکھ کر رو پڑے تجھ اس پر رحم نہ آئے۔ دوست یعنی اللہ تعالیٰ۔ دیر زود۔ یعنی یادیر سے یا جلدی
سے۔ تل۔ ٹیلہ۔

۱۵۰ کہ چشم یعنی اس ٹیکے نیچے کوئی مدفون ہے۔ غم۔ ارادہ۔ گرفت مگر۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ شاید میں ایک قافلہ کے ساتھ چلا۔ بادو گرد یعنی آندھی تیرہ۔ تاریک۔ دخترخانہ۔ گھر میں پرورش یافتہ۔ لڑکی۔ معجز۔ اورھنی۔ نازتیں۔ جہر۔ خوبصورت۔ کہ شوریدہ۔ یعنی میری محبت میں

کہ زہار اگر مردی آہستہ تر کہ چشم و بنا گوش و رولست و سر

حکایت پدر و دختر

شبے خفتہ بودم بعزم سفر
برآمد یکے سہمگین بادو گرد
برہ بریکے دخترخانہ بود
پدر گفتش اے نازتیں چہر من
نچندان نشیند دریں دیدہ گرد
ترا نفس رعنا چو سرکش ستود
اجل ناگہت بگسلاند رکیب

پے کاروانے گرفتہ مگر
کہ بر چشم مردم جہاں تیرہ گرد
بمعجز غبار از پدر میزدود
کہ شوریدہ داری دل از ہر من
کہ بازشش بمعجز تو اں پاک گرد
دواں میبرد تا بسر شیب گور
عناں باز نتواں گرفت از شیب

موعظہ و پند

خبر داری از استخوان قفس
چو مرغ از قفس رفت و گسست قید
نگہدار فرصت کہ عالم دلیست
سکندر کہ بر عالمے حکم داشت
میتسرت بودش کز و عالمے
برفتند و ہر کس درود اپنے کشت
چرا دل بریں کاروانگہ نہیںم

کہ جان تو مرغست و نامش نفس
و گرہ نگر دد بسعی تو صید
دے پیش دانا بہ از عالمیست
دراں دم کہ بگذشت و عالم گذشت
ستاند و ہلت دہندش دم
نماند بجز نام نیک و زشت
کہ یاراں برفتند و ما بر رہیم

کیوں دل پریشان کرتی ہے
نچندان۔ کیا قبر میں پہنچ کر
ان آنکھوں میں اس قدر
مٹی نہیں بھرتی ہے جس کو
کوئی بھی صاف نہ کر سکے گا۔
۱۵۰ ترا نفس رعنا۔ یہ متکبر
نفس سرکش گھوڑے کی طرح
ہے جو قبر کے گڑھے کی طرف
دوڑنے لگے چلا جا رہا ہے
رکیب۔ رکاب۔ نشیب۔
گڑھا۔ استخوان
قفس۔
یعنی جسم
کہ جان۔ یعنی
تیری جان ایک چڑیا ہے
جس کو نفس کہتے ہیں۔ دگر
رہ۔ پھر وہ چڑیا اس پتھر
میں نہ آئے گی۔ دے پیش
دانا۔ عقلمند کے نزدیک گھوڑا
وقت بھی جو یاد خدا میں
گذرے جہاں سے بہتر ہے۔
۱۵۰ بگذشت۔ مر گیا۔ عالمے
ستاند۔ یعنی جہاں کے بل
اس کو مرنے سے تھوڑی ہلت

دیدیں۔ درود اپنے کشت۔ جو بویا وہی کا نام۔ زشت۔ یعنی اچھے یا برے نام کے سوا کچھ نہ رہیگا۔ کاروانگہ۔ دنیا۔ برہیم۔ ہم جا رہے ہیں۔

سہ برس ازما۔ ہمارے بعد۔ دل آرام۔ معشوق کہ نشست۔ یعنی جس سے بھی اس نے دوستی کی پھر اس سے منہ موڑ لیا ہے۔ قیامت۔ یعنی مرنے کے بعد بس قیامت میں اٹھنے۔ ہر از جیب غفلت۔ یعنی غفلت سے سر اٹھالو۔

پس ازما ہمیں گل دہد بوستاں
دل اندر دل آرام دنیا بستند
چو در خاکدان لحد خفت مرد
سر از جیب غفلت بر آور کنوں
نہ چوں خواہی آمد بشیر از در
پس اے خاکسار گنہ عنقریب
بر آں از دو سر چشمہ دیدہ جوئے

نشینند بایکد گردوستاں
کہ نشست با کس کہ دل برنگند
قیامت بیفشانند از روی گرد
کہ فردا نماز بحسرت نگوں
سر و تن بشوئی ز گرد سفر
سفر کرد خواہی بشہر غریب
دلارایشہ دانی از خود بشوئے

یعنی جیب انسان سفر سے
شہر میں داخل ہوتا ہے تو
نہاد ہو لیتا ہے سہ شہر
غریب۔ یعنی گور غریباں۔
بران۔ ہذا تمہارا فرض ہے
کہ آنکھوں کے آنسوؤں سے
گناہ گار دو غبار ہو ڈالو
طفولیت بچپن۔ ز عہد۔
یعنی باپ کے زمانہ کی ایک بات
مجھ یاد آگئی۔ لوح۔ تختی۔

حکایت در عالم طفولیت

ز عہد پدر یادم آید ہے
کہ در خریدیم لوح و دفتر خرید
بدر کردنا کہ یکے مشتری
چون شناسد انگشتی طفل خرد
تو ہم قیمت عمر شناختی
قیامت کہ نیکاں برا علی رسند
ترا خود بماند سر از ننگ پیش
بر آورز کار بیداں شرم دار
وراں روز کز فعل پرسند و قول
بجائے کہ دہشت خورند انبیا

کہ باران رحمت برو ہر دے
ز بہر م یکے خاتم زر خرید
بخملتے از دستم انگشتی
بشیرینی ازوے تو انند برود
کہ در عیش شیریں برانداختی
ز قعر ثریا بر ثریا رسند
کہ گردت بر آید عملہائے خویش
کہ در روئے نیکاں شوی شرمسا
اولوالعزم راتن بلرز ز ہول
تو عذر گنہ را چہ داری بیا

دفتر یعنی کتاب
خاتم۔
انگوشی۔
بدر کرد۔ یعنی
ایک آدمی ایک بھور کالا ہج
دیکر میرے ہاتھ سے انگوشی
انار لی۔ سہ بشیرینی
یعنی مٹھائی کالا ہج دیکر اس
سے لیا سکتی ہے۔ قعر۔ گہرائی۔
ثریٰ۔ دنیا کی مٹی۔ ثریا۔
پر ویں۔ گردت۔ یعنی تیرے
اعمال گھیر لیں گے۔ در روئے
نیکاں۔ یعنی قیامت میں
نیکیوں کے سامنے۔ روز۔

قیامت۔ اولوالعزم۔ یعنی وہ رسول جن کی شریعت پہلے احکام کے لئے ناسخ ہے۔ تو عذر تو کیا عذر کریگا۔

نہ اتنی کہ کمتر نہد دوست یا ہے چو بلیند کہ دشمن بود در سرانے

حکایت

یکے برد با پادشاہے ستیز
گرفتار در دست آل کینتہ تو
اگر دوست بر خود نیاز دے
تو از دوست گر عاقلی بر مگرد
بتا جو رد دشمن بدزدش پوست
تو بادوست یکدل شو دیک سخن
نہ پندارم این زشت نامی نکوست

بدشمن سپردش کہ خوش بریز
ہمگفت با خود بزاری و سوز
کے از دست دشمن جفا بروے
کہ دشمن نیارد نگہ در تو کرد
رفیقے کہ بر خود نیاز د دوست
کہ خود بیخ دشمن بر آید زین ،
بخشند دے دشمن آزار دوست

یعنی جلاد۔ توڑ۔ از توڑید
یعنی کشیدن دوست۔
یعنی بادشاہ۔ بر مگرد یعنی
نہو۔ کہ بتا یعنی دشمن اس
کو ستا ہے جو دوست سے
نہ بننے رکھے۔ یک سخن۔
یعنی متفق۔ بن۔ جز۔ زشت
نامی بدنامی۔ دشمن۔ شیطان
دوست۔ خدا۔ تلبیس۔
مکرو فریب۔ برخاست۔

یعنی مکرو فریب
کے۔
اہلہ۔
بیوقوف۔

حکایت

یکے مال مردم بہ تلبیس خورد
چنین گفت ابلیس اندر رہے
ترا بانست از نہاں آشتی
در لغیت فرمودہ دیوزشت
رواداری از جہل و ناباکیت
طریقے بدست آروصلحے بچوے
کہ یک لحظہ صورت نہ بند اماں
وگردست قوت نداری بکار
وگرفت از اندازہ بیروں بدی

چو برخاست لعنت بر ابلیس کرد
کہ ہرگز ندیدم چنین ابلہ
چرا تیغ پیکار برداشتی
کہ دست ملک بر تو خواہد نشست
کہ پا کال نویسد ناباکیت
شفیعے برانگیز و عذرے بگوے
چو پیمانہ پر شد بدور زماں
چو بچارگان دست زاری برار
چو گفتی کہ بدر رفت نیک آمدی

نہاں۔ پوشیدہ۔ تیغ
پیکار یعنی لعنت۔ کہ
فرمودہ دیو یعنی وہ کام
جن کے کرنے کا تجھے شیطان
نے حکم دیا ہے۔ ملک۔ یعنی
کراٹا کا تین۔ ناباکی۔۔
بے خوفی۔ شفیع۔ سفارش
کرنے والا۔ لحظہ۔ تھوڑا سا
وقت۔ چو پیمانہ پر شد۔
یعنی مرنے کا وقت آگیا۔

دست زاری۔ توبہ کا ہاتھ۔ بدر رفت۔ یعنی توبہ کہ مجھ سے برائی ہو گئی ہے۔ نیک آمدی۔ یہ تیرا بہتر کام ہے۔

ورایت نمازند شفیع از پیش
بقہر ابراند خدای از درم
کسے را کہ بہست بروی از تو بلش
روان بزرگان شفیع آورم

حکایت

ہمی یادم آید ز عہد صغر
بازیکہ مشغول مردم شدم
بر آوردم از ہول و دہشت خروش
کہ اے شوخ چشم آخرت چند بار
بہ تنہا نداند شدن طفل خرد
تو ہم طفل را ہی بسعی اے فقیر
مکن با فرومایہ مردم نشست
بفتراک پاگان دل آویز چنگ
مریداں بقوت ز طفلان کم اند
بیاموز رفتار از اں طفل خرد
ز زنجیر ناپارسیاں برسست
اگر حاجت داری ایں حلقہ گبیر
برو خوشہ چین باش سعدی بر

کہ عیدے بروں آدم با پدر
در آشوب خلق از پدر کم شدم
پدر ناگہانم بمالید گوشش
بگفتم کہ دستم ز دامن مدار
کہ مشکل بود راہ نادیدہ برد
برو دامن نیک مرداں بگیر
چو کردی ز بہیت فرو شوی دست
کہ عارف ندارد ز در پوزہ تنگ
مشایخ چو دیوار مستحکم اند
کہ چون استعانت بدیوار برد
کہ در حلقہ پارسیاں نشست
کہ سلطاں ازین در ندارد گزیر
کہ گرد آوری خرمن معرفت

حکایت مست خرمن سوز

یکے غلہ مراد مہ تودہ کرد
ز تیار دے خاطر آسودہ کرد

فزاہ۔ مالید گوشش کان
یعنی کہ دستم یعنی میرا
دامن نہ چھوڑ۔ شدن۔
یعنی چلا۔ طفل را ہی۔ تو
بھی طفل راہ ہے۔ نیک
مردان۔ اہل اللہ بہتیت
عزت۔ فتراک۔ شکاری
تھیلا۔ در پوزہ۔ گدائی۔
مرید۔ یعنی راہ طریقت پر
چاہنے کا ارادہ کرنے والا۔
مشایخ۔

بزرگ۔
مستحکم۔
مضبوط۔
استعانت۔ مدد۔ زنجیر۔
یعنی پھندا۔ حلقہ۔ مجلس۔
کہ سلطان۔ یعنی بادشاہ
بھی فقرا کے دروازے کے
محتاج ہیں۔ صفت مانند
معرفت۔ علم و دانائی۔
خرمن سوز۔ غلہ کے ڈھیر
میں آگ لگانے والا۔ مراد

مہ۔ بھادوں کا ہینہ
تیار دے۔ یعنی ماگھ کے
ہینہ میں غلہ کی فکر سے مطمئن ہو گیا۔

کالیوہ۔ دیوانہ۔ سرگشتہ۔ پریشان۔ پروردہ ۲۲۳ خولیش۔ فرزند خرمین خود۔ یعنی عمر۔ شد ختم ہوئی۔ فصاحت۔ رسوائی۔ بلکہ مکن۔

شبے مست شد و آتش بر فروخت
دگر روز در خوشه چیدن نشست
چو سرگشته دیدند در ویش را
نخواہی کہ گردی چسبیں تیرہ روز
گرازدست عمرت شد اندر بدی
فصاحت بود خرمین اند و ختن
ملکن جان من تخم دین و رزوداد
چو برگشته بخنے در افتد بہ بند
تو پیش از عقیوبت در عفو کوب
بر آراز گریبان غفلت سرت

نگوں بخت کالیوہ خرمین بسوخت
کہ یک جو ز خرمین نماںدش بدست
یکے گفت پروردہ خولیش را
بدیوانگی خرمین خود مسوز
تو آئی کہ در خرمین آتش ندی
پس از خرمین خویشتن سوختن
مدہ خرمین نیک نامی بسباد
ازو نیکبختاں بگیرند پسند
کہ سودے ندارد دغاں زیر چو
کہ فردا نماںد خجل در برت

حکایت

یکے متفق بود بر منکرے
نشست از خجالت عرق کردہ
شنید این سخن پر روشن رواں
نیاید ہی شرمت از خویشتن
نیاسانی از جانب ہیج کس
چناں شرم دار از خداوند خویش

گذر کرد بروے نکو محضرے
کہ آیا خجل گشتم از شیخ کوئے
برو بر لبشورید و گفت اے جوان
کہ حق حاضر و شرم داری زمن
برو جانب حق نگہدار و بس
کہ شرمت زیر گانگاست و خویش

حکایت

زینچا چو گشت از منے عشق مست

بدامان یوسف در آویخت دست

شراؤ۔ زینچا۔ عن زمرہ کی بیوی جو حضرت یوسف پر عاشق تھی۔

یعنی نیک نامی کے خرمین کوتاہ
نہ کر۔ تخم دین و رزوداد۔
یعنی دینداری اور انصاف
کی تخم ریزی کرو۔ نیکبختاں۔
یعنی سعادت مند وہی ہے جو
دوسرے کو دیکھ کر نصیحت
حاصل کرے۔ عقیوبت ہزا۔
عفو۔ معافی۔ دغاں زیر۔
چوب۔ پٹائی کے وقت کی
بیخ و پکار۔ شرمت۔ سر خود
را۔ خجل۔ شرمندہ۔
۳۵ منکر۔
برائی۔

ح

بارکت عرق کردہ روے۔
یعنی پیشانی پر پسینہ آیا ہوا۔
روشن رواں۔ روشن
ضمیر۔ شورید۔ چیخا۔ حق حاضر
خدا نے تعالیٰ دیکھا ہے تو
اُس سے نہ شرمنا۔ نیاسانی۔
تجھے بجز خدا کے کسی سے فائدہ
نہیں پہنچ سکتا۔ چناں شرم
دار۔ جس طرح اپنے اور
بیگانے سے شرم لے ہو خدا

کہ چوں گرگ در یوسف افتادہ بود
برو معتکف بامدان و شام
مبادا کہ زشت آیدش در نظر
بسر بر ز نفس ستمگاره دست
کہ اے سست پیمان سرکش در آئے
بہ بندے پریشاں مکن وقت خوش
کہ برگرد و ناپاکی از من مجوئے
مرا شرم ناید ز پروردگار
چو سرمایہ عمر کردی تلف
وز وعاقبت زرد روی بر بند
کہ فردا نماںد مجال سخن

چنان دیو شہوت رضا دادہ بود
بتے داشت بانوئے مصر از رخام
در اں لحظہ رویش بیوشید و سر
غم آلودہ یوسف بکنجے نشست
زینجا دود کشتش بپوسید و پائے
بسنداں دلی روئے در ہم مکش
رواں گشتش از دیدہ بر چہرہ جئے
تو در روئے سنگے شدی شرمسار
چہ سودار پشیمانی آید بکف
شراب از پیے سر خروئی خورد
بعد راوری خواہش امروز کن

پرہیز یا مسلط ہو گیا تھا۔
بتے داشت یعنی زلیخا اپنے
سنگ مرمر کے بت کی صبح
و شام پوجا کرتی تھی۔ در اں
لحظہ یعنی جس وقت زلیخا نے
حضرت یوسف کا دامن پکڑا
تو اس بت کے منہ پر کپڑا
ڈال دیا تاکہ وہ اس برائی
کو نہ دیکھ سکے۔ بسر یعنی
حضرت یوسف نے اپنا سر

پیٹ لیا۔
در آئے۔
مجھ سے
مشغول ہو جا

حکایت

چو زشتش نماید پوشد بخاک
نترسی کہ بروے فتد دیدہ با
کہ در خواجہ آبق شود چند گاہ
بزنجیر و بندش نیارند باز
کہ ازوے گزیرت بود یا گریز
نہ وقتے کہ منشور کرد کتاب
کہ پیش از قیامت غم خود بخورد

پلیدی کند گریہ بر جائے پاک
تو آزادی ازنا پسندیدہا
برانیش از اں بندہ پر گناہ
اگر باز کرد بصدق و نیاز
بکس آوری با کسے برستیز
کنوں کرد باید عمل را حساب
کسے گرچہ بد کرد ہم بد نکرد

سنداں دلی۔ سخت دلی۔
سہ بندے۔ کوئی فکر۔
جوسے۔ یعنی آنسوؤں کی
نہر۔ برگرد۔ واپس ہو۔
در روئے۔ سامنے۔ سنگ۔
یعنی بت۔ کف پیتلی۔ تلف۔
بر باد۔ زرد روی۔ شرمندہ
فردا۔ موت کے وقت پلیدیا
پاخانہ۔ پوشد۔ خاک
بلی ہمیشہ اپنا گود بادی ہے

۳۱ فتد دیدہ باز نکاہیں پڑیں۔ آبق۔ بھگوڑا غلام۔ باز گرد۔ وہ غلام کوٹ آئے۔ برستیز جھگڑا کر۔ گزیر۔ چارہ۔ گریز۔ بچاؤ۔ منشور کرد کتاب۔ اعلان کا اعلان کر دیا جائے۔ ہم بد نہ کر۔ چونکہ توبہ سے اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

گرا آئینہ از آہ گرد و سیاہ
بترس از گناہان خویش این نفس

شود روشن آئینہ دل باہ
کہ روز قیامت تترسی ز کس

حکایت

غریب آدم در سواد حبش
برہ بریکے دکہ دیدم بلند
بسج سفر کردم اندر نفس
یکے گفت کیں بندیاں شب و ند
چو بر کس نماند ز دست ستم
نکو نام را کس نگیرد اسیر
نیاورد عاقل غش اندر میاں
و گر عفتش را فریبست زیر
چو خدمت پسندیدہ آرم بجائے
اگر بندہ کوشش کند بندہ وار
و گر کند رایست در بندگی
قدم پیش نہ کز ملک بگذری

دل از دہر فارغ سر از عیش خوش
تنے چند مسکین برو پاتے بند
بیاباں گرفتہ چو مرغ از قفس
نصیحت نگیرند و حق نشنوند
ترا اگر جہاں شخنے گیر و چہ غم
بترس از خدای و ترس از امیر
نیندیشد از رفیع دیوانیاں
زبان حسابش نگرود دلیر
نیندیشم از دشمن تیرہ راتے
عزیزش بدارد خداوند گار
ز جانداری افتد بجز بندگی
کہ گر با زمانی زود کمتری

حکایت

یکے را بچوگاں شبہ دامغاں
شب از بیقراری نپارست خفت
بشب گری بردے بر شخنے سوز

بزد تا چو طبلش بر آمد فعناں
برو پار سائے گذر کرد و گفت
گناہ آبرویش نبردے بروز

یعنی اس دم دنیا میں۔
غریب۔ مسافر۔ سواد۔
حبش۔ ملک حبش کے دیار۔
دکہ۔ چبوترا۔ پاتے۔ بند۔
قیدی۔ تسج۔ سامان سفر۔
چو مرغ از قفس۔ جس طرح
پرندہ موقع پا کر پتھر سے
بھاگتا ہے۔ شب روند۔
چو رہیں۔ لہ چو ہر کس۔
یعنی جب تو سب پر ظلم کرے
جہاں شخنے۔

بادشاہ۔
مترس از
امیر۔ کسی قیدی
کو دیکھ کر نہ ڈر۔ عامل۔
تخصیلا۔ دیوانیاں۔
دفتری عفت۔ پاکدامنی۔
نیر۔ پوشیدہ۔ بجائے۔
یعنی اگر بہتر خدمت بجالایا
ہو۔ بندہ وار۔ خادمانہ۔

کند۔ سست۔ جاندار۔
ایک بڑا فوجی عہدہ تھا۔
خر بندگی۔ گدھے کو ابر پر
چلانا۔ لہ قدم پیش نہ۔

یعنی خدمت گزار ہی میں۔ زود کمتری۔ وہ نہ تو درندہ سے بھی کم تر ہے۔ چوگاں۔ پولو کھیلنے کا ڈنڈا۔ دامغاں۔ ایک ملک ہے۔ طبل۔ ڈھول۔
بیقراری۔ پٹنے کی وجہ سے شخنے۔ داروغہ جہاں مراد خدا ہے۔

کہ شبہا بیدار کہ بر دسوز دل
 شب تو بہ تقصیر روز گناہ
 در عذر خواہاں نہ بستد کریم
 عجب گر بیتی نگیرد دست
 و گر شمسار آب حسرت بیمار
 کہ سیل ندامت شستش گناہ
 کہ ریزد گناہ آب چشمش بسے

کسے روز محشر نگر دو خجل،
 اگر ہوشمندی ز داور بخواہ
 ہنوز اسر صلح داری چہ بیم
 لطیفی کہ آوری از نیست ہست
 اگر بندہ دست حاجت بر آر
 نیامد بریں در کسے عذر خواہ
 ز ریزد خدا آبروئے کسے

از نیست ہست - یعنی
 جس نے عدم سے تجھے موجود
 کیا۔ نگیرد دست - بیری
 دست گیری نہ کرے۔ آب
 حسرت - آنسو۔ سیل ندامت -
 آنسو۔ کہ ریزد - یعنی جو اپنے
 گناہوں کے ڈر سے روٹا رہے
 صنعا۔ مین کا پلے تخت۔
 قضا - یعنی جب کبھی کوئی محنت
 یوسف جیسا بچہ پیدا ہوا

حکایت

چکوم کز اتم چہ بر سر گذشت
 کہ ماہی گورش چو یونس خورد
 کہ باد اجل بجنش از بن نکند
 کہ چندیں گل اندام در خاک خفت
 کہ کودک و دیاک و اکودہ پیر
 بر آندا ختم سنگے از مرقدش
 بشورید حال و بگردید رنگ
 ز فرزند لبندم آمد بگوشش
 بہش باس و بار و شنائی در آتے
 ازینجا چراغ عمل بر سر روز
 مبادا کہ نخلس نیار در طب

بصنعا درم طفلی اندر گذشت
 قضا نقش یوسف جمالے نگر
 دریں باغ سروے نیامد بلند
 عجب نیست بر خاک اگر گل شکفت
 بدل گفتم اے ننگ مرداں بمیر
 ز سوداوا شفتگی بر قدش
 ز ہولم دراں جلتے تاریک و تنگ
 چو باز آمدم ز اں تغیر بہوشش
 گرت و حشت آمد ز تاریک جائے
 شب گور خواہی منور چو روز
 تن کارکن می بلرزد ز شب

ہے تو حضرت
 یونس کی
 طرح اس
 کو قبر کی مچھلی کے
 پیٹ میں جانا پڑا ہے۔
 ۱۰ دریں باغ - دنیا میں
 جو کوئی سرو بلند پیدا ہوا ہے
 موت کے جھونکے نے اس
 کو ہڑ سے اٹھا ڈالا ہے۔
 عجب نیست - اگر مٹی سے
 پھول لگتے ہیں تو کیا عجیب ہے
 بہت سے گل بدن مٹی کے نیچے
 دفن ہیں۔ ۱۰ بر آندا ختم -
 یعنی قبر کا پتھر اٹھا کر اس

کودکھا - گردید رنگ - رنگ بدل گیا تغیر - یعنی مدہوشی - بگوشش - یعنی اس کی زبان حال سے سنا۔ روشنائی - یعنی نیک اعمال کی روشنی
 کارکن - یعنی باغبان۔

آپ کا فراوان طبع بہت لالچی۔ نیفشانہ۔ بدوں ہوتے۔ برآں خورد پھل وہ کھایگا جس نے پودا لگایا۔ بیا۔ اسے مخاطب آجا۔ دستے۔ یعنی دعلکے لئے۔ زنگ۔ قبری مٹی سے۔ کبے برگ۔ یعنی خزاں

گروہے فراوان طبع ظن برند
برآں خورد سعدی کہ بیخے نشاند

کہ گندم نیفشانہ خرمن برند
کسے برد خرمن کہ تخے فشانہ

باب دوم در مناجات

بیاتا بر آرم دستے ز دل
بفصل خزاں در نہ بینی درخت
بر آرد ہی دستہائے نیاز
مپندار ازیں در کہ ہرگز نہ بست
ہمہ طاعت آرد و مسکین نیاز
چو شاخ برہنہ بر آرم دست
خداوند گارا نظر کن بجود
گناہ آید از بندہ خاکسار
کریم برزق تو پروردہ ایم
گدا چوں کرم بنید و لطف و ناز
چو مارا بدنیا تو کردی عزیز
عزیزی و خواری تو بخشی و بس
خدا یا بعزت کہ خوارم مکن
مسلط مکن چوں منی بر سرم
بیتی تیزیں نباشد بدے

کہ نتوان بر آورد فردا ز گل
کہ بے برگ ماند ز سمر لے سخت
ز رحمت نگر و دتہید ست باز
کہ نوید گرد بر آوردہ دست
بیاتا بدر گاہ مسکین نواز
کہ بے برگ ازیں پیش نتوان شست
کہ جرم آید از بند گال در وجود
بامید عفو خداوند گار
بانعام و لطف تو خو کردہ ایم
نگردد ز دنیال بخشندہ باز
بعقبی ہمیں چشم واریم نیز
عزیز تو خواری نہ بیند ز کس
بذل گنہ شرمسارم مکن،
زدست تو پہ گر عقوبت برم
جفا بردن از دست ہمچوں خود

اٹھائے ہوتے اپنی سرسبزی
کے لئے دعا کرتی ہیں تب
پتے آتے ہیں۔ لے در کہ ہرگز
نہ بست۔ یعنی جو ضرورت مندوں
کے لئے کبھی بند نہیں ہوتا۔

بر آوردہ است۔ جو دعا
کے لئے ہاتھ اٹھائے ہوتے
ہے۔ ہمہ طاعت آرد سب
بارگاہ خداوندی میں دعا
کرتے ہیں۔ کہ بے برگ

اب بدون عمل
کے بیٹھارنا
مناسب
نہیں ہے۔ جرم۔

خطا۔ گناہ آید۔ انسان خدا
کی مغفرت کے سہارے گناہ
کر بیٹھتا ہے۔ خو کردہ ایم۔
یعنی ہمیں تیری عنایتوں
اور مہربانیوں کی عادت
پڑ گئی ہے۔ لے نگرود۔

یعنی پھر سائل دینے والے کا بچھا
نہیں چھوڑتا۔ عزیز۔ صاحب
عزت۔ عقبی۔ آخرت۔ عزیز
تو یعنی جس کو تو نے عزت دیدی

اس کی کبھی ذلت نہیں ہوتی۔ بعزت۔ اپنی عزت کے صدقہ۔ چوں منی۔ یعنی مجھ جیسے ہی انسان کا مجھے محتاج نہ بنا۔ زدست تو۔ تو خود سزا دے لے۔ از دست
ہمچوں خودے۔ یعنی اپنے جیسے انسان کے ہاتھوں ذلیل ہو۔

لے زردی تو تیرے سامنے۔ اگر تاج بخشی یعنی اگر تونے تن عنایت فرمایا تو میں سر بلند ہو جاؤں گا۔ تو اگر بلند کر دے گا تو پھر کوئی پست نہ کر سکے گا۔
تم می بلرزو میرا جسم کا پنے لگتے ہیں۔ میفلن۔ تو مجھے نہ گرا اور نہ پھر کوئی دشگیری نہ کر سکیگا۔ نثارو۔ تیرے استاد کے سوا میرے

سر کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے
اب تو مجھے ہاتے یا بھگتے
تجھے اختیار ہے۔ لے
نفس امارہ۔ جو انسان کو
برائی پر آمادہ کرتا ہے۔ جی
تازو۔ اس نفس سرکش کی
بھاگ اس درجہ کی نہیں ہے
کہ عقل اس کی باگیں سنبھال
سکے۔ کہ بانفس۔ نفس و
شیطان کے مقابلہ میں کوئی
شخص محض
اپنی طاقت
سے نہیں
جیت سکتا۔

حکایت

مناجات شوریدہ در حرم میفلن کہ دستم نگیرد کسے ندارو بجز استانت سرم فروماندہ بانفس امارہ ایم کہ عقلش تو اندر گفتن عنان نبر و پلنگاں نیاید ز مور وزیر دشمن نام پنا ہے بدہ باوصاف بے مثل و مانندیت مکذون یثرب علیہ السلام کہ مرد و غارا شمارند زن بصدق جوانان نوخاستہ زننگ دو گفتن بفریاد رس کہ بے طاعتاں راشفاعت کنند وگر زلتے رفت معذور دار ز شرم گنہ دیدہ بر پشت پا	میںم می بلرزو چو یاد آورم کہ میگفت با حق بزاری بسے بلطفم بخواں یا براں از درم تو دانی کہ مسکین و بیچارہ ایم نمی تازد این نفس سرکش چنان کہ بانفس و شیطان بر آید بزور مردان راہت کہ راہے بدہ خدایا بذات خداوندیت بلیک حجاج بیت الحرام بتسکیر مردان شمشیر زن بطاعات پیران آراستہ کہ مارا دراں ورطہ یکفقس امیدست از اناں کہ طاعت کنند بپاکاں کز آلا شتم دور دار بہ پیران پشت از عبادت دوتا
--	--

بمردان راہت۔ تجھے اپنے
اولیاء کی قسم۔ دشمنان۔
نفس و شیطان۔ خدایا۔ یہ
چاروں شتر قسم ہیں جو اب قسم
پانچواں شتر ہے۔ بلیک۔
یعنی اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا
اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر واللہ
الحمد۔ پڑھنا جس کو حاجی
باز بلند پڑھتے رہتے ہیں
لے مکذون یثرب! انفسو

صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ مدینہ میں آرام فرما ہیں۔ تکبیر۔ یعنی جہاد کے وقت غازیوں کا اللہ اکبر کہنا۔ آراستہ۔ یعنی زیور و شریعت سے۔ ورطہ۔ اندھیرا لگا ہوا۔
یکفقس۔ یعنی دم نزع۔ دو گفتن۔ یعنی شرک۔ بپاکاں۔ بزرگوں کے طفیل پشت از عبادت دوتا۔ جو عبادت میں ہر وقت مکر و دھراکتے ہوئے ہے۔

کہ چشم مجھے نیک بختی کا چہرہ دکھا۔ شہادت یعنی مرتے وقت کل شہادت یقین یعنی زبان کا سوخ۔ دست کوتاہ دار۔ قادر نہ بنا۔ نادیدنی۔ وہ جن کا دیکھنا جائز نہیں ہے۔ ہوا۔ محبت۔

یعنی نور معرفت کی شاعیں۔

بدستے یعنی جھبہ پر ایک

ایک نگہ گرم ڈال دے تاکہ

بہتر بجاؤں۔ لہ التفات۔

توجہ۔ مراگ گیری۔ یعنی میرے

اعمال کے بدلے انصافاً تو

میری گرفت کریگا۔ عفو۔

تیری شان غفاری کا یہ وعدہ

نہ تھا۔ کہ صورت نہ بند۔

دوسرے دروازے کی

کوئی صورت

نہیں ہے۔

دربرویم

مبند۔ توبہ کا

دروازہ مجھ پر بند نہ فرما۔

ترد امنی۔ گنہگاری۔ غنی۔

بے نیاز۔ مگر۔ مواخذہ نہ

فرما۔ ترجم۔ ہربانی۔ چرا۔

یعنی میں اپنی ناطقہ تیری پر کیوں

ربخ کروں۔ جبکہ میری پناہ

تو قوی ہے۔ لہ عہد۔ یعنی

الست کا عہد۔ چہ زور۔

یعنی تقدیر کے خلاف کچھ نہیں

ہو سکتا۔ ہم ہر چہ کہم حضرت

علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا تھا کہ ارادوں کے فتح ہونے سے ہی میں نے خدا کو پہچانا۔ چہ قوت۔ انسان کی خدائی ارادہ کے سامنے کیا حقیقت ہے۔ کہ حکمت۔

یعنی تیرا فیصلہ ہی میرے لئے یہ تھا۔ سیر چرودہ۔ کالا۔ کہ بد کردہ ام۔ یعنی میری بڑی صورت اپنی بنائی ہوئی نہیں ہے۔

زبانم بوقت شہادت بند
زبد کردم دست کوتاہ دار
مدہ دست برنا پسندیدہ ام
وجود و عدم در ظلام کیست
کہ جز در شعا عت نہ بیند
گدار از شاہ التفاتے بس است
بنالم کہ عفو نہ این وعدہ داد
کہ صورت نہ بند در دیگرم
کنوں کادم در برویم مبند
مگر عجز پیش آورم کائے غنی
غنی را ترسم بود بر فقیر
اگر من ضعیف پناہم قویست
چہ زور آورد با قضا دست جہد
ہمیں نکتہ بس عذر تقصیر ما
چہ قوت کنند با خدائی خودی
کہ حکمت چنین میسر و دربرسم

کہ چشم ز روئے سعادت بند
چراغ یقینم فرارہ دار
بگرداں ز نادیدنی دیدہ ام
من آل ذرہ ام در ہوائے تو نیست
ز خورشید لطف شعاعے بس
بدے رائگہ کن کہ بہتر کس است
مراگ گیری بانصاف و داد
خدا یا بذلت مراں از درم
ور از جہل غائب شدم روز چند
چہ عذر آرم از تنگ تر دامن
فقیرم بجرم گناہم مگیر
چرا باید از ضعف عالم گریست
خدا یا بغفلت شکستیم عہد
چہ بر خیزد از دست تدبیر ما
ہم ہر چہ کہم تو بر ہم زدی
نہ من سر ز حکمت بدر میبرم

حکایت

جوابے گفتش کہ حیراں بماند
کہ عیب شماری کہ بد کردہ ام

سیر چرودے را کسے زشت خواند
نہ من صورت خویش خود کردہ ام

سلا نہ آخر۔ اچھے یا بُرے نقش و نگار بنا نا میرا کام نہیں ہے۔ آزام۔ میرے

۲۳۰

لے جو کچھ ازل میں لکھا گیا تھا اس سے گھٹ بڑھ

نہیں سکتا۔ قادریم۔ قادر
تیری ذات ہے میں کس شمار
قطار میں ہوں۔ زبیر۔
یعنی ذات و صفات باری
کی سیر۔ باری۔ مدد۔ لہ
گوتاہ دست۔ مجلس۔ کہ
شب۔ یعنی رات کو توبہ
کی صبح کو توڑ ڈالی۔ پیمان
ما۔ یعنی وہ توبہ جو ہماری
طرف سے ہے۔ بحقت۔

تجھے اپنے حق کی
قسم۔
بنوت۔
تجھے اپنے نور
کی قسم۔ نار۔ یعنی جہنم۔
روئے در خاک رفت۔
یعنی میں ذلیل ہو گیا۔

رحمت۔ رحمت خداوندی۔
نیاید غبار۔ وصول و صل
جاتی ہے مملکت۔ یعنی
بارگاہ خداوندی۔ جاہ۔
مرتبہ۔ لہ ضمیر۔ دل۔
مغ۔ آتش پرست۔ برو۔
بروئے خود۔ نگوہیدہ کیش۔

ترا با من از زشت رویم چه کار
آزام کہ بر سر بشتی ز پیش
تو دانائی آخر کہ قادر نسیم ،
گرم رہنمائی رسیدم بخیر
جہاں آفرین گرنہ یاری کند

لہ آخر منم زشت و زیبانگار
نہ کم کردم اے بندہ پروردہ پیش
توانائے مطلق توئی من کسیم
و گرم کنی باز ماندم ز سیر
کجا بندہ پر سہیزگاری کند

حکایت

چہ خوش گفت درویش کوتاہ دست
گرا و توبہ بخشد بماند درست
بحقت کہ چشم ز باطل بدوز
ز مسکینم روئے در خاک رفت
تو یک نوبت اے ابر رحمت بیار
ز جرمم دریں مملکت جاہ نیست
تو دانی ضمیر زباں بستگان

کہ شب توبہ کرد و سحر کم شکست
کہ پیمان مالے ثباتست و دست
بنورت کہ فردا بنارم مسوز
غبار گناہم برا فلاک رفت
کہ در پیش باران نیاید غبار
ولیکن بملک دگر راہ نیست
تو مرہم نہی بردل خستگان

حکایت

مغے در بروی از جہاں بستہ بود
پس از چند سال آن نگوہیدہ کیش
پہلے بت اندر بامید خیر
کہ در ماندہ ام دست گیرے صنم
بزارید در خد متشش بار ہا

بتے را بخدمت میاں بستہ بود
قضا حالتے صعبش آورد پیش
بنالید بیچارہ بر خاک دیر ،
بجاں آدمم رحم کن بر تنم
کہ پیش بساماں نشد کار ہا

نا پسندیدہ مذہب والا۔ قضا۔ یعنی تقدیر الہی سے۔ صعب۔ دشوار۔ دیر۔ تمانہ۔ صنم۔ بت۔ کہ پیش یعنی اس کی مصیبت کچھ بھی حل نہ ہوتی۔

کے لئے چوں کہ کس طرح جہات بڑے کام بگس یعنی اپنے اوپر سے مکھی بھی نہیں اڑا سکتا۔ پاتے بند ضلال گمراہ۔ برآر۔ یعنی حاجت روانی کر۔ ہنوز ازبت یعنی ابھی اس بت کی پرستش کی وجہ سے اس کا ہرہ آلودہ خاک معصیت ہی تھا۔ یزدان پاک۔ خدائے تعالیٰ۔

دریں خیرہ شد۔ یعنی اسے
حیرانی ہوئی۔ سر وقت۔
یعنی اس بزرگ کے اوقاف
مکدر ہو گئے۔ یزدان پرست
یعنی مجوسی۔ مجوس کے عقیدے
کے مطابق دو خدا ہیں ایک
یزدان جو خیر کا خالق ہے۔
دوسرا اہرمین جو شر کا
خالق ہے۔ جنایت۔ یعنی
گناہ۔ کہ پیغام۔ یعنی اس کے
دل کے کان نے

کہ نتواند از خود براندن مگس
بیاطل پرستید مت چند سال
وگرنہ بخواہم ز پروردگا
کہ کامش برآورد یزدان پاک
سر وقت صافی برو تیرہ شد
ہنوز شش سر از خم تجانہ مست
خدایش برآورد گامے کہ حسب
کہ پیغام آمد بگوشش دلش
بسے گفت تو لش نیامد قبول
پس آنکہ چه فرق از صنم تا صمد
کہ عاجز تر انداز صنم ہر کہ ہست
کہ باز آیدت دست حاجت ہی
گنہگار و امیدوار آمدیم

بتے چوں برآرد ہمات کس
بر آشفت کاے پاتے بند ضلال
ہمے کہ در پیش دارم برار
ہنوز ازبت آلودہ رویش بنجا
حقائق شناسے دریں خیرہ شد
کہ سرگشتہ دون یزدان پرست
دل از کفر و دست از جنایت
فورفتہ خاطر دریں مشککش
کہ پیش صنم پیر ناقص عقول
گرازد درگہ ما شود نسب زرد
دل اندر صمد بایدے دوست
محالست اگر سر بریں در نہی
خدایا مقصر بکار آمدیم

حکایت مست مؤذن

شنیدم کہ مستے ز تاب نبید
بنالید بر آستان کرم
مؤذن گریباں گرفتش کہ ہیں،
چہ شائستہ کردی کہ خواہی بہشت

بمقصوۃ مسجدے در دوید
کہ یارب بفر دوس اعلیٰ برم
سگ و مسجدے فارغ از عقل وین
نمی زبیدت ناز بار و تے زشت

سنایا۔
ناقص عقول۔
پاکل۔ نیامد۔
قبول یعنی بت اس کی بات
نہ سن سکا۔ رد۔ انکار۔۔
چه فرق از صنم تا صمد۔ پھر
خدا اور بت میں کیا فرق ہے
سر بریں در نہی۔ یعنی درگاہ
خداوندی میں سر جھکاؤ۔
مقصر۔ کوتاہی کرنے والا۔
تک تاب۔ گرمی۔ نبید۔
یعنی شراب۔ مقصودہ۔
مسجد کا حجرہ۔ برم۔ یعنی
پہنچتے

مجھے جنت کے بلند ترین مقام میں جگہ دیدے۔ ہیں خبردار۔ سگ و مسجد۔ تھوکتے کہ مسجد سے کیا واسطہ۔ فارغ از عقل و دین۔ بے دین بے عقل۔ چہ شائستہ
کروی۔ کیا نیک کام کیل ہے۔

لہ پیر یعنی مسجد کا مؤذن۔ عجب داری۔ تجھے اچھے تعجب ہے کہ کوئی گنہگار خدا سے امیدوار بنے حتیٰ دستگیر۔ خدا دستگیری کرنے والا ہے۔ ہی شرم دارم مجھے شرم آتی ہے کہ اپنے گناہوں کو خدا کی رحمت سے زیادہ سمجھوں گے۔

کہ مستم بدار از من اینخواجہ دست
 کہ باشد گنہگارے امیدوار
 در توبہ باز است و حق دستگیر
 کہ خواہم گنہ پیش عفو عظیم
 چو دستگیر و نخب زوز جاتے
 خدایا بفضلت تو ام دستگیر
 فروماندگی و گناہم بخشش،
 بنا بخردی شہرہ گرداندم
 کہ تو پردہ پوشی و ما پردہ در
 تو یا بندہ در پردہ و پردہ پوش
 خداوند گاراں قلم در کشند
 نماز گرفتارے اندر وجود
 بدوزخ فرست و تراز و مجواہ
 و گرنفگنی برنگسیرد کسم
 کہ گیسر چو توستکاری دہی
 ندانم کد اماں دہندم طریقی
 کہ از دست من جز کز می برنج است
 کہ حق شرم دار دزموتے سپید
 کہ شرم نمی آید از خویشستن

بگفت این سخن پیر و بگرسیت مست
 عجب داری از لطف پروردگار
 ترا می نگویم کہ عذرم پذیر
 ہی شرم دارم ز لطف کریم
 کسے را کہ پیری در آرد زیباے
 من ام ز پائی اندر افتادہ پیر
 تو گویم بزرگی و جاہم بخشش
 اگر بارے اندک زل داندم
 تو بینا و ما خائف از یکدگر
 بر آوردہ مردم ز بیرون خروش
 بنا دانی از بندگاں سرکشند
 اگر جرم بختی بمقدار جود
 و گرختم گیسری بقدر گناہ
 گرم دستگیری بجائے رسم
 کہ زور آورد گرنہ یاری دہی
 دو خواہند بودن بچشر فریق
 عجب گر بود راہم از دست راست
 دلم مسید ہد وقت وقت این امید
 عجب دارم از شرم دار دز من

سہارے پھر کھڑا نہیں ہو سکا۔ میں بڑھاپے میں گراموں خدا تو میری دستگیری فرما۔ ام دستگیر میری دستگیری فرما۔ فروماندگی یعنی عبادت میں کوتاہی۔ اگر بارے۔ اگر کسی دوست کو میرا تھو ساگناہ بھی معلوم ہو جاتا ہے تو وہ مجھے بے عقل مشہور کر دیتا ہے۔ لہ خائف از یکدگر۔ ہم ایک

دوسرے سے ڈرتے ہیں۔ زیروں

یعنی انسان تو گنہگار کے ساتھ بھی نہیں ہوتا پھر بھی اس کے گناہوں کو مشہور کر دیتا ہے۔ بنا دانی۔ یعنی انسان اپنی نادانی کی وجہ سے کمزوروں کے عیوب تو ظاہر کرتے ہیں اور طاقتوروں سے درگزر کرتے ہیں۔ اگر جرم بختی۔ اگر تو اپنی رحمت کے اندازہ سے معافی سے توبہ

کوئی جرم باقی نہیں رہ سکتا و گرختم گیری۔ اور اگر ہمارے گناہوں کے اندازہ سے تو غصہ فرماتے تو پھر ترازو کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔ گناہ اس قدر ہیں کہ فوراً عفو میں داخل فرمادے۔ کہ زور آورد۔ کون اپنی طاقت کا مظاہرہ کر سکتا ہے لہ یاری۔ مدد۔ کہ گیرد۔ کون گرفتار کر سکتا ہے۔ ندانم کد اماں یعنی مجھے معلوم نہیں کہ کارکنان قضا و قدر ان دونوں فریقوں میں سے کس کا راستہ مجھے دکھائیں گے عجب۔ اگر مجھے اصحاب الیمین کی راہ عنایت کی گئی تو تعجب ہی ہے

یوسف کہ چندیں بلا دید و بند
گنہ عفو کرد آل یعقوب را
بگردار بدشاں مقید نکرده
زلطفت ہی چشم داریم نیز

چو حکمش رواں گشت و قدرش بلند
کہ معنی بود صورت خوب را
بصناعات مزجات شاں رد نکرده
بدریں بے بصناعت بخش اے عزیز

بصناعت نیا و روم الا امید
خدایا ز عفو مکن نا امید

عہ در بعضی از نسخہ ہا میں دو بیت نیز هست۔

کس از من سبب نامہ تر، دیدہ نیست
جز این کا عتماد بہاری تست

کہ هیچ فعال پسندیدہ نیست
امیدم بآسرزگاری تست

تاریخ تصنیف "بوستان"

بروز ہمایوں بسال سعید
ز ششصد فزوں بود پنجاہ و پنج

بتاریخ فرخ میان دو عید
کہ پُر در شد این نام بردار گنج
(سعدی)

۵۶۵۵

تذری کتب خانہ۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۲۰۶۔ آرام باغ۔ کراچی۔

۱۵ نہ یوسف یعنی بیشک

یوسف علیہ السلام ہے بہت

مصیبتیں جھیلیں۔ حکمش رواں

گشت یعنی وہ حاکم مہربان

آل یعقوب یعنی حضرت یوسف

کے بھائی۔ کہ معنی بود یعنی

حسن ظاہری کے ساتھ حسن

معنوی ضرور ہوتا ہے۔ بضا۔

بصناعت کی جمع

پونجی۔ مزاج

فقوری۔

بے بصناعت۔

بے سرمایہ عزیز۔ خدائے

تعالیٰ۔ بصناعت میرا سر

صرف امید ہے۔ عفو۔

یعنی گناہوں سے معافی۔

لشدا المنة کہ در سلخ ماہ

ج ۱۳۴۳ ۱۵ یوم دو شنبہ

از تسویدا میں حاشیہ

فارغ شدم۔

سجاد حسین۔

باب الف محدودہ و مقصودہ ترتیب و تہجی

الف محدودہ			
ادراک - معلوم کر لینا۔	انکار - تصور۔	بادوست - مفلس۔	بقعہ - سرزمین
ادہم - سیاہ رنگ کا ٹھوڑا۔	انبان - خرمین۔	بادپای - تیز رفتار۔	بقراط - سکندر کا استاد۔
ادرار - روزینہ و وظیفہ۔	انبار - شریک و سپہیم۔	بالوعہ - چربچہ۔	بگم - گونگے۔
ارمعان - تحفہ و سوغات۔	انگشت پھیدن - شمار کرنا	بادسیخ - بیہودہ گو۔	بلانغت - مناسب بل بات۔
اردی بہشت - نام ماہ بہا۔	اندرز - نصیحت۔	بابای کوہی - کوہ نشین فقیر۔	بلیلانہ - بلالانہ یعنی بلال جیسا
ازپاد آمدن - گرجا۔	انار - برتن۔	بدر - چودھویں کا پانچواں مقام	بیم - خوف۔
ازدحام - بچوم کرنا۔	اوپاش - کینہ۔	بدرہ - بلہوس۔	بم - ستار کا وہ تار جو بلند
اسرار - راز۔	اوی - بجاء او۔	بدسگال - بداندیش۔	بغیرہ - اگر تانبہ ہے۔
آسیر - قیدی۔	اہرن - دیو شیطان۔	بدیع - نادر و نو پیدا۔	بسگاہ - خیمہ۔
استخوان جشدیوں کا ایک ٹھکانہ	ایست - امر ایستادن۔	بذلمہ - لطیفہ۔	بن - بچہ۔
اسفندیار - نام پہلوان۔	ایوان - محل۔	برنشست - سوار ہوا۔	بول - پیشاب۔
استارا - زرتشت کی کتاب۔	ایشار - داد و ہش۔	برومند کامیاب۔	بوم - سرزمین۔ اٹو۔
استیلا - غالب ہونا۔	اینک - تصغیر اس۔	برگشتہ - برہم و درہم۔	بواہوس - ہوسناک۔
اصم - بہرا۔	ایمن - امن۔	برہ - بکری کا بچہ۔	وہل - چھوٹا۔
اعزاز - عزت دینا۔	ایدر - اب۔	برگ - اسباب جمعیت سانا۔	بہ - بھی - سفر چل۔
افواہ - جمع فوہ یعنی امثہ۔	ایاب - واپسی۔	برخ - پارہ و حصہ و بہرہ۔	بہمن - اسفندیار کا لڑکا۔
افضی - اطراں۔	بابائے موجود قسائی	برنا - جوان۔	بہرام - نام شاہ عراق عجم۔
اقلیدس - نام کتاب جو مصنف	بالا و پست - آسمان و زمین۔	برجاس - فن نہ تیر وغیرہ۔	بہلول - مشہور بزرگ کا نام
کے نام پر مشہور ہو گئی ہے۔	بالا و شیب - آسمان و زمین۔	برزن - کوہ۔	بی برگ - بے ساز و سامان۔
اقبل - اقبال کا امالہ ہے۔	بازارگان - تاجر۔	بزرگی از سر نہاد - بزرگ ظاہر کرنا	بیماری ارشتمہ - نارو۔
اقطاع - جاگیر۔	باج - خراج۔	بسج - ساختگی و قصد۔	بیدق - پیادہ شطرنج۔
الوند - ہمدان کا پہاڑ	باجر - خراج۔	بسد - کافی۔	بیت المقدس - نام مسجد
الپرسلان - اپ ارسلان	بانتر - مغرب و مشرق۔	بط - مرغابی۔	ملک شام کی مشہور مسجد
تاجو ایک سلجوقی بادشاہ کا نام	باردادان - صبح۔	بغداد - دراصل بلخ و ادھا	بیلک - دو شاخہ تیر۔
الف - ہزار۔	بارگاہ - دربار۔	یعنی انصاف گاہ نوشیر	بیل - چوڑے پھل کا تیر۔
الہباب - آگ کا بھڑکانا۔	باپس - واپس۔	بقال - سبزی فروکش۔	بیور - دس ہزار ۱۰۰۰۰
الف مقصودہ			
ابن اسبیل - مسافر۔			
ابوزید سروجی - نام شطرنج باز و مکار			
ابدال - اولیا ماسد۔			
ابروہیم در کشید - ناخوش ہونا			
ابل - اونٹ۔			
اتابک - اتایق و خطاب و			
لقب شاہ شیراز۔			
ادیم زمین - روئے زمین۔			

باب بای فارسی		باب ثنائی قوقانی	
پاسبان - چوکیدار -	تغابن - ٹوٹا -	تیماری - غمخواری -	جلال - غضب -
پالہنگ - بخت پالاہنگ -	تقو - تھوک -	تیر ترکش رختن - آمادہ جنگ -	جلاب - گلاب -
پرنیاں - حریر و دیباہ منقش -	تف سینہ - حرارت -	تیر - نام ماہ خزاں -	جل - جھول - دھرب گل -
پرتاب کردن تیر - پھینکا -	تفقد - مہربانی -		جمال - خوبصورتی -
پرتو - سایہ و نور -	تقلید - پیروی کرنا -	باب ثنائی مثلث	جمشید - نام بادشاہ -
پرودہ دیدن - راز فاش کرنا -	تکلف - تکلیف برداشت کرنا -	تھیابا آٹھویں آسمان پر چھ -	جم - جمشید -
پرورین - چھلنی -	تکلمہ - نام پادشاہ -	ستاروں کا مجموعہ -	جنایت - گناہ -
پریشیدہ - پرانگندہ -	تکس - نام پادشاہ -	شرعی - خاک نناک -	جور - ظلم -
پریشک طیب و معالج چارباہ -	تنگ - دور -	تعبان - اردہا -	جولان - گھوڑ دوڑ -
پشینہ پیہ -	تیر تیر - زید خاتون کا بیابا ہوا شہر -	تقب - جمع ثقبہ - سورج -	جوزا - نام برج -
پگاہ - اول صبح -	تجیل - تعظیم کرنا -	تقرہ - پھل - نتیجہ -	جوفروش گندم نما -
پلارک - شمشیر جوہر دار -	تسار - ترکستان کا مشہور شہر -	توابت - تہہ ہوتے سارے -	دغا باز -
پنجرہ مخف پنجاہ -	تلمیس - کرو فریب -		
پوزش - عذر و معذرت -	تلمکین - عزت -	باب حیم تازی	جوع - بھوک -
پویندہ - تیز گام -	تمتع - نفع اٹھانا -	جاہ - مرتبہ -	جوشن - زہ -
پوستین دیدن -	تحوّل - دوسرے کے سپر کرنا -	جاوید - جاویدان - پایندہ -	جوارح - اعضا -
عیب جوئی کرنا -	تدرج - رفتہ رفتہ کرنا -	جادہ - کشادہ - راستہ -	جہد - مشقت -
پوست کا دیدن -	ترک - تاجیک کے بالمقابل -	جان و ہوش بودن متحد ہونا -	جہول - سخت نادان -
افشائے راز کرنا -	ترباک - زمہ کی دوا -	جام گیتی نما - جام جمشید -	جیش - لشکر -
پئے - قدم -	ترقہ - سبزی -	جدل - بحث و خصومت -	باب حیم فارسی
پسلتن - قوی و تناور -	تشریف - خلعت -	جراح - زخم نکلنے والا -	چاشت - صبح کا کھانا -
پیمان - عہد و شرط -	تشنیع - سرزنش کرنا -	جرم - جرم و جہت و تن -	چاوش - نقیب -
پیشرو - مقدمہ و ہراول -	تصحیف کسی کلمہ کے لفظ بدلنا -	جرہ - باز - زباز -	چالش - رفتار -
پیل - توشہ دان ہرمن -	تضرع - زاری کرنا -	جزائر - جمع جزیرہ -	چشم برسم زدن - ہلک بھپکانا -
پیغولہ - گوشہ -	تطاول - دست درازی کرنا -	جسر - پل -	چشم داشتین - امید رکھنا -
پیس - ہرص -	تظلم - فریاد کرنا -	جسد - تن و جسم -	چشمارو - وہ چیز جو کھیتی پر نگاہ
	تعنت - عیب جوئی کرنا -	جعدہ - گھنگر الو بال -	بدیہ پانے کے لئے کھڑا کر دینے میں
	تعطل - بہانہ بازی کرنا -	تیرہ - بیابان -	
	تعلق - ایک قسم کا تیر ہے -	تیر دار جس کو امان دیدی گئی ہو -	

چگل - ترکستان کا مشہور شہر۔	آگ سلگائیں۔	خالیسک - بہت بڑا۔	خلال - کنایہ انباریک۔	ابن نعیر مشہور ولی۔
جس کے حسین مشہور ہیں۔	جرزہ - حفاظت۔	خام - چمڑا۔	خندہ زیر لبی - مسکراہٹ۔	دجلہ - بغداد کا دریا۔
چٹو - مخفہ چون او۔	حرب - جنگ کا زمانہ۔	خاشش - مخفہ خاموش۔	خوان یغما و خوان کرم۔	دخمہ - پارسیوں کا قبرستان۔
چتر - حلقہ۔	حرون - سرکش گھوڑا۔	خبیر - خبر دار۔	عام دسترخوان۔	دختر خانہ - کنواری لڑکی۔
چندلا - یعنی چندتا۔	حربا - گرگٹ۔	خجل - شرمندہ و نام۔	خواجہ بعثت و نشر۔	دخت - ترخیم دختر۔
چوبہ - تیر۔	حسیب - حساب۔	خدیو - خداوند پادشاہ۔	محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔	دو - چار پایہ درندہ۔
چوبک زن - نقارچی۔	خسود - بدخواہ۔	خدم - نوکر چاکر۔	خوان گاہ - لنگر خانہ۔	دریای خون یعنی دریا عشتی الخ
چہرہ - مخفہ چہرہ۔	حسک - گھرو۔	خدا - رختار۔	خوشیدن - خشک کرنا۔	دریغ - افسوس۔
چہ - مخفہ چاہ۔	حسام - تلوار۔	خرد - ریزہ - ریزہ۔	خون خوردن - غم کھانا۔	در مکنوں - بیش بہا موتی۔
	خشیش - خشک گھاس۔	خرمن - انبار غلہ۔	خور - آفتاب و مہر آسمان۔	در پریای انگنڈن - بیگار کرنا۔
	خشو - عیب۔	خرابات - شراب خانہ۔	خوید - کچے جو کا چارہ۔	درشت - سخت۔
	حضر - ضد سفر۔	خرقہ - گڈڑی۔	خوارزم - ترکستان کا مشہور شہر۔	در خورد - لائق سزا فار۔
حاصل وحی - جبرئیل۔	خطب - ایندھن۔	خردل - رائی۔	خوین - پانی میں گھسنا۔	دزنگ - تاخیر۔
حانوت - دکان۔	حکیم - مضبوط - دانا۔	خرزہ - کیزہ۔	خیر - نیکی۔	در گل فرو ماندن - عاجز ہونا۔
حالی - فوٹا۔	حلدہ - لباس فاخرہ۔	خرمہ - کوڑی۔	خیل - گھوڑے۔	درست - بمعنی اشرفی وغیرہ۔
حاکم - مشہور آفاق سخی و	حلقوم - گلا۔	خروس - مرغا۔	خیرہ رفتے - سرکش شوق۔	در رزق زدن - روزی کمانا۔
جواں مرد۔	حلقہ بردزدان۔	خزچنگ - کیکر۔	خیرہ - بیجا۔	در راج - چکور۔
جتل - رسی۔	دروازا کھلوانا۔	خسرو - نوشیروان کا پوتا۔		در بند - نام شہر و دو
جبوب - جمع جب - دانہ۔	حلقہ درگوشش مطیع و فرمانبردار۔	خساست - کمنگی۔		ملکوں کے درمیان کا فاصلہ۔
حجاج بن یوسف ثقفی۔	خمام - گرابہ۔	خشت - نیزہ۔	دارا - پادشاہ۔	دراج - نامہ و کتاب۔
عبد الملک کا مشہور نظام گو۔	خمام - کبوتر۔	خشم - غصہ و غضب۔	دامی - طلبگار۔	دردن - سوئی۔
حجاج - جمع حاج - حاجی۔	حمول - بہت بوجھ اٹھانیوالا۔	خشم دشمن۔	دارالسلام - بہشت۔	دسترس - قدرت۔
حجاز - عرب کا وہ علاقہ جس میں مکہ و مدینہ واقع ہیں۔	حیی - اللہ کا نام ہے۔	خفوق - بد صورت۔	داور - حاکم عادل مراد خدا۔	دستار بند - عالم۔
حجت - دلیل۔	حیف - ظلم و افسوس۔	خفتان - ایک جگہ لباس ہے۔	دادخواہ - فریادی۔	دست در خون داشتن - قتل کی کوشش کرنا۔
حجیرہ - امانہ حجاز۔		خلف - اچھا جانشین۔	دانگ - درم کا چھٹا حصہ۔	دست بربگ رفتن - خارش کرنا۔
حدی - ادنیوں کا گانا۔		خلافت - جانشینی۔	دام - وحشی جانور غیر درندہ۔	دست یافتن - قابو پانا۔
حرفہ - پیشہ۔		خلاص - چھٹکارا۔	جیسے ہرن۔	
حراق - کپڑا وغیرہ جس سے		خاصان - اولیاء و انبیاء۔	داؤد طائی - شیخ ابوسلیمان۔	
		خائن العین - دزدیدہ نگاہ۔	خلاق - پرانا۔	

دست چیر غائب۔ دستان۔ مکر و جیلہ۔ دست از دامن دامن شستن آزاد کرنا۔ دست از کار دامن متفرق دست از ہم دادن۔ متفرق ہونا۔ دست رنج۔ مزدوری۔ دست در قلیہ کردن۔ کنایہ تجبہ گری کرنا۔ دستور۔ وزیر۔ دشخوار۔ دشوار۔ دغل۔ دغا باز۔ دگہ۔ دگان و زمین ہوار۔ دلو۔ ڈول۔ دلق۔ گڈی۔ دل دل آبخند و حضرت علی کی دم در کشیدن۔ خاموشی دمع۔ آنسو۔ دمادم۔ دم بدم۔ دمشق۔ ملک شام کا دار الحکومت دمار۔ ہلاکی۔ دم بے قدم۔ بے عمل۔ دنبال۔ پچھاوا۔ دندان تیز کردن۔ طبع کرنا و کینہ کرنا۔ دندان بزیر خائیدن۔ کنایہ دشمنی کی بات کرنا۔	دندان بکام بردن۔ کامیاب ہونا۔ دوکون۔ دنیا و آخرت۔ دوک۔ نکلا۔ دور۔ زمانہ۔ دو نیست۔ ڈوسو۔ دولاب۔ رہت۔ دودہ۔ خاندان۔ دوشاب چھواروں کا شیرہ دوہل۔ ڈھول۔ دہقان۔ چودھری۔ دیہی۔ زمیندار۔ دہ مردہ گوی۔ زیادہ بکواس کرنے والا۔ دہ خدای۔ زمیندار۔ دیومرید۔ شیطان کش دیر باز۔ زمانہ دراز۔ دیوان نہادن۔ عدالت کرنا دیہیم۔ تلج پادشاہی۔ دیوسفید۔ نام پہلوان۔ دیگدان سرد۔ مرد بخیل۔ دی۔ روز و شب گذشتہ۔ دی۔ نام ماہ بہار۔ دیر۔ بست خانہ۔ دیوار۔ صاحب دار۔ دیس۔ یعنی مانند خوردیس مانند آفتاب۔	باب ذال مجمہ ذوق۔ ٹھوڑی۔ ذلت و خواری۔ ذوالنون مصری۔ مشہور ذیل۔ دامن۔ باب رائے جملہ رای۔ چرواہا۔ راغ۔ دامن کوه جنگل۔ ربیع۔ منزل۔ رجاء۔ امید۔ رحم۔ بچہ دان۔ رحیل۔ کوچ۔ رخسہ۔ عیب۔ رہام۔ سنگ مرمر۔ رز۔ درخت۔ انگور۔ رشم۔ طور طریقہ۔ رست۔ از لیکن بہنا۔ رطب۔ تازہ کھجور۔ رفع دیوانی۔ دیوانی مقدمہ رفیق۔ نرمی۔ رکیب۔ امالہ رکاب۔ رگ زن۔ فساد۔ رمال۔ جمع رمل یعنی ریتا۔ رواں۔ روح۔ روز امید و بیم۔ روز قیامت روین کانسہ	رودبار۔ نام شتر۔ روشن قیاس۔ حدیث روستانی۔ دیہاتی۔ روضہ۔ باغیچہ۔ روسر کہ کردن۔ چینی ہونے کا روزگار ان۔ غلبہ روزگار روزگار شمر دن۔ دن کا شمار رہی۔ غلام۔ ریش۔ زخم۔ رسمان دراز کردن۔ مہلت ریو۔ مکر و جیلہ۔ زابل۔ بوڑھا بوڑھی۔ زادبوم۔ وطن اصلی۔ زابل۔ سیستان۔ زاو لسان۔ رستم پہلوان کا زجر۔ سر زلش کرنا۔ زحل۔ نام ستارہ۔ زحف۔ ٹیکتہ و شکستگی۔ زررق۔ جیلہ مکر و دروغ۔ زرع۔ کھیتی۔ زرہ۔ جامہ آہنی۔ پوستین۔ زراف۔ زرافہ۔ زر مغربی۔ خالص سونا۔ زرود۔ مکر کا ریگستان۔ زرقوم۔ تھوہڑ۔ زمرہ۔ گروہ۔	زمی۔ مخف زمین۔ از ہزار مخف زمینا۔ مان۔ از نذران کجیب فرو بردن مراقبہ کرنا۔ زینیل۔ کھکول۔ گلزار نگار۔ ملک حبش۔ از کاشا زورق۔ کشتی۔ زہ۔ چلہ بجان۔ زہی۔ کلمہ استعجاب یعنی خوشا زہرہ۔ پتہ۔ زی۔ ہیات۔ زیر۔ باریک آواز۔ زیت۔ روغن زیتون۔ باب زای مجمہ فارسی زائل۔ بوڑھا بوڑھی۔ زادبوم۔ وطن اصلی۔ زائل۔ سیستان۔ زاو لسان۔ رستم پہلوان کا زجر۔ سر زلش کرنا۔ زحل۔ نام ستارہ۔ زحف۔ ٹیکتہ و شکستگی۔ زررق۔ جیلہ مکر و دروغ۔ زرع۔ کھیتی۔ زرہ۔ جامہ آہنی۔ پوستین۔ زراف۔ زرافہ۔ زر مغربی۔ خالص سونا۔ زرود۔ مکر کا ریگستان۔ زرقوم۔ تھوہڑ۔ زمرہ۔ گروہ۔
---	---	--	--	---

باب شین منقوٹہ

سافوس - کرو فریب - ساکین - قح و بیالہ - ساطور - مکار و بزرگ - سارواں - سائبان - ساج - سال - سبیل - راستہ - سبق بردن - پیش دستی کرنا - سبو - گھڑا - سبلت - موچھ - سبیل کردن - وقف کرنا - سبابہ - انگشت شہادت - سیاحت - تیراکی - سپاہاں - فارس کا ایک شہر - ستیزندو جنگ جو - سجل - قبالہ - سخن سنج - شاعر - سرشت - طبیعت - سرتافتن - نافرمانی کرنا - سرگشتہ - سرگردان - سرسبز - سرخروئی - سیر - خیال - سرچنبہ - ظالم و زبردست - سروش - فرشتہ غیب - سرآمد - سردار - سر بر خط نہادوں - اطاعت کرنا - سر بر زدن - مکلنا - سر صاحبان - خطیب مسجد - سراویل کھلی - سڑی پاجامہ -	سفرہ - دسترخوان - سفال - بیٹی کا برتن - سقلاب - روم کا خطہ ہے - سقمونیا - دوا کا نام ہے - سقط - یہودہ - سقف - چھت - سقای نیل - ابر - سکالیدن - اندیشہ کرنا - سلیم - سالم - سنگم - سیر طوسی - سمن - چنبیلی - سک - مچھلی - سمر - کہانی - سمرقند - توران کا شہر ہے - سماط - دسترخوان - سنگ ترازو - باٹ - سنگلاخ - سخت زمین - سوفار - تیر کی نوک - سودا - دیوانگی - سوغوار - غمگین - سومناٹ - گجرات کا مشہور تھانہ - سیرغ - عسقا - سیرچال - تاریک جگہ - سیکی - شراب مثلت - سیستان - رستم پہلوا کا شہر - سیہ - غلام - سیاحت - سیر - سیر - لہسن -	شوریدہ - مستانہ - شہریار - حاکم - شہر بند - قید خانہ - شیر ویرہ - خسرو پر ویز کا لڑکا - شاید - معشوق و گواہ - شبلی - مشہور بزرگ ہیں - شب رو - چور - شبستان - خانہ شب باشی - شخ - مخفف شلخ - شغال - گیدڑ - شغاد - رستم کا بھائی - شقائق - گل لالہ - شکیب - صبر - شکوہ - دبدبہ - شکر لب - خوش آواز - شلگفت - عجب و نادر - شل - پانچ - شمشاد - ایک درخت ہے - شذعت - برائی - شنگ - شوخ - شور بر آمدن - عاجز کر دینا - شور طرب - غلبہ خوشی - شورہ بوم - زمین ناقص و کمین	باب صا و ہملہ صائم الدہر - ہمیشہ روز بچھنا صاحب خبر - اچھی صدر - بالائشیں صدق - سچی صلا - بلاوا صلب - پشت صلب - سخت صم - بہرے صنعا - تخت گاہ یمن صنوبر - سرو کوئی صنع - کاریگری صنم - بمعنی بت و معشوق صنعان ایک بزرگ کا نام ہے صنور - جیکو ہر اخیل قیامت میں پھوکیں گے صوم - روزہ صیت - نیک شہرت باب ضا و معجم ضاعت - عبادت طامات - مشیخت کی باتیں طارم - بام و سقف طبل - نقارہ طبقری - گانوں کا نام ہے طرب - مستی طریف - نادر طنزل - بادشاہ کا نام ہے طلعت - دیدار طلسم - خزانہ کابوت طنین - بیکھی کے برکی آواز طیرہ - غصہ	ضراعت - عاجزی - ضعف - دو چندان - ضلال - گمراہی - ضیف - بہانہ - باب طای ہملہ طاعت - عبادت طامات - مشیخت کی باتیں طارم - بام و سقف طبل - نقارہ طبقری - گانوں کا نام ہے طرب - مستی طریف - نادر طنزل - بادشاہ کا نام ہے طلعت - دیدار طلسم - خزانہ کابوت طنین - بیکھی کے برکی آواز طیرہ - غصہ باب طای معجم ظفر - فتحیابی ظن - سایہ ظن - گمان ظہر - دایہ باب عین ہملہ عارض - رخسار عاصی - نافرمان
---	--	---	--	---

گامی۔ جاہل۔	قامت۔ قد بالا۔	گردگان۔ اخروٹ۔	محففل نام و رنگ۔ قیات۔	مشتغل۔ مشغول۔
علاج۔ ہاتھی دانت۔	قحبہ۔ بدکار۔	کزوم۔ بچھو۔	محکم۔ کسوٹی۔	مشعبند۔ بازیگر۔
عبقری۔ قیمتی۔	آقدم۔ آنا۔	گلیم۔ کل۔	مخلص۔ دوست بے ریا۔	مصاف۔ جنگ۔
عتیب۔ املا عتاب۔	آقفا۔ گدھی۔	گلغام۔ گلزنگ۔	مدح۔ تعریف۔	مضطرب۔ گویا۔
عذاب الخالق۔ جہنم کا عذاب۔	آقلم زن۔ منشی۔	گو۔ مخفف گائے۔	مدام۔ ہمیشہ و شراب۔	معمور۔ آباد۔
عین۔ خیر کی پھجار۔	آقوس قزح دھنک کمان۔	گواہ۔ مخفف گواہ۔	مدبر۔ واضع قانون۔	معروف کرخی۔ ایک بزرگ کا
عقوبت۔ عذاب۔	آقیاس۔ اندازہ۔	گویال۔ گز آہنی۔	مدبر۔ بد بخت۔	معمار۔ آباد کنندہ۔
عشکوت۔ مگرٹی۔	باب کاف تازی	گیتی۔ عالم۔	مدین۔ نام شہر۔	معطل۔ بیکار۔
باب غین معجمہ	کاخ۔ محل۔	باب لام	مرب۔ سواہری۔	معرّف۔ چویدار۔
غازی۔ ٹٹ۔	کارداں۔ مراد عاقل۔	لالا۔ روشن۔	مرغزار۔ سبزہ زار۔	مغفر۔ خود۔
غزاق۔ ڈوباہوا۔	کبک۔ چکوری۔	لاجرم۔ لاجار۔	مرغ سحر۔ طبل و قمری وغیرہ۔	مغیل۔ بیکر۔
غزا۔ جنگ۔	کفت۔ گاندھا۔	لانہ۔ آشیانہ و خانہ زنبور۔	مرفوع۔ بلند۔	مغ۔ قوم آتش پرست۔
غش۔ خیانت۔	کروبیان۔ ملائم مقرب۔	لاغ۔ ہزل و ظرافت۔	مراغی۔ ریاکار و مکار۔	مغاک۔ گڑھا۔
غلطاق۔ کرتا۔	کعب۔ ٹخنہ۔	لاونعم۔ انکار و اقرار۔	مرقع۔ خرقد۔	مقبل۔ صاحب اقبال۔
غول۔ بھوت۔	کنار۔ بعل۔	لحن۔ آواز خوش و خوشخوانی۔	مرفق۔ کہنی۔	مقصورہ۔ حجرہ۔
باب فا۔	کنشت۔ بت خانہ۔	لحو۔ مروارید۔	مرغز۔ نام موضع۔	مقل۔ گھوگل۔
فانیز۔ ایک قسم کا حلوا ہے۔	کوس۔ نقارہ۔	لو۔ مروارید۔	مرحبا۔ آفرین و شاباش۔	مکافات۔ بدلا۔
فاریاب۔ ترکستان کا ایک شہر۔	کہتر۔ چھوٹا۔	لوس۔ تملق و چرب زبانی۔	مرد۔ ایران کا ایک شہر ہے۔	ملخ۔ طڈی۔
فرسنگ۔ تین میل۔	کہیل۔ وکیل۔ پیمانہ۔	لین۔ نرم۔	مرصع۔ جڑاؤ۔	مل۔ شراب۔
فرس۔ گھوڑا۔	باب کاف فارسی	باب میم۔	مستنقنی۔ بے پروا۔	ملک صالح۔ بادشاہ کا نام ہے۔
فروع۔ روشنی۔	گاز۔ قہنجی۔	ماجرا۔ چیز گذشتہ یعنی احوال۔	مشکبر۔ مغزور۔	مملکت سلطنت۔
قزح۔ مبارک۔	گازون۔ نام مقام۔	ماہیت۔ حقیقت۔	مستنقی۔ صاحب مرض۔	مشور۔ فرمان۔
فسودہ روزگار۔ تجزیہ کار نامہ۔	گرم رانڈن۔ جلدی کرنا۔	ماوی۔ جائے بازگشت۔	مستجاب۔ مقبول۔	منعم۔ مالدار۔
باب قاف۔	گرامہ و گراموہ۔ حمام۔	مجال۔ قوت۔	مسمار۔ کیل۔	منازل۔ مراتب۔
قاف۔ پہاڑ ہے۔	گردباش۔ گول تکیہ۔	مجرم۔ گنہگار۔	مسلم۔ درست۔	من احسان۔
	گردان۔ شجاع و قوی۔	محماد۔ خوبیاں۔	مسلط۔ غالب۔	منظر۔ دیدار۔
		محتسب۔ حاکم۔	مشرف۔ صاحب دیوان۔	منسخ۔ اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ۔
			مشت زن۔ پہلوان۔	منقار۔ چوپان۔

منجلی۔ روشن اور کشادہ۔ مناجات۔ دعا۔ اتجا۔ مناخر۔ ناک کے نچنے۔ موبد۔ حکیم دانشمند۔ موش کور۔ چھوٹا۔ موسیٰ۔ استرہ۔ ہمان۔ بڑے۔ ہتر۔ سردار۔ مہد۔ گہوارہ۔ ہیل۔ ہولناک۔ تہرہ پشت کر کا جوڑ۔ میان دو عید۔ ماہ ذیقعدہ۔ میخ۔ ابرو سحاب۔ مینو۔ بہشت۔	نخست۔ اول آغاز۔ نچیر۔ شکار۔ زہ دیو۔ دیو تخت زبردست۔ زرع رواں۔ جان کنڈنی۔ زلی۔ ہمانی۔ زرار۔ لاغر۔ زراد۔ نسل واصل۔ نسق۔ روش۔ نسخہ۔ نوشتہ و کتابت۔ نصیر۔ مددگار۔ نطق گویائی۔ نظامیہ۔ مدرسہ نظامیہ۔ نغز۔ خوب و نادر۔ نقیر۔ نالہ و فریاد۔ نفس۔ رانس۔ نگون۔ اونڈھا۔ نمط۔ طریقہ و طور۔ نوشیں۔ شیریں۔ نوم۔ نیند۔ نوا جمیع سامان فریب۔ نوال۔ بخشش۔ نوع۔ قسم۔ نہادہ۔ سرشت و خلق۔ نیرو۔ زور و طاقت۔ نیایش۔ دعا و تضرع کرنا۔ نیک محضر۔ نیک ذات۔ نیسان۔ برسات کا ایک ہینہ۔ نیراں۔ آگ۔	ہمایوں مبارک۔ ہمانا۔ تحقیق۔ ہمت۔ قصد ارادہ۔ ہمتا۔ ہمزاد و نظیر۔ ہمای۔ ایک فرضی پرند ہے۔ ہمباز۔ شریک۔ ہم کاسہ۔ دوست۔ ہمخانہ۔ زوجہ۔ ہٹول۔ خون۔ ہوشمند۔ صاحب ہوش۔ ہو دوج۔ مروجہ فوج عماری۔ ہیکل۔ جسم صورت۔ ہیبت۔ خوف۔ ہیجا۔ جنگ۔ ہیترم۔ ایندھن۔ ہیہات۔ افسوس۔ ہیٹون۔ اونٹ و گھوڑا۔ ہین۔ کلمہ تہیہ و زجر۔	باب واو واوی صبرا۔ جنگل۔ وام۔ قرض۔ واثق۔ استوار۔ وجود ہستی۔ و حل۔ کچڑ۔ وحش۔ بدخشاں میں ایک شہر۔ ورطہ۔ بھنور۔ ورا۔ خلق۔ ورزیدن عمل کرنا۔ اختیار کرنا۔ ورع۔ تقویٰ۔ وسواس۔ اندیشہ۔ وشاق۔ خدمت گار۔ وغا۔ جنگ۔ وقود۔ ایندھن۔ وقید۔	باب ہائے ہوز ہامون۔ جنگل۔ ہاتف۔ فرشتہ غیبی۔ ہلوع۔ نیند۔ ہرگز۔ نوشیردان کا رنگا۔ ہرم۔ بوڑھا۔ ہراس۔ خون۔ ہزیمت۔ شکست۔ ہیسان۔ برسات کا ایک ہینہ۔ ہش۔ مخفف ہوش۔	باب یای ثناة تختانی یاور۔ مددگار۔ یا جوج۔ ایک قوم ہے۔ یاوگار۔ نشان۔ یاوہ گوی۔ یہودہ گوی۔ یارا۔ طاقت و حوصلہ۔ یقیم۔ طفل بے پدر۔ یارستن۔ طاقت رکھنا۔	باب نون ناظر۔ جاسوس و ہرکارہ۔ ناز۔ ضد۔ نیاز۔ ناحیت۔ جانب۔ ناورد۔ جنگ و کارزار۔ ناگفتہ دان۔ عالم الغیب۔ نالہ۔ آواز سوز دل۔ ناح۔ آوازِ نوح۔ ناطور۔ نگہبان زراعت باغ۔ ناموس۔ عزت۔ ناخلف۔ ناشایستہ۔ نمیز۔ شراب۔ نحاس۔ پیل۔
--	---	--	--	--	--	--



علمی و دینی مطبوعات

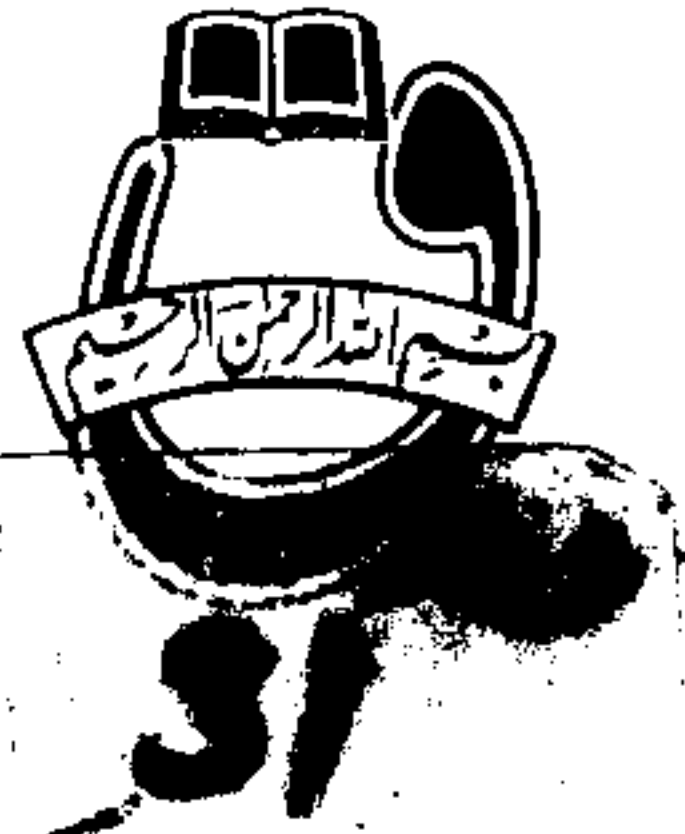
۱۰/-	تفسیر ابن کثیر اردو۔ کامل ۵ جلد	۱۲۰/-	تفسیر جلالین کماں (عربی) مجلد	۱۲۰/-	قرآن مجید مترجم شیخ البندہ۔ کلاں سائز
۲/-	تحفہ اشاعتیہ اردو	۲۶۸/-	صحیح بخاری عربی کامل ۲ جلد کلینز مجلد	۲۸۰/-	ازالۃ الخفا۔ مترجم کامل درم جلد کلینز ڈائی
۱۰/-	موطا امام مالک مترجم۔ کامل	۲۲۰/-	صحیح مسلم عربی کامل۔ جلد۔ کلینز مجلد	۲۰/-	امام ابو حنیفہ اور ان کے ناقدین مجلد
۲۵/-	تفسیر حقانی۔ کامل ۵ جلد	۱۲۲/-	سنن النسائی عربی۔ کامل	۱۲/-	تہذیب العقائد ترجمہ و شرح عقائد نسفی
۱۸/-	ترمذی شریف مترجم۔ کامل ۲ جلد	زیر طبع	مشکوٰۃ شریف عربی	۱۸/-	توضیح التہذیب شرح شرح التہذیب
۲۵/-	بلوغ المرام۔ مترجم جلد کلینز ڈائی دار	۸۰/-	موطا امام محمد۔ عربی۔ کلینز مجلد	۶/-	سلعۃ القریب فی توضیح شرح النجاشی (اردو)
۵۰/-	علوم القرآن۔ صحیح صالح۔ اردو۔ مجلد	۶۰/-	المعارف: ابن قتیبہ (عربی) مجلد	۱۲/-	کتاب العلوۃ: امام احمد بن حنبل (اردو)
۵۰/-	علوم الحدیث۔ صحیح صالح۔ اردو۔ مجلد	۶۰/-	المجلد (المجلدۃ فی الاحکام العدلیۃ) عربی مجلد	۸/-	مخندہ شعب الایمان (اردو)
۱۰/۵۰	جنت کی کنجی	۸/-	شرح الفقہ الاکبر: ابوالمنتمی۔ عربی	۱۲/-	المعلقات السبع مترجم: فاضل سجاد حسین
۱۰/۵۰	دوزخ کا کھٹکا	۲/۵۰	خلاصہ کیدائی۔ (عربی فارسی) کلینز	۶/-	اسباب زوال امت: امیر شکیب ارسلان
۳۶/-	جنت کا منظر	۲۰/-	کافیہ مع حل ترکیب	۱۲/-	ریاض الصالحین (مترجم) درسی۔ ۴ ابواب
۸/۵۰	داستان یوسف	۲۴/-	الرسالۃ المستطرفہ: الکنانی (عربی) مجلد	۳/-	نماز مترجم (عکسی)۔ کلینز
۲۲/۵۰	حکایات اولیاء	۸۰/-	الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ (عربی) مجلد	۲۲/-	بوستان محشی ۱۸/- مترجم
۱۲۲/-	حیات الصحابہ رضی اللہ عنہم۔ کامل ۲ جلد	۱۰۰/-	حاشیہ الطحاوی علی مراتب الانبیاء۔ مجلد	۲۲/-	گلستان محشی ۱۸/- مترجم
۱۲/-	شرح مائتہ عامل مترجم	۲/-	مفید الطالبین	۳۲/-	بہار بوستان (اردو شرح بوستان)
۱۲/-	ارشاد الصرف	۶/-	زاد الطالبین (عربی) محشی	۲۲/-	بہارستان (اردو شرح گلستان)
۳۲/-	تذکرہ مصنفین درس نظامی	۱۰/-	مجموعہ نحو میر محشی	۶/-	پند نامہ عطار فارسی ۵/- مترجم
۸/-	علم الصیغہ	۱۶/-	کافیہ (عربی) محشی	۸/-	پنج کتاب فارسی مجلد
۵۲/-	کیمیائے سعادت اردو	۱/-	العقیدۃ الطحاویہ	۴/-	عزیز المبتدی اردو ترجمہ میزان الصرف
۲۸/-	امام ابن ماجہ اور علم حدیث	۴/-	مرقات مع المرات (منطق) کلینز عکسی	۴/-	علم الصرف اولین و آخرین کامل
۲۰/-	اصطلاحات الفنون مع تذکرہ المؤلفین	۴/-	میزان الصرف	۲/-	صرف بہائی
۲۴/-	عالم برزخ۔ (پلاٹک کور)	۱۰۰/-	ہدایہ اولین۔ کلینز۔ مجلد	۳/-	فارسی بول چال (دہ ہر فارسی)
۱۲۰/-	قصص القرآن۔ مکمل ۳ جلد	۱۱۰/-	ہدایہ اخیرین۔ کلینز۔ مجلد	۱۲/-	ہدیہ صغیر اردو شرح نحو میر
۱۰/۵۰	مسلمان خاوند و مسلمان بیوی	۱۲/-	ہدایۃ النحو	۱۰/-	الفوز الکبیر عربی ۱۶/- اردو ترجمہ
۵۰/-	حیات امام احمد بن حنبل	۱۰۰/-	نزهة الخواطر البحر الثامن (تذکرہ العلماء) مجلد	۲۲/۵۰	نور الایضاح عربی ۲۰/- اردو ترجمہ شرح
۲۲/-	اسلامی مذاہب	۳۶/-	نفوۃ العرب	۳۸/-	عربی کا معلم۔ کامل ۴ حصے

مدنی کتب خانہ۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۲۰۶۔ آرام باغ۔ کراچی ۱

علمی و دینی مطبوعات

۱۰/-	تفسیر ابن کثیر اردو۔ کامل ۵ جلد	۱۲۰/-	تفسیر جلالین کماں (عربی) مجلد	۱۲۰/-	قرآن مجید مترجم شیخ البندہ۔ کلاں سائز
۲/-	تسخیر آٹھ عشریہ اردو	۲۶۸/-	صحیح بخاری عربی کامل ۲ جلد کلینر مجلد	۲۸۰/-	ازالۃ الخفا۔ مترجم کامل درم جلد کلینر ڈائی
۱۰/-	موطا امام مالک مترجم۔ کامل	۲۲۰/-	صحیح مسلم عربی کامل۔ جلد۔ کلینر مجلد	۲۰/-	امام ابو حنیفہ اور ان کے ناقدین مجلد
۲۵/-	تفسیر حقانی۔ کامل در ۵ جلد	۱۲۲/-	سنن النسائی عربی۔ کامل	۱۲/-	تہذیب العقائد ترجمہ و شرح عقائد نسفی
۱۸/-	ترمذی شریف مترجم۔ کامل ۲ جلد	زیر طبع	مشکوٰۃ شریف عربی	۱۸/-	توضیح التہذیب شرح شرح التہذیب
۲۵/-	بلوغ المرام۔ مترجم جلد کلینر ڈائی دار	۸۰/-	موطا امام محمد۔ عربی۔ کلینر مجلد	۶/-	سلعۃ القریب فی توضیح شرح النجاشی (اردو)
۵۰/-	علوم القرآن۔ صحیح صالح۔ اردو۔ مجلد	۶۰/-	المعارف: ابن قتیبہ (عربی) مجلد	۱۲/-	کتاب العلوۃ: امام احمد بن حنبل (اردو)
۵۰/-	علوم الحدیث۔ صحیح صالح۔ اردو۔ مجلد	۶۰/-	المجلد (المجلدۃ فی الاحکام العدلیۃ) عربی مجلد	۸/-	مختلہ شعب الایمان (اردو)
۱۰/۵۰	جنت کی کنجی	۸/-	شرح الفقہ الاکبر: ابوالمنتمی۔ عربی	۱۲/-	المعلقات السبع مترجم: فاضل سجادی
۱۰/۵۰	دوزخ کا کھٹکا	۲/۵۰	خلاصہ کیدائی۔ (عربی فارسی) کلینر	۶/-	اسباب زوال امت: امیر شکیب ارسلان
۳۶/-	جنت کا منظر	۲۰/-	کافیہ مع حل ترکیب	۱۲/-	ریاض الصالحین (مترجم) درسی۔ ۴ ابواب
۸/۵۰	داستان یوسف	۲۴/-	الرسالۃ المستطرفہ: الکنانی (عربی) مجلد	۳/-	نماز مترجم (عکسی)۔ کلینر
۲۲/۵۰	حکایات اولیاء	۸۰/-	الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ (عربی) مجلد	۲۲/-	بوستان محشی ۱۸/- مترجم
۱۲۲/-	حیات الصحابہ رضی اللہ عنہم۔ کامل ۲ جلد	۱۰۰/-	حاشیہ الطحاوی علی مراتب الانبیاء۔ مجلد	۲۲/-	گلستان محشی ۱۸/- مترجم
۱۲/-	شرح مائتہ عامل مترجم	۲/-	مفید الطالبین	۳۲/-	بہار بوستان (اردو شرح بوستان)
۱۲/-	ارشاد الصرف	۶/-	زاد الطالبین (عربی) محشی	۲۲/-	بہارستان (اردو شرح گلستان)
۳۲/-	تذکرہ مصنفین درس نظامی	۱۰/-	مجموعہ نحو میر محشی	۶/-	پند نامہ عطار فارسی ۵/- مترجم
۸/-	علم الصیغہ	۱۶/-	کافیہ (عربی) محشی	۸/-	پنج کتاب فارسی مجلد
۵۲/-	کیمیائے سعادت اردو	۱/-	العقیدۃ الطحاویہ	۴/-	عزیز المبتدی اردو ترجمہ میزان الصرف
۲۸/-	امام ابن ماجہ اور علم حدیث	۴/-	مرقات مع المرات (منطق) کلینر عکسی	۴/-	علم الصرف اولین و آخرین کامل
۲۰/-	اصطلاحات الفنون مع تذکرہ المؤلفین	۴/-	میزان الصرف	۲/-	صرف بہانی
۲۴/-	عالم برزخ۔ (پلاٹک کور)	۱۰۰/-	ہدایہ اولین۔ کلینر۔ مجلد	۳/-	فارسی بول چال (دہ ہر فارسی)
۱۲۰/-	قصص القرآن۔ مکمل ۳ جلد	۱۱۰/-	ہدایہ آخرین۔ کلینر۔ مجلد	۱۲/-	ہدیہ صغیر اردو شرح نحو میر
۱۰/۵۰	مسلمان خاوند و مسلمان بیوی	۱۲/-	ہدایۃ النحو	۱۰/-	الفوز الکبیر عربی ۱۶/- اردو ترجمہ
۵۰/-	حیات امام احمد بن حنبل	۱۰۰/-	نزهة الخواطر البحر الثامن (تذکرہ العلماء) مجلد	۲۲/۵۰	نور الایضاح عربی ۲۰/- اردو ترجمہ شرح
۲۲/-	اسلامی مذاہب	۳۶/-	نفوۃ العرب	۳۸/-	عربی کا معلم۔ کامل ۴ حصے

مدنی کتب خانہ۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۲۰۶۔ آرام باغ۔ کراچی ۱



پوسٹاں پر

مع فرہنگ

بہ تحشیہ مولانا فارسی سجاد حسین صنا

ناشر

قدیمی کتب خانہ

مقابل آرام باغ کراچی ۷۷